



نیکی کی دعوت

حصہ اول

فیضانِ سنت
جلد 2 کا
ایک باب



نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

نیکی کی دعوت کی فضیلت

نیکی کی دعوت کی ضرورت

- بات کرنے والا عجیب شکل کا جانور 52 ● قسم اور اس کے کفارے کا بیان (خُفّی) 161 ● کیا واقعی موسیقی روح کی غذا ہے؟ 488
● بریا کاری کی 80 مثالیں 67 ● نرم لگانے کی برکت سے بڑھاپے میں بھی جوانی تیرجی 214 ● عالم کا چہرہ دیکھنے سے دل کالا ہوتا ہے 527
● عبادت کی تعریف 107 ● برسات کے پانی سے پیاریوں کا علاج 278 ● چٹم کی لرزہ خیز کہانی جبریل کی زبانی 572

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

مکتبہ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

دامت برکاتہم
العتق اللہ

محمد الیاس عطار قادری رضوی

[illegible]

[illegible]



نیکی کی دعوت

حصہ اول

فیضانِ سنت
جلد 2 کا
ایک باب

پیشہ و کسب
کے لیے
اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کو
دعوتِ اسلامی

نیکی کی دعوت کی ضرورت نیکی کی دعوت کی فضیلت نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

- بات کرنے والا عجیب شکل کا جانور 52 ○ قسم اور اس کے کفارے کا بیان (حُنفی) 161 ○ کیا واقعی موسیقی روح کی غذا ہے؟ 488
○ بریا کاری کی 80 مثالیں 67 ○ سُرْمہ لگانے کی برکت سے بڑھاپے میں بھی میٹھی تیرتھی 214 ○ ظالم کا چہرہ دیکھنے سے دل کالا ہوتا ہے 527
○ عبادت کی تعریف 107 ○ برسات کے پانی سے بیماریوں کا علاج 278 ○ جہنم کی لرزہ خیز کہانی جبریل کی زبانی 572

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

مکتبۃ الدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

دامت بركاتہم
الصلوات

محمد الیاس عطار قادری رضوی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نام کتاب : نیکی کی دعوت (حصہ اول)

مؤلف : شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

تاریخ اشاعت : رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ، اگست 2011ء

شوال المکرم ۱۴۳۲ھ، ستمبر 2011ء

صفر المظفر ۱۴۳۳ھ، جنوری 2012ء

جمادی الاخریٰ ۱۴۳۳ھ، مئی 2012ء

تعداد : پہلی بار 20000 دوسری بار 21500 تیسری بار 10000 چوتھی بار 10000

ناشر : مکتبہ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی۔

مکتبہ المدینہ کی شاخیں

فون: 021-32203311	کراچی : شہید مسجد، کھارادر، باب المدینہ کراچی
فون: 042-37311679	لاہور : داتا دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ
فون: 041-2632625	سردار آباد : (فیصل آباد) امین پور بازار
فون: 058274-37212	کشمیر : چوک شہیداں، میر پور
فون: 022-2620122	حیدر آباد : فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن
فون: 061-4511192	ملتان : نزد پتیل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ
فون: 044-2550767	اوکاڑہ : کالج روڈ بالمقابل غوثیہ مسجد، نزد تحصیل کونسل ہال
فون: 051-5553765	راولپنڈی : فضل داد پلازہ، کیمٹی چوک، اقبال روڈ
فون: 068-5571686	خان پور : درانی چوک، نہر کنارہ
فون: 0244-4362145	نواب شاہ : چکر بازار، نزد MCB
فون: 071-5619195	سکھر : فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ
فون: 055-4225653	گوجرانوالہ : فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ، گوبرانوالہ
	پشاور : فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، انور سٹریٹ، صدر

مدنی التجا : کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

اس کتاب کے بارے میں اہم مدنی پھول

خَاتَمُ الْمُرْسَلِينَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ دلنشین ہے: ”قیامت کے دن سب نبیوں سے زیادہ میری اُمت ہوگی۔“ (مسلم ص ۱۲۸ حدیث ۳۳۱) مُفسِّر شہیر حکیم الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: جنتیوں کی 120 صفیں ہوں گی جن میں سے 80 صفیں حُصُور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اُمت کی ہوں گی باقی 40 صفوں میں سارے نبیوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اُمتیں۔ (ترمذی ج ۴ ص ۲۴۵ حدیث ۲۵۵۵) مفتی صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں: جیسے حُصُور اَنُور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تمام نبیوں علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سردار ہیں، ایسے ہی حُصُور اَکرم صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اُمت ساری اُمتوں کی سردار ہے۔ (مراقۃ المناجیح ج ۸ ص ۵۸۶، ۵)

اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ جَلَّ جَلَالُهُ کا کروڑ ہا کروڑ احسان کہ اس نے ہمیں انسان اور مسلمان بنایا اور اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لیب صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی اُمت میں پیدا کیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس اُمت کو دنیا و آخرت میں جو رفعت و منزلت، شان و عظمت اور سعادت و شرافت عنایت فرمائی ہے اس کا ایک سبب اس اُمت کا اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی سے منع کرنے) کے فریضے کو ادا کرنا بھی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 129 پر پارہ 4 سُورَةُ اِلْعَمْرٰن کی آیت نمبر 110 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ط

ترجمہ کنز الایمان: تم بہتر ہو ان سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، بھلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) پر ایمان رکھتے ہو۔

یٹھے یٹھے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان اپنی اپنی جگہ مبلغ ہے خواہ وہ کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتا ہو، یعنی وہ عالم ہو یا مُتَعَلِّم (یعنی طالب علم) امام مسجد ہو یا مُؤَدِّن، پیر ہو یا مُرید، تاجر ہو یا گاہک، سیٹھ ہو یا ملازم، افسر ہو یا مہم دور، حاکم ہو یا محکوم، اَلْغَرَضُ جہاں جہاں وہ رہتا ہو، کام کاج کرتا ہو، رِضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنی صلاحیت کے مطابق اپنے گرد و پیش کے ماحول کو سُنتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے کوشاں (یعنی کوشش کرنے والا) رہے اور نیکی کی دعوت کا مدنی کام جاری

رکھے، مگر افسوس! فی زمانہ یہ عظیم مدنی کام بہت زیادہ سستی کا شکار ہے، اس سستی کو چستی سے بدلنے کے لئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** سنتوں بھرے اجتماعات، مدنی قافلوں، علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت، مدنی تربیتی کورس، فرضِ علوم کورس، مدنی چینل اور **درسِ فیضانِ سنت** وغیرہ کے ذریعے خوب سرگرم عمل ہے۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** ”فیضانِ سنت“ کے تادم تحریر پانچ ابواب: (۱) فیضانِ بسمِ اللہ (۲) آدابِ طعام (۳) پیٹ کا قتلِ مدینہ (۴) فیضانِ رمضان اور (۵) غیبت کی تباہ کاریاں منظرِ عام پر آچکے ہیں، اب چھٹا باب ”**نیکی کی دعوت** (حصہ اول)“ آپ کے ہاتھوں میں ہے جس میں نیکی کی دعوت دینے کی اہمیت و فضیلت اور نہ دینے کے نقصانات کا بیان ہے (یہ باب کافی وسیع ہے اس میں حکایاتِ الانبیاء، نیکی کی دعوت کے لئے صحابہ کرام کی قربانیاں، کرامت کے ذریعے نیکی کی دعوت، مکتوبات کے ذریعے نیکی کی دعوت، بعدِ وفات نیکی کی دعوت، کمن مُتَلَحِّین وغیرہ وغیرہ پر کام کرنے کی نیت ہے، زندگی کا بھروسہ نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ میری جیتی مدنی مجلس ”المدينة العلمیة“ کو سلامت با کرامت رکھے۔ اس مجلس کو وصیت کرتا ہوں کہ میرے بعد بھی اس کام کو جاری رکھتے ہوئے مذکورہ موضوعات کی تکمیل کر کے انہیں **فیضانِ سنت** میں شامل کر دے)۔ اس کتاب کو تقریباً 125 قرآنی آیات، مدنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے 249 ارشادات، 113 عبرت انگیز حکایات، 51 مدنی بہاروں اور مختلف موضوعات پر سینکڑوں **مدنی پھولوں** سے مزین کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید ہے کہ یہ کتاب پڑھنے سے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں میں نیکی کی دعوت کے عظیم مدنی کام کے جذبہ کو مزید تقویت ملے گی۔ کتابِ ہذا کو اغلاط سے بچانے کی بہت کوشش کی گئی ہے اور دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے دارالافتاء اہلسنت کے مفتی صاحب سے باقاعدہ شرعی تفتیش بھی کروائی گئی ہے۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** میری کوشش رہتی ہے کہ اپنی کُتب و رسائل اور نعتیہ کلام کو علماء کرام کَثَرُہُمُ اللہ السَّلام کی نظر سے گزار کر، ہی منظرِ عام پر لایا جائے، غلطیوں سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کوئی غلط مسئلہ چھپ جائے لوگ اُس پر عمل کرتے رہیں اور معاذ اللہ آخرت میں میری گرفت ہو جائے۔ بہر حال اپنی کوشش پوری ہے تاہم ممکن ہے کہ غلطیاں رہ گئی ہوں، لہذا اس میں اگر کوئی شرعی غلطی پائیں تو برائے مہربانی بہ نیتِ ثواب مجھے ضرور بالضرور خبردار فرمائیں اور خود کو آخرِ عظیم کا حقدار بنائیں۔ **إِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** سبکِ مدینہ عُمّیٰ کو بلا وجہ اڑنا نہیں شکر یہ کہ ساتھ رُجوع کرتا پائیں گے۔

التَّجَانُّ عَطَّار: تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی خدمتوں میں مدنی التجا ہے کہ اس کتابِ مُستطاب کے ذریعے رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ پانے کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ روزانہ کم از کم دو دُورس (ان میں سے ایک گھر میں ضرور) دیجئے یعنی مُختلف دو

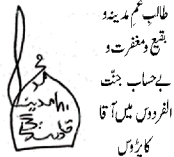
اوقات میں پڑھ پڑھ کر مسلمانوں کو سنائیے اگر کسی کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن و سنت کی راہ پر آگیا تو **إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ** آپ کا بھی بیڑا پار ہوگا۔ **محیٰ حاشمر**، رسولِ صابر و شاکر، محبوبِ ربِّ قادرِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر **اللہ عَزَّوَجَلَّ** تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس **سُورَةُ اَوْنُث** ہوں۔ (مسلم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶) حضرت علامہ یحییٰ بن شرف نووی (ن۔ و۔ وی) عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی اس حدیثِ نبوی (ن۔ ب۔ وی) کی شرح میں لکھتے ہیں: **سُورَةُ اَوْنُث** اہل عرب کا بیش قیمت مال سمجھا جاتا تھا، اس لئے **ضَرْبُ الْمَثَل** (یعنی کہات) کے طور پر **سُورَةُ اَوْنُث** کا ذکر کیا گیا۔ **اُخْرُوی** (اُخ۔ روی) اُمور کو دُنیوی چیزوں سے تشبیہ (تش۔ پیہ یعنی مثال) دینا صرف سمجھانے کے لئے ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کا ایک ذرہ بھی دُنیا اور اس جیسی جتنی دُنیا میں تصوُّر کی جاسکیں، اُن سب سے بہتر ہے۔ (شرحِ مسلم للنووی ج ۱۵ ص ۱۷۸)

دُعائے عطار: یاربِّ مُصْطَفًّی عَزَّوَجَلَّ جو کوئی روزانہ **فیضانِ سنت** کے دو دُکرس دیا یا سنا کرے نیز 25 دن کے اندر اندر اس کتاب (نیکی کی دعوت (ہدِ ازل)) کا از ابتدا تا انتہا مطالعہ بھی کر لے اُسے ایمان پر استقامت، سکرات میں سرورِ کثورِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت، کلمہ پڑھ کر ایمان پر دنیا سے رَحَلَتْ، قبر و حشر میں راحت اور اپنی رَحمت سے بے حساب مغفرت سے نواز کر جَنَّتِ الْفِرْدَوْس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس عنایت فرما اور سبِ مَدِیْنَةُ عَنَیْ عَزَّوَجَلَّ، مُعَاوِنِ، مُفَتِّشِیْنَ عُلَمَائِ دِیْنِ، مَجْلِسِ مَكْتَبَةِ الْمَدِیْنَةِ کے نگران و اراکین اور مکتبے کے مَدَنی عملے کے حق میں بھی یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ساری اُمّت کی مغفرت فرما۔

ہے تجھ سے دعا ربِّ رَحمت، مقبول ہو فیضانِ سنت

گھر گھر مسجد مسجد پڑھ کر اسلامی بھائی بناتا رہے

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم



۲ رمضان المبارک ۱۴۳۲ھ

03 اگست 2011ء

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”یا اللہ! فیضانِ سنت عام ہو جائے“ کے تئیس حُرُوف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 23 نیتیں

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ۔ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(اَلْمَعْجَمُ الْکَبِیْرُ لِلطَّبْرَانِی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دومۃ فی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعویذ و ﴿۴﴾ تسبیح سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿۵﴾ رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا ﴿۶﴾ حتّٰی الْوُشَحِ اس کا باؤضو اور ﴿۷﴾ قبلہ رُو مطالعہ کروں گا ﴿۸﴾ قرآنی آیات اور ﴿۹﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿۱۰﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿۱۱﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پڑھوں گا ﴿۱۲﴾ شرعی مسائل سیکھوں گا ﴿۱۳﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو علما سے پوچھ لوں گا ﴿۱۴﴾ حضرت شفیان بن عیینہ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس قول ”عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ“ یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰) پر عمل کرتے ہوئے ذکرِ صالحین کی برکتیں لوٹوں گا ﴿۱۵﴾ (اپنے ذاتی نئے پر) عِنْدَ الضَّرُورَتِ خاص خاص مقامات اندر لائن کروں گا ﴿۱۶﴾ (اپنے ذاتی نئے پر) ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا ﴿۱۷﴾ کتاب مکمل پڑھنے کیلئے بہ نیتِ حصولِ علم دین روزانہ چند صفحات پڑھ کر علم دین حاصل کرنے کے ثواب کا حقدار بنوں گا ﴿۱۸﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿۱۹﴾ اس حدیثِ پاک تَهَادُّوا تَحَابُّوا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی (موطا امام مالک ج ۲ ص ۴۰۷ رقم ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق تعداد میں) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا ﴿۲۰﴾ جن کو دوسوں کا حتّٰی الْاِمْکَانَ انہیں یہ ہدف بھی دوں گا کہ آپ اتنے دن (مثلاً ۲۵) دن کے اندر اندر مکمل پڑھ لیجئے ﴿۲۱﴾ جو نہیں جانتے انہیں سکھاؤں گا ﴿۲۲﴾ اس کتاب کے مطالعہ کا ثواب ساری اُمت کو ایصال کروں گا ﴿۲۳﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا (ناشرین و مصنف وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
46	خواب میں رب کی کرم نوازیں	27	نیکی کی دعوت کی ضرورت
46	وفات کا عجیب واقعہ	27	مغفرتوں بھرا اجتماع
47	شرابی آیا، مؤذن بن گیا!	27	مسجد آباد کرنے کے تین فضائل
48	بیان کردہ مدنی بہار کے ذریعے نیکی کی دعوت	28	اللہ عزوجل کسی کا محتاج نہیں
49	جو خود کھاؤ پہنو وہی خدام کو بھی دو	29	قرآن میں نیکی کی دعوت کا حکم
49	عظیم الشان ہدایت اور انوکھا کفارہ	30	ہر ایک اپنے اپنے منصب کے مطابق نیکی کی دعوت دے
50	ابو ذر غفاری ہیکل پر بیڑ گاری تھے	30	ہر مسلمان مبلغ ہے
51	سیدنا ابو ذر غفاری کی استقامت	31	افضل عمل وہ ہے جس کا فائدہ دوسروں کو پہنچے
51	قیامت کے قریب ایک خوفناک جانور نکلے گا	32	گناہوں بھری زندگی پر ندامت
52	بات کرنے والا عجیب شکل کا جانور	33	گناہوں کی دوا
52	جو روئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا	34	کھاؤ پیو اور جان بٹاؤ!
53	قابل رشک مدنی مٹا	35	دنیا ناپسند ہونے کا بڑا سبب
55	آقا نے روتے روتے نیکی کی دعوت دی	35	اسلام کا صِرف نام رہ جائے گا
55	قبر دیکھ کر سیدنا عثمان غنی گریہ و زاری فرماتے	36	صِرف نام کے مسلمان رہ جائیں گے
56	کسی کی قبر باغ اور کسی کی قبر میں آگ	37	کفن چور نے جب غیبی آواز سنی۔۔۔
57	قبر کی تنہائی	38	کیا غیر مسلم بھی ہماری نقل کرتے ہیں؟
58	تیری جوانی کہیں دھوکے میں نہ ڈال دے!	39	نا کام عاشق
59	قلب سلیم کسے کہتے ہیں	40	غیر شرعی عشق مجازی کی تباہ کاریاں
59	پانچ سے محبت اور پانچ سے غفلت	41	یوسف علیہ السلام کا دامن عشق مجازی سے پاک ہے
60	گانے باجوں سے تو بہ نصیب ہو گئی	43	عاشقان نادان کا رو ہو گیا!
62	نیکی کی دعوت دیتے ہوئے خوفِ خدا سے رو پڑے	44	امام اوزاعی کا رقت انگیز بیان
63	کسی کو روتا دیکھو تو رو پڑو	46	امام اوزاعی کون تھے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
82	ریا کاری سے توبہ کی برکت	63	ریا کاری بیوقوفوں کا سردار ہے
83	مرضِ ریا کا علاج کیجئے	64	اعمال ضائع ہو جائیں گے
83	ریا کاری کے 10 علاج	65	ریا کارانہ عمل قبول نہیں ہوتا
84	﴿پہلا علاج﴾ اللہ تعالیٰ سے دُعا کے ذریعے مدد طلب کیجئے	65	ریا کار پر جنت حرام ہے
84	﴿دوسرا علاج﴾ ریا کاری کے نقصانات پیش نظر رکھئے	66	ریا کاری کو اس مثال سے سمجھئے
86	دکھاوے کے لئے عمل کرنے والے کی مثال	66	ریا کی تعریف
86	﴿تیسرا علاج﴾ ریا کے اسباب کا خاتمہ کیجئے	67	ریا کاری کی 80 مثالیں
87	﴿۱﴾ شہرت کی خواہش	67	نماز کے متعلق ریا کاری کی 11 مثالیں
87	حُبِ جاہ کے نقصانات پر مشتمل 4 فرامینِ مصطفیٰ	68	مُبلَغین کے لئے ریا کاری کی 18 مثالیں
87	”فکرِ مدینہ“ کیجئے	71	نعت شریف پڑھنے، سننے والوں کے لئے ریا کاری کی 16 مثالیں
88	اپنی جھوٹی تعریف پسند کرنا حرام ہے	73	راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کے لئے ریا کاری کی 3 مثالیں
88	﴿۲﴾ لوگوں کی مذمت کا خوف	73	ریا کاری کے متعلق متفرق 32 مثالیں
89	﴿۳﴾ مال و دولت کی حرص	78	ریا کی تعریف کے تحت مذکور مثالوں پر غور کیجئے
89	﴿چوتھا علاج﴾ اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کیجئے	78	ریا کاری کی مثالوں کے بارے میں ایک ضروری وضاحت
90	اخلاص کے بغیر ثواب نہیں ملتا	78	خود کو ریا کاری کے عذاب سے ڈرائیے!
90	مخلص کے اعمال کو اللہ عز و جل مشہور کرتا ہے	79	ریا کار کی علامات
91	مخلص کسے کہتے ہیں؟	80	لوگوں میں اپنی مذمت کرنا بھی ریا کی علامت ہے
92	﴿پانچواں علاج﴾ نیت کی حفاظت کیجئے	80	روزے کے بارے میں نہ پوچھو
92	نیت کی تعریف	80	ضرورتاً روزے کا اظہار کر دیجئے
92	اتھنی نیت کی فضیلت پر مبنی 7 فرامینِ مصطفیٰ	81	نیکی کے سبب چیزیں سُستی ملنا
93	﴿چھٹا علاج﴾ دورانِ عبادت شیطانی وسوسوں سے بچئے	81	مُخلصین کا ریا سے بچنے کا انداز
94	عبادت میں وسوسوں سے نجات کیلئے تین چیزیں ضروری ہیں	82	کہیں ہم ریا کار تو نہیں؟

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
109	اچھی نیتوں کے متعلق 2 فرامین مصطفیٰ	95	﴿ساتواں علاج﴾ تنہائی ہو یا مجھوم یکساں عمل کیجئے
109	نیت کے کہتے ہیں	95	امام سہری نماز میں بھی قواعد تجوید کی رعایت کرے
109	مباح کام اچھی نیت سے عبادت ہو جاتا ہے	96	﴿آٹھواں علاج﴾ نیکیاں چھپائیے
110	مباح کام میں اچھی نیتیں نہ کرنے والے نقصان میں ہیں	96	پوشیدہ عمل افضل ہے
110	نیت نہ کرنے کے نقصان اور کرنے کے فائدے کی روایت	97	عمل کے اظہار کی ایک صورت
112	انوکھی گائے	97	عاجزی کی انتہا
112	گئے کا ٹھنڈا میٹھا رس	97	بصرے کی ہر گلی سے تلاوت کی آواز آتی تھی
113	نیت کے متعلق ایک معلوماتی فتویٰ	98	اب تو نہ کئے ہوئے عمل میں بھی ریاکاری کی جاتی ہے
114	اچھی نیتوں کی توفیق کسے ملتی ہے	98	﴿نواں علاج﴾ صرف اچھی صحبت میں رہئے
115	واش روم جانے میں بھی نیتیں کرنی چاہئیں	99	صحبت کے فوری اثرات کی مثالیں
115	پہلے کے مسلمان باقاعدہ علم نیت سیکھتے تھے	99	اچھی بُری صحبت کے اثرات
116	غار کا عابد	100	دعوتِ اسلامی ماسد فی ماحول
116	نیت کی برکت سے مغفرت کی دلچسپ حکایت	101	دل اور ناک کے مرض سے نجات
116	اچھی نیتیں دشوار ہیں، اس سے تو پیڑھ پر کوڑے کھانا آسان ہے	102	عجوبہ کھجور کی گٹھلی سے دل کا علاج
117	دُنیوی نعمتوں کے سبب آخرت کی نعمتوں میں کمی آئے گی	103	مدنی انعامات
117	خوشبو لگانے کی نیتیں	104	عاملمین مدنی انعامات کے لئے بشارتِ عظمیٰ
118	خوشبو لگانے کی غلط نیتوں کی نشاندہی	104	﴿دسواں علاج﴾ اُردو و ظاہر کا معمول بنالینے
119	مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی برکت	106	علاج کے باوجود افاقہ نہ ہو تو؟
121	جب جوتا پہننے میں اُلٹے پاؤں سے پہل کی تو----	107	عبادت کی تعریف
121	چوتے پہننے کی نیتیں	107	رضائے ربِّ الّا نام والا ہر کام عبادت ہے
122	لوٹا قبلہ رخ ہو گیا	108	قبولیت عمل کی شرائط
122	اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے	109	ہر عمل کا دار و مدار نیت پر ہے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
140	فوارے کی احتیاطیں	123	بچتے پینے کے 7 مدنی پھول
141	W.C. کا رخ دُرست کیجئے	124	اعلیٰ حضرت کی خدمت میں سوال
141	کب کب غسل کرنا سنت ہے	125	اعلیٰ حضرت کا جواب
141	بارش میں غسل	126	سُرخ اونٹوں سے کیا مراد ہے
141	تنگ لباس والے کی طرف نظر کرنا کیسا؟	127	مدنی قافلے میں سفر کی 44 نئی
142	ننگے نہاتے وقت خوب احتیاط	129	اُمّتِ مصطفیٰ کی خصوصیت
141	بالٹی سے نہاتے وقت احتیاط	129	اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہم خوش نصیب ہیں
142	سارا گاؤں ہی داڑھی منڈا!	130	اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ کی تعریف
142	مسجد کو آباور کھنا واجب ہے	131	مسلمانوں کی بھاری اکثریت بے عملی کا شکار ہے
143	جنگل میں مسجد	132	گناہ کرنے والوں کا دوسروں پر بھی وبال
144	9 غیر مسلموں کا قبولِ اسلام	132	مسجد پر تالا تھا
145	مدنی قافلے کی بَرَکت مرحبا!	133	مسجد کی حیرت انگیز رونقیں
147	نیکی کی دعوت کی فضیلت	134	نماز یا جماعت کا عجیب جذبہ
	دُرود شریف کی فضیلت	135	بوڑھا رونے لگا
147	(صَلَّى اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ کی فضیلت)	135	سب سے پہلے کیا سیکھنا فرض ہے
148	خضر و الیاس عَلَیْہِمَا السَّلَام کے بارے میں دلچسپ معلومات	137	غُسل کا طریقہ (حقّی)
149	انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام زندہ ہیں	138	غُسل کے تین فرائض
149	سب کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے	138	﴿۱﴾ کُلی کرنا
151	نیکی کی دعوت دینے والے کی تعریف	139	﴿۲﴾ ناک میں پانی چڑھانا
151	بہترین آدمی کی خصوصیات	139	﴿۳﴾ تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا
152	تلاوت، پرہیزگاری، نیکی کی دعوت اور صلہ رحمی	140	بیتے پانی میں غُسل کا طریقہ
153	عمر و رزق میں زیادتی کے معنی	140	فوارہ جاری پانی کے حکم میں ہے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
165	سات زمینوں کا بار	153	ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صلح کر لی
166	شارع عام پر بلا حاجت شرعی راستہ مت گھیرے	154	ساس بہو میں صلح کا راز
167	جھوٹی قسم گھروں کو ویران کر چھوڑتی ہے	155	جہاں رشتہ توڑنے والا موجود ہو وہاں رحمت نہیں اُترتی
167	یہودیوں نے شانِ مصطفیٰ چھپانے کے لئے جھوٹی قسم کھائی	156	صلہ رحمی کے سات مدنی پھول
168	نبیلی آنکھوں والا منافق	156	﴿1﴾ کس رشتے دار سے کیا برتاؤ کرے
169	جہنم میں لے جانے کا حکم ہوگا	156	﴿2﴾ رشتے دار سے سلوک کی صورتیں
169	جھوٹی قسم کھانے والے تاجر کیلئے دردناک عذاب ہے	157	﴿3﴾ پردیس ہو تو خط بھیجا کرے
169	جھوٹی قسم سے برکت مٹ جاتی ہے	157	﴿4﴾ پردیس میں ہو، ماں باپ بلائیں تو آنا پڑے گا
170	خزیر نمائردہ	157	﴿5﴾ کس کس رشتے دار سے کب کب ملے
171	دل پر سیاہ نکتہ	158	﴿6﴾ رشتے دار حاجت پیش کرے تو رد کر دینا گناہ ہے
171	قسم صرف سچی ہی کھائی جائے	158	﴿7﴾ صلہ رحمی یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو
171	مسلمان کی قسم کا یقین کر لینا چاہئے	158	حُسن ظن رکھنے کا طریقہ
171	تو نے چوری نہیں کی	159	جنت کا محل اس کو ملے گا جو۔۔۔
172	مومن اللہ کی جھوٹی قسم کیسے کھا سکتا ہے!	159	دشمنی چھپانے والے رشتے دار کو صدقہ دینا افضل ترین ہے
172	قرآن اٹھانا قسم ہے یا نہیں؟	160	رشتے دار سے جب سخت دکھ پہنچا
173	دو عبرت ناک فتاویٰ	161	قسم اور اس کے کفارے کا بیان (حنفی)
173	(۱) شرابی نے قرآن اٹھا کر قسم کھائی پھر توڑ دی!!!	162	قسم کی تعریف
173	(۲) جھوٹی قسم کھانے والا جہنم کے کھولتے دریا میں	162	قسم کی تین اقسام
	غوطے دیا جائے گا	163	جھوٹی قسم کھانا گناہ کبیرہ ہے
174	بکثرت قسم کھانے کی ممانعت	163	سب سے پہلے جھوٹی قسم شیطان نے کھائی
175	قسم کے متعلق 15 مدنی پھول	164	کسی کا حق مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھانے والا جہنمی ہے
175	بات بات پر قسم نہیں کھانی چاہئے	165	جھوٹی قسم کھانے والے کی حشر میں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
186	کفارے کیلئے قسم کی شرائط	175	غلطی سے قسم کھالی تو؟
186	قسم کا کفارہ	176	ایسے الفاظ جن سے قسم نہیں ہوتی
187	کفارہ ادا کرنے کا طریقہ	176	قسم کی چار اقسام
187	کفارے کیلئے نیت شرط ہے	177	ایسی قسم جن کے توڑنے میں کفر کا اندیشہ ہے
188	کفارے میں تین روزوں کی اجازت کی صورت	177	کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کر لینا
188	کفارہ ادا کرتے وقت کی حیثیت کا اعتبار ہے کہ روزے رکھ یا۔۔۔	177	غیر خدا کی قسم ”قسم“ نہیں
188	کفارے کے تینوں روزے پے درپے ہونا ضروری ہیں	178	دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی
189	روزوں سے کفارے کی ایک ضروری شرط	178	قسم میں نیت اور غرض کا اعتبار نہیں
189	کفارے کے روزے کی نیت کے دو احکام	179	انڈا نہ کھانے کی قسم کھالی
189	قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دیا تو ادا نہ ہوا	179	قسم کے بعض الفاظ
189	کفارے کا مستحق کون؟	179	سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قسم کے الفاظ
190	دینی یا سماجی ادارے کو کفارے کی رقم دینے کا اہم مسئلہ	180	حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی قسم کھانا
190	واہ کیا بات ہے مدنی تربیتی کورس کی!	180	باپ کی قسم کھانا کیسا؟
192	گھروالوں کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے	181	قسم میں ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ کہا تو قسم ہوگی یا نہیں؟
192	گھر میں ”مدنی ماحول“ بنانے کے 19 مدنی پھول	181	بڑی بڑی مونچھوں والا بد معاش
196	واقعہ اُفک	182	قسم کی حفاظت کیجئے
198	اجتماع کی برکت سے جنت مل گئی	183	بہتر کام کرنے کے لئے قسم توڑنا
200	خواب میں بارگاہ رسالت میں تلاوت کی سعادت	183	بہتر کام کیلئے قسم توڑنا جائز ہے مگر کفارہ دینا ہوگا
201	تلاوت میں رونا کا رُثواب ہے	184	علماء اُیذا دینے کی قسم کھالی تو کیا کرے؟
201	مرنے سے چند ماہ پہلے انفرادی کوشش	185	طلاق کی قسم کھانا کھلانا کیسا؟
203	مبلغ ہر جگہ مبلغ ہوتا ہے	185	قسم کا کفارہ
204	اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیارا بنانے والے لوگ	186	قسم کے کفارے کے 13 مدنی پھول

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
221	ایمان لانے کے بعد صحابہ کرام کے جذبات	204	مُتَّبِعِ مَحْبُوب ہی نہیں، مَحْبُوب گر ہوتا ہے
222	مجھے تین دن دھوبی کا کام کرنا پڑا!	205	سیدنا حسن بصری اور ایک سرمایہ دار
223	پیر کامل کی برکتیں	206	نماز میں کیسا لباس ہونا چاہئے
223	اونٹ جب چوہے کا ہو گیا	207	نماز کیلئے عطر لگانا مُسْتَحَب ہے
224	مینڈک کو دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوا!	208	نماز میں لباس کے احکام پر مبنی 14 مَدَنی پھول
224	مُرید کی ”پیٹھ مضبوط“ ہوتی ہے	208	دورانِ نماز لباس پہننا
225	بیعت کے معنی	208	کندھوں پر چادر لگانا
225	سزائے موت کے موقع پر ایک مُرید کی اپنے پیر سے عقیدت	209	کمر و تحریمی کی تعریف
226	دُکان اُلٹ دوں گا	209	عمل کثیر کی تعریف
226	قیامت تک آنے والے مُریدین	210	ہاف آستین میں نماز پڑھنا کیسا؟
226	ایک اشکال اور اُس کا جواب	210	کمر و تحریمی کی تعریف
227	حیرت انگیز مقدمہ قتل	211	مَدَنی قافلے میں مجھے بدل کر رکھ دیا!
228	کون نیکی کرنے والے کی طرح ہے؟	212	الجامعۃ الاشرفیہ اور اس کے بانی کا مختصر تعارف
229	تمام عمل کرنے والوں کا ثواب	213	سُنّت کی مَحَبّت
229	لاکھوں نیکیاں اور لاکھوں گناہ	213	حافظِ مِلّت کی کرامت
230	”نیک“ بنانے کی مشین بن جائیے	214	حافظِ مِلّت کی بعض عاداتِ مبارکہ
231	ہر کلمے پر سال بھر کی عبادت کا ثواب اور۔۔۔	214	سُرمہ لگانے کی بَرکت سے بڑھاپے میں بھی بینائی تیز تھی
231	نیکیوں کا انبار	215	سُرمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول
232	دُرس دیئے کا ثواب	216	نیکی کی دعوتِ لَدّت والی عبادت ہے
232	دُرس کی بَرکت	217	نیکی کی دعوت سے محرومی کی صورت میں موت کی تنہا
234	دین کا قُطبِ اعظم	217	بد مَذہبیت سے توبہ
234	عرش کا سایہ ملے گا	220	کیا خوب نرالی شان ہے!

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
250	نماز میں ہنسنے کے احکام	234	سورج ایک میل پر ہوگا
251	مسلمان بھائی کے لیے مسکرانا صدقہ ہے	236	لہٹھائی، بُرائی کا پیشوا
251	مالی صدقے کی تعریف	236	نیکی کے امام کا خوش انجام
252	اندرونی امراض ایک دم غائب ہو گئے!	238	کیسٹ کے ”ایک جملے“ نے دل پر ایسی چوٹ لگائی کہ ---
253	دُعا کی قبولیت میں تاخیر سے نہ گھبرائیے	239	مسجد کا امام گویا علقے کا بے تاج بادشاہ
254	دُعا کی قبولیت کا نسخہ	240	سات کیلئے سات کافی
254	ناکارہ گُر دوں کا علاج ہو گیا	241	چُھپ کر بے حیائی کرنے والے کی غلط فہمی
255	دوئشے	242	فرشتے کو رفیقِ سفر بنانے کا عمل
255	پڑھ لکھوں کی جہالتیں	243	نیکی کی دعوت دینا بھی چہا دہے
256	اُگلوں کی مثل آنر	243	فاسق کے ”فسق“ سے نفرت ہونی چاہئے
257	کوئی مبلغ کسی صحابی کے برابر ہو ہی نہیں سکتا	244	فاسق کی خُصبت سخت نقصان دہ ہے
259	اسلام کی ہیبت دلوں سے نکلنے کا سبب	245	نیکی کی دعوت دینے کیلئے فاسقوں کے پاس جانا جائز ہے
259	دُنیا کے بارے میں خصوصی معلومات پر مبنی مَدَنی پھول	245	نیکی کی دعوت دینا صدقہ ہے
259	دنیا کھیل کود ہے	245	بات کرتے ہوئے مُسکرانا سُنّت ہے
260	دُنیا کا معنی	247	ہاتھ ملانے میں مُسکرانا مغفرت کا باعث ہے
260	دُنیا کیا ہے؟	248	مُسکرانے کی اچھی بُری نیتیں
261	کون سی دُنیا اچھی، کون سی قابلِ مَدّت؟	248	قُبْحُہ شیطان کی طرف سے ہے
261	دنیا کا کون سا کام اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور کون سا نہیں؟	249	قُبْحُہ گناہ نہیں
262	دنیا دار کی تعریف	249	خاموشی زیادہ ہنسی کم
262	دُنیاوی اشیاء کی لذتوں کی حیرت انگیز حقیقت	249	کیا صحابہ ہنستے تھے؟
263	ابلیس کی بیٹی	250	کسی کو بُستاد دیکھ کر پڑھنے کی دُعا
263	نیلی آنکھوں والی بد صورت بڑھیا	250	مُبلغِ اعلان کے ذریعے مسجد میں ہنسنے کی ممانعت کرے

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
277	مُسلما دھار بارش شروع ہوگئی	263	دنیا میٹھی سرسبز ہے
278	برسات کے پانی سے بیمار یوں کا علاج	264	دُنیا کے تین بہترین کام
279	خوفِ خدا سے رونا سنت ہے	265	چار چیزوں کے علاوہ دنیا ملعون ہے
280	رونے جیسی صورت بنا لے	265	دُنیا مجھ کے پر سے بھی بڑھ کر ذلیل ہے
281	سر اور داڑھی میں آٹا چھڑکنے کی انوکھی وصیت	267	غیر مسلموں کی خوشحالی عارضی ہے
281	سفید بال قیامت میں نور ہوں گے	268	مردہ بکری
282	آنسو نہ پونچھنے کی فضیلت	268	دو مچھلیاں پکڑنے والوں کی حکایت
282	گھر میں چھپ کر رونا اچھا ہے	269	نافرمان کو پسندیدہ چیزیں ملنا خطرے کی گھنٹی ہے
283	آنسوؤں کو داڑھی سے صاف کرتے	270	ہاتھوں ہاتھ سزا کی حکمت
283	رونا نہ آئے تو بکوشش روئیں	270	مُبلغ کی بھی بخشش ہوگئی
284	اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک قطرہ آنسو سے آگ کے کئی سمندر بجھا دیگا	271	جو روتا ہے اُس کا کام ہوتا ہے
284	ایک ہزار دینار صدقہ دے کرنے سے بہتر ایک قطرہ اشک	272	رونے کے فضائل
284	زمین پر گرنے والے آنسو کے قطرے کی فضیلت	272	رونے والوں کے صدقے نہ رونے والوں کی بخشش
285	خوفِ خدا سے لکھ ہوئے آنسو کا قطرہ جو رونے پرے پر مل لیا	273	مکھی کے سر برابر آنسو
285	گناہ کے باوجود خوش رہنا جہنم میں گرا سکتا ہے!	273	ایک میل تک سینے کی گرگڑاہٹ کی آواز سنائی دیتی!
286	بے باکی سے گناہ کرنا بہت سخت بات ہے	274	سرکارِ مدینہ کے بعد کس کا رتبہ ہے؟
286	۔۔۔ تو تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے	274	شجر و حجر بھی رونے لگتے
287	اے ہنس کر گناہ کرنے والو!	275	جنت و جہنم کے درمیان گھاٹی ہے
287	رقتِ انگیز دعا کی چوٹ نے کہاں سے کہاں پہنچا دیا!	276	آنسو کے ہر قطرے سے ایک فرشتے کی پیدائش
289	کلیجہ بلا دینے والی ایک سچی داستان	276	رونے والا ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا
291	خدا سے نہ ڈرنا سب سے بڑا گناہ ہے	277	خوفِ خدا سے رونے والا بخش دیا جائے گا
291	گناہ کے بارے میں نیک اور بد کی اپنی اپنی کیفیت	277	اگر آپ نجات چاہتے ہیں تو۔۔۔

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
307	گناہوں کے 6 علاج	292	ریچھ بندر کا تماشا دیکھنا حرام ہے
309	اللہ دیکھ رہا ہے	292	لوگوں کے سامنے ”نیک بننے“ والے کی قبر کا احوال
310	آمرد کے فتنے سے بچو	294	گناہوں پر ندامت کا نام تو ہے
311	آمرد کے ساتھ تنہائی خطرناک	294	ندامت کی وضاحت
311	آمرد عورت سے بھی خطرناک ہے	295	سٹر ہزار کنیزوں کے جھرمٹ میں چلنے والی خور
311	آمرد کے ساتھ 17 شیاطین	295	خوروں کے متعلق تین فرامین مصطفیٰ
312	آمرد کے ساتھ تنہائی جائز ہونے کی صورت	296	مرد کو خور ملے گی جتنی عورت کو کیا ملے گا؟
312	نفسیاتی اثر	296	کسمن بچے کا جنت میں نکاح
313	نیکی کی دعوت کے گیارہ مَدَنی پھول	296	کنوارے فوت ہونے والوں کا نکاح
314	راستوں میں بیٹھنے کے حقوق	297	جتنی عورتیں افضل یا حوریں؟
314	ادھر ادھر دیکھنے کا بھی قیامت میں حساب ہوگا	297	کئی شوہروں والی جنت میں کس کے ساتھ ہوگی؟
315	نگاہوں کی حفاظت کا قرآنی حکم	299	لوگوں کو نفع پہنچانا
315	آنکھوں میں آگ بھردی جائے گی	299	ڈاکوؤں نے ساری بس لوٹ لی مگر مجھے چھوڑ دیا
315	آگ کی سلامتی	300	ڈاکوؤں سے حفاظت کا راز
316	نظر کے بارے میں 4 احادیث مبارکہ	301	صبح و شام کی تعریف
316	نظر پھیر لو	302	نافرمانوں سے لوگ نفرت کرتے ہیں
316	جان بوجھ کر نظر مت ڈالو	303	انسانیت کی سب سے بڑی خدمت کون سی ہے؟
316	نظر کی حفاظت کی فضیلت	304	دُنیا بھر سے بہتر
317	ابلیس کا زہریلا تیر	304	سُرخ اَدَمُؤں سے بہتر
317	عورت کی چادر بھی مت دیکھو	304	سُرخ اَدَمُؤں سے کیا مراد ہے
317	گفتگو میں نگاہ کہاں ہو؟	305	12 مَدَنی قافلے میں سفر کی نیت کی بَرَکت سے کینسر چلا گیا!
318	مَدَنی چینل سے متاثر ہو کر 12 افراد کا قبولِ اسلام	306	کینسر اور بیماری کیلئے مَدَنی نسخہ

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
341	نیکی کی دعوت دینا خاموش رہنے سے بہتر ہے	319	نگاہِ مصطفیٰ کی ادائیں
341	ثواب ملنے کی اُمید	321	پگھلا ہوا سیسہ آنکھوں میں ڈالا جائیگا
341	قبر کی روشنی کا سامان	321	میں T.B کا مریض تھا
341	مُتَلَفِّین کی قبریں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جگمگائیں گی	323	بیماری کی عظیم الشان فضیلت
342	مریض طیب بن گیا	324	راستے کا حق نمبر (2) تکلیف دہ چیز دُر کرنا
343	زُتار کسے کہتے ہیں	324	کانٹے وار شاخ ہٹانے والے کی مغفرت ہوگی
344	خلیفہ سلیمان رو پڑا	324	راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کا ثواب
344	ماٹخوں کے بارے میں سبھی سے پوچھا جائے گا	325	راستے کی تکلیف دہ چیزوں کی نشاندہی
345	اقتدار ملنے پر رونا	326	راستے کا حق نمبر (3) ”سلام کا جواب دینا“
345	انگور کھانے سے بھی خوف	326	100 میں سے 90 رحمتیں اُسے ملتی ہیں جو----
346	انگور کے حساب آخرت کا ڈر	327	سلام کے 11 مَدّ فی پھول
347	آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں تین احادیث	329	ہاتھ ملانے کے 14 مَدّ فی پھول
347	دواقسامِ نعمت اور سؤالاتِ آخرت	330	غیر عورت سے ہاتھ ملانے کا عذاب
348	آہ! عمدہ عمدہ غذائیں	331	راستے کا حق نمبر (4) نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا
348	مال کھانے کے شائقین غور فرمائیں	332	انفرادی کوشش ”نیکی کی دعوت“ کی روح ہے
349	نزع کی سختیوں کی جھلک	332	انفرادی کوشش کی 15 نیتیں
349	حسابِ نعمت کے بارے میں لرزہ خیز 9 فرامینِ مصطفیٰ	334	مُتَلَفِّین کیلئے اہم ترین مَدّ فی پھول
351	مال زیادہ و بال زیادہ	334	مسلل انفرادی کوشش کا پھل
352	12 سال تک حساب و کتاب	337	آیتِ مبارکہ کی تفسیر
353	صحابہ میں سب سے مالدار صحابی کے حساب قیامت کا احوال	338	سب سے پیارے اعمال
354	مالداروں کیلئے لمحہ فکریہ	338	اے کعبہ! تیری فضا کتنی اچھی ہے
354	مال و دولت کے متعلق اچھی اچھی نیتیں	339	جہنم کی دل ہلا دینے والی کیفیت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
376	لوح محفوظ سفید موتی سے بنی ہے	355	زخمی دل والے بُرگ
376	سب سے پہلے لوح محفوظ میں کیا لکھا گیا؟	356	نفرتِ محبت میں بدل گئی
377	تَمَّ نَفْس کے پیچھے لگ گئے ہو	358	ایک بندہ نیک کے سب بڑوں کے 100 گھروں سے بلائیں دُور ہوں
377	قیامت تک ہونے والی ہر بات لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے	359	تین مدنی فیسیں
377	”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کی گواہی دینے والا داخلِ جنت ہوگا	361	محشر کی ہولناک منظر کشی
378	جنت کا حقدار کون؟	362	پیدا نہ ہونے والا قابلِ رشک ہے
378	بیٹا پیدا ہونے کی بشارت	363	کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا
379	پہلے خیال پر کیوں نہ نکلے؟	364	اگر اُلٹے ہاتھ میں ایمان ملا تو کیا ہوگا!
380	وفات کے بعد بھی نیکی کی دعوت	365	فاروق و مشتاق کے مزار کی مدنی بہار
381	ایک ہزار رکعت نماز سے افضل	366	ثابت بنابی کا حراز میں نماز پڑھنا
381	چوہے اور مینڈک کی دوستی	366	انبیاءِ قمر میں نمازیں پڑھتے ہیں
382	حدیثِ پاک بیان کرنے والے مبلغ کی حکایت	367	روضہ انور سے اذان و اقامت کی آواز
383	والدِ مرحوم سبز لباس میں ملبوس مسکرا رہے تھے	368	مؤمن کی فراست سے دُرو
384	کیا خواب سے یقینی علم حاصل ہو جاتا ہے؟	369	اللہ اپنے اولیا کو علمِ غیب عطا فرماتا ہے
384	خواب میں شراب نوشی کا حکم دیا یا منع فرمایا؟	370	فراست کی تعریف
385	جب ایک نوجوان کو وضو غلط کرتے دیکھا	370	میرے دوست کا خواب
386	بے جا تنقید کی بجائے اصلاح کرنے والے نہیں	372	ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا
387	وضو کا طریقہ (حنفی)	373	مذکورہ حدیث سے علمِ غیب ثابت ہوتا ہے
390	وضو کے بچے ہوئے پانی میں 70 بیماریوں سے شفا	373	غیب کی تعریف
390	جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں	374	علمِ غیب کے متعلق اکابرین امت کے اقوال
391	نظر کبھی کمزور نہ ہو	376	لوح محفوظ کے بارے میں دلچسپ معلومات
391	وضو کے بعد تین بار سورہ قدر پڑھنے کے فضائل	376	لوح محفوظ کہاں ہے؟

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
415	جب مسجد میں زور سے قدم رکھ کر چلنا بھی منع ہے تو...	391	وضو کے بعد پڑھنے کی دعا
416	مسجد میں موبائل فون کی گھنٹی بند رکھئے	391	وضو کے بعد یہ دعا بھی پڑھ لیجئے
416	مسجد کے متعلق 19 مَدَنی پھول	392	40 مَدَنی پھولوں کا رضوی گلدستہ
420	کینسر کا مریض ٹھیک ہو گیا	395	گناہ سے منع کرنا کب فرض ہے
421	مَدَنی قافلے کے مریض مسافروں کے بارے میں 5 مَدَنی پھول	396	امام اعظم کو گناہ نظر آ جاتے تھے!
423	ہر بیماری کی دوا ہے	397	جان بوجھ کر کسی کا عیب معلوم کرنا کیسا؟
424	غیر مسلم سے علاج کی عبرت آموز حکایت	397	عالم کی غلطی بیان کرنا دو وجہ سے حرام ہے
424	شفق ملنے نہ ملنے کا راز	398	عیب پوشی کے متعلق 3 فرامینِ مصطفیٰ
425	کینسر کا روحانی علاج	398	عیب ڈھونڈنے کی 59 مثالیں
427	سیدھے ہاتھ سے پیسے کہ سنت ہے	402	شیریں مقالی نے دل کی دُنیا بدل ڈالی
428	اُلٹے ہاتھ سے کھانا، پینا، لینا، دینا شیطان کا طریقہ ہے	403	زمری کی اہمیت
428	ہر کام میں اُلٹا ہاتھ کیوں؟	404	فرعون کے پاس نیکی کی دعوت کیلئے بھیجئے پرزئی کا حکم
430	والدین کا فرمانبردار بن گیا	404	شرابی کو پولیس کے حوالے کرنا کیسا؟
432	مذکورہ مَدَنی بہار کے ضمن میں نیکی کی دعوت کے مَدَنی پھول	405	شراب خود بخود دہر کہ بن گئی! کیسے؟
432	ماں کی دعا سے بیٹے کو کلمہ نصیب ہو گیا	406	شرابی نو جوان ولایت کی منزل پر
433	مرتے وقت کلمہ پڑھنے والا جنتی ہے	408	سونے کی اگٹھی پہننے والے کی اصلاح
433	کلمہ پڑھنے والے کی حکایت	409	کاش! ہم بھی گناہوں سے بچانے والے بنیں
433	مقبول حج کا ثواب	409	سونے کی اگٹھی --- انگارہ
434	ماں کو تنہا چھوڑ دینے والے کی عبرتناک موت	409	بُجوں اور چھٹیوں کا زیور
436	بچپن میں ماں بھی تو اولاد کی گندگی برداشت کرتی ہے	410	اگٹھی کے 19 مَدَنی پھول
436	نزع میں خوفناک چینیں مارنے والا نو جوان	412	جامعۃ المدینہ میں داخلہ لے لیا
437	ماں کو جواب نہ دینے والا گونگا ہو گیا	414	ہم دنیا میں کس لئے آئے ہیں؟

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
452	قرآن سے شفاعت کا ثبوت	437	ماں باپ کے نافرمان کی عبادتیں نامقبول
452	کون کون شفاعت کرے گا؟	438	گدھانما انسان کا مُردہ
454	شفاعت کی 8 اقسام	438	ماں کے گستاخ کو زمین زندہ نکل گئی!
455	شفاعت کی اُمید پر گناہ کرنے والا کیسا ہے؟	439	توبہ! توبہ!!
457	گشتی کے مسافر	440	آگ کی شاخوں سے لٹکنے والے
457	گناہوں کی ٹخوست دوسروں کو بھی اپنی پلیٹ میں لیتی ہے	440	بارش کے قطر وں جتنے انگارے
458	یا شیخ! اپنی اپنی دیکھ!	440	قہر پسلیاں توڑ دیتی ہے
458	گناہوں کے پانچ دُنیوی نقصانات	440	پاؤں پکڑ کر ماں باپ سے مُعافی مانگ لیجئے
459	دُعا قبول نہ ہوگی	441	ماں کی بددعا سے ٹانگ کٹ گئی
460	میں گناہوں کی تاریکیوں میں گم تھا	441	ماں باپ کی محبت کے اولاد پر طبعی اثرات
461	انفرادی کوشش کرنا سُنّت ہے	442	اولد باؤس اور ایک لاچار بڑھیا
462	مَدَنی بیگ اور لنگر رسائل	444	اولد باؤس کے مقیم دو پاکستانی بُوڑگوں کی فریاد
462	عذاب نازل ہونے کا سبب	445	ماں کو کندھوں پر اُٹھائے گرم پتھروں پر چھ میل.....
464	نیک شخص بھی عذاب میں	445	حَمَل کی تکالیف
464	مُعاشرتی برائیوں کے سبب پریشان ہونا ایمان کا تقاضا ہے	446	ڈرائیور کی جان بچ گئی
465	نیک لوگوں کی ہلاکت کی وجہ	447	سُنّتوں بھرے اجتماع میں رحمتوں کا نُؤول ہوتا ہے
465	اپنے دل میں بُرا جانے	448	ذکر کسے کہتے ہیں؟
466	کیا ہم دل میں بُرا جانتے ہیں؟	450	نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات
467	تین شرابی بھائی مَدَنی ماحول میں آ گئے!	450	دُرود شریف کی فضیلت کی حکایت
469	اس مَدَنی بہار کے ضامن میں نیکی کی دعوت	450	حکایت دُرود کے ضامن میں ”شفاعت“ کے متعلق مَدَنی پھول
469	جاڈو کے بارے میں	450	علمائے کرام شفاعت فرمائیں گے
469	جاڈو اور جن کے دُجو دکا انکار کفر ہے	451	جن آیات میں شفاعت کا انکار ہے ان کی وضاحت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
488	کیا واقعی موسیقی روح کی غذا ہے؟	470	مالک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفار کی تشویش
488	گلوکاروں اور کامیڈینوں کی خدمت میں مدنی التجا	470	آتش پرست پڑوسی مسلمان ہو گیا
489	ڈانس ڈائریکٹر کی توبہ	472	میں آگ کے اندر پورے 20 منٹ کھڑا رہا!
490	مجھے دُرود و سلام سے محبت تھی	474	مُشامِ جاں مُعطر ہو گئے
490	مرحوم والدین آگ کی لپیٹ میں تھے	475	مدنی بہار کے ضمن میں ”نیکی“ کے متعلق نیکی کی دعوت
490	داتا دربار میں کرم بالائے کرم	476	دو فرامینِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم
491	جب میں نے مدنی قافلے میں سفر کیا۔۔۔	476	گناہ مٹانے کا نسخہ
491	میں نے ایمان افروز خواب دیکھا	477	توبہ کے ارادے سے گناہ کرنا کُفر ہے
492	لوہے کی سلاخ میرے بازو کے آ پار کر دی!	477	پڑوسی کو بُرائی سے نہ روکنے کا وبال
492	میں نے مدنی مرکز میں مختلف کورسز کئے	478	پڑوسی قیامت کے دن دعویٰ کرے گا
493	میری پیٹنٹ شرٹ والی ماڈرن بیوی	478	بے نمازی پڑوسی کو نماز کی دعوت دیجئے
493	مدنی مرکز میں اعوج کاف کیا تو روزگار مل گیا	479	امام کو چاہئے کہ مقتدی کی نگرانی کرے
494	مدنی بہار کے ذریعے مدنی بہار	479	فاروق اعظم نے فجر میں غیر حاضر رہنے والے کی معلومات کی
494	اس مذکورہ مدنی بہار کے متعلق مدنی پھول	479	اجتماعِ ذکر و نعت وغیرہ کے سبب جماعت نہیں جانی چاہئے
495	اہل خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں	480	نماز کے وقت سو جانے والے کیلئے سرگچنے کا عذاب
496	اولاد کے اعمال کی پیشی	480	فلموں کی 2000 V.C.Ds توڑ دیں
497	ڈانس کو جائز کہنا کیسا؟	482	نیک بندوں کی شانیں
497	نیکی کی دعوت کا تارک، حضور علیہ السلوۃ والسلام کے طریقے پر نہیں	482	حضرت براء بن مالک کی قبولیتِ دعا کی حکایت
498	نیکی کی دعوت صرف علماء پر نہیں، عوام پر بھی لازم ہے	483	گوئیاً محمدؐ ش کیسے بنا!
498	اعرابی نے جب مسجد میں پیشاب کر دیا۔۔۔	485	گانے باجے کی مذمت پر چار روایات
499	نیکی کی دعوت میں نرمی ضروری ہے	485	گانے کے زسیا کا عبرت ناک انجام
499	پیشاب کرتے کرتے اچانک رُک جانے کے طبی نقصانات	486	لاشوں کے اُتار

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
517	سب مدینہ اور شخصیات	500	کھڑے کھڑے پیشاب کرنا سنت نہیں
518	شخصیات سے مدنی قافلوں کیلئے خدمات لینے کا طریقہ	500	کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کے نقصانات
519	دسے داران بھی مدنی قافلے والوں کی ترکیب بتائیں	501	پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنے کا عذاب
519	مدنی قافلے سے واپسی پر ”استقبالیہ اجتماع“	501	آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو علم غیب ہے
520	مدنی قافلوں کی خیر خواہی کی حکمتیں	502	شرابی پر انفرادی کوشش کا نتیجہ
522	لوگ ہماری نہیں مانتے!	503	میں نے اُسے قتل کر کے خودکشی کر لینی تھی۔۔۔
524	مخالفوں کے زور میں کس طرح مدنی کام کریں؟	505	مُبلغین مجمعہ کو بیان کیا کریں
525	طاہوت جالوت کی قرآنی حکایت	506	ہر دو منٹ میں تین خودکشیاں
527	بادشاہ کے گناہوں کے برابر دوزخ میں گھسا	506	کیا خودکشی سے جان چھوٹ جاتی ہے؟
527	خالم کا چہرہ دیکھنے سے دل کالا ہوتا ہے	506	آگ میں عذاب
527	مفتی اعظم ہند حکمرانوں سے دُور رہتے تھے	507	اُسی ہتھیار سے عذاب
528	والد صاحب کی ترکیب بنی تو گھر میں مدنی ماحول بن گیا	507	گلا گھونٹنے کا عذاب
529	مدنی چینل	507	خالی تھیدا
532	جب مجھے مدنی چینل دیکھنے کی سعادت ملی	507	دل کے ”اندھے“ اور ”اُوندھے“ ہونے کے معنی
533	بنی اسرائیل کی تباہی کے اسباب	508	مُعافی نہیں ملے گی؟
535	دین کے دو حصے زائل کر دیئے	509	بُری باتوں سے روکو ورنہ.....!
535	بے چارہ مسلمان!	510	زوجہ کی انفرادی کوشش سے مدنی ماحول مل گیا
536	اولاد کو سنتیں سکھائیے ورنہ بچھتا نہیں گے	512	زمری اور پیار مدنی ہتھیار ہیں
537	مسلمانانِ عراق کی دلخراش داستان	512	شادی کے فضائل پڑنی 4 احادیثِ مبارکہ
537	جائے نماز میں گانے باجے!	513	نکاح کے بارے میں فرمانِ صدیقی
538	گوفے کی جامع مسجد میں مجمعہ نہیں ہوتا!	514	سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا
		516	شخصیات پر انفرادی کوشش کی اہمیت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
556	داڑھی مُنڈوں سے آقا کی نفرت کا عبرتناک واقعہ	538	سبھی داڑھی مُنڈے
557	قیامت کا دل ہلا دینے والا منظر	538	شہادت کی خوشی میں خواتین کا رقص
559	اگر آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم روٹھ گئے تو.....!	539	قرطبہ کی جامع مسجد میں نماز پر پابندی ہے
559	مرنے سے پہلے شامت	540	18 سال سے کم عمر نوجوانوں کا مسجد میں داخلہ بند
560	فیشن پرستوں کی سُجبت کی ٹُوست	540	مساجد کا دُجو ختم کیا جا رہا ہے!
561	داڑھی صرف مصطفیٰ کی پسند کی رکھو	541	”مسجد بھر دُتریک“ چلائیے
561	داڑھی مُنڈے کی 30 شامتیں	542	انفرادی کوشش کی بَرَکت
563	میں نہایت ہی بگڑے ہوئے کردار کا مالک تھا	543	مُحَدِّثِ اعظم پاکستان کی انفرادی کوشش
564	دعوتِ اسلامی کے جامعات و مدارس کی تعداد	544	مرنے سے قبل نوجوان کی داڑھی گھر والوں نے کاٹ ڈالی!
565	تعلیم قرآنِ کریم کے متعلق دو اہم مَدَنی پھول	545	مُسلمان کہلانے والوں کی سنّتوں سے دُوری
566	کیا فیشن پُرسٹ ہی معزز ہے؟	546	مَدَنی ماحول سے روکا تو ہیر و پُچی بن گیا، باپ پچھتا رہا ہے
566	دُنیا کی مَحَبّت تمام گناہوں کی جڑ ہے	547	اولاد کی دُرست تربیت کیجئے ورنہ پچھتائیں گے
567	بدترین، عزیز ترین کیسے بنا؟	548	ارتکابِ گناہ کی مادر پدر آزادی
569	گھر والوں کو نیکی کی دعوت کی تاکید	549	کیا بیٹا بھی کبھی باپ کو مارتا ہے؟
569	خوفِ خدا کی ایمان افروز حکایت	550	مَحْشَر میں پناہی سے باپ کا گوشت پوست جھڑ جائے گا
570	عذاب سے کس طرح بچائیں؟	551	جو گھر والوں کی وجہ سے مَدَنی ماحول سے دُور ہو گئے
571	اہلِ خانہ کو نیکی کی باتیں بتاؤ	552	گر گر کر سنبھل گیا
571	بالغِ اولاد کی اصلاح کے متعلق اعلیٰ حضرت کا فتویٰ	553	موت کے بعد کی ہوشربا منظر کشی
571	چُھم کا تعارف	556	داڑھی مُنڈے و اتے ہی موت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
590	گمہ پیچہ نفع دے گا جب تک ----	572	چشم کی لرزہ خیز کہانی جبریل کی زبانی
590	اسلام کے 8 حصے	574	افسوس! ہمارا دل نہیں لرزتا!
591	دنیا میں بھی سزا ملے گی	574	رات کی تنہائی میں آیات سن کر وفات
591	آخرت میں بھی سزا ملے گی	576	گھر والوں کو بھی نیکی کی دعوت دیجئے
591	آپ کا دل نہیں لرزتا!	577	بچے کو سب سے پہلے دین سکھائیے
592	مردے کی بے بسی	577	اولاد کو سخاوت و احسان کی تعلیم دینا واجب ہے
593	قبر کی دل ہلا دینے والی نیکی کی دعوت	577	بے اولاد کو جب اولاد ملی!
595	عزت والے ذلیل کر دیئے جاتے ہیں	578	اولاد کے طلبگاروں کی خدمت میں نیکی کی دعوت
595	کٹے ہوئے کانوں والا بہرا	580	ایک عالم باپ کا عمرت ناک انجام
595	گناہ سے نہ روکنا کب گناہ ہے	580	پنسل کی چوری سے پھانسی کے پھندے تک
596	سونے کی انگٹھی مرد کو حرام ہے	581	آخرت کی سزا کے مقابلے میں دنیا کی سزا کچھ بھی نہیں!
597	بند را اور خنزیر کی شکل والے	582	باپ کو جلانے کے لئے لکڑیاں لے آؤں
597	بند را اور خنزیر جیسے چہرے	583	ایصالِ ثواب کا انتظار!
598	آج چہرے کے کیل مہا سے تو پریشان کریں مگر ----	584	مجھے میرے باپ نے برباد کر دیا!
598	میری تاریک را میں روشن ہو گئیں	585	حقیقی مدنی مئے کا خوفِ خدا
602	درسِ فیضانِ سنت کے 22 مدنی پھول	587	دینِ معاملے میں حوصلہ شکنی کرنے والی ماں کا بچھتاوا
604	درس دینے کا طریقہ	587	سنتوں بھرے اجتماع کی فضیلت
608	ماخذ و مراجع	588	غافل نوجوان
☆ ☆ ☆		589	اس مدنی بہار کے ضمن میں نیکی کی دعوت



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نیکی کی دعوت کی ضرورت

مغفرتوں کا بھرا اجتماع
حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینۃ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ سیاح (یعنی سیر کرنے والے) فرشتے ہیں، جب وہ محافلِ ذکر کے پاس سے گزرتے ہیں تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں: (یہاں) بیٹھو۔ جب ذاکرین (یعنی ذکر کرنے والے) دعا مانگتے ہیں تو فرشتے اُن کی دعا پر آمین (یعنی ”ایسا ہی ہو“) کہتے ہیں۔ جب وہ نبی پرورد بھیجتے ہیں تو وہ فرشتے بھی ان کے ساتھ مل کر دُعا بھیجتے ہیں حتیٰ کہ وہ مُنَشِّر (یعنی ادھر ادھر) ہو جاتے ہیں، پھر فرشتے ایک دوسرے کو کہتے ہیں کہ ان خوش نصیبوں کے لئے خوشخبری ہے کہ وہ **مغفرت** کے ساتھ واپس جا رہے ہیں۔
(جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلْسُّيُوطِيِّ ج ۳ ص ۱۲۵ حدیث ۷۷۵۰)

مسجد آباد کرنے کے تین فضائل
سُبْحَنَ اللّٰہ! ذکر و رُود کی محفلوں کی بھی کیا بات ہے! یاد رہے! سنتوں بھرے اجتماعات، دُرس کے مدنی حلقے اور اجتماعِ ذکر و نعت وغیرہ بھی ذکر ہی کی محفلیں ہیں۔ کس قدر خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جو اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اس طرح کے رحمتوں بھرے اجتماعات میں دل لگا کر شرکت فرماتے ہیں اور پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے مغفرت یافتہ اُٹھتے ہیں۔ البتہ ایسے مغفرت بھرے اجتماعات میں شرکت کی سعادت ہر ایک کو نہیں ملا کرتی یہ فقط خوش قسمت حضرات ہی کا حصہ ہے۔ عموماً دُرس و



فَوَمانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُحْہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

بیانِ مساجد میں ہوا کرتے ہیں اور مساجد کے اندر ہونے والے مدنی حلقوں میں بیٹھنا چونکہ بہت زیادہ ثواب کا باعث ہوتا ہے لہذا شیطن مسجد میں دل لگنے ہی نہیں دیتا۔ ”مسجد بھر و تحریک“ جاری فرمائیے اور مسجدیں خوب خوب آباد کیجئے اور شیطن کو ناکام و نامراد کیجئے۔ حضرت سیدنا عبدالرحمن بن مَعْقِل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سے بیان کیا جاتا تھا کہ **الْمَسْجِدُ حَصْنٌ حَصِينٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ** یعنی مسجد شیطن سے بچنے کے لیے ایک مضبوط قلعہ (قَلْعہ) ہے۔ (مُصَنَّف ابنِ اَبی شَیْبَہ ج ۸ ص ۱۷۲) مزید تحریص (یعنی حرص دلانے) کیلئے مسجد کے فضائل پر **تین فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** پیش کئے جاتے ہیں: ﴿۱﴾ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔ (الْمُعْجَمُ الْأَوْسَط ج ۲ ص ۵۸ حدیث ۲۵۰۲) ﴿۲﴾ جو مسجد سے محبت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے (ایضاً ج ۴ ص ۴۰۰ حدیث ۶۳۸۳) ﴿۳﴾ جب کوئی بندہ ذکر یا نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنا لیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے جیسا کہ جب کوئی غائب آتا ہے تو اس کے گھر والے اس سے خوش ہوتے ہیں۔

(ابن ماجہ ج ۱ ص ۴۳۸ حدیث ۸۰۰)

وہ سلامت رہا قیامت میں
پڑھ لئے جس نے دل سے چار سلام
میرے پیارے پہ میرے آقا پر
میری بگڑی بنانے والے پر
بھج اے میرے کردگار سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز پر قادر ہے، وہ ہر گز ہر گز کسی کا محتاج نہیں، اُس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اس دُنیا کو بنایا، اسے طرح طرح سے سجایا اور پھر اس میں محتاج نہیں انسانوں کو بسایا۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لیے وَقْفَاوُثًا رَّسُلًا وَاَنْبِیَاءَ عَلَیْہِمْ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کا محتاج نہیں



(۱۲۸ھ)

فَوَمانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ بِرُؤُودِ شَرِيفٍ بِدُھوِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ تَمَّ بِرِزْمَتِ بَحِيحِ گَا۔

الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ کو مَبْجُوث فرمایا (یعنی بھیجا)۔ وہ اگر چاہے تو اَنْبِیاءِ کرام عَلَیْھِہُمُ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام کے بغیر بھی بگڑے ہوئے انسانوں کی اصلاح کر سکتا ہے، لیکن اُس کی مَشِیَّت (یعنی مرضی) کچھ اس طرح ہے کہ میرے بندے نیکی کی دعوت دیں، میری راہ میں مَشَقَّتیں جھیلیں اور میری بارگاہِ عالی سے دَرَجاتِ رَفِیعہ (یعنی بلند درجے) حاصل کریں۔ چُنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے رُسُولوں اور نبیوں عَلَیْھِہُمُ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام کو نیکی کی دعوت کیلئے دُنیا میں بھیجتا رہا اور آخر میں اپنے پیارے حبیب، حبیبِ لَبِیب صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مَبْجُوث کیا اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلسلۂ نُبُوت خَتَم فرمایا۔ پھر یہ عَظِیمُ الشَّانِ مَنُصَّب اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری اُمّت کے سپرد کیا کہ خود ہی آپس میں ایک دوسرے کی اصلاح کرتے رہیں اور نیکی کی دعوت کے اس اہم فریضے کو سَرانجام دیں۔ یوں رہتی دُنیا تک ہر مُسلمان اپنی اپنی جگہ مُبَلِّغ ہے خواہ وہ کسی بھی شعبے سے تَعَلُّق رکھتا ہو، یعنی وہ عالم ہو یا امامِ مسجد، پیر ہو یا مُرید، تاجر ہو یا مُلازِم، افسر ہو یا مَردور، حاکم ہو یا مُحکوم، اَلْغَرَضُ جہاں جہاں وہ رہتا ہو، کام کاج کرتا ہو، اپنی صلاحیت کے مُطابق اپنے گرد و پیش کے ماحول کو سُنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے کوشاں رہے اور نیکی کی دعوت کا مَدَنی کام جاری رکھے۔

میں مبلّغ بنوں سنتوں کا، خوب چرچا کروں سنتوں کا

یا خُدا دُرس دوں سنتوں کا، ہو کرم بہر خاکِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

قرآن میں نیکی کی دعوت کا حکم

خداے رَحْمٰن عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پاک قرآن میں مختلف مقامات پر نیکی کی دعوت کی جانب رغبت دلائی ہے، چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنزُ الْاِیْمَان مَعَ خَزَائِنِ الْعِرْفَان“ صَفْحہ 128 پر



فَوَاصِلًا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھوے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

پارہ 4 سُورۃ اٰلِ عِمْرٰن کی آیت نمبر 104 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ اُمَّةٌ يَدْعُونَ اِلَى الْخَيْرِ
وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۱۰۴﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ
بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بُری سے
منع کریں اور یہی لوگ مُراد کو پہنچے۔

ہر ایک اپنے اپنے منصب کے | مُفسرِ شہیر، حکیمِ اُلمّت، حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ
”تفسیرِ نعیمی“ میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: اے مسلمانو! تم
مُطابقِ نبی کی دعوت دے | سب کو ایسا گروہ ہونا چاہیے یا ایسی تنظیم بنو یا ایسی تنظیم بن کر رہو جو تمام
یُڑھے (یعنی بگڑے ہوئے) لوگوں کو خیر (یعنی نیکی) کی دعوت دے، کافروں کو ایمان کی، فاسقوں کو تقوے کی، غافلوں کو
بیداری کی، جاہلوں کو علم و معرفت کی، خشک مزاجوں کو لذتِ عشق کی، سونے والوں کو بیداری کی اور اچھی باتوں،
اچھے عقیدوں، اچھے عملوں کا زبانی، قلمی، عملی، قوت سے، نرمی سے (اور حاکم اپنے محکوم و ماتحت کو) گرمی سے حکم دے اور
بُری باتوں، بُرے عقیدے، بُرے کاموں، بُرے خیالات سے لوگوں کو (اپنے اپنے منصب کے مطابق) زبان، دل، عمل،
قلم، تلوار سے روکے۔ مزید فرماتے ہیں:

ہر مسلمان مُبلغ ہے | سارے مسلمان مُبلغ ہیں، سب پر ہی فرض ہے کہ لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیں
اور بُری باتوں سے روکیں۔ (تفسیرِ نعیمی ج ۴ ص ۷۲، بتغییر) کچھ آگے چل کر
حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی تفسیرِ نعیمی میں بخاری شریف کی یہ حدیثِ پاک نقل کی ہے کہ تاجدارِ
رسالت، شہنشاہِ نبوت، مَخْزَنِ جُود و سخاوت، حیکرِ عَظَمَت و شرافت، حُسنِ انسانیّت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ اِیَّةً یعنی میری طرف سے پہنچا دو اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۶۲ حدیث ۳۴۶۱)



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا دوں

ہو توفیق ایسی عطا یا الہی

افضل عمل وہ جس کا فائدہ دوسروں کو پہنچے
مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الختان مزید فرماتے ہیں: ”اسلام میں تبلیغ بڑی اہم عبادت ہے کہ تمام عبادتوں کا فائدہ خود اپنے کو (یعنی اپنی ذات کو) ہوتا ہے مگر تبلیغ کا فائدہ دوسروں کو بھی۔ ”لازم“ (یعنی صرف

اپنی ذات کو فائدہ پہنچانے والے عمل) سے ”مستعدی“ (ایسا عمل جو دوسروں کو بھی فائدہ دے وہ) افضل ہے۔ (روایت میں ہے کہ)

کسی نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے پوچھا کہ بہترین بندہ کون ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا، صلہ رحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھا سلوک) کرنے والا، اچھی باتیں بتانے والا اور برائیوں سے روکنے والا۔ (الْهَذَا الْكَبِيرُ لِلْبَيْهَقِيِّ ص ۳۲۷)

حدیث ۸۷۷) حضرت سیدنا حسن (بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی) فرماتے ہیں کہ ”جو اچھی باتوں کا حکم دے، برائیوں سے روکے وہ

اللہ تعالیٰ کا بھی خلیفہ ہے، اُس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کا بھی اور اُس کی کتاب (یعنی قرآن کریم) کا بھی۔“ (حدیث

پاک میں ہے) اگر مسلمانوں نے تبلیغ چھوڑ دی تو اُن پر ظالم بادشاہ مسلط ہوں گے، اور اُن کی دعائیں قبول نہ ہوں گی۔ (رُوحُ الْمَعَانِي

ج ۴ ص ۳۲۶) امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو! بھلائی کا حکم دو، بُرائی

سے منع کرو تمہاری زندگی بخیر گزرے گی۔ امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ

وَجْهَهُ الْكَرِيمُ فرماتے ہیں کہ تبلیغ بہترین جہاد ہے (تفسیر کبیر ج ۳ ص ۳۱۶) جیسے تبلیغ کرنا بہترین عبادت ہے ایسے ہی تبلیغ چھوڑ

دینا بدترین جرم اور چھوڑنے والا ذلیل و خوار۔ (تفسیر نعیمی ج ۴ ص ۷۲، بِتَغْيِيرِ) امیر المؤمنین حضرت مولائے

کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْهَهُ الْكَرِيمُ فرماتے ہیں: جو دل اچھائی کو اچھائی نہ سمجھے اور بُرائی کو بُرائی نہ

سمجھے تو اس (دل) کے اوپر والے حصے کو ایسے نیچے کر دیا جائے گا جیسے تھیلے کو اُلٹا کیا جاتا ہے اور پھر تھیلے کے اندر کی چیزیں بکھر



فَوَاقِنِ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

جاتی ہیں۔

(مُصَنَّف ابنِ اَبی شَيْبَه ج ۸ ص ۶۶۷ رقم ۱۲۴، ۱۲۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل چاروں طرف گناہ ہی گناہ کئے جا رہے ہیں حتیٰ کہ بظاہر کسی نیک نظر آنے والے شخص کے قریب جائیں تو وہ بھی بسا اوقات عقیدے کی

گناہوں بھری
زندگی پر ندامت

خراہیوں، زبان کی بے احتیاطیوں، بدنگاہیوں اور بد اخلاقیوں کی آفتوں میں مبتلا نظر آتا ہے، آہ! ہر سمت گناہ گناہ اور بس گناہ ہی نظر آرہے ہیں! نیک بندے بے شک موجود ہیں مگر ان کی تعداد کافی کم ہو چکی

ہے۔ ایسے نامساعد حالات میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سنتوں بھری تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کا وُجُوْدِ مسعود کسی نعمتِ غیر مُتَرَقِّبَہ (غیر۔ مُت۔ رَق۔ قَب۔) سے کم نہیں۔ آئیے! اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر اپنے ایمان کی حفاظت

اور اعمال کی اصلاح کا سامان کیجئے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں پُناچہ باب المدینہ (کراچی) کے علاقہ کیمڑی میں مقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبُّ لُبَاب ہے: عرصہ دراز سے میں گناہوں کے

مَرَض میں مبتلا تھا، بات بات پر گالی گلوچ، لڑائی جھگڑا اور دو گنا فساد جیسی ناپسندیدہ حرکتیں میری عادت میں شامل ہو چکی تھیں اور فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے کا شوق توجُّوُن کی حد تک تھا۔ میری توبہ کی سبیل (یعنی راہ) کچھ اس طرح بنی کہ میں

ایک بنگلے پر بطور ڈرائیور مُلا زمت کرتا تھا، ایک دن کام سے فارغ ہو کر T.V روم میں بیٹھ گیا۔ وہاں مجھے بذریعہ مَدَنی چینل سنتوں بھرا بیان سننے کی سعادت حاصل ہوئی، بیان نے مجھے سرتاپا ہلا کر رکھ دیا، مجھے اپنی گناہوں بھری زندگی پر

ندامت ہونے لگی، میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں سے سچے دل سے توبہ کی اور راہِ سنت اپنائی۔ جب مَدَنی چینل پر رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے 30 دن کے تربیتی اِعتکاف کی رغبت دلائی گئی تو لَبَّيْک کہتے ہوئے میں نے

30 دن کے تربیتی اِعتکاف کی نیت کر لی۔ تادم تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس نیت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں اِعتکاف کی بَرکتیں حاصل کر رہا ہوں۔ اِنْ شَاءَ اللہ



فَوَاقِنْ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

عَزَّوَجَلَّ اِعْتِكَاف سے فارغ ہوتے ہی میں ہاتھوں ہاتھ یکمشت 12 ماہ کے مدنی قافلے میں بھی سفر کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گناہوں کی دوا میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مدنی چینل کی برکت سے گناہوں کی بیماری میں افاقہ ہوا اور مکمل ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے اِعْتِكَاف کی اور وہ بھی مدینہ

دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں سعادت مل گئی اور ہاتھوں ہاتھ 12 ماہ کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کا مسافر بننے کی بھی نیت نصیب ہوئی بہر حال سبھی کو چاہئے کہ گناہوں کی بیماری کا علاج کریں، اگر گناہ کرتے کرتے بغیر توبہ مر گئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ناراض ہوا تو یقیناً جانے کہیں کے نہ رہیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی ادائیں بھی خوب ہوا کرتی ہیں، وہ نیکیاں کرنے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے اور گناہوں کی دوا تلاش کرتے پھرتے ہیں، چنانچہ حضرت سیدنا حَسَنُ بَصْرِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ، کسی عبادت گزار نو جوان کے ساتھ بَصْرے میں کہیں سے گزر رہا تھا کہ ایک طبیب پر نظر پڑی، جس کے سامنے بہت سے مَرُود و عورت اور بچے ہاتھوں میں پانی سے بھری شیشیاں لئے اپنی بیماری کے علاج کے طلبگار تھے۔ میرے ساتھ جو عبادت گزار نو جوان تھا اُس نے کہا: اے طبیب! کیا آپ کے پاس کوئی گناہوں کی دوا بھی ہے؟ وہ بولا: ہے۔ نو جوان نے کہا: مجھے عنایت فرما دیجئے۔ اُس نے جواب دیا: گناہوں کی دوا کا نسخہ دس چیزوں پر مشتمل ہے: ﴿1﴾ فقر اور انکساری کے دَرَخت کی جڑیں لو۔ پھر ﴿2﴾ اُس میں توبہ کا ہَلِیْلَہ (یعنی ہر نامی دیسی دوا) ملا لو۔ پھر ﴿3﴾ اُسے رِضائے الہی کی کھرل (گھہرل۔ یعنی دوا گونے کی پتھر کی گونڈی) میں ڈالو اور ﴿4﴾ قناعت کے ہاؤن دَستے سے خوب اچھی طرح پیس لو۔ پھر ﴿5﴾ اُسے تقویٰ و پرہیزگاری کی دیگ میں ڈال دو اور ﴿6﴾ ساتھ ہی اُس میں حیاء کا پانی بھی ملا لو۔ پھر ﴿7﴾ اُسے مَحَبَّتِ الہی کی آگ سے جوش دو ﴿8﴾ اس کے بعد اُسے شکر کے پیالے میں ڈال لو۔ اور ﴿9﴾ اُمید و رَجاء



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۳۴

نیکی کی دعوت کی ضرورت

(طبرانی)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جُوشِخْ مَجْهُرُ دُرُودِ يَاقُ پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

کے بچنے سے ہو اود اور پھر ﴿10﴾ حمد و ثناء کے تجھے سے پی جاؤ۔ اگر تم نے یہ سب کچھ کر لیا تو یاد رکھو کہ یہ نسخہ تمہیں، دنیا و آخرت کی ہر بیماری و مصیبت میں نفع پہنچائے گا۔

(الْمُنْبَهَات ص ۱۱۱)

کب گناہوں سے گناہ میں کروں گا یارب! نیک کب اے مرے اللہ! بنوں گا یارب!

کب گناہوں کے مرض سے میں شفا پاؤں گا کب میں بیمار، مدینے کا بنوں گا یارب!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کھاؤ پیو اور! جان بناؤ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج غیر مسلموں کی مذموم تحریکیں دنیا میں ہر جگہ اپنے مذہب کی سالمیت (سالی۔ می۔ یت) و بقا بلکہ ارتقاء (یعنی ترقی) کے لیے سرگرم عمل ہیں مگر افسوس! دنیا کی محبت میں مست مسلمان کو دنیا کے دھندوں ہی سے فرصت نہیں،

افسوس صد کروڑ افسوس! اس دور کے مسلمانوں کی اکثریت نے فقط ”کھاؤ پیو اور جان بناؤ“ کو ہی گویا مقصدِ حیات سمجھ رکھا ہے، دوسروں کو صلوة و سنت کی تلقین کی کس کو پڑی ہے! بلکہ ان کے پاس تو آخرت کی بھلائی پانے کیلئے اتنا وقت بھی نہیں جو اطمینان سے نماز ہی پڑھ سکیں اور وہ درد بھرا دل بھی کہاں سے لائیں جو سنت کی محبت سے لبریز ہو۔ بس ہر وقت دنیا، دنیا ہی کی بہتریوں کا تصور رہے۔! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 125 صفحات پر مشتمل کتاب، ”شکر کے فضائل“ صفحہ نمبر 103 پر ہے: حضرت سیدنا امام حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جو فقط کھانے، پینے اور لباس ہی کو اللہ عزوجل کی نعمت سمجھے تو یقیناً اُس کا علم کم ہے۔ (الزهد لابن المبارك ص ۱۳۴ رقم ۳۹۷)

دیتا ہوں تجھے واسطے میں پیارے نبی کا

اُنت کو خدا یا رہ سنت پہ چلا دے (وسائل بخشش ص ۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

34

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۳۵

نیکی کی دعوت کی ضرورت

فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

ہماری حالت یہ ہے کہ دنیا کی مَحَبَّتِ دل سے کم ہونے کا نام نہیں لیتی اور ہر وقت دُنیا کی نعمتیں اور آسائشیں بڑھانے ہی کی دُھن ہے جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے اور حقیقی عاشقانِ رسول خواہشاتِ دنیا سے محفوظی اور دنیا کی نعمتوں کی کمی پر شکر گزار

ہوتے تھے چنانچہ ”شکر کے فضائل“ صفحہ نمبر 68 پر دی ہوئی ایک عبرتناک روایت سنئے اور عبرت سے سر دھنئے:

حضرت سیدنا مَجْمَعُ النصارى عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْبَارِيْ اِيْكَ بُوْرْگ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ كَيْ مُتَعَلِّقُ بِيَانِ كَرْتِي هِيْن كِهْ اُنْهِيُوْنِي

فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھے دُنیا (کی آسائشوں) سے بچالینے کا احسان، اِس (یعنی دنیا) کی کُشاوْگی (مثلاً مال و دولت وغیرہ)

کی صورت میں ملنے والی نعمت سے افضل ہے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے

لئے دُنیا کو پسند نہیں فرمایا، اِس لئے مجھے وہ نعمتیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے لئے پسند

فرمائیں، اُن نعمتوں سے زیادہ پیاری ہیں، جو اِس نے اپنے نبی صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے لئے ناپسند فرمائیں۔“

(شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۴ ص ۱۱۷ حدیث ۴۴۸۹ مَلْخَصًا) دُنیا کے مال و دولت کی کثرت اور اِس کی خوب آسائشیں ہونا بے شک

نعمت ہے مگر اِن چیزوں سے بچ کر رہنا یہ بڑی نعمت ہے۔

پچھا برا دُنیا کی مَحَبَّت سے اُچھڑا دے

یارب! مجھے دیوانہ محمد کا بنادے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی حالات بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ اب اسلام کا تو صرف نام ہی نام رہ گیا ہے، صد کروڑ افسوس! مسلمانوں کا اندازِ زندگی زیادہ تر غیر مسلموں والا ہو چکا ہے، نہایت توجُّہ سے یہ روایت سماعَت فرمائیے اور دل

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

35

جنة
الْبَقِيْعمكة
المكرمة



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِ نَبِيٍّ مَجْدٍ مَرْتَبَةٍ شَامٍ وَرُودٍ يَأْكُرُ بِهَا أَسْرَ قِيَامَتِ كَوْنِ مِيرِ خِفَافَتِ لُطْفِي - (مجمع الزوائد)

جلائیے بلکہ ہو سکے تو آنسو بہائیے، چنانچہ حضرت مولائے کائنات، عَلِيُّ الْمُرْتَضَى شير خدا كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيم سے روایت ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ غیب نشان ہے: غمخیز لوگوں پر وہ وقت آئے گا، جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف (رسم و) رواج ہی رہ جائے گا، ان کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی، ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین خَلْق ہوں گے، ان سے فتنہ نکلے گا اور انہیں میں لوٹ جائے گا۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۲ ص ۳۱۱ حدیث ۱۹۰۸)

صرف نام کے مسلمان رہ جائیں گے

مفسرِ شہیر، حکیم الْأُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْعَالَمِ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”(اسلام کا صرف نام ہی رہ جائے گا یعنی وہ) اِس طرح کہ مسلمانوں کے نام اسلامی ہوں گے اور اپنے (آپ) کو مسلمان (بھی) کہتے ہوں گے مگر رنگ ڈھنگ سب کافروں کے سے (ہوں گے) جیسا کہ (آج کل) دیکھا جا رہا ہے یا اِرکانِ اسلام کے نام و شکل تو باقی رہیں گے مگر مقصود فوت ہو جائے گا، (مثلاً) نماز کا ڈھانچہ ہوگا کُشُوع کُشُوع نہیں (ہوگا)، زکوٰۃ دیں گے مگر قوم پر زوری ختم ہو جائے گی، حج کریں گے مگر صرف سیر (و تفریح) کیلئے، جہاد ہوگا مگر صرف مُلک گیری (حکومت و سلطنت کے حصول) کے لیے۔“ مفتی صاحب رَحْمَةُ اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ حدیثِ پاک کے اِس حصے (قرآن کا صرف رسم و رواج ہی رہ جائے گا) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: رسمِ نقش کو بھی کہتے ہیں اور طریقے کو بھی، یہاں دونوں معنی دُرست ہیں یعنی قرآن کے نُقُوش کا غد میں اور الفاظِ زَبان پر ہوں گے مگر احترامِ قلب (یعنی دل) میں اور عملِ قالب (یعنی بدن) میں نہ ہوگا یا رسماً قرآن پڑھایا رکھا جائیگا، کچھریوں (یعنی کورٹوں) میں جھوٹی قسمیں کھانے کیلئے اور گھروں میں میت پر پڑھنے کیلئے (تو اِس کا استعمال ہوگا مگر عمل کرنے) کیلئے عیسائیوں (یعنی کرسچینوں) کے قوانین ہونگے۔ (اِس حصہ حدیث، ”ان کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی“ سے مراد یہ ہے کہ) مسجدوں کی عمارت عالی شان، درود یوار نقشبیں،



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔ (عبدالرزاق)

(یعنی نقش و نگار سے آراستہ) بجلی کی فٹنگ (بھی) خوب مگر نمازی کوئی نہیں، ان کے امام بے دین، گویا مسجدیں بجائے ہدایت کے بے دینیوں کا سرچشمہ بن جائیں گی، ہر مسجد سے لاؤڈ سپیکر کے ذریعے دُرس کی آوازیں (تو) آئیں گی مگر (اُن بے دین علماء کے) وہ دُرس زہر قاتل ہوں گے، جن میں قرآن کے نام پر کُفر و طُغیان (طُغیان یعنی بغاوت۔ سرکشی) پھیلا یا جائے گا۔ (حدیث پاک کے آخری حصے کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:) یعنی بے دین علماء سُوء (یعنی بد مذہب اور بد عمل عالموں) کی کثرت ہوگی، جن کا فتنہ سارے مسلمانوں کو (ایسے) گھیر لے گا جیسے دائرے کا خط (کہ) جہاں سے شروع ہوتا ہے وہیں پہنچ کر دائرے کو مکمل بنا دیتا ہے۔

(مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۲۲۹)

یاد رہے! مساجد میں ہونے والے علماء حق کے دُرس قرآن و حدیث اور ایمان افروز بیان کی یہاں ہرگز مذمت مُراد نہیں، ان حضرات کے دُروس و بیانات اُمت کے لئے سرچشمہ ہدایت اور باعثِ نِوَلِ رَحْمَت و سببِ مغفرت ہوتے ہیں چنانچہ مشہور بزرگ حضرت سیدنا حاتمِ اَصَمِّ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْمِ ایک بار ”کَلْبُ“ شہر میں بیان فرما رہے تھے، دورانِ بیان گنہگاروں کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت دُعا مانگی: ”اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ اِس اجتماع میں جو سب سے بڑا گنہگار ہے، اپنی رحمت سے اُس کی مغفرت فرما۔“ ایک کفن چور بھی وہاں موجود تھا، جب رات ہوئی تو وہ کفن چُرانے کی غرض سے قبرستان گیا مگر جُوں ہی قَبْر کھودی ایک غیبی آواز گونج اُٹھی: ”اے کفن چور! تو آج دن کے وقت حاتمِ اَصَمِّ کے اجتماع میں بخشا جا چکا ہے پھر آج رات یہ گناہ کیوں کرنے لگا ہے!“ یہ سن کر وہ رو پڑا اور اُس نے سچے دل سے توبہ کر لی۔

(تذکرۃ الاولیاء ص ۲۲۲ مُلَخَّصًا)

مجھے دیدے ایمان پر استقامت پئے سیدِ مُحْتَشَمِ یَا اِلہی

مرے سر پہ عصیاں کا بار آہ مولیٰ! بڑھا جاتا ہے دم بدم یَا اِلہی



فَوَاصِلًا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر روزِ جمعہ رُود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی خفایت کروں گا۔ (کنز العمال)

زمیں بوجھ سے میرے بھتی نہیں ہے

یہ تیرا ہی تو ہے کرم یا الہی (وسائلِ بخشش ص ۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا غیر مسلم بھی تمہاری نیکی کرتے ہیں؟
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! واقعی نیک بندوں کی زیارت و صحبت، ان کے بیان کی برکت اور عاشقانِ رسول کے اجتماعات میں شرکت دونوں جہانوں کیلئے باعثِ سعادت ہے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مبلغ کو بگڑے ہوئے مسلمانوں سے ہمدردی ہونی چاہئے، گنہگاروں کو سمجھانے کے ساتھ ساتھ اُن کے حق میں دعائے خیر سے بھی غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ یہ تو تبع تابعین کے زریں (زرے یعنی سنہرے) دور کا واقعہ تھا۔ افسوس اب تو عملی طور پر دین سے کچھ زیادہ ہی دُوری ہو چکی ہے، آج کل کے اکثر مسلمانوں کو نہ جانے کیا ہو گیا ہے کہ وہ سنتوں کو بھلا کر اغیار (یعنی غیروں) کے فیشن اپنانے ہی میں فخر محسوس کرتے ہیں، غیر مسلموں جیسے لباس میں ملبوس ہونا ہی ان کے نزدیک شاید عین سعادت ہے! کیا کسی غیر مسلم کو بھی آپ نے دیکھا ہے جو مسلمان کی حقیقی وضع قطع (جیسا کہ ایک مٹھی داڑھی، سنت کے مطابق زلفیں، عمامہ شریف اور سنتوں بھر لباس وغیرہ) اپنائے ہوئے ہو! ہرگز نہیں دیکھا ہوگا۔ یہ لوگ بڑے عیار و مکار ہیں، وہ اپنے باطل و بدبودار اطوار چھوڑ کر مسلمانوں کی نقل ہرگز نہیں کرتے مگر صد کروڑ افسوس! غیروں کی نقالی والی حماقت تو اب مسلمانوں کے دماغوں میں گھس گئی ہے۔

اے میرے غفلت کی نیند سونے والے اسلامی بھائیو! خُدارا ہوش کیجئے!! اس سے پہلے کہ موت کا فرشتہ آپ کا رشتہ حیات اس دُنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مُنقطع کر دے (یعنی کاٹ کر رکھ دے)، جاگ اٹھئے! اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی بیدار کیجئے!! ورنہ یاد رکھئے۔



(ابو بکر)

فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُدٌ رُودُ پَاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے سُن لو اے مسلمانو!

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستاںوں میں

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

ناکام عاشق! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کے حالات آج ناگفتہ بہ ہیں، گناہوں کا زوردار سیلاب جسے دیکھو بہائے لئے جارہا ہے، ایسے میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ عظمیٰ سے کم نہیں، اس سے ہر دم وابستہ رہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس سے مُتَسَلِّک (مُن۔س۔بک) ہونے والوں کی زندگیوں میں حیرت انگیز تبدیلیاں بلکہ مَدَنی انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ اس ضمن میں ایک مَدَنی بہار ملاحظہ ہو، چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کے علاقے ملیر (ملی۔ر) کے ایک اسلامی بھائی اپنی زندگی میں آنے والے مَدَنی انقلاب کے بارے میں کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں: میں شومسی قسمت سے عشقِ مجازی میں گرفتار ہو کر گناہوں میں بزدست ہو گیا تھا، ایک روز مجھے خبر ملی کہ گھر والوں نے ”اُس“ کی شادی کہیں اور کر دی ہے۔ اس وقتو سے (یعنی صدے) کے بعد میری زندگی اُجیرن (آ۔جی۔رَن یعنی دُشوار) ہو کر رہ گئی، بالآخر میرا بھی انجام وہی ہوا جو عشقِ مجازی میں شیطان کے ہاتھوں کھلونا بننے والے سینکڑوں ناکام و نامراد عاشقوں کا ہوا کرتا ہے چنانچہ بیزار ہو کر میں چرس، افیون، شراب، ہیروئن اور نشہ آور انجکشن جیسی مُہلک مُتَشِیَات (م۔نُش۔شی۔یات) کا عادی بن گیا۔ اپنے فاسد گمان میں قلبی سکون پانے کی خاطر شاید ہی کوئی نشہ ہو جو میں نے نہ کیا ہو۔ زندگی سے اس قدر رنگ آچکا تھا کہ معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ کئی بار تو خودکشی کی بھی ناکام کوشش کی، خود کو ختم کرنے کی خاطر ڈیٹول، پیٹرول اور تیزاب تک پیا لیکن سانسوں کی گنتی ابھی پوری نہ ہوئی تھی۔ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ عَزَّوَجَلَّ کی بے نیازی پر قُرْبَان جاؤں کہ اتنی نافرمانیوں کے باوجود اس نے مجھ پر بابِ رَحْمَتِ بندنہ کیا، سببِ کرم کچھ یوں ہوا کہ میری ملاقات



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۴۱

نیکی کی دعوت کی ضرورت

فَإِنَّ فَصْلَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

دُشوار ہوتا ہے۔ آج کل عشقِ مجازی کی خوب ہوا چل رہی ہے، اس کی سب سے بڑی وجہ اکثر مسلمانوں میں اسلامی معلومات کی کمی اور دینی ماحول سے دُوری ہے۔ اسی سبب سے ہر طرف گناہوں کا سیلاب اُمٹا آیا ہے! T.V.، V.C.R. اور انٹرنیٹ وغیرہ میں عشقیہ فلموں اور فتنیہ ڈراموں کو دیکھ کر یا عشقِ بازیوں کی مبالغہ آمیز اخباری خبروں نیز ناولوں، بازاری ماہناموں، ڈائجسٹوں میں فرضی عشقیہ افسانوں کو پڑھ کر یا کالجوں اور یونیورسٹیوں کی مَحَلُّوط (جہاں لڑکا لڑکی ساتھ ہوں ایسی) کلاسوں میں بیٹھ کر یا ناخرم رشتے داروں کے ساتھ خلطِ ملط ہو کر آپس میں بے تکلفی کی دلدل کے اندر اُتر کر اکثر نوجوانوں کو کسی نہ کسی سے عشق ہو جاتا ہے۔ پہلے یک طرفہ ہوتا ہے پھر جب فریقِ اول فریقِ ثانی کو مطلع کرتا ہے تو بعض اوقات دوطرفہ ہو جاتا ہے اور پھر عموماً گناہ و عصیان کا طوفان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فون پر جی بھر کر بے شرمانہ بات بلکہ بے حجابانہ ملاقات کے سلسلے ہوتے ہیں، مکتوبات و سوغات کے تبادلے ہوتے ہیں، شادی کے حُفّیہ قول و قرار ہو جاتے ہیں، اگر گھر والے دیوار بنیں تو بسا اوقات دونوں فرار ہو جاتے ہیں، بَعْدُ (یعنی اُس کے بعد) اخبار میں ان کے اشتہار چھپتے ہیں، خاندان کی آبرو کا سرِ بازار نیلام ہوتا ہے، کبھی ”کورٹ میرج“ کی ترکیب بنتی ہے تو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی یوں ہی بغیر نکاح کے اور ایسے بے رحموں کے ناجائز بچوں کی لاشیں کچرا کُونڈیوں میں ملتی ہیں نیز ایسا بھی ہوتا رہتا ہے کہ بھاگتے نہیں بنتی تو خودکشی کی راہ لی جاتی ہے جس کی خبریں آئے دن اخبارات میں چھپتی رہتی ہیں۔

یوسف کا دامن عشق
مَجَازِی سے پاک ہے
مِٹھے مِٹھے اسلامی بھائیو! آج کل اسلامی معلومات کی کمی کا دور دورہ ہے، جہالت و ریا ڈال کر پڑی ہے، بعض عاشقانِ ناشاد، اپنی گندی عشقِ بازیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے یہاں تک کہتے سنائی دیتے ہیں کہ حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی رُیخا سے عشق کیا تھا! (مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ) ایسا ہرگز نہیں، یقیناً اس طرح کئے والے عاشقانِ نادان سَخْتِ خطا پر ہیں۔ اپنے نَفْس کی شرارتوں کے معاملے میں شیطان کی باتوں میں آکر بے سوچے سمجھے کسی بھی نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

41

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



فَرَمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و دُشرف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (غریب و ریب)

وَالسَّلَام کے بارے میں زَبَان کھولنا ایمان کیلئے انتہائی خطرناک ہوتا ہے۔ یاد رکھئے! نَبی عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی اَدُنِی گستاخی بھی کُفر ہے۔ حضرت سیدنا یوسف عَلَی نبینا وَا عَلَیہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی ہیں اور ہر نبی معصوم۔ نبی سے ہرگز کوئی مذموم حرکت صادر نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صَفْحَہ 445 پر پارہ 12 سُورَةُ یُوسُف کی آیت نمبر 24 میں اللہ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی ارشاد فرماتا ہے:

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا اَنْ رَّا
بُرْهَانَ رَبِّهٖ ط

ترجمہ کنز الایمان: اور بیشک عورت نے اس کا ارادہ کیا اور وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: اللہ تَعَالٰی نے اَنْبِیَاء عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے نُفُوسِ طاہرہ کو اخلاقِ ذَمِیْمہ و اَفْعَالِ رَافِیہ (یعنی مذموم اخلاق اور ذلیل کاموں) سے پاک پیدا کیا ہے اور اخلاقِ شریفہ طاہرہ مقدسہ پر اُن کی خَلَقْتُ (یعنی پیدائش) فرمائی ہے اس لیے وہ ہرنا کَرْدَنی (یعنی ہر بُرے) فِعْل سے باز رہتے ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جس وَقْتِ زُلْخَا آپ عَلَیہِ الصَّلَام کے دَر پے ہوئی اُس وقت آپ عَلَی نبینا وَا عَلَیہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے اپنے والد ماجد حضرت سیدنا یعقوب عَلَی نبینا وَا عَلَیہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کو دیکھا کہ اُکَلَشَتْ (اُن۔ گُشت یعنی اُٹگی) مبارک دَندانِ اقدس (یعنی پاکیزہ دانتوں) کے نیچے دبا کر اجتناب (یعنی باز رہنے) کا اشارہ فرماتے ہیں۔

(خزائن العرفان)

حقیقت یہی ہے کہ عَشْقِ صِرَفِ زُلْخَا کی طرف سے تھا حضرت سیدنا یوسف عَلَی نبینا وَا عَلَیہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کا دامن اس سے قَطْعاً یقیناً پاک تھا۔ پارہ 12 سُورَةُ یُوسُف آیت نمبر 30 میں شُرْفائے مَضَر کی بعض عورتوں کا قول اس طرح نقل کیا گیا ہے:



فَرَمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْخُصْ كِي نَاك خَاك آلودہ و جس كے پاس ميرا ڈُكرا ہوا اور وہ مجھ پر ڈُرو پاك نہ پڑھے۔ (عام)

وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ
تُرَادُّ فَتَاهَا عَنْ نَفْسِهِ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا
إِنَّا لَنَرَاهَا فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

ترجمہ کنز الایمان: اور شہر میں کچھ عورتیں بولیں کہ عزیز کی بی بی اپنے نوجوان کا دل لُٹھاتی ہے، بیشک ان کی مَحَبَّت اس کے دل میں پیر گئی ہے، ہم تو اسے صریح کُودرتہ پاتے ہیں۔

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ”زُلُیخا کو رغبت تھی مگر حضرت سیدنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام طاقت و قدرت رکھنے کے باوجود اس (یعنی زُلُیخا کی طرف رغبت) سے باز رہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآن کریم میں آپ عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام کے باز رہنے کے عمل کو خوب سراہا۔“
(احیاء العلوم ج ۳ ص ۱۲۹)

اس سے اَظْہَر مِنَ الشَّمْسِ وَ اَبَیْن مِنَ الْاَمْس یعنی سورج سے زیادہ روشن اور روزگزشتہ سے زیادہ قابل یقین ہو گیا کہ آج کل کے جو عاشقان نادان اپنے گناہوں بھرے سڑے ہوئے بدبودار عشق کو دُرست ثابت کرنے کیلئے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیدنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام اور زُلُیخا کے واقعے کو آڑ بناتے ہیں، یہ حکم قرآنی کے سراسر خلاف اور کئی صورتوں میں سیدھا کُفر تک لے جانے والا ہے۔ سُورَةُ یُوسُف میں صرف زُلُیخا کی طرف سے عشق کا تذکرہ ہے مگر کہیں بھی کوئی اشارہ تک نہیں ملتا کہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت سیدنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام کو بھی عشق میں شریک تھے۔ لہذا جو لوگ حضرت سیدنا یوسف عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام کو بھی عشق میں شریک ٹھہراتے ہیں، وہ اس سے توبہ اور تہجد ایمان کریں یعنی توبہ کر کے نئے سرے سے مسلمان ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی عَلَیْہِ الصَّلَام کی شانِ بَہُت عظیم ہوتی ہے اور وہ گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنی حقیقی مَحَبَّت اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم کی سچی پکی اَلْفَت



فَرَمَانِ مُصَلِّی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

نصیب فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! دنیا کی چاہت ہمارے دل سے نکال دے۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو مسلمان گناہوں بھرے ”عشقِ مجازی“ کے جال میں پھنسے ہوئے ہیں انہیں رہائی دے کر اپنے مَدَنی محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رُفوں کا اَسیر (قیدی) بنا دے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مَحَبَّتِ غَیْرِ کِی دِل سَے نِکالو یا رِسُولَ اللّٰہ

مجھے اپنا ہی دیوانہ بنا لو یا رسول اللہ

(عشق مجازی کے متعلقی دلچسپ معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب، ”پردے کے بارے میں سوا ل جواب“ صفحہ 318 تا 356 کا مطالعہ فرمائے)

امام اوزاعی کا رقت انگیز بیان
 125
 سنیہ میں چٹانچہ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 32 تا 33 پر ہے: حضرت سیدنا امام اوزاعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے صفحہ 32 پر مشتمل کتاب، ”شکر کے فضائل“ صفحہ نمبر 32 تا 33 پر ہے: حضرت سیدنا امام اوزاعی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! (دنیا میں ملی ہوئی) ان نعمتوں کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بھڑکتی ہوئی اُس آگ سے بھاگنے پر مدد حاصل کرو جو دلوں پر چڑھ جائے گی، بے شک تم ایسے گھر (یعنی دُنیا ئے ناپائیدار) میں ہو جس میں (لبی عمر کے ذریعے ملی ہوئی) قیام کی طویل مدت بھی قلیل (یعنی تھوڑی) ہے اور اس میں تمہیں مقررہ مدت تک اُن گزشتہ لوگوں کا جانشین بنا کر بھیجا گیا ہے، جنہوں نے دُنیا کی خوشنمائی اور اس کی رونق و بہار کا رُخ کیا، ان کی عمریں تم سے طویل اور قدرتم سے دراز تھیں اور نشانات عظیم تھے۔ اُنہوں نے پہاڑوں کو چیر ڈالا، تھری چٹانیں کاٹیں، شہروں میں گھومتے رہے، زیادہ قوت والے، ان کے جسم ستون کی طرح تھے۔ اس کے باوجود زمانے نے جلد ہی ان کی مدتوں کو لپیٹ دیا، ان کے



(۱۲۸ھ)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِهِ رُؤُودُ شَرِيفٍ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرِزْمَتٍ يَهْجُوْكَ

نشانات کو مٹا دیا۔ ان کے گھروں کو غیبت و نابود کر دیا اور ان کے ذکر کو بھلا دیا۔ اب تم نہ ان کو دیکھتے ہو نہ ان کی آواز سنتے ہو۔ وہ جھوٹی اُمیدوں پر خوش، غفلت میں رات دن بسر کرتے تھے۔ پھر تم جانتے ہو کہ رات کے وقت ان کے گھروں میں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا عذاب اُترا تو صُحَّح ان میں سے اکثر اپنے گھروں میں منہ کے بل اوندھے پڑے رہ گئے اور جو بچ گئے وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے عذاب، اس کی نعمتوں کے زوال اور ہلاکت میں مبتلا ہونے والوں کے مُہْتَدِم (یعنی گرے ہوئے) گھروں کے آثار دیکھتے رہ گئے۔ اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور عبرت ہے ان کے لئے جو دل میں خوفِ خدا رکھتے ہیں۔ اور اب ان کے بعد تمہاری مدّت کم ہے اور دُنیا عارضی ہے اور زمانہ ایسا آگیا ہے کہ نہ عَقُو و دَرگزر رہا اور نہ ہی نرمی بلکہ بُرائی کی کچھڑ، باقی ماندہ رنج و غم، عبرتناک ہولناکیاں، بچی گئی سزاؤں کے اثرات، فتنوں کے سیلاب، پے درپے زلزلوں اور بدترین جانیشینوں کا دَوْر دَوْرہ ہے۔ ان کی بُرائیوں کی وجہ سے خشکی و تری میں خرابی ظاہر ہوئی۔ پس تم ان کی طرح نہ ہونا جنہیں لمبی اُمیدوں اور لمبی مدّتوں نے دھوکے میں ڈال دیا اور وہ خواہشات کے ہو کر رہ گئے۔ ہم اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں کر دے جو اپنی نذر کی حفاظت کرتے ہوئے اُسے پورا کرتے ہیں اور اپنے (حقیقی) ٹھکانے کو پہچان کر خود کو تیار رکھتے ہیں۔“

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۳۵ ص ۲۰۸ رقم ۳۹۰۷)

موت ٹھہری آبیولی آئیگی جان ٹھہری جانے والی جائیگی
روح رگ رگ سے نکالی جائے گی تجھ پہ اک دن خاک ڈالی جائے گی
قبر میں میت اترتی ہے ضرور
جیسی کرنی ویسی بھرنی ہے ضرور

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فَوَافِیْ فَصْلَہٗ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع مغیر)

ہاں اوزاعی کون تھے؟ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرت سیدنا امام عبد الرحمن اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے جن کا ابھی ابھی رقت انگیز بیان سنا، یہ جید عالم، زبردست مفتی اور اہل شام

کے بہت بڑے امام گزرے ہیں، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ستر ہزار فتوے دیئے ہیں، تبع تابعین میں سے تھے۔ ولادت باسعادت ۸۸ھ میں اور وفات شریف ربیع الثور ۱۵۷ھ میں ہوئی۔ (حیاء الحيوان ج ۱ ص ۱۹۸)

خواب میں حضرت سیدنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے ایک بار خدائے عَزَّوَجَلَّ کا خواب میں دیدار کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اے عبد الرحمن! تو ہی نیکی کی دعوت دیتا اور بُرائی سے روکتا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں میرے پیارے پیارے پاک پُروردگار عَزَّوَجَلَّ تیرے ہی فضل و کرم سے اس کی توفیق ملی ہے۔ میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! مجھے دنیا سے اسلام پر اٹھانا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سُنّت پر بھی۔ (حِلَّةُ الْاَوَّلِیَّاء ج ۶ ص ۱۵۳ رقم ۸۱۳۱)

وفات کا عجیب واقعہ حضرت سیدنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی بیروت میں رہتے تھے، ایک مرتبہ بیروت کے حُمام میں داخل ہوئے حُمام کا مالک بے خیالی میں دروازہ باہر سے بند کر کے چلا گیا۔ کچھ دنوں کے بعد آ کر جب اُس نے حُمام کا دروازہ کھولا تو حضرت سیدنا امام اوزاعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی سیدھا ہاتھ رُخسار (گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو لیٹے ہوئے تھے اور آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی رُوح قَفَسِ عُنْصُرِی سے پرواز کر چکی تھی۔ (ابن عساکر ج ۳ ص ۲۲۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے**

حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سرکارِ مدینہ کی سُنّت پہ جو چلتے ہیں

اللہ کے وہ بندے زندہ ہیں مزاروں میں



فَوَاصِلُ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

شرابی آیاموذن بن گیا! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! زندگی کا مقصد سمجھنے، اسے حاصل کرنے، موت کی تیاری کا ذہن بنانے اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دنیا کے ساتھ ساتھ اپنی آخرت سنوارنے کا جذبہ پانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ دیکھئے تو سہی! دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کیسے کیسے بگڑے ہوؤں کو سُندھا دیتا ہے! سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کی صحبتوں سے مالا مال سنتوں بھرا سفرِ معاشرے کے ٹھکرائے ہوؤں کو کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے! چنانچہ مہاراشٹر (ہند) کے اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں مَرَضِ عَصِیَاں (یعنی گناہوں کی بیماری) میں انتہاء درجے تک مبتلا ہو چکا تھا۔ دن بھر مزدوری کرنے کے بعد جو رقم حاصل ہوتی رات کو اُسی سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شراب خرید کر خوب عیاشی کرتا، شور شرابا کرتا، گالیاں بکتا اور والدین و اہلِ محلّہ کو خوب تنگ کرتا اسکے علاوہ میں پرلے درجے کا جواری و بدترین بے نمازی بھی تھا۔ اسی غفلت میں میری زندگی کے قیمتی ایام ضائع (ضا۔ اع) ہوتے رہے، آخر کار میرے مقدّر کا ستارہ چمکا۔ ہوا یوں کہ خوش قسمتی سے میری ملاقات دعوتِ اسلامی کے ایک ذمّے دار اسلامی بھائی سے ہوئی۔ انہوں نے **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سنتوں بھرے سفر کی ترغیب دی، اُن کے میٹھے بول نے کچھ ایسا رنگ جمایا کہ مجھ سے انکار نہ ہو سکا اور میں ہاتھوں ہاتھ تین دن کے **مدنی قافلے** کا مسافر بن گیا۔ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبت ملی اور دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسائل بھی سننے کو ملے۔ جس کی یہ بڑکت حاصل ہوئی کہ مجھ جیسا پکا بے نمازی، شرابی و جواری تائب ہو کر نہ صرف نماز پڑھنے والا بن گیا بلکہ صدائے مدینہ لگانے (یعنی فجر کی نماز کیلئے مسلمانوں کو جگانے) اور دوسروں کو مدنی قافلوں کا مسافر بنانے والا بن گیا۔



فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میری انفرادی کوشش سے (تادم بیان) 30 اسلامی بھائی مدنی قافلوں کے مسافر بن چکے ہیں اور اس وقت میں ایک مسجد میں مُؤَدِّن ہوں اور مدنی کاموں کی دھومیں مچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔

چھوڑیں مے نوشیاں مت بکیں گالیاں آئیں توبہ کریں قافلے میں چلو

اے شرابی تُو آ، آ جُواری تُو آ جھوٹیں بد عادتیں قافلے میں چلو

ہوگا لطفِ خدا، آؤ بھائی دُعا مل کے سارے کریں، قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص ۶۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

بیان کردہ مدنی بہار کے اٹھٹھ میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بے نمازی، شرابی، جُواری، ماں باپ کا دل دکھانے اور پڑوسیوں کو ستانے، گالی گلوچ کرنے والا، اَلْہَرُو دینے کی دعوت (ال۔لہڑ) نو جوان مبلغِ دعوتِ اسلامی کی ”انفرادی کوشش“ کے نتیجے میں مدنی قافلے کا مسافر بنا، وہاں عاشقانِ رسول کی صحبتوں میں سنتوں بھرے مدنی رسائل سننے اور تائب ہو کر سنتوں کے مدنی پھول لٹانے والا، صدائے مدینہ لگانے والا، مسجد میں اذانیں دیکر نمازوں کیلئے بلانے والا بنا اور مدنی قافلوں کا مسافر بن کر دوسروں کو بنانے والا بن گیا۔ اے عاشقانِ رسول! یاد رکھئے! نماز ہر عاقل بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، نماز ادا کرنے والا جنت کا مستحق ہے جبکہ بلا عذر ایک وقت کی نماز بھی جو قضا کرنے والا ہے، وہ ہزاروں سال عذابِ نار کا حق دار ہے۔ شرابی و جُواری کی دونوں جہانوں میں ذلت و خواری اور دوزخ کی خوفناک سزاؤں کی حقداری ہے، ماں باپ کو بُرا بھلا کہنے والوں کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے شبِ معراج اس حال میں ملاحظہ فرمایا کہ وہ آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ پڑوسی کے بہت سارے حقوق ہیں! فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: وہ جنت میں نہیں جائے گا، جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے آئین میں نہیں ہے۔ (مسلم ص ۴۳ حدیث ۷۳۔۴۶) کسی مسلمان کو

گالی نکالنا حرام و جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

جو خود کھاؤ پہنؤ
وہی خدا کو بھی دوؤ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 246 صفحات پر مشتمل کتاب، ”منتخب حدیثیں“، صفحہ 156 تا 160 پر گالی کے صُدر اور اس پر ندامت وغیرہ کے متعلّق دیئے گئے مضمون سے کچھ حصّہ بالتصّرف پیش کیا جاتا ہے،

سنئے اور اس میں سے خوب خوب ایمان افروز مَدَنی پھول چنئے پُناچہ بخاری شریف میں ہے: حضرت سیدنا معمرؓ اور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا ابو ذرؓ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ”رَبْدَہ“ (نامی مقام جو کہ مدینہ شریف سے تین منزل دُور ہے) میں ملاقات کی، وہ اور ان کا غلام ایک ہی جیسا جوڑا پہنے ہوئے تھے تو میں نے اس کے بارے میں ان سے سُوال کیا تو حضرت سیدنا ابو ذرؓ غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص سے جھگڑا کیا اور اس کو ماں کے حوالے سے بُرا کہا تو حضور پر نور، شاہِ غَیُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اے ابو ذر! تم نے اس کی ماں کی نسبت بُرے الفاظ کہے تم ایسے آدمی ہو کہ تمہارے اندر جاہلیت کی نُصَلت ہے۔ تمہارے لونڈی غلام تمہارے (دینی) بھائی ہیں، اللہ تَعَالٰی نے ان لوگوں کو تمہارا ماتحت بنا دیا ہے تو جس کا بھائی اُس کے ماتحت ہو، اُس کو چاہئے کہ جو خود کھائے اُس کو کھلائے اور جو خود پہنے اُس کو پہنائے اور تم ان خادموں کو ایسے کاموں کی تکلیف مت دو جو انہیں لاچار کر دے اور اگر تم ایسی تکلیف دو (یعنی کوئی مُشَقَّت کا کام دو) تو خود بھی کام میں ان کی مدد کرو۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۳ حدیث ۳۰)

عظیم الشان
ندامت اور
انوکھا کفارہ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس شخص کو غلط الفاظ کہے تھے، وہ حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ وہ الفاظ معاذ اللہ کوئی مُرَوِّجہ (مُ-رَوِّجہ) گندی گالی نہیں تھی، بس اتنا کہہ دیا تھا کہ (اے کالی ماں کے بیٹے) حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دربار رسالت میں اس کی شکایت کی تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ:



اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت سیدنا ابودرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈانٹا اور نصیحت فرمائی۔ اس کے بعد حضرت سیدنا ابودرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اس کا کیا ردِ عمل ہوا، یہ بہت ہی لرزہ برآمد کر دینے والی داستان ہے، اس کو سننے اور خدا عزوجل کے خوف سے لرزے: چنانچہ دربار رسالت کی ملامت سن کر فوراً ہی حضرت سیدنا ابودرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں غلامت کے ساتھ حاضر ہوئے اور ایک دم اپنا حسین رخسار (یعنی گال) زمین پر رکھ کر انتہائی کج بخت کے ساتھ روتے اور گرگڑاتے ہوئے کہا: ”اے بلال! جب تک تم اپنے قدم کے تلوے سے میرے اس رخسار (یعنی گال) کو نہ روندو گے میں اُس وقت تک اپنا یہ چہرہ ہرگز ہرگز زمین سے نہیں اٹھاؤں گا۔“ حضرت سیدنا ابودرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شدید اصرار سے مجبور ہو کر حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بادِلِ ناخواستہ (با۔ دے۔ نا۔ خاس۔ نہ) اپنا قدم سیدنا ابودرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک چہرے پر رکھ کر فوراً ہی ہٹالیا اور حضرت سیدنا ابودرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاف کر دیا۔ (ارشاد الساری ج ۱ ص ۱۹۷)

حضرت سیدنا علامہ قسطلانی قدس سرہ اللہ عنہ نے اس واقعے کے بارے میں یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ حضرت سیدنا ابودرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ عار (یعنی غیرت) دلانے والی بات حضرت سیدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اُس وقت کہی تھی جبکہ حضرت سیدنا ابودرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس قسم کے الفاظ کی حرمت (یعنی حرام ہونے) کا علم نہیں ہوا تھا۔ ورنہ حضرت سیدنا ابودرغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے پیکرِ تقویٰ و پرہیزگاری سے ایسی بات کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ اسی لیے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صرف یہ لفظ کہہ کر ان کی سرزنش (یعنی ملامت) فرمائی کہ ”تمہارے اندر ابھی جاہلیت کی خصلت باقی ہے۔“ اور یہ زجر و توبیخ (زج۔ رو۔ تو۔ بی۔ رخ۔ یعنی ڈانٹ ڈپٹ) بھی ان کے بلند مراتب کی وجہ سے ہوئی کہ اتنے بڑے آدمی کی زبان سے اتنی چھوٹی اور گری ہوئی بات نہیں نکلتی چاہے تھی۔ (ایضاً)



فَوَافِقُ فَصْلَةُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

سیدنا ابو ذر غفاریؓ کی استقامت
حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی قدیم الاسلام صحابی ہیں، یہاں تک کہ بعض علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام کا قول ہے کہ اسلام قبول کرنے میں باہری (غیر حجازی) صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے اندر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پانچواں نمبر ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے مسلمان ہونے کا پورا حال بخاری شریف میں مُفَصَّل مذکور ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمانی جذبے کا حال یہ تھا کہ قبول اسلام کے بعد چند دن تک بلند آواز سے روزانہ مجمع کُفار میں اپنے اسلام کا اعلان فرماتے اور کُفارِ مکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر پل پڑتے اور اس قدر دُکوب یعنی مار پیٹ کرتے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لہو لہان ہو کر بے ہوش ہو جاتے مگر جُلوں ہی ہوش میں آتے پھر اپنے اسلام کا اعلان فرماتے۔ (منتخب حدیثیں ص ۱۵۷)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔
اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

خدایا مَحَقِّ بِلَال و ابو ذر مجھے دین پر استقامت عطا کر
الہی نہ کچھ پوچھنا روزِ محشر مجھے بخش بہر بِلَال و ابو ذر
الہی برائے بِلَال و ابو ذر
مجھے خُلد میں دے جو اَبَدِ یَمِیْم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کے قریب ایک خوفناک جانور نکلے گا
برائے کرم! نیکی کی دعوت کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کیجئے۔ جب قیامت قریب آجائے گی تو لوگ نیکی کی دعوت ترک کر دیں گے، ان کی اصلاح کی کوئی اُمید باقی نہ رہے گی۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے

پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 712 پر پارہ 20 سُورۃ التَّمَلُّک کی آیت نمبر 82 میں ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عظیم ہے:

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۲

نیکی کی دعوت کی ضرورت

فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام و رُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

المنورة

المكة

المنورة

المنورة

المكة

المنورة

المكة

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ
دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ
كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ﴿٨٢﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور جب بات اُن پر آ پڑے گی ہم زمین
سے ان کے لئے ایک چوپایہ نکالیں گے جو لوگوں سے کلام
کرے گا اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے۔

حضرت صدرالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِیْ اس آیت کی
تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی ان پر غَضَبُ الہی ہوگا اور عذاب واجب ہو جائے گا اور حُجَّت
پوری ہو چکے گی، اس طرح کہ لوگ اَمْرًا بِاَلْمَعْرُوفِ وَ نَهٰی عَنِ الْمُنْكَرِ۔ (یعنی نیکی

کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا) تَرَک کر دیں گے اور ان کی دُرُستی کی کوئی اُمید باقی نہ رہے گی یعنی قیامت قریب ہو جائے گی
اور اُس کی علامتیں ظاہر ہونے لگیں گی اور اُس وقت توبہ نفع نہ دے گی۔ مزید فرماتے ہیں: اُس چوپائے کو دَابَّةُ الْاَرْضِ
کہتے ہیں، یہ عجیب شکل کا جانور ہوگا جو کوہِ صفا (واقع مکہ المکرمہ رَاحَۃُ اللہ شِرْفَاۃُ تَعَفُّیًا) سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں
بہت جلد پھرے گا، فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا، ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا، ایمانداروں کی پیشانی
پر عَصَاۃِ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے نورانی خط (یعنی روشن لکیر) کھینچے گا، کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی
اَلتَّكْشُرٰی (اُن گُش۔ خری یعنی انگوٹھی) سے سیاہ مہر لگائے گا۔ مزید فرماتے ہیں: اور یٰۤاٰنِ صٰحِیْح (یعنی صاف الفاظ میں) کہے
گا: هٰذَا مُؤْمِنٌ وَ هٰذَا کَافِرٌ (یعنی) یہ مؤمن ہے اور یہ کافر ہے۔ مزید فرماتے ہیں: یعنی قرآن پاک پر ایمان نہ لاتے تھے،
جس میں بَعَث (یعنی قیامت میں اٹھائے جانے) و حساب و عذاب و خُرُوج دَابَّةُ الْاَرْضِ (یعنی چوپایہ نکلنے) کا بیان ہے۔

مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خوفِ خدا سے روتے ہوئے سُورَةُ التَّكْوِيْنِ
پڑھنے کے تعلق سے نہایت دُرُبا انداز میں نیکی کی دعوت ارشاد فرمائی۔ چنانچہ حضرت
سیدنا جبریل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبیوں کے سرور، مدینے کے تاجور،

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

52

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



فَوَمانِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔ (عبدالرزاق)

محبوب رب اکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہم سے فرمایا: میں تمہارے سامنے سُورَةُ التَّكْوِيْنِ پڑھتا ہوں تم میں سے جو روئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ چنانچہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے پڑھا۔ ہم میں سے کچھ تو روئے اور کچھ نہ روئے۔ جو نہیں رو سکے تھے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہم نے رونے کی کوشش کی مگر نہ رو سکے۔ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے سامنے اسے دوبارہ پڑھتا ہوں جو روئے گا، اُس کے لئے جنت ہوگی اور جو نہ رو سکے وہ رونے کی سی شکل ہی بنالے۔ (نوادِرُ الاصول ج ۱ ص ۶۱۱ حدیث ۸۶۲)

قَابِلِ رِشْكَتِیْ مِثْلًا **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اس روایت میں ہمارے میٹھے آقا، مَلِیْ مَدَنیِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نہایت اچھوتے انداز میں نیکی کی دعوت دینے کا رقت انگیز بیان

ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ میرے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے جسے چاہیں جو چاہیں عنایت فرمادیں، جیسی تو فرمایا: ”جو روئے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ اس روایت میں قرآنِ کریم کے آخری پارے کی 8 آیتوں پر مشتمل سُورَةُ التَّكْوِيْنِ کا تذکرہ ہے، جس کے پڑھنے والے کو ایک ہزار آیتیں پڑھنے کا ثواب ملتا ہے، اس میں قبر و آخرت اور جہنم کا انتہائی لرزہ خیز بیان ہے، کاش! ہم کثر الایمان سے اس کا ترجمہ ذہن نشین کر لیں اور جب بھی یہ سورت پڑھیں یا سنیں خوفِ خدا سے رونا نصیب ہو جائے۔ آئیے! اس سورت کے حوالے سے ایک ایسے مَدَنیِ مُنَّے کی پُر سوز حکایت سنتے ہیں، جس نے عملی طور پر خوفِ خدا بھری نیکی کی دعوت دے کر ہر ایک کو حیرت میں ڈال دیا! چنانچہ ایک بزرگ نے کسی مدرسے کے باہر ایک مَدَنیِ مُنَّا دیکھا جو کھڑا رو رہا تھا۔ اِسْتَفْہَار (یعنی پوچھنے) پر اُس نے بتایا، ہمارے استاذ صاحب نے آج کے سبق میں تختی پر بعض آیاتِ کریمہ لکھوائی ہیں، جو مجھے رُلا رہی ہیں، یہ کہتے ہوئے اُس نے تختی آگے بڑھادی۔ اُس میں لکھا تھا:



فَرَمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جوجھ پر روزِ جمعہ رُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی غفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
أَلْهَكُمُ التَّكَاثُرُ ۚ حَتَّىٰ زُرْتُمُ
الْبَقَايَ ۚ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ ثُمَّ
كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ
عِلْمَ الْيَقِينِ ۚ

(پ ۳۰، التكاثر: ۱ تا ۵)

تو مال کی مَحَبَّتِ ندرکتے۔

ترجمہ کنز الایمان: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت
مہربان رحم والا۔ تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں
تک کے تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔ ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے۔
پھر ہاں ہاں جلد جان جاؤ گے۔ ہاں ہاں اگر یقین کا جاننا جانتے
تو مال کی مَحَبَّتِ ندرکتے۔

مَدَنی مٹا برابر روئے جارہا تھا، وہ بُوڑگ اُس کی یہ رِقت دیکھ کر بے حد مُتَأَثِّر (مت۔ عث۔ ژ) ہوئے اور
فرمانے لگے: بیٹا! اس سورت کا سبق یہاں تک پورا نہیں ہو جاتا بلکہ آگے بھی ہے، جو شاید تمہیں کل دیا جائے۔ یہ کہتے
ہوئے انہوں نے سُورَةُ التَّكَاثُرِ کی بقیہ آیاتِ کریمہ بھی سُنا دیں جو یہ ہیں:

لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۚ ثُمَّ لَتَرَوْهَا عَيْنَ
الْيَقِينِ ۚ ثُمَّ لَتَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ
النَّعِيمِ ۚ

(پ ۳۰، التكاثر: ۶ تا ۸)

اُس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی۔

ترجمہ کنز الایمان: بے شک ضرور جہنم کو دیکھو گے۔ پھر
بے شک ضرور اُسے یقینی دیکھنا دیکھو گے۔ پھر بے شک ضرور
اُس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی۔

مَدَنی مٹا جہنم کا تذکرہ سُن کر تھڑا اٹھا، کانپتا ہوا گرا اور تڑپنے لگا اور پچھاڑیں کھا کھا کر ٹھنڈا ہو گیا۔ اُس کا اُستاز
لپک کر آیا اور اُس نے اُن بُوڑگ کو پکڑ لیا۔ لوگ اکٹھے ہو گئے، مرحوم مَدَنی مٹے کے ماں باپ بھی آپہنچے۔ اُن بُوڑگ کو بطور
قاتل عدالت میں پیش کر دیا گیا۔ قاضی صاحب نے اُن بُوڑگ سے صفائی طلب کی تو انہوں نے سارا ماجرا (ما۔ ج۔ را) کہہ
سُنا یا۔ یہ سُن کر قاضی صاحب نے فرمایا: یہ مَدَنی مٹا انتہائی سعادت مند تھا اور خوفِ الہی عَزَّوَجَلَّ کی تلوار سے شہید ہوا ہے۔ اُن
بُوڑگ کو باعزتِ بری کر دیا گیا۔ (مُلَخَّص از نُزْهَةِ الْمَجَالِسِ ج ۲ ص ۹۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۵۵

نیکی کی دعوت کی ضرورت

(ابو یعلیٰ)

فَوَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُرٌ رُودُ پَاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِنْ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

مَدَنی مَنے کے خوفِ خدا پر فدا، سنتے ہی آیتیں ڈھیر جو ہو گیا

کاش! مل جائے مجھ کو بھی ایسی وِلا، میرے مرنے کا باعث ہو خوفِ خدا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

آقاؐ کے روتے روتے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے پیارے آقاؐ، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے عالم میں روتے ہوئے نیکی کی دعوت

نیکی کی دعوت دی دینہ ۱۱۱ ارشاد فرمانے کی ایک رقت انگیز روایت ملاحظہ کیجئے چنانچہ ”ابن ماجہ“ کی حدیث

پاک ہے: حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ

ایک جنازے میں شریک تھے، آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قَبْرِ کے کنارے بیٹھے اور اتنا روئے کہ آپ صَلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ اقدس (یعنی پاکیزہ آنکھوں) سے نکلنے والے آنسوؤں سے مٹی نم (یعنی رگیلی) ہو گئی۔ پھر فرمایا:

اِس (قَبْرِ) کے لئے تیاری کرو۔ (سنن ابن ماجہ ج ۴ ص ۴۶۶ حدیث ۴۱۹۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے میٹھے میٹھے آقاؐ، مکی مدنی مصطفےٰ

صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خوفِ خدا سے روتے ہوئے نیکی کی دعوت

دینہ ۱۱۱ ارشاد فرمائی، میرے میٹھے میٹھے آقاؐ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قَبْرِ و حَشْرِ کے

مُعَامَلَات میں ہر طرح کے عذاب سے یقینی قَطعی طور پر محفوظی کے باوجود قَبْرِ کے حالات کی حقیقی معرفت (یعنی پہچان) کی

وجہ سے خوفِ خدا کے سبب اِس کے تذکرے پر رو دیئے۔ امیرُ الْمُؤْمِنِینِ ذُو النُّوْرَینِ، جامع القرآن حضرت سیدنا

عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَطعی جَتّی ہونے کے باوجود بھی قَبْرِ کی زیارت کے موقع پر آنسو روک نہ سکتے تھے چنانچہ

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

55

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۶

نیکی کی دعوت کی ضرورت

(طبرانی)

فَرمَانِ فَصْطَفَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُود و پڑھو کہ تمہارا رُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 695 صفحات پر مشتمل کتاب ”اللہ والوں کی باتیں“ (جلد اول) کے صفحہ 139 پر ہے: امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام (حضرت سیدنا)

ہانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ آنسوؤں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ریش (یعنی داڑھی) مبارک تر ہو جاتی۔ (ترمذی ج ۴ ص ۱۳۸ حدیث ۲۳۱۵) الْمَوَاعِظُ الْعَصْفُورِيَّة میں اس حکایت کو قدرے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اس میں کچھ یوں بھی ہے کہ جب حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبر کو دیکھ کر بہت زیادہ رونے کا سبب پوچھا گیا تو فرمایا:

مجھے اپنی تنہائی یاد آ جاتی ہے کیوں کہ قبر میں میرے ساتھ لوگوں میں سے کوئی بھی نہ ہوگا، (پھر نیکی کی دعوت کے مدنی پھول عنایت کرتے ہوئے) فرمایا: جس کیلئے اُس کی دنیا قید خانہ ہے اُس کیلئے اُس کی قبر جنت اور جس کیلئے اُس کی دنیا جنت ہے اُس کی قبر اُس کیلئے قید خانہ ہے، جس کے لئے دنیا کی زندگی بطور قید تھی موت اُس کی رہائی کا پیغام ہے، جس نے دنیا میں نفسانی خواہشات کو ترک کیا وہ آخرت میں پورا پورا حصہ پائے گا، بہتر شخص وہ ہے جو کہ اس سے پہلے کہ دنیا اسے چھوڑے وہ خود دنیا کو ترک کر (یعنی چھوڑ) چکا ہو اور اپنے پڑ و ز و گار عَزَّوَجَلَّ سے ملنے سے قبل اُس عَزَّوَجَلَّ سے راضی ہو گیا ہو۔ ہر شخص کی قبر کا معاملہ اُس کی دنیوی زندگی کے مطابق ہے یعنی نیکیوں میں زندگی گزاری تو قبر میں راحتیں اور اگر بدیاں کرتے ہوئے مرا تو ہلاکتیں ہی ہلاکتیں۔ (موعظۃ حسنہ، ص ۶۱-۶۲)

کسی کی قبر باغ اور کسی کی قبر میں گ
 ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے قبر کے اندرونی حالات پر خوب غور فرمایا کرتے ہیں اور افسوس! ہم بارہا قبریں دیکھتے ہیں مگر عبرت نہیں پکڑتے، کاش! ہم بھی سنجیدگی سے غور کرنے والے بنیں۔ باہر سے بظاہر یکساں نظر آنے والی قبریں اندر سے ایک جیسی نہیں ہوتیں، کسی کی قبر اندر سے گل و گلزار اور باغ و بہار ہوتی ہے جبکہ کسی کی قبر سُکلتی

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

56

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

انگار ہوتی اور وہ قَبْر سانپ بچھوؤں کا غار ہوتی ہے اور یہ بھی یاد رہے! قَبْر میں عَقْل سلامت رہے گی، لہذا جو نیک بندے ایمان سلامت لئے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رضا پر دُنیا سے رخصت ہوتے ہیں، وہ بعد وفات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کو پہنچتے ہیں اور ان کے بس مزے ہی مزے ہوتے ہیں مگر گناہوں بھری زندگی گزار کر اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ناراضی کے ساتھ جو لوگ مرتے اور قَبْر میں اُترتے ہیں، ان کی بس شامت ہی آجاتی ہے۔ چُونکہ عَقْل و ہوش سب سلامت ہوتے ہیں لہذا مرنے والے کو قَبْر میں سب کچھ سمجھ آ رہی ہوتی ہے، دیکھنے سننے کی قوت ختم ہونا کجا مزید بڑھ جاتی ہے اور مُردہ بہت کچھ دیکھ اور سُن رہا ہوتا ہے، اُس کے دوست اَحباب و دشمن کرنے کے بعد اُسے واپس جاتے صاف صاف دکھائی دے رہے ہوتے ہیں یہاں تک کہ اُن کے قدموں کی چاپ بھی سنائی دے رہی ہوتی ہے۔

قبر کی تنہائی اصراف اتنا سوچئے کہ گناہوں کے سبب قبر میں بالفرض اور کوئی عذاب نہ بھی ہو صرف اتنا کہ یہی معاملہ ہو کہ بس یوں ہی بندہ گھپ اندھیری قَبْر میں تنہا بند پڑا رہے، خدا کی قسم! اس میں بھی بہت کچھ عبرت ہے، سوچئے تو سہی! اُس کا وقت کیسے پاس ہوگا نیز قَبْر کے ایسے خوفناک اندھیرے اور تنہائی کے وحشت بھرے ہوش رُبا ماحول میں گنہگار انسان پر کیا گزرے گی! اس کا ہر ذی شعور کچھ نہ کچھ اندازہ لگا سکتا ہے۔ یہ تو صرف احساس دلانے کیلئے عرض کیا ہے ورنہ قَبْر کے ایسے ایسے عذابات منقول ہیں کہ سُن کر آدمی کے رُونگٹے کھڑے ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا مُسروق عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْفُؤُوس سے روایت ہے: جو شخص چوری یا شراب خوری یا زنا میں مبتلا ہو کر مرتا ہے اُس پر دو سانپ مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہتے ہیں۔ (کتابُ ذِکر الموت مع موسوعہ امام ابنِ ابی الدُّنیاج ص ۴۷۶ رقم ۲۵۷) فوراً اتنا ہی غور کر لیجئے کہ صرف ایک نماز ترک کرنے پر یا ایک بار جھوٹ بولنے پر یا ایک بار غیبت کرنے کے سبب یا ایک بدنگاہی کے باعث یا ایک بار گناہ سننے یا ایک فلم دیکھنے یا ایک گالی



فَمَنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْهَ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (غریب و تریب)

نکالنے یا ایک بار غصے سے بلا اجازت شرعی کسی کو جھاڑنے یا ایک بار داڑھی منڈانے کی سزا میں اگر پکڑ کر تنگ قبر کے اندر گھسپ اندھیرے اور خوفناک تنہائی میں رکھ دیا جائے تو کیا گزرے گی! یقیناً خائفین (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والوں) کیلئے یہ تصوّر ہی لڑزہ دینے والا ہے۔ یہ تو صرف دُنیوی تصوّر ہے ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کی صورت میں مرنے کے بعد جن عذاباتِ قبر کا سامنا ہوگا وہ کون برداشت کر سکے گا! ”حِلْيَةُ الْأَوْلِيَاءِ“ میں روایت ہے: ”جب بندہ قبر میں داخل ہوتا ہے تو اُس کو ڈرانے کے لئے وہ تمام چیزیں آجاتی ہیں جن سے وہ دُنیا میں ڈرتا تھا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہ ڈرتا تھا۔“ (حِلْيَةُ الْأَوْلِيَاءِ ج ۱۰ ص ۱۲ رقم ۱۴۳۱۸) ہم عذابِ قبر و جہنم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امان چاہتے ہیں۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی (وسائلِ بخشش ص ۶۶۷)

مشہور ولی اللہ حضرت سیدنا منصور بن عمار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَفَّار نے ایک نوجوان پر انفرادی کوشش کر کے اُسے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا: اے جوان! تجھے تیری جوانی دھوکے میں نہ ڈال دے، کئی جوانوں نے توبہ میں دیر کر دی، لمبی اُمید رکھی، موت کو یاد نہ کیا اور کہا: میں کل یا پرسوں توبہ کر لوں گا، وہ توبہ سے غافل رہے۔ آخر قبر کے پیٹ میں چلے گئے۔ ان کو مال، غلام، ماں باپ اور اولاد نے کچھ نفع نہ دیا جیسا کہ قرآن کریم میں پارہ 19 سُورَةُ الشُّعَرَاءِ کی آیت نمبر 88 تا 89 میں ارشاد ہے:

تیری جوانی
کہیں دھوکے
میں نہ ڈالے!

ترجمہ کنز الایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر

وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہو سلامت دل لے کر۔

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿٨٨﴾ إِلَّا
مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿٨٩﴾



فَوَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْخُصْ كِي نَاك خَاكْ اَلُوْدُ هُوَ جَسْ كَ پَاسِ مِيْرَاؤْ كَرْ هُو اورو هُ مَجْهْ پَرُوْرُوْ پَاكْ نَدْ پڑْ هَے۔ (عام)

ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے

ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

قلبت سلیم کسے | بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ”قلب سلیم“ یعنی سلامت دل، اس سے مراد ہے دل کا بدعقیدہ گیوں سے پاک ہونا۔ صدرُ الا فاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی ان آیات کے تحت فرماتے ہیں: جو شرک، کفر و نفاق سے پاک ہو اُس

کو اُس کا مال بھی نفع دے گا جو راہِ خدا میں خرچ کیا ہو اور اولاد بھی جو صالح (یعنی نیک) ہو جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی مرتا ہے اُس کے عمل مُنْقَطِع ہو (یعنی رُک جاتے ہیں سوا تین کے، ایک صدقہ جاریہ، دوسرا وہ مال جس سے لوگ نفع اٹھائیں، تیسری نیک اولاد جو اُس کے لئے دُعا کرے۔ [مسلم ص ۸۸۶ حدیث ۱۶۳۱] [خزائن العرفان ص ۵۹۳])

میزاں پہ سب کھڑے ہیں اعمالِ ثل رہے ہیں

رکھ لو بھرم خدارا عطار قادری کا (وسائل بخشش ص ۱۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

پانچ سے محبت اور پانچ سے غفلت | غفلت سے بیدار کرنے والے نیکی کی دعوت پر مبنی پانچ مدنی پھول ملاحظہ ہوں، فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: سَيَأْتِيْ زَمَانٌ عَلٰی اُمَّتِيْ يُجِبُوْنَ خَمْسًا وَ يَنْسُوْنَ خَمْسًا۔ میری امت پر وہ زمانہ جلد آئے گا کہ وہ پانچ سے محبت رکھیں گے اور پانچ کو بھول



فَمَنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِي مَجْهُدٌ وَوَبَارُؤُودِيَاكَ بِرَہَا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

جائیں گے (۱) يُحِبُّونَ الدُّنْيَا وَيَنْسَوْنَ الْآخِرَةَ دُنْيَا سے مَحَبَّت رکھیں گے اور اُخْرَت کو بھول جائیں گے (۲) وَيُحِبُّونَ الْمَالَ وَيَنْسَوْنَ الْحِسَابَ مال سے مَحَبَّت رکھیں گے اور مُحَابَبے کو بھول جائیں گے (۳) وَيُحِبُّونَ الْخَلْقَ وَيَنْسَوْنَ الْخَالِقَ مخلوق سے مَحَبَّت رکھیں گے اور خالق کو بھول جائیں گے (۴) وَيُحِبُّونَ الذُّنُوبَ وَيَنْسَوْنَ التَّوْبَةَ گناہوں سے مَحَبَّت رکھیں گے اور توبہ کو بھول جائیں گے (۵) وَيُحِبُّونَ الْقُصُورَ وَيَنْسَوْنَ الْمَقْبَرَةَ مَحَلَّات سے مَحَبَّت رکھیں گے اور قبرستان کو بھول جائیں گے۔ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۳۴)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اجل بھی

بس اب اپنے اس پہل سے تو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

گانے باجوں سے | میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! رضائے الہی پانے، دل میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ جگانے، ایمان کی حفاظت کی کڑھن بڑھانے، موت کا تصوّر نہ جانے، خود کو عذابِ قبر و جہنم سے ڈرانے، گناہوں کی عادت مٹانے، اپنے آپ کو سنتوں کا پابند بنانے، دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے اور جنتِ الفردوس میں مملی مدنی مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا پڑوس پانے کا شوق بڑھانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں سنتوں بھرا سفر کرتے رہئے اور فکرِ مدینہ کے ذریعے روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی ابتداء کی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمے دار کو تکمیل کرواتے رہئے۔ آئیے آپ کی ترغیب و تخریص



(۱۲۸۰ھ)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِهِ رُؤُودُ شَرِيفٍ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتٍ يَجِيءُكَ -

کیلئے آپ کو ایک مدنی بہار سناؤں: باب الاسلام (سندھ) حیدر آباد کے ایک اسلامی بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے کہ میں دنیا کی رنگینیوں میں زندگی گزارنے والا ایک چھیل چھیلانوا جوان تھا، نمازوں سے کوسوں دُور اور سنتوں سے محروم تھا، دنیا کی بے شمار نازیبا حرکتوں جیسا کہ گانے باجوں، فلموں ڈراموں وغیرہ وغیرہ کی لپیٹ میں تھا۔ میرے مدنی ماحول میں آنے کا سبب کچھ اس طرح بنا کہ خوش قسمتی سے رَمَضَانُ الْمُبَارَك ۱۴۲۹ھ بمطابق 2008ء میں مدنی چینل کا آغاز ہوا اور کیبل پر اس کے مدنی سلسلے جاری ہو گئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے میں نے ان سلسلوں کو دیکھا تو مجھے بہت اچھے لگے، اب میں اکثر و بیشتر مدنی چینل ہی دیکھنے لگا، ایک بار مدنی چینل پر سنتوں بھرا بیان ”کالے پتھو“ سننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ میں خوفِ خدا سے لرزا اٹھا، میں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے چہرے پر داڑھی سجانے کی نیت کر لی اور مدنی چینل پر جب ”گانوں کے 35 کفریہ اشعار“ نامی بیان سنا تو میں نے گھبرا کر ہاتھوں ہاتھ گانے سننے سے بھی توبہ کر لی۔ مدنی چینل پر جب بیعت کروائی گئی تو الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ میں حُصُو رِغُوْثِ اعْظَم سَيِّدِنا شیخ عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سَيِّدُنا الرَّبَّانِی کا مُرید ہو کر قادری بن گیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے نماز باجماعت کی پابندی شروع کر دی ہے۔ کرم بالائے کرم! یہ تحریر پیش کرتے وقت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے 30 روزہ سنتوں بھرے اعتکاف میں شریک ہوں۔

مدنی چینل سنتوں کی لایکا گھر گھر بہار مدنی چینل سے ہمیں کیوں والہانہ ہونہ پیار

اے گناہوں کے مریضو! چاہتے ہو گر شفا آن کرتے ہی رہو تم مدنی چینل کو سدا

اس میں عصیاں سے حفاظت کا بہت سامان ہے اِنْ شَاءَ اللَّهُ خُلْد میں بھی داخلہ آسان ہے (وسائل بخشش ص ۲۰۵-۲۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فَرَمَانِ مُصَطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارا لُغَا ہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع مغیر)

نیکی کی دعوت
دے ہوئے خوف
خدا سے رو پرے

ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَتُ اللہِ الْبَرِّیْنِ ”نیکی کی دعوت“ دینے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے، اگر راہ چلتے بلکہ دورانِ سفر بھی موقع ملتا تو ”نیکی کی دعوت“ ارشاد فرماتے چُنانچہ حضرت

سیدنا ابراہیم بن ہشار علیہ رحمۃ اللہ العفّار فرماتے ہیں کہ میں فسوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے ہمراہ مُلکِ شام کی طرف جا رہا تھا کہ راستے میں ایک شخص لپک کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سامنے آیا اور سلام

کرنے کے بعد عرض کرنے لگا: ”اے ابویوسف! مجھے کچھ نصیحت فرمادیجئے۔“ یسن کر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی علیہ رو پڑے اور (نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے) فرمایا: اے بھائی! بے شک شب و روز کا (جلد جلد) آنا جانا، آپ کے بدن کے گھلنے، عمر کے ختم ہونے اور ہر دم موت کے قریب سے قریب تر ہوتے چلے جانے کا پتا دے رہا ہے۔ اس لئے میرے بھائی!

آپ کو اُس وقت تک ہرگز مطمئن ہو کر نہ بیٹھ رہنا چاہئے جب تک کہ اپنے اچھے خاتمے کا معلوم نہ ہو جائے نیز یہ بتانہ چل جائے کہ جنت میں جانا ہے یا کہ جہنم ٹھکانا ہے؟ اور یہ خبر نہ ہو جائے کہ آپ کا پڑ و ز د گار عَزَّوَجَلَّ آپ کے گناہوں اور غفلتوں کی وجہ سے ناراض ہے یا اپنے فضل و رحمت کے سبب آپ سے راضی ہے۔ اے کمزور انسان! اپنی اوقات مت بھولنے! آپ کا آغاز ایک ”ناپاک قطرہ“ ہے جبکہ انجام سڑا ہوا مُردہ۔ اگر ابھی یہ نصیحت سمجھ نہیں بھی آرہی تو عنقریب سمجھ

میں آجائے گی جس وقت آپ قَبْر میں جائیں گے۔ وہاں گناہوں پر ندامت تو ہوگی مگر کام نہ دے گی۔ یہ فرما کر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ رَوْنے لگے اور وہ شخص بھی جذباتِ تَأَثُّر سے رونے لگا۔ راوی کہتے ہیں: ان دونوں کو روتا دیکھ کر میں بھی رونے لگا یہاں تک کہ وہ دونوں بے ہوش ہو کر گر گئے۔

(ذَمُّ الْهَوٰی ص ۴۷ مَلَخَصًا)

(ذِمُّ الْهَوَىٰ ص ٤٣٧ مُلَخَّصًا)

مجھے سچی توبہ کی توفیق دیدے پئے تاجدارِ حرم یا الہی

جو ناراض تُو ہو گیا تو کہیں کا رہوں گا نہ تیری قسم یا الہی (وسائلِ بخشش ص ۸۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ نَے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کسی کو روتا
دیکھو تو رو پڑو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین کا خوفِ خدا! کہ بسا اوقات نیکی کی دعوت دیتے ہوئے انہیں خوفِ خدا کے سبب رونا آجاتا تھا۔ آج بھی اگر نیکی کی دعوت دیتے ہوئے خوفِ خدا سے کوئی رو پڑے، روتے ہوئے بیان کرے، رورود کر دے

کرے، تلاوتِ قرآن یا نعت شریف سُن کر رو پڑے تو یہ اُس کیلئے بڑی سعادت کی بات ہے۔ اُس کو ریا کار سمجھتے ہوئے اُس پر ہرگز بدگمانی نہ کی جائے کہ مسلمان پر بدگمانی کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ دوسروں پر بدگمانی کر کے اپنے دل جلانے والوں کی خود اپنی ہی بربادی ہے، حضرت سَیدُ نَامِکُ حُولِ دِمْشَقِی عَلَیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ التَّوَبُی فرماتے ہیں: جب کسی کو روتا ہوا دیکھو تو تم بھی رو پڑو اور اُسے ریا کار نہ سمجھو، میں نے ایک دَفْعَہ (دَف۔ ع) کسی رونے والے شخص کو ”ریا کار“ تھوڑا کیا تو میں ایک سال تک رونے سے محروم رہا۔

(تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِبِین ص ۱۰۷)

یٰ دُنِیٰ میں رونے والا ہم دیوانوں کو

لاکھ پرایا ہو وہ پھر بھی اپنا لگتا ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کسی کو دُعا وغیرہ میں روتا دیکھ کر بغیر واضح قرینے کے اُسے ریا کار سمجھنے والا بے شک ریا کار بیوقوفوں کا سردار ہے! گتھ گار اور نارِ جہنم کا حقدار ہے البتہ خود رونے والے کو 112 بار غور کر لینا چاہئے کہ وہ

کیوں رورہا ہے! اگر ریا کا شائبہ بھی ہو تو جب تک اصلاح نہ ہو لے رونے سے باز رہے۔ یقیناً ریا کار بے وقوفوں کا سردار ہے کہ کسی انسان کو اپنی ذات سے متاثر کرنے، اُس کی طرف سے تعریفی کلمات سننے کی عارضی لذت پانے، اپنے آپ کو اُس کی نظر میں نیک بندہ بنانے کی تمنا پر کہ وہ اس کی طرف بہ نگاہِ تحسین (یعنی پسندیدگی کی نظر سے) دیکھے اور یہ دل ہی دل میں لُطفِ اندوز ہوا و رخص اس معمولی سی لذت کے لئے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والے عظیم الشان



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

انعامات کو داؤ پر لگا دیتا ہے اور اس کی محرومی کی انتہا دنیا میں بھی یہ ہے کہ اکثر خود اس پھٹکار کے حقدارِ ریاکار کو پتا تک نہیں چل پاتا کہ دکھاوا کر کے جس کی نظر میں نیک بننا چاہتا تھا وہ مُتَاَثِّر بھی ہوایا نہیں! بالفرض وہ مُتَاَثِّر ہو بھی گیا اور اس نے پیچھے سے کوئی تعریف کر بھی دی تب بھی عام طور پر اپنے بارے میں تعریفی کلمات سننا کم ہی کسی کو نصیب ہوتا ہے! اور اگر کسی نے منہ پر تعریف کر بھی دی تو ہلاکت ہی میں اضافہ ہوگا۔ یقیناً ماننے! اگر کسی آہ و زاری کرنے اور رونے والے یا عبادت کا اظہار کرنے والے کے بارے میں لوگوں کو پتا چل جائے کہ یہ ریاکاری کر رہا ہے پھر تو اُس سے ٹھیک ٹھاک بدظن ہو جائیں تو اب غور کر لے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سب کچھ معلوم ہے تو ایسی صورت میں اُس عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کس قدر شدید ہوتی ہوگی!

آج بنتا ہوں مُعَزَّز جو کھلے حشر میں عیب

ہائے رسوائی کی آفت میں پھنسون گا یارب (وسائلِ بخشش ص ۹۱)

ریا کاری سے بچنے بچانے کا جذبہ بڑھانے کی نیت سے اِس ضمن میں بطور ”نیکی کی دعوت“ چند آیات و روایات پیش کی جاتی ہیں۔ یقیناً دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے نادان ریاکاروں کے عمل کا ثواب ضائع ہو جائے گا۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 418 تا 419 پر پارہ 12 سُورۃ هُود آیت نمبر 15 میں رَبُّ الْعِبَادِ عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے:

تَرْجَمُهُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: جو دنیا کی زندگی اور آرائش چاہتا ہو ہم اس میں ان کا پورا پھل دے دیں گے اور اس میں کمی نہ دیں گے۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزَيَّنَتْهَا
نُوفَ إِلَيْهِمْ أَعْمَالُهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا
لَا يُبْخَسُونَ ۝۱۵



فَوَإِنْ فَضَّلْتَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ریا کاریوں کو دنیا میں ہی ان کی نیکیوں کا بدلہ دے دیا جاتا ہے اور ان پر ذرہ بھر ظلم نہیں کیا جاتا۔
(تفسیر طبری ج ۷ ص ۱۳)

ریا کاریوں سے بچا یا الہی

بنا مجھ کو مخلص بنا یا الہی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 166 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ریا کاری“ صفحہ 16 پر ہے: تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جو دستاوت، پیکرِ عظمیت و شرافت، حُسنِ انسانیت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس عمل کو قبول نہیں کرتا جس میں رائی کے دانے کے برابر بھی ریا (یعنی دکھاوا) ہو۔“

ریا کاری نہ
عمل قبول
نہیں ہوتا

(الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۳۶ حدیث ۲۷)

دکھاوے سے مجھ کو الہی بچانا

مجھے اپنی رحمت سے مخلص بنانا

شہنشاہِ دو جہان، مکے مدینے کے سلطان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:
اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر ریا کار پر جنتِ حرام کر دی ہے۔

ریا کاری پر
جنت
حرام ہے

(جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلْسُّيُوطِيِّ ج ۲ ص ۲۴۲ حدیث ۵۳۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو ایمان کے ساتھ دُنیا سے جائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو بے حساب بخشا جائے، اگر وہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو سزا دے کر جنت میں داخل فرمائے۔ لہذا ریا کاری پر جنتِ حرام ہے، کی شرح بیان کرتے ہوئے حضرت علامہ محمد عبدالرزاق عوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی بیان کردہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ریا کار مسلمان



(طبرانی)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِوَحْشٍ مَجْهُدٍ رُودٍ يَأْكُ طَرَهًا يَهْوِلُ كَمَا رَأَيْتُمْ يَهْوِلُ الْيَوْمَ.

ابتداءً جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(قَيْصُ الْقَدِيرِ لِلْمَنَافِئِ ج ۲ ص ۲۸۶ تَحْتَ الْحَدِيثِ ۱۷۲۵)

خطائیں مری عفو غفار کر دے

ریا کاریوں سے تُو بیزار کر دے

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَالِی رِیَا کاری کو اس مثال سے سمجھاتے ہیں: مثلاً کوئی شخص سارا دن بادشاہ کے سامنے کھڑا رہے جس طرح خُدا ام کی عادت ہوتی ہے لیکن اس کا مقصود بادشاہ کا قُرب حاصل کرنا نہ ہو بلکہ اُس کی کسی کنیز کو دیکھنا ہو

تو یہ (یعنی اُس شخص کا کھڑا ہونا) بادشاہ کے ساتھ یقیناً مذاق ہے۔ تو اس سے زیادہ قابلِ کُھارت و نفرت اور کیا بات ہوگی کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت اُس کے کمزور و لاچار بندے کو دکھانے کے لئے کرے جو اس کو بالذات (یعنی ذاتی طور پر) نہ نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان۔

(احیاء العلوم ج ۳ ص ۳۶۹ مُلَخَّصًا)

اخلاص نیکوں میں اے رب کریم دے

عقل سلیم دے مجھے قَلْبِ سلیم دے

ریا کی تعریف رِیَا کاری کے بعض نقصانات کی معلومات تو ہوئی، آئیے! اب یہ معلوم کرتے ہیں کہ گناہوں بھری رِیَا کاری کہتے کسے ہیں! تو سنئے: رِیَا کی تعریف یہ ہے: ”اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی رضا کے

علاوہ کسی اور ارادے سے عبادت کرنا۔“ گویا عبادت سے یہ غرض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی تعریف کریں یا اسے نیک آدمی سمجھیں یا اسے عزت وغیرہ دیں۔

(الزَّوْجَر ج ۱ ص ۷۶)



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

ریا کاری کی 80 مثالیں

(جو مثالیں پیش کی جا رہی ہیں وہ اگرچہ ریا کاری ہی کی ہیں تاہم کئی جگہ نیت کے فرق سے احکام میں تبدیلی ہو سکتی ہے)

نماز کے متعلق ریا کاری کی 11 مثالیں

- ﴿1﴾ کسی شخص کا اس لئے پابندی سے نماز پڑھنا کہ لوگ اس کو پکا نمازی کہیں۔
- ﴿2﴾ کسی حافظ کا تراویح میں اس لئے ’مُصَلِّی سنا‘، یعنی قرآن کریم پڑھنا کہ پیسے ملیں گے۔
- ﴿3﴾ اپنی شادی والے دن یا گھر میں میت کے موقع پر سنتوں بھرے اجتماع میں حاضری دینا یا باجماعت نماز کی پابندی کرنا یا صدائے مدینہ لگانا (یعنی مسلمانوں کو نماز فجر کیلئے جگانے کیلئے گھر سے نکلنا) تاکہ لوگ آتش آتش کریں کہ واہ بھئی! ایسے موقع پر بھی اس نے ان نیک کاموں کی چھٹی نہیں کی! (خواہ اس کے علاوہ بلا تکلف مانگے ہوتے ہوں!)
- ﴿4﴾ لوگوں کو متاثر کرنے کیلئے اُن کے سامنے اطمینان اور خُشُوع و خُشُوع کے ساتھ نماز پڑھنا۔
- ﴿5﴾ اگر بڑی رات کے اجتماع ذکر و نعت میں شب بیداری کرنے یا کسی رات تہجد پڑھنے کا موقع ملے تو دن میں لوگوں کے سامنے اس لئے آنکھیں ملنا یا انگڑائیاں وغیرہ لینا کہ سب کو پتا چل جائے کہ یہ رات سویا نہیں بلکہ نیکیوں کیلئے جاگتا رہا ہے۔
- ﴿6﴾ دوسروں کی موجودگی میں اس لئے اشراق و چاشت اور اَوَّامین و تہجد ادا کرنا تاکہ لوگ نفلیں پڑھنے والا تسلیم کریں۔
- ﴿7﴾ کسی کیلئے لوگوں کا حسن ظن ہو کہ یہ تہجد گزار اور نفل روزوں کا عادی ہے۔ جبکہ حقیقتاً ایسا نہ ہو مگر اسکے سامنے کوئی ان خصوصیات کے ساتھ تعارف کروائے تو یہ اس نیت کے ساتھ مسکرا کر سر جھکا لے کہ ان پر میری نیکو کاری کا تاثر (ت۔ اٹ۔ خُ) قائم رہے۔



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

- ﴿8﴾ تہجد میں اٹھنے کی سعادت ملنے پر اس لئے زور زور سے کھانسنایا ایسے معاملات کرنا کہ زوجہ یا گھر کے دیگر افراد جاگ جائیں اور دیکھ کر متاثر (مُ-ت-اُٹ-ث-ر) ہوں کہ اوہو! یہ تہجد کے لئے اٹھا ہے!
- ﴿9﴾ نماز کے بعد مسجد میں اس لئے دیر تک ٹھہرا رہنا کہ لوگ نیک آدمی قرار دیں۔
- ﴿10﴾ نماز میں پہلی صف کا اس لئے اہتمام کرنا کہ لوگ متاثر ہوں، تعریف کریں۔
- ﴿11﴾ اپنی پہلی صف یا جماعت رہ جانے پر لوگوں کے سامنے اظہارِ افسوس کرنا تاکہ لوگ متاثر ہوں اور اس کو پہلی صف اور جماعت کا حریص سمجھیں۔

مُتَلَفِّین کے لئے ریاکاری کی 18 مثالیں

- ﴿1﴾ اجتماع وغیرہ میں اس لئے بیان کرنا کہ لوگ اس کے بیان کی تعریف کریں اور اچھا متلغ کہیں۔
- ﴿2﴾ متلغ کا بیان کے دوران دل پر چوٹ کرنے والے جملے گرجدار آواز میں بولنا یا پُر جوش انداز میں اشعار پڑھنا تاکہ سامعین تعریفی انداز میں نعرہ لگائیں، بلند آواز سے سُبْحَانَ اللَّهِ کہیں، واہ واہ! کہکر داد دیں، بیان کی تعریف کریں، شعلہ بیان متلغ کہیں۔
- ﴿3﴾ بیان میں اس لئے عمدہ جملے، دقیق الفاظ، عَرَبی و انگریزی مقولے وغیرہ شامل کرنا کہ لوگ پڑھا لکھا سمجھیں اور اس سے متاثر ہوں۔
- ﴿4﴾ سننے والے اُسے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں قربانیاں دینے والا تصور کریں اس لئے بیان کے آغاز میں متلغ کا مثلاً اس طرح کے کلمات کہنا: میں 6 دن سے مسلسل سفر پر ہوں، اس وقت بھی 13 گھنٹے کا سفر کر کے یہاں پہنچا ہوں، بہت تھکا ہوا ہوں، ابھی کھانا بھی نہیں کھایا مگر بیان کرنے حاضر ہو گیا ہوں وغیرہ۔
- ﴿5﴾ اسلامی بھائیوں کو مثلاً اس طرح کہنا: میں تو 25 ماہ سے مدنی قافلے کا مسافر ہوں، وقفِ مدینہ ہوں، اسی روز سے



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

روزانہ بیان کر رہا ہوں، آج کل کئی روز سے مسلسل مَدَنی مشوروں کی ترکیب ہے، ہر ماہ دو (یا چار) مَدَنی قافلوں میں تین تین دن کیلئے سفر کر رہا ہوں، اتنے برس سے ہر ماہ تین روزہ مَدَنی قافلے میں سفر کی ترکیب ہے اور ان باتوں کا سبب لوگوں میں عزت بنانا ہو کہ خوب شاباش ملے، اسلامی بھائی اس کی مثالیں دیں، دین کیلئے خوب قربانیاں دینے والا کہیں۔

﴿6﴾ جوش میں آ کر ایک ہی دن میں **فیضانِ سنت** سے پچاس یا سو بار درس دے ڈالنا تا کہ خوب واہ واہ ہو، حوصلہ افزائی کے نام پر تعریف ہو، دعوتِ اسلامی کے بڑے ذمے داران سے پیٹھ پھکوانے اور تحفے پانے کی ترکیب ہو۔

﴿7﴾ کسی بڑی شخصیت کے سامنے ستوں بھرا بیان کرنے کا موقع ملے تو خوب بنا سنوار کر عُمَدِ گِی سے بیان کرنا تا کہ وہ اس سے متاثر ہو، اس کی تعریف کرے۔

﴿8﴾ مبلغ کا سیاسی، حکومتی یا دُنیوی شخصیات کے ساتھ مُراسم رکھنا تا کہ لوگوں کو معلوم ہو یا خود بتا سکے کہ فلاں فلاں شخصیت مجھ سے متاثر ہے، یہ لوگ مجھے دعاؤں کا کہتے ہیں، فلاں نے تو میرے ہاتھ چوم لئے، ان کے یہاں میرا بڑا احترام ہے۔

﴿9﴾ کسی مبلغ کا ترکیبیں بنانا کہ کسی طرح کوئی افسر یا وزیر وغیرہ اُن کے گھر آجائے تا کہ لوگوں پر ظاہر ہو کہ بھئی! بڑے بڑے لوگ اس کے عقیدت مند ہیں اس سے دعا کروا نے یا بَرکت حاصل کرنے کیلئے حاضر ہوتے ہیں۔

﴿10﴾ کسی دُنیوی بڑی شخصیت کو اس لئے اصلاح کی بات کہنا یا خطا پر ٹوکنا کہ لوگوں پر یہ اثر پڑے کہ واہ بھئی! یہ تو بڑے بڑوں سے مرعوب نہیں ہوتا اور حکمِ شریعت بیان کرنے میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتا۔

﴿11﴾ کسی بڑے آدمی کو داڑھی رکھوا دی یا بدن نام شخص کو توبہ پر آمادہ کر لیا تو اپنی ذات سے متاثر کرنے کیلئے بیان میں یا اسلامی بھائیوں میں اپنے اس کارنامے (یا مَدَنی بہار) کا تذکرہ کرنا۔



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۷۰

نیکی کی دعوت کی ضرورت

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمعہ رُوڈ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی خفا عت کروں گا۔ (کنز العمال)

﴿12﴾ لوگوں میں بیٹھے ہوئے یا دورانِ بیان یا گفتگو کرتے ہوئے اِس لئے نگاہیں نیچی رکھنا کہ دیکھنے والے مُتأثر ہوں، حیا سے نظریں جھکانے والا اور آنکھوں کا قُفْل مدینہ لگانے والا کہیں۔ (خواہ جب لوگوں سے جدا ہو تو آنکھیں ہر طرف گھومتی، پھرتی اور خوب بھٹکتی ہوں)

﴿13﴾ تنہائی میں خاشعانہ نماز پڑھنے یا نگاہیں نیچی رکھنے کی مشق کرنا تاکہ دوسروں کی موجودگی میں بھی نماز میں نشووع قائم رہے، نگاہیں نیچی رکھ سکے اور لوگوں کے دلوں میں مقام بنا سکے۔ (یہ دُنیوی ریا ہے یعنی تنہائی والی مشق بھی ریا ہے کہ اِس کا مقصود رِضائے الہی نہیں، بندوں پر اپنی پارسائی کا سکہ جمانا ہے)

﴿14﴾ پابندی سے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مدنی انعامات کی خانہ پُری کرنے اور دوسروں پر مدنی انعامات پر عمل کی تعداد ظاہر کرنے سے مقصود یہ ہو کہ اِس کی تعریف ہو، مثال دی جائے کہ فلاں مدنی انعامات کا اِککا عامل ہے، اُس کا اتنے اتنے مدنی انعامات پر عمل ہے۔

﴿15﴾ کسی کا اِس لئے دین کی خدمت کرنا، مدنی قافلوں میں سفر کرنا، دینی کاموں کیلئے خوب وقت دینا اور اِس کی خاطر مشقتیں برداشت کرنا کہ لوگ اِس کی قربانیوں کی واہ واہ کریں، دینی کاموں کیلئے اِس کو خوب متحرک (مُتحرک۔ رُک، ACTIVE) تھوڑ کر کریں۔

﴿16﴾ دُنیا کے مختلف ممالک کے اندر راہِ خدا میں اس نیت سے سفر کرنا کہ اسلامی بھائی اِس کی قربانیوں کی داد دیں، اِس کی مثالیں بیان کریں، اِس کو بین الاقوامی مبلغ کہیں۔

﴿17﴾ اِس لئے پابندی سے صدائے مدینہ لگانا یعنی لوگوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانے کیلئے گھر سے نکلنا کہ اِس کی تعریف ہو کہ یہ نہ اندھیرے سے گھبراتا ہے، نہ کتوں کے بھونکنے سے ڈرتا ہے، نہ ہی سردی اور بارش کی پرواہ کرتا ہے نیز رات سونے میں چاہے کتنی ہی تاخیر ہو جائے یہ پھر بھی صدائے مدینہ کا ناغہ نہیں کرتا۔

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

70

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



﴿18﴾ کسی کو نیکی کی دعوت اس مَیّت سے دینا کہ لوگ اسے مسلمانوں کا عظیم خیر خواہ تصور کریں یا کسی کو بُرائی سے اس لئے منع کرنا کہ لوگ اس سے مُتاثّر ہوں کہ ”بڑا غیرت مند شخص ہے، بُرائی دیکھ کر بالکل خاموش نہیں رہ سکتا۔“ (کاش! اپنے گھر میں ہونے والی برائی دیکھ کر بھی غیرت آیا کرے، دل جلا کرے اور اصلاح کی سعادت کی کوشش نصیب ہو)

نعت شریف پڑھنے ، سننے والوں کے لئے رِیاکاری کی 16 مثالیں

﴿1﴾ اجتماع وغیرہ میں اس غرض سے تلاوت کرنا، نعت شریف پڑھنا کہ لوگ نوٹیں چلائیں، اسے کھانا کھلائیں، لفافہ پیش کریں، سوٹ پیس حاضر کریں، آواز و انداز وغیرہ کی داد دیں، تلفُّظ کی ادائیگی کے اُسْلُوب اور پڑھے گئے کلام کی تعریف کریں۔

﴿2﴾ نعت شریف پڑھتے ہوئے مختلف اشعار پر حدائقِ بخشش شریف وغیرہ کے بکثرت اشعار اس لئے ملانا کہ لوگ کہیں: واہ واہ! اس کو تو بہت سارے اور کیسے مشکل مشکل اشعار یاد ہیں!

﴿3﴾ کتاب سے دیکھے بغیر اس لئے نعتیں پڑھنا کہ سننے والے کہیں واہ بھی واہ! اس کو بہت سی نعتیں زبانی یاد ہیں!

﴿4﴾ نعت خوان (یا مبلغ) کا کسی مشکل شعر کی اس لئے شرح بیان کرنا تاکہ لوگ اسے ذہن سمجھیں اور اس کی معلومات کی داد دیں۔

﴿5﴾ نایاب کلام تلاش کر کے یا کسی کلام کی نئی طرز بنا کر (یا چرا کر) چُھپا کر رکھ کر بڑی رات وغیرہ کسی خاص موقع پر کثیر اجتماع میں نعت خواں کا اس لئے پڑھنا کہ سامعین جھوم اٹھیں اور زور زور سے سُبْحَنَ اللہ کہہ کر داد دیں، خوب نعرے لگائیں اور دوسرے نعت خوان بھی تعریف کرنے پر مجبور ہوں۔

﴿6﴾ نعت خوانی، تلاوتِ قرآن، بیان وغیرہ پر بیک وقت اس لئے عُبور حاصل کرنا کہ لوگ اس کو ”ہرفن مولا“ کہیں۔

﴿7﴾ مالداروں کے یہاں رغبت کے ساتھ جانا، ان کی یا کسی بھی دینی و دنیوی شخصیت کی موجودگی میں اس لئے نعت



شریف پڑھنا کہ مالدار ”نوٹیس“ چلائے، شخصیت کی صدائے داد و تحسین سے نفس ”لذت“ پائے۔

﴿8﴾ یٰرَونٰی مَمٰلِکِ مِیْنِ عِزَّتِ وَ شَهْرَتِ یٰاِندَرٰنُوں کِی خَوَاشِ پَر نَعْتِ پڑھنے جانا نیز اِس سے یہ بھی مقصود ہو کہ اپنے نام کے ساتھ ”بین الاقوامی شہرت یافتہ نعت خواں“ کہا اور اشتہارات میں لکھا جائے۔

﴿9﴾ T.V. چینل پر اس لئے نعت پڑھنا (یا بیان کرنا) کہ خوب شہرت ملے، لوگ راستے میں روک کر عزت سے ملیں، اپنے یہاں محافل میں مدعو کر کے آؤ بھگت کریں، میڈیا، یا فلاں چینل کا مشہور و معروف نعت خواں (یا مبلغ) کہیں یا اشتہارات میں لکھیں، V.C.D. جاری ہو کہ جس سے خوب نام چمکے۔

﴿10﴾ نعت خواں (یا مبلغ) کا شہرت اور واہ واہ! کیلئے v.c.d یا c.d جاری کروانا۔

﴿11﴾ بیان کرتے یا سنتے ہوئے یا دعا کرتے یا دُعا کرواتے، یا مَناجات یا نعت شریف پڑھتے یا سنتے ہوئے اِس لئے رونے جیسی آواز نکالنا، رونی صورت بنانا، آنکھیں پٹ پٹا کر یا زور سے میچ کر زبردستی آنسو چھلکانا یا بار بار آنکھیں پونچھنا کہ لوگ اِس کی طرف مُوجّہ ہوں اور اِسے بَگاہِ تحسین (یعنی تعریفی نظر سے) دیکھیں۔

﴿12﴾ اجتماعِ ذِکر و نعت میں اِس لئے آگے آگے بیٹھنا، نعتیں سُن کر خوب جھومنا، بُلند آواز سے واہ واہ! سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنا، نعرے لگانا کہ لوگ عاشقِ رسول سمجھیں۔

﴿13﴾ مُناجات یا نعت شریف سُن کر چیخ و پکار اور اُچھل کود کر کے حاضرین کی توجّہ چاہنا، اگر رقت طاری ہوگئی تھی اور جوش میں کھڑا ہو گیا تھا، مگر اب کیفیت سے باہر آ جانے کے باوجود اس لئے کھڑے کھڑے ہاتھ پیر ہلانے کا سلسلہ جاری رکھنا کہ لوگ یہ نہ کہہ سکیں کہ ارے اتنی جلدی یہ نارمل ہو گیا! یا اس لئے زمین پر گرنا نہ پنا کہ لوگ پکڑیں سہلائیں، ہوش میں لانے کیلئے جتن کریں، پانی پلائیں اور یہ ”ھو ھو“ کرتا ہوا آہستہ آہستہ ہوش میں آنے کا انداز اختیار کرے اور یوں لوگوں کی نظر میں خود کو عشاق میں کھپالے۔



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۷۳

نیکی کی دعوت کی ضرورت

فَإِنَّ فَصْلًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

﴿14﴾ نعت وغیرہ سُن کر اس لئے فراقِ مدینہ میں آہیں بھرنا بار بار مدینہ مدینہ کہنا تاکہ لوگ ”مدینے کا دیوانہ“ سمجھیں۔

﴿15﴾ اجتماع ذکر و نعت میں صرف بریانی یا کھچرا وغیرہ کھانے کے لئے شرکت کرنا۔

﴿16﴾ مُنَاجَات، نعت و مُنَقَّبَت وغیرہ لکھنے والے کا اس کے مُقَطَّع میں اپنا تَخَلُّص اِس لئے ڈالنا کہ نیک نامی ہو، داد ملے، لوگوں پر چھاپ پڑے کہ واہ بھئی واہ! یہ تو بہت اچھا شاعر ہے۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کے لئے رِیاکاری کی 3 مثالیں

﴿1﴾ دینی کاموں میں اِس لئے چندہ دینا کہ لوگ سخی کہیں۔

﴿2﴾ اِس لئے غریبوں میں خیرات بانٹنا کہ وہ اِس کے گرد حاجی صاحب! سیٹھ صاحب! کہہ کر ہجوم کریں، اِس کی مَنّت سماجت کریں، اِس کے سامنے گڑ گڑائیں۔

﴿3﴾ مریضوں، دُکھیاروں اور سیلاب زدوں وغیرہ کی خدمت کیلئے اِس لئے بھاگ دوڑ کرے کہ لوگ مصیبت زدوں کا خیر خواہ یا بہترین سماجی کارکن کہیں۔

رِیاکاری کے متعلق مُتَفَرِّق 32 مثالیں

﴿1﴾ فتنِ قراءت اس لئے سیکھنا کہ لوگ ”قاری صاحب“ کہیں۔

﴿2﴾ قاری صاحب کا اجتماعات میں حاضرین کی مقدار کے مطابق (اور امام صاحب کا بھری نمازوں میں مقتدیوں کی قلت و کثرت کو مد نظر رکھتے ہوئے) تجوید کے قواعد کی رعایت اور آواز کے اتار چڑھاؤ میں کمی بیشی کرنے سے مقصود حاضرین کی خوشنودی ہو۔ (کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے ہر نمازوں میں بھی حسبِ ضرورت تجوید کے قواعد کی رعایت کی عادت بنے)

﴿3﴾ اپنے لئے عاجزی کے الفاظ مثلاً فقیر، گنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ لوگ مُکَلِّمُ الزَمَانِ سمجھیں،

مكة المكرمة

مدينة المنورة

73

جنة البقیع

مكة المكرمة



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمُكَ يَسِيرُ فِي دُرُودِ شَرِيفٍ نَهْ يَهْدِي لَدُوهُ لُغُوْلُ مِثْلُ سَعْدِ كُجُوْلُ تَرِيْنُ شُخْصٍ هُوَ - (زَنْبِيْبُ دَرِيْبِ)

عاجزی کی تعریف کریں۔ (دل کی تائید کے بغیر اپنے لئے ایسے الفاظ کی ادائیگی منافقت بھی ہے)

﴿4﴾ لوگوں سے اس لئے پُر تپاک طریقے سے ملنا کہ ملنسار اور با اخلاق کہلائے۔

﴿5﴾ دعا وغیرہ میں سب کے سامنے رونا آجائے تو اس لئے آنسو پونچھتے رہنا کہ لوگوں پر یہ تَأَثَّرِ قَائِمُ ہو کہ یہ ریا کاری

سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پونچھ لیتا ہے۔

﴿6﴾ لوگوں کے دلوں میں جگہ بنانے کیلئے اس طرح کے جملے کہنا: مجھے گناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا

خوف رہتا ہے، ہائے! اندھیری قبر میں کیا ہوگا! آہ! قیامت میں حساب کیسے دوں گا!

﴿7﴾ لوگوں پر اپنی دنیا سے لَاتَعَلُّقِ اور پارسائی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالداروں اور شخصیات سے ملنے سے بچتا

ہوں (اگر یہ فقرہ مالدار وغیرہ کو اپنے سے حقیر سمجھ کر کہہ رہا ہے تو تکبر کی آفت میں بھی پھنسا)

﴿8﴾ کسی کی مصیبت کا سُن کر اس لئے منہ بنانا یا ہمدردانہ جملے کہنا کہ لوگ رَحْمِ دِل کہیں۔ (البتہ دُکھیارے مسلمان کی دلجوئی

کی نیت سے رضائے الہی کیلئے اُس کے سامنے ایسا کرنا عبادت اور باعثِ ثوابِ آخرت ہے)

﴿9﴾ ہاتھ میں اس لئے تسبیح رکھنا، اور نمایاں کرنا، یا لوگوں کے سامنے اس لئے ہونٹ ہلا پلا کر یا انہیں آواز پہنچے اس

طرح دُرود و اذکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔

﴿10﴾ جَلْوَت میں (یعنی لوگوں کے سامنے) کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ مواقع پر سنتوں کا اچھی طرح خیال

رکھنا تاکہ لوگ سنتوں پر عمل کرنے والا قرار دیں۔ (کاش! کیلئے میں بھی کھانے پینے اور دیگر افعال میں خوب سنتیں اپنانے کا ذہن

بن جائے)

﴿11﴾ دعوت میں یا دوسروں کی موجودگی میں اس لئے کم کھانا کہ دیکھنے والے اسے مُتَّبِعِ سُنَّتِ (یعنی سنت کی پیروی کرنے

والا) اور قَلِيلُ الْغِذَاءِ (یعنی کم کھانے والا) تھوڑ کر دیں۔ (افسوس! یہ ریاکار جب گھر میں یا بے تکلف دوستوں کے درمیان ہو تو



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۷۵

نیکی کی دعوت کی ضرورت

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَنْ تَخْصُ نَاسَ نَاسٍ أَوْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَفَعَلُوا بِهِمْ مَا يَنْهَى عَنْهُ (عام)

دوسروں کا حصہ بھی چٹ کر جائے)

﴿12﴾ کسی کو اپنے نیک کام بتا کر یہ کہنا کہ ”آپ کسی اور کو مت بتانا۔“ تاکہ سامنے والا متاثر ہو کہ بہت مخلص شخص ہے کہ کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔

﴿13﴾ اپنے نام کے ساتھ حافظ بولنے یا لکھنے کا اس لئے اہتمام کرنا کہ لوگ بغیر تحسین دیکھیں مَا شَاءَ اللَّهُ بُولِیں، احتراماً حافظ صاحب یا حافظ جی کہیں، دعاؤں کی التجائیں کریں۔ (اگر ریا کی نیت نہ ہو تو حافظ کا اپنے منہ سے خود کو حافظ بولنا لکھنا منع نہیں)

﴿14﴾ رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ کا اعتکاف کرنا یا سب کے سامنے اس لئے تلاوت کرنا، یا خوب گڑ گڑا کر دعائیں مانگنا کہ لوگ نیک آدمی سمجھیں۔

﴿15﴾ رَمَضَانُ الْمُبَارَكُ کا اس لئے اعتکاف کرنا کہ مفت میں سحری اور افطاری کی ترکیب بن جائے۔

﴿16﴾ موت میت کے موقع پر بھاگ دوڑ کرنا نیز جنازے کے جلوس اور تدفین وغیرہ میں آگے آگے رہنا تاکہ لوگوں میں نمایاں ہو، اہل میت متاثر ہوں، ان کی نظر میں اچھا انسان بنے۔

﴿17﴾ نیک کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لینا تاکہ لوگ نیکیوں کا خریص سمجھیں۔

﴿18﴾ اپنے دینی کارنامے اس لئے بیان کرنا کہ سننے والے اسے دین کا بہت بڑا خادم تصور کریں اور اس کی عظمتوں کے معترف ہوں۔ مثلاً اپنے فضائل کا قائل کرنے کیلئے یوں کہنا: مجھے تو 15 سال ہو گئے نیکی کی دعوت عام کرتے ہوئے، میں اتنے عرصے تک دعوتِ اسلامی کی فلاں فلاں ذمے داری پر فائز رہا، میں نے اتنے علاقوں بلکہ ملکوں میں جا کر مَدَنی کام کیا، میں نے سینکڑوں کو داڑھی رکھوائی، عمامے سجوائے، مَدَنی کام کرنے پر آمادہ کیا، ان کی تربیت کی، فلاں فلاں ذمے داران کو بھی میں مَدَنی ماحول میں لایا ہوں وغیرہ وغیرہ۔

مكة المكرمة

مدينة المنورة

75

جنة البقيع

مكة المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۷۶

نیکی کی دعوت کی ضرورت

فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِ لَمْ يَجْهْ بِرُؤُوسِهِ دُورًا وَدُورًا بِهَا أَسْ كَدُورًا سَالِ كَدُورًا مُعَافٍ هُوَ لَمْ يَكُنْ (کنز العمال)

19﴿مُطَالَعِ (مُطَالَعِ - ع) كَدُورًا كُوْنِي حَكْمَتِ بَهْرًا عَمَدَه مَدَنِي پَهْلُ مَلْ كِيَا تُو دُورًا سَالِ سِي پُوشِيْدَه رَكْهْ كَر بُوْرَ اِجْتِمَاعِ مِيْلِ اِسْ لِيْ بِيَانِ كَرْنَا تَا كَدُورًا وَاهِ وَاهِ سُبْحَنَ اللّٰهْ كَا شُورْ هُو، كَثِيْرَ اَفْرَادِ پَرَا پَنِي كَثَرَتِ مَعْلُومَاتِ كَا سَلَّهْ يِطْهِيْ اُورِ تَعْرِيفِ هُو۔

20﴿اِپْنِي فِی سَبِيْلِ اللّٰهْ اِمَامَتِ يَادِيْنِي تَدْرِیْسِ كَا اِسْ لِيْ دُورًا سَالِ سِي تَذَكَّرْهْ كَرْنَا كَدُورًا اِسْ سِي مُتَاَثِّرْ هُو، قَدْرِ كِي نَگَاھِ سِي دِيَكْهِيْس۔

21﴿بُڑِي رَاْتِ يَا اِجْتِمَاعَاتِ وَغِيْرَهْ مِيْلِ اِسْ لِيْ خُوبِ لَہْجِ كِي سَاْتَهْ اِذَا نِ دِيْنَا كَدُورًا لُوكْ آوَا نِ دَا نِ كِي وَاهِ وَاهِ كَرِيْس۔

22﴿خَرِيْدَارِي كَرْتِي وَاقْتِ يَا اُجْرَتِ پَر كِي سِي كُوْنِي كَامِ كَرَا تِي وَاقْتِ اِپْنِي دِيْنِي مَنَصَّبِ مَثَلًا دِيْنِي طَالِبِ عِلْمِ يَا حَافِظِ قُرْآنِ يَا اِمَامِ مَسْجِدِ يَا مُؤَدِّنِ يَا مَبْلَغِ وَغِيْرَهْ هُوْنِي كَا اِسْ لِيْ اِظْهَارِ كَرْنَا كَدُورًا رِعَايَتِ كَرْدِيْ يَا پَهْرِ پِيْئِيْ هِيْ نَلِي۔

23﴿كِتَابِ يَا رِسَالَهْ لَكْهِيْ وَاقْتِ اِسْ نِيَّتِ سِي عَمْرَتِ اَنْكِيْرَ رَوَايَاتِ وَخُوبِ دِلْچَسْپِ حِكَايَاتِ اُورِ عَمَدَه مَدَنِي پَهْلُ شَامِلِ كَرْنَا كَدُورًا پُڑْهِيْ وَالِيْ دَا دِ وَتَحْسِيْنِ دِيْنِي پَر مَجْبُورْ هُو جَانِيْس۔

24﴿اِپْنِي جِجْ وَعُمَرِيْ كِي تَعْدَادِ، تِلَاوَتِ قُرْآنِ كِي يَوْمِيْهِ مَقْدَارِ، رَجَبُ الْمُرْجَبِ وَ شَعْبَانُ الْمَعْظَمِ كِي مَكَامِلِ اُورِ دِيْگَرِ نَفْلِيْ رُوزُوں، نَوَافِلِ، دُرُودِ شَرِيفِ كِي كَثَرَتِ وَغِيْرَهْ كَا اِسْ لِيْ اِظْهَارِ كَرْنَا كَدُورًا وَاهِ وَاهِ هُو اُورِ لُوكُوں كِي دِلُوں مِيْلِ اِحْتِرَامِ پِيْدَا هُو۔

25﴿چھُوْٹِيْ بُڑِيْ دِيْنِي كِتَابُوں كِي نَامُوں كِي سَاْتَهْ يَا غِيْرَ نَامِ بَتَاِيْ اِپْنِي كَثَرَتِ مُطَالَعَهْ كَا اِظْهَارِ كَرْنَا تَا كَدُورًا اِسْلَامِيْ بَهَائِيْ عِلْمِ دِيْنِ كَا شِيْدَانِيْ سَمْجْهِيْس، دُورًا سَالِ سِي كِي مِثَالِ دِيْس۔

26﴿اِسْ لِيْ جِجْ كَرْنَا يَا اِپْنِي جِجْ كَا اِظْهَارِ كَرْنَا كَدُورًا لُوكْ حَاجِيْ كِيْهِيْس، مِلَاقَاتِ كِيْلِيْئِيْ حَاضِرْ هُوں، رَگُوْگَرُ اَكْرَدَاوُں كِي اِلْتِمَاسِيْ كَرِيْس، گُجْرَا پَهْنَانِيْس، تَحَاْنَفِ وَغِيْرَهْ پِيْشِ كَرِيْس۔ (اگر اِپْنِي عَزَّتِ كَرُوَا نَا يَا تَحْفِيْ وَغِيْرَهْ حَاصِلِ كَرْنَا مَقْصُودِ نَهْ هُو بَلْكَ تَحْدِيْثِ

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

76

جنة
الْبَقِيْعمكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۷۷

نیکی کی دعوت کی ضرورت

(۱۱۷۷ھ)

فَوَانِ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ بِرُودِ شَرِيفٍ بِدُحُو اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتِ بَحِيحٍ گَا۔

نعمت وغیرہ اچھی اچھی نیتیں ہوں توجہ و عمرے کا اظہار کرنے عزیزوں اور رشتے داروں کو جمع کرنے، ”مُحْفِلِ مَدِیْنَةِ“ سجانے کی مُماتِ نہیں بلکہ کارِ ثوابِ آخرت ہے)

﴿27﴾ ساداتِ کرام کا اس لئے احترام بجالائے، دُشتِ بوسی وغیرہ کرے کہ سیدوں کے دلوں میں عزت پیدا ہو یا لوگ حُبِ اہلبیت کہیں۔

﴿28﴾ مزارات کی اس لئے بکثرت زیارتیں کرے، ہر جگہ عرسوں میں پیش پیش رہے کہ لوگ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللَّهُ السَّلام کا عاشق کہیں۔

﴿29﴾ سرکارِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْاَکْرَم کا اس لئے بار بار تذکرہ کرے یا گیارہویں شریف کی نیاز کرے یا آپ کی مَنَقِبَت میں خوب جھومے کہ لوگ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ کا دیوانہ سمجھیں۔

﴿30﴾ اپنے پیر کی اس لئے خوب خدمت کرے، لوگوں کے سامنے ان خدمات کا تذکرہ کرے، اُن کے قریب نظر آئے تاکہ اسے لوگ اپنے مُرشد کا مُقَرَّب، منظورِ نظر اور خادِمِ خاص سمجھیں، عزت کریں، ہاتھ چومیں، نُمائیاں جگہ پر بٹھائیں، دعاؤں کی التجائیں کریں، تحفے نذرانے پیش کریں، پیر صاحب کیلئے سفارشی بنائیں۔

﴿31﴾ پیر و مرشد کی بچی ہوئی چیز دوسروں کی موجودگی میں اس لئے جھٹ پٹ کھائے کہ لوگ ”تبرُّک کا خَرِیص“ تَصَوُّر کریں۔ (اور اگر کوئی دیکھتا نہ ہو تو تبرُّک کو ہاتھ بھی نہ لگائے یا دوسروں کی طرف سر کا دے)

﴿32﴾ دوسروں کی موجودگی میں اس لئے چُپ چاپ رہنا یا اشارے سے یا لکھ کر گفتگو کرنا کہ لوگ سنجیدہ، خاموش طبیعت اور زَبَانِ کا قُفْلِ مَدِیْنَةِ لگانے والا تَصَوُّر کریں۔ (خواہ گھر میں اور بے تَکَلُّف دوستوں میں خوب قہقہے لگاتا اور شیریں کی طرح دہاڑتا یعنی چیختا ہو)

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

77

جنة
الْبَقِيعمكة
المكرمة



فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پُر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

ریا کی تعریف کے تحت مذکورہ مثالوں پر غور کیجئے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ مثالوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ریا کاری کی تعریف پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجئے جیسا کہ بہار شریعت جلد 3 صفحہ 629 پر ہے: ”ریا یعنی دکھاوے کیلئے (نیک) کام کرنا اور ”سُئِمَہ“، یعنی اس لئے (نیک) کام کرنا کہ لوگ سنیں گے اور اچھا جانیں گے، یہ دونوں چیزیں بہت بُری ہیں، ان کی وجہ سے عبادت کا ثواب نہیں ملتا بلکہ گناہ ہوتا ہے اور یہ

شخص مُستحق عذاب ہوتا ہے۔“ ریا کاری کی تعریف میں یہ بھی شامل ہے کہ لوگوں پر اپنی عبادت گزاری کی دھاک دھانا، اپنی تعریف، واہ واہ اور عزت چاہنا یا اُس نیک کام سے سُوٹ پیس، یا تم کا لفافہ یا کھانا یا مٹھائی یا کسی قسم کے نذرانے کا حصول مقصود ہونا۔ نیز پیش کردہ مثالوں میں ”حُب جاہ“، یعنی ”عزت و شہرت کی مَحَبَّت“، بھی موجود ہے۔ کیوں کہ ریا کاری کا ایک بہت بڑا سبب ”حُب جاہ“ ہے۔

ریا کاری کی مثالوں کے بارے میں ایک ضروری وضاحت

یاد رہے! ریا کاری کی یہ تمام مثالیں پڑھنے سننے والے کے اپنے آپ میں ریا کاری تلاش کرنے کے لئے ہیں، کسی دوسرے کو ریا کار قرار دینے کے لئے نہیں کیونکہ ریا کاری کا تعلق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات پر ہر کوئی مُطَّلِع نہیں ہو سکتا۔ لہذا ان مثالوں پر قیاس کرتے ہوئے کسی مسلمان پر بدگمانی نہ کی جائے، بدگمانی حرام اور جہنم میں لیجانے والا کام ہے اور اسی طرح کسی کے بارے میں تجسُّس (یعنی گناہ کی تلاش) کرنا، اس کی پردہ دری کرنا (یعنی عیب کھولنا) اور اس میں یہ (یعنی ریا کاری کی) علامات تلاش کرنا تاکہ اس کو بدنام کیا جائے یہ بھی حرام ہے۔

خود کو ریا کاری کے عذاب سے ڈرائیے!

برائے کرم! اپنی نیکیوں کو ٹُوٹو لئے کہ کہیں اس میں ریا تو چھپی ہوئی نہیں! کیوں کہ ریا چوٹی کی چال سے بھی باریک چال کے ذریعے عمل خیر میں داخل ہو جاتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ ”ریا“ میں جو ”لَذَّت“ ہے وہ نہ عمدہ غذاؤں میں ہے نہ ہی مال و



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

دولت کی کثرت میں، اس سے بچنا بہت بہت ضروری ہے کہ یہ ”لذت“ جہنم میں پہنچانے والی ہے لہذا اگر اپنے کسی نیک عمل میں ریا کا شائبہ (یعنی شک) بھی پائیں تو توبہ کریں اور اپنے آپ کو ڈرائیں کہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ”بے شک جہنم میں ایک وادی ہے جس سے جہنم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اُن ریاکاروں کے لئے تیار کی ہے جو قرآنِ پاک کے حافظ، غیر اللہ کے لئے صدقہ کرنے والے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکلنے والے ہوں گے۔“ (الْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ ج ۱۲ ص ۱۳۶ حدیث ۱۲۸۰۳) اگر کوئی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن خود میں مذکورہ مثالوں میں سے کوئی مثال پائے تو لازماً ریاکاری کا علاج کرے مگر یہ نہ ہو کہ اصل نیکیوں اور سعادت مند یوں ہی کو چھوڑ دے کیونکہ ناک پر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی کو اڑایا جاتا ہے ناک نہیں کاٹی جاتی۔

بچا لے ریا سے بچا یا الہی
تو اخلاص کر دے عطا یا الہی

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 166 صفحات پر مشتمل کتاب ”ریا کاری“ کا مطالعہ فرمائیے)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہ

تَعَالَى وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ریا کاری تین علامتیں ہیں: ﴿۱﴾ تنہائی میں

ریا کاری کی علامات ۱



فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

ہو تو عمل میں سستی کرے اور لوگوں کے سامنے ہو تو چستی دکھائے ﴿۲﴾ تعریف کی جائے تو عمل میں اضافہ کر دے اور ﴿۳﴾ مذمت کی جائے تو عمل میں کمی کر دے۔

(الزَّوْاجِرُ عَنِ الْكِبَائِرِ ج ۱ ص ۸۶)

حضرت سیدنا خواجہ حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو شخص کسی مجمع میں اپنی مذمت کرتا (یعنی خود کو گنہگار، بدکار، سیاہ کار وغیرہ کہتا) ہے وہ بھی ریا کی علامت ہے۔

کہہ کر اُس کی عاجزی کی تعریف کرتے ہیں) اور یہ بھی ریا کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ (تَنْبِیْہُ الْمُفْتَزِّینِ ص ۲۴)

یاد رہے! اپنے لئے عاجزی کے الفاظ کا استعمال اُس صورت میں ریا کاری ہے جبکہ ریا کاری کی نیت ہو اور اب یہ گناہ ہے اور اسی طرح اگر صرف زبان سے عاجزی کے الفاظ کہہ رہا ہو اور دل میں یہ کیفیت نہ ہو تو منافقت ہے اور یہ بھی گناہ ہے۔

روزے کے بارے میں نہ پوچھو! حضرت سیدنا ابراہیم بن اویس عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: اپنے بھائی سے اُس کے روزے کے بارے میں نہ پوچھو، کیونکہ اگر وہ کہتا ہے کہ میں روزہ دار ہوں تو اُس کا نفس خوش ہوگا اور اگر کہے کہ میں روزہ دار نہیں ہوں تو اُس کا نفس غمگین ہوگا اور یہ دونوں ریا کی علامتوں میں سے ہیں۔

ضرورتاً روزے کا اظہار میں مضایقہ نہیں جیسا کہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: جب کسی کو دعوت دی جائے اور وہ روزے سے ہو تو اُسے چاہیے کہ کہہ دے: میں روزہ دار ہوں۔

(صَحِیح مُسْلِم حدیث ۱۱۵۰ ص ۵۷۹)

مفسرِ شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکَثَنان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

ہیں: خیال رہے کہ نفلی روزے کا چھپانا بہتر ہے مگر چونکہ یہاں (مثلاً کسی کے گھر جانا ہوا ہو تو وہاں) چھپانے سے یا صاحب خانہ کے دل میں عداوت پیدا ہوگی یا رنج و غم، (رضائے الہی کی نیت سے) مسلمان کے دل کو خوش کرنا بھی عبادت ہے اس لیے روزے کے اظہار کا حکم دیا گیا۔

(مرآۃ المناجیع ج ۳ ص ۱۹۹)

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ شافعی علیہ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِی ریا کاری کی اقسام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس سے بھی بڑھ کر خفی (یعنی پوشیدہ) ریا یہ ہے کہ (اپنی

نیکی کے سبب
چیزیں سستی ملنا

نیکیوں پر) نہ تو لوگوں کے آگاہ ہونے کی خواہش ہو اور نہ ہی عبادت کے ظاہر ہونے پر خوشی (پیدا ہوتی) ہو، البتہ اس بات پر مسرّت ہو کہ ملاقات کے وقت لوگ سلام میں پہل کریں اور اُس سے خندہ پیشانی سے ملیں، نیز اس کی تعریف کریں اور اس کی ضروریات پوری کرنے میں جلدی کریں، خرید و فروخت میں اس کی رعایت کریں (مثلاً وہ کچھ خریدنا چاہے تو اُسے سستا دیں یا مفت پیش کر دیں) اور جب وہ لوگوں کے پاس آئے تو وہ اس کے لئے جگہ چھوڑ دیں۔ (اُس کو احترام کی جگہ بٹھائیں، دعاؤں کے لئے التجائیں کریں، اُس کے لئے آواز پست رکھیں، ہاتھ جوڑیں، گر گڑائیں وغیرہ) جب کوئی شخص ان معاملات میں کوتاہی کرے تو یہ بات اپنی پوشیدہ نیکیوں کو بڑا سمجھنے کے سبب اس کے دل پر گراں گزرے۔ گویا اُس کا نفس اُس عبادت کے مقابلے میں اپنا احترام چاہتا ہے، یہاں تک کہ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ اس نے یہ نیکیاں نہیں کیں تو اس کا نفس اس احترام کی خواہش بھی نہ رکھتا۔ (الذَّوْاجِرُ عَنِ الْكِبَائِرِ ج ۱ ص ۹۳)

مزید فرماتے ہیں: لہذا مخلص بندے ہمیشہ خفی (یعنی پوشیدہ) ریا سے ڈرتے رہتے ہیں

مخلصین کا ریا
سے بچنے کا انداز

اور دیگر لوگ جتنی کوشش اپنے گناہ چھپانے میں کرتے ہیں یہ اُن سے زیادہ اپنی نیکیاں چھپانے کے حریص ہوتے ہیں اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی نیکیوں کو خالص کرنا چاہتے ہیں تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے انہیں اجر عطا فرمائے کیونکہ انہیں اس بات پر

یقین ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ صرف وہی اعمال قبول فرماتا ہے جو اخلاص کے ساتھ کئے گئے ہوں اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگ سخت محتاج اور بھوکے ہوں گے اور ان کے مال و اولاد انہیں کچھ کام نہ آئیں گے سوائے اس کے کہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں قَلْبِ سلیم (یعنی گناہوں سے محفوظ دل) لے کر حاضر ہوگا۔ (الزَّوْجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکِبَایْرِ ج ۱ ص ۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کہیں ہم ریاکار تو نہیں؟! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ دیانت داری سے خود پر غور کریں کہ کہیں ہم تنہائی میں عبادت کے معاملے میں سُستی اور لوگوں کے سامنے چُستی کا مظاہرہ تو نہیں کرتے؟ کہیں ہم نیکی کرنے کے بعد اس کا لوگوں پر بلا ضرورت اظہار تو نہیں کر دیا کرتے؟ پھر اگر کوئی اس پر ہماری تعریف کر دے تو ”پھول کر“ عمل میں اضافہ تو نہیں کر دیتے؟ اور تعریف نہ ہونے کی صورت میں کہیں ہم غمگین تو نہیں ہو جاتے اور اس عمل میں کمی تو نہیں آ جاتی؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمیں لوگوں کے سامنے نیکی کرنے میں بڑی لذت ملتی ہو مگر تنہائی میں مزانہ آتا ہو؟ کہیں ہم لوگوں کے سامنے (خود کو سیاہ کار، گنہگار، مجرم، فقیر، حقیر اور عاجز و مسکین وغیرہ کہہ کر) اپنی مَذْمُوت انہیں مُتَاَثِّر کرنے کے لئے تو نہیں کرتے؟ ہم کہیں اپنے مبلغ یا سٹٹوں بھرے مدنی حلیے وغیرہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے سے مُتَاَثِّر ہونے والے دُکانداروں سے اس لئے تو سودا نہیں لیتے کہ وہ ہمیں مُفت میں یا سستے داموں دے؟ اگر ان سُوالات کے جوابات ہاں میں آئیں تو فوراً سے پیشتر توبہ کر لیجئے اور حُصولِ اخلاص کی کوششوں میں لگ جائیے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ توبہ سے پہلے موت آجائے اور ریاکاری کے سبب دوزخ میں ڈال دیا جائے۔

رُیَاکاری سے توبہ کی برکت! مُقَرَّر شہیر حکیم اَلْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَلَّان لکھتے ہیں: خیال رہے کہ ریا سے عبادت نا جائز نہیں ہو



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

جاتی (یعنی ایسا نہیں کہ ریا کاری سے نماز پڑھی تو اُسے ترک نماز سمجھا جائے) بلکہ نامقبول ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اگر ریا کار آخر میں ریا سے (تجبی) توبہ کرے تو اس پر ریا کی عبادت کی قضا واجب نہیں بلکہ اس توبہ کی بَرَکت سے گزشتہ نامقبول ریا کی عبادت بھی قبول ہو جائیں گی۔ مُطلقاً ریا سے خالی ہونا بہت مشکل ہے کوئی شخص ریا کے اندیشے سے عبادت نہ چھوڑے بلکہ ریا سے بچنے کی دعا کرے۔

(مِرَاةُ الْمَنَاجِیحِ ج ۷ ص ۱۲۷)

ترے رحم و کرم پر اُس میں نے باندھ رکھی ہے

برای اُمید ہے آقا! کرم روزِ جزا ہو گا (وسائل بخشش ص ۱۸۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَرَضٌ رِیَاکَا
عِلَاجٌ یَسْجَعُ
دینہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم اپنے دل میں اس مرضِ ریا کی علامات محسوس کریں تو بعدِ توبہ علاج میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔ جب ہم اپنے باطن کو پاکیزہ کرنے کی کوشش کریں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا ظاہر بھی سُتھرا ہو جائے گا۔ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ”جو اپنے باطن کی اصلاح کرے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے ظاہر

کی (بھی) اصلاح فرما دے گا۔“ (الْجَامِعُ الصَّغِيرُ لِلْسُّیُوطِ ص ۵۰۸ حدیث ۸۳۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”إِخْلَاصُ کَاثُور“ کے دس حُرُوف کی

نسبت سے ریاکاری کے ۱۰ علاج

﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعے مدد طلب کیجئے ﴿۲﴾ ریا کاری کے نقصانات پیش نظر رکھئے ﴿۳﴾ ریا کے اسباب کا خاتمہ کیجئے ﴿۴﴾ اپنے اعمال میں إخلاص پیدا کیجئے ﴿۵﴾ نیت کی حفاظت کیجئے ﴿۶﴾ دورانِ عبادت شیطانی وسوسوں سے بچئے ﴿۷﴾ تنہائی ہو یا



فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

ہجوم یکساں عمل کیجئے ﴿۸﴾ نیکیاں چھپائیے ﴿۹﴾ صرف اچھی صحبت میں رہئے ﴿۱۰﴾ اور اود و غلاف کا معمول بنا لیجئے۔ اب ان معالجات کی وضاحت ملاحظہ فرمائیے:

﴿پہلا علاج﴾ اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعے مدد طلب کیجئے

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مومن کا ہتھیار ہے۔ (الْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم ج ۲ ص ۱۶۲ حدیث ۱۸۵۵) شیطان کے خلاف جنگ میں یہ ہتھیار استعمال کرتے ہوئے خدائے غفار کے دربارِ کرم بار میں یوں دُعا کیجئے: یا ربِّ مصطفیٰ! مجھے ریاکاری کی بیماری سے شفا عطا فرما، میری خالی جھولی اخلاص کی لازوال دولت سے بھر دے۔ میرا سامنا اُس دشمن (یعنی شیطان) سے ہے جو مجھے دیکھتا ہے مگر خود دکھائی نہیں دیتا لیکن تُو اُس کو ملاحظہ فرما رہا ہے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس دشمن کے مکر و فریب سے بچالے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ لوگوں کی نظر میں تو میرا حال بہت اچھا ہو، وہ مجھے نیک اور پرہیزگار سمجھتے رہیں مگر تیرے دربار میں سزا کا حقدار ٹھہروں۔

براہِ عمل بس ترے واسطے ہو

کر اخلاص ایسا عطا یا الہی (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

﴿دوسرا علاج﴾ ریاکاری کے نقصانات پیش نظر رکھئے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ریاکاری کی آفات اور اس کے نقصانات اپنے پیش نظر رکھیں کیونکہ آدمی کا دل کسی چیز کو اُس وقت تک ہی پسند کرتا ہے جب تک وہ اسے نفع بخش نظر آتی ہے مگر جب اُسے اُس شے

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۸۵

نیکی کی دعوت کی ضرورت

فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

کے نقصان وہ ہونے کا پتا چلتا ہے تو وہ اُس سے بچتا ہے مثلاً کسی اسلامی بھائی کو لڈت اور مٹھاس کی وجہ سے شہد بیٹ پسند ہو لیکن اگر اسے یہ بتا دیا جائے کہ یہ شہد جسے تم پینے جا رہے ہو، اس میں زہر ملا ہوا ہے تو وہ اُس میں موجود لڈت و مٹھاس نہیں زہر کو دیکھے گا اور اسے ہرگز ہرگز نہیں پئے گا۔ اسی طرح لوگوں پر اپنا نیک عمل ظاہر کرنے اور ان کی طرف سے واہ واہ ہونے میں یقیناً نفس کو بڑی لڈت ملتی ہے بلکہ اُس لڈت کے سبب عبادت کی مشقت بھی آسان ہو جاتی ہے، لیکن ہم اس لڈت کے بجائے ریاکاری کے ذریعے ہونے والے زہر سے بھی خطرناک نقصانات ذہن میں رکھیں تو اس سے بچنا ہمارے لئے قدرے آسان ہو جائے گا کیونکہ زہر کا نقصان صرف دُنیا کی حد تک ہے جب کہ ”ریا“ آخرت کیلئے تباہ کار ہے۔ کیا ریاکاری کا یہی نقصان کچھ کم ہے کہ نیک عمل میں مشقت اٹھانے کے باوجود ثواب سے محرومی رہے! اُس مزدور کا کیا حال ہوگا جو سارا دن دھوپ میں پسینہ بہائے اور جب مزدوری ملنے کا وقت آئے تو اُس کی مزدوری یہ کہہ کر روک لی جائے کہ تم نے فلاں فلاں غلطی کی ہے اس لئے تمہیں مزدوری نہیں ملے گی۔ مگر آہ! ریاکار تو ثواب سے محرومی کے ساتھ ساتھ عذابِ نار کا بھی حقدار ہے، وہ انسان کتنا نادان ہے کہ جس شے سے وہ لاکھوں کما سکتا ہے اُسے صرف وقتی خوشی کی خاطر مُفّت کے داموں میں بیچ دے، بالکل اسی طرح وہ عبادت گزار کتنا سمجھ ہے جو عبادت کے ذریعے خالقِ عَزَّوَجَلَّ کا ثرب چاہنے کے بجائے مخلوق کو اپنا بنانے کی کوشش کرے، ایسے ریاکار نے گویا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی گوارا کر لی اور اس کے بدلے لوگوں سے اُن کی مَحَبّت چاہی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے ہونے والی مَدَدّت کے بدلے لوگوں کی مَدحت (یعنی تعریف) کا طالب ہوا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کے بدلے لوگوں کی رِضا و خوشنودی طلب کی اور باقی رہنے والی جتنی نعمتیں فانی دُنیا کے بدلے بیچ ڈالیں! پھر سب لوگوں کو راضی رکھنا دودھ کی ٹہر کھودنے کے مُتْرَاف (مُ-ت-را-ف) ہے کہ اگر کچھ لوگ ایک بات سے خوش ہوتے ہیں تو اُسی بات سے ناراض ہونے والوں کی بھی ایک تعداد ہوتی ہے۔

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

85

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُجْهُ بِرُؤُوسِهِمْ وَشَرِيفِ بَطْنِهِمْ كَمَا مِثْلَ قِيَامَتِ كَدْنِ أَسْ كِي خِفَاعَتِ كَرُولِ كَا۔ (کنز العمال)

عطا کر دے اِخلاص کی مجھ کو نعمت

نہ نزدیک آئے ریا یا الہی (وسائل بخشش ص ۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لئے عمل کرنے والے کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جو اپنی جیب میں خوب کنکریاں بھر کر اُسے نمایاں کرتے خریداری کرنے والے کی مثال

حیرت سے کہنے لگے: ”واہ بھی! دیکھو تو سہی! اس کی جیب کس قدر رقم سے بھری ہوئی ہے!“ مگر اُسے لوگوں کی اس واہ واہ کے علاوہ کوئی فائدہ نہیں ملے گا کیوں کہ وہ بھوں ہی دکاندار کو دام ادا کرنے کے لئے اپنی جیب سے رقم کے بدلے پتھر نکالے گا، ذلیل و رسوا ہو جائے گا۔ اسی طرح دکھانے اور سنانے کے لئے عمل کرنے والے ریاکار کو لوگوں کی طرف سے بولے جانے والے تعریفی کلمات کے علاوہ کوئی نفع حاصل نہیں ہوگا اور نہ ہی اُسے قیامت کے دن کوئی ثواب ملے گا۔ (الزَّوْاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْكِبَائِرِ ج ۱ ص ۸۶ بِتَصَرُّفٍ)

بڑی کوششیں کی گنہ چھوڑنے کی

رہے آہ! ناکام ہم ریا یا الہی (وسائل بخشش ص ۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿تیسرا علاج﴾ ریا کے اسباب کا خاتمہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر بیماری کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے اگر سبب مٹا دیا جائے تو بیماری بھی رخصت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح ریاکاری کے بھی بنیادی طور پر تین اسباب ہیں، اگر ان تین چیزوں سے جان چھڑا لی جائے تو



اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ریاکاری سے بچنا بے حد آسان ہو جائے گا۔ وہ تین اسباب یہ ہیں: (۱) حُبّ جاہ یعنی شہرت کی خواہش (۲) مَدِّ مَمْت کا خوف اور (۳) مال و دولت کی حرص۔

﴿۱﴾ **شہرت کی خواہش** ۱۔ حُبّ جاہ کی تعریف ہے، ”شہرت و عزّت کی خواہش کرنا۔“ حُبّ جاہ کی مذمت کرتے ہوئے حُجّة الاسلام امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِیْ فرماتے

ہیں: شہرت کا مقصد لوگوں کے دلوں میں مقام بنانا ہے اور یہ خواہش ہر فساد کی جڑ ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ”حُبِ جاہ“ یعنی شہرت کی خواہش پر قابو پانے کے لئے احادیثِ مبارکہ میں وارد اس کے نقصانات پر غور و فکر کریں، چنانچہ اس ضمن میں چار فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ملاحظہ فرمائیے: ﴿۱﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طاعت کو بندوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف کی محبت سے ملانے سے بچتے رہو، کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں (فردوس الاخبار للذیلی ج ۱ ص ۲۲۳ حدیث ۱۰۶۶۷) ﴿۲﴾ مال اور مرتبے کی مَحَبَّتِ مومن کے دل میں مُنافقت کو اس طرح بڑھاتی ہے جیسے پانی سبزہ اُگاتا ہے (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۸۶، ۳۴۲) ﴿۳﴾ دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں اتنی تباہی نہیں مچاتے جتنی تباہی حُبِ مال و جاہ (یعنی مال و دولت اور عزت و شہرت کی محبت) مسلمان کے دین میں مچاتی ہے (ترمذی ج ۴ ص ۱۶۶ حدیث ۲۳۸۳) ﴿۴﴾ اپنی تعریف پسند کرنا آدمی کو اندھا بہرہ کر دیتا ہے۔

(فردوس الاخبار للديلمي ج ۱ ص ۳۴۷ حدیث ۲۵۴۸)

یوں ”فکرِ مدینہ“ کیجئے ۱؎

کوشش کر کے اس طرح غور و خوض (فکرِ مدینہ) کیجئے: لوگوں کا میری تعریف میں چند جملے بول دینا یا مجھے تعریفی نگاہوں سے دیکھنا، یا شہرِ تل

جانانفس کے لئے یقیناً باعثِ لُذَّت ہے مگر لوگوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف مجھے بروِ حشر بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں کامیابی و کامرانی نہیں دلا سکتی کیونکہ یہ تعریفیں کرنے والے لوگ تو خود خوفِ عتاب سے لرزہ برافراہم ہوں گے۔



ان کے تعریف کرنے سے نہ میرا رُخ بڑھے گا نہ عمر میں اضافہ ہوگا اور نہ ہی آخرت میں کوئی مقام و مرتبہ نصیب ہو سکے گا، لہذا ایسے لوگوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف کی خواہش کا کیا فائدہ! میں کیوں ان لوگوں کو دکھانے کے لئے نیک عمل کروں بلکہ میں صرف اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے عبادت کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن قتلوی رضویہ جلد 21 صفحہ 597 پر لکھتے ہیں: اگر (کوئی آدمی) اپنی جھوٹی تعریف کو دوست رکھے (یعنی پسند کرے) کہ لوگ اُن فضائل سے اُس کی ثنا (یعنی تعریف) کر س جو (فضیلت و خوبی) پسند کرنا حرام ہے

اس میں نہیں، جب تو صریح حرام قطعی ہے۔ قَالَ اللَّهُ (یعنی اللہ تعالیٰ نے فرمایا)

ترجمہ کنزالایمان: ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں

اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بے کئے اُن کی تعریف ہو ایسوں

کو ہرگز عذاب سے دُور نہ جاننا اور ان کے لیے دردناک

عذاب ہے۔

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِهَا أَتَوْا

وَيُجِبُونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا

تَحْسَنَهُمْ بِفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١٨٨﴾ (پ ٤، آل عمران: ١٨٨)

آج بنتا ہوں مُعَزَّز جو گھلے خُشتر میں عیب

ہائے رسوائی کی آفت میں پھنسنوں گا یا رب (وسائلِ بخشش ص ۹۱)

﴿۲﴾ لوگوں کی مذمت کا خوف۔ لوگوں کی طرف سے مذمت ہونے (یعنی برا بھلا کہے جانے) کا خوف اس طرح دُور کیا جاسکتا ہے کہ آپ اپنا ذہن بنالیں گے کہ کسی

کے مَذْمُوت کرنے (یعنی بُرا بھلا کہنے) سے نہ میری موت جلدی آجائے گی اور نہ میرے رُزق میں کمی بیشی ہوگی، اگر میرا

ربِّ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے راضی ہے تو پھر لوگوں کی مَدَمَّت اور ان کی طرف سے کیا جانے والا اظہارِ ناراضی میرا بال بھی بیکا



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سوحتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

نہیں کر سکتی۔ یہ لوگ تو خود مجبور و عاجز ہیں کہ اپنے لیے نفع و نقصان اور زندگی و موت کے مالک نہیں تو میں کیوں ان کی مَدَمَّت کے خوف سے نیک عمل کروں یا چھوڑ دوں، مجھے صرف اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غضب سے ڈرنا چاہیے۔

۳۔ مال و دولت کی حرص مال و دولت کی حرص سے نجات حاصل کرنے کے لئے اپنا اس طرح ذہن بنائیے کہ مال دینے اور روکنے کے سلسلے میں لوگوں کے

دل اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کے قبضے میں ہیں، میں جن لوگوں کی خاطر ریاکاری یعنی دکھاوے کا عمل کرنے لگا ہوں وہ تو خود مجبور محض ہیں، رِزق دینے والی ذاتِ صرف و صرف ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔ جو شخص لوگوں کے مال کا لالچ رکھتا ہے وہ ذلیل و رسوا ہو جاتا ہے اور اگر اُسے مال مل بھی جائے تو دینے والے کے احسان تلے دبنا پڑتا ہے، تو جب ریاکارانہ عمل کے سبب مال کا ملنا بھی یقینی نہیں اور ذلت و رسوائی کا اندیشہ بھی پورا ہے تو پھر میں کیوں نیک کاموں کے ذریعے لوگوں کو متاثر کر کے ان سے مال حاصل کرنے کی کوشش کروں؟ بس میں اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ ہی کو راضی کرنے کے لئے عبادت اور ہر طرح کے نیک کام کیا کروں گا۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ۔

پچھا مرا دنیا کی محبت سے چھڑا دے

یا رب مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے (وسائل بخشش ص ۱۰۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد
اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کیجئے

سرکارِ والا اعتبار، بے کسوں کے مددگار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اخلاص کے ساتھ عمل کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہی اعمال قبول فرماتا ہے جو اس کے لئے اخلاص کے ساتھ کئے جاتے ہیں اور یہ نہ کہو کہ یہ (عمل) اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے اور رشتے داری کیلئے۔

(سُنَنِ دارقطنی ج ۱ ص ۷۳ حدیث ۱۳۰)



فَرَمَانِ مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (غریب و تریب)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صَفَحَہ 892 تا 893 پر پارہ 25 سُورَةُ الشُّوْرى آیت نمبر 20 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِخْلَاصُ الْبَغِيْرِ
ثَوَابُ نَهِيْشِ الْمَلَا

ترجمہ کنز الایمان: جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اُس کے لیے کھیتی بڑھائیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اُسے اُس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اُس کا کچھ حصہ نہیں۔

مَنْ كَانَ يَرِيْدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يَرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُوتِهِ مِنْهَا وَمَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝

تفسیر نور العرفان سے اس آیت مبارکہ کے مختلف حصوں کی تفسیر ملاحظہ ہو: ﴿جو آخرت کی کھیتی چاہے﴾ یعنی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی رضا اور جنابِ مصطفےٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی خوشنودی چاہے، ریا کے لئے اعمال نہ کرے ﴿ہم اُس کی کھیتی بڑھائیں﴾ یعنی اُسے زیادہ نیکیوں کی توفیق دیں گے، نیک کام آسان کر دیں گے، اعمال کا ثواب بے حساب بخشیں گے۔ ﴿اور جو دنیا کی کھیتی چاہے﴾ کہ کھس دُنیا کمانے کے لئے نیکیاں کرے، عزت و جاہ (اور شہرت و واہ واہ) کے لئے عالم، حاجی بنے، (مال) غنیمت (پانے) کے لئے غازی (بنے)، ﴿اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں﴾ کیونکہ اس نے آخرت کے لئے عمل کئے ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ ریا کا ثواب سے محروم رہتا ہے مگر شرعاً اس کا عمل دُرست ہے، ریا کی نماز سے فرض ادا ہو جائے گا، مگر ثواب نہ ملے گا اس لئے **فِي الْآخِرَةِ** (یعنی آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں) کی قید لگائی۔

(نور العرفان ص ۷۷۴)

حُصُوْرِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: ”اگر تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی سخت چٹان میں کوئی عمل کرے جس کا نہ تو کوئی دروازہ ہو اور نہ ہی روشندان، تب بھی اُس کا عمل ظاہر ہو جائے گا اور جو

مُخْلِصُ الْاَعْمَالِ
اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَشْهُورٌ كَرْتَابِهِ



فَرَمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْ خُصَّ كِي نَاك خَاك آلود ہو جس كے پاس مِيرَاؤ كَر ہوا اور وہ مجھ پُر دُورُ پاك نہ پڑھے۔ (حاکم)

ہونا ہے ہو کر رہے گا۔“

(مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد بن حَنْبَل ج ۴ ص ۵۷ حدیث ۱۱۲۳۰)

مُقَسِّر شہیر حکیم اَلْاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اِنّاس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اِس فرمانِ عالی کا مقصد یہ ہے کہ تم ریا کر کے ثواب کیوں برباد کرتے ہو! تم اِخلاص سے نیکیاں کرو، خُفِیہ (یعنی چھپ کر عبادت) کرو۔ اللہ تَعَالٰی تمہاری نیکیاں خود بخود لوگوں کو بتا دے گا لوگوں کے دل تمہیں نیک ماننے لگیں گے۔ یہ نہایت ہی مُجَرَّب (یعنی آزمایا ہوا) ہے، بعض لوگ خُفِیہ (یعنی چھپ کر) تہجد پڑھتے ہیں لوگ خواہ خواہ انہیں تہجد خواں کہنے لگتے ہیں۔ تہجد بلکہ ہر نیکی کا نور چہرے پر نمودار ہو جاتا ہے جس کا دن رات مُشاہدہ ہو (یعنی دیکھا جا) رہا ہے، لوگ خُصُورِ غوثِ پاک (اور) خواجہ اجمیری (رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِما) کو ولی کہتے ہیں، کیونکہ رب تعالیٰ کہلو رہا ہے۔ یہ ہے اِس فرمانِ عالی کا ظُہور۔ (مرآۃ المناجیح ج ۷ ص ۱۴۵)

مُخْلِص کسے کہتے ہیں؟

”اِنسان مُخْلِص کب ہوتا ہے“ اِس بارے میں اَسلافِ کرام رَحْمَتُ اللّٰہِ عَلَیْہِہم اجمعین کے چار اقوال ملاحظہ ہوں: ﴿۱﴾ حضرت سیدنا یحییٰ بن مُعَاذ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہ سے سُوال ہوا: انسان کب مُخْلِص ہوتا ہے؟ فرمایا: جب شیرِ خوار (یعنی دودھ پیتے) بچے کی طرح اُس کی عادت ہو، شیرِ خوار بچے کی کوئی تعریف کرے تو اُسے اچھی نہیں لگتی اور مذمت کرے تو بُری نہیں لگتی۔ تو جس طرح وہ اپنی تعریف و مذمت سے بے پرواہ ہوتا ہے اسی طرح انسان جب اپنی تعریف و مذمت کی پرواہ نہ کرے تو مُخْلِص کہا جا سکتا ہے (تَنْبِیْہُ الْمُفْتَزِّین ص ۲۴) ﴿۲﴾ حضرت ذوالنّونِ مصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ سے کسی نے پوچھا: آدمی کو کس طرح معلوم ہو کہ وہ مُخْلِص ہے؟ فرمایا: جب وہ اعمالِ صالحہ (یعنی نیکیوں) میں پوری کوشش صرف کر دینے کے باوجود اِس بات کو پسند کرے کہ میں مُعَرِّز (یعنی عزت والا) نہ سمجھا جاؤں (ایضاً ص ۲۳) ﴿۳﴾ کسی امام سے پوچھا گیا: مُخْلِص کون ہے؟ فرمایا: مُخْلِص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اِس طرح چھپائے جس طرح اپنی برائیاں چھپاتا ہے (الزّواج ج ۱ ص ۱۰۲) ﴿۴﴾ ایک اور بزرگ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے عَرَض کی گئی: اِخلاص کی حد کہاں تک ہے؟ فرمایا: یہ کہ تمہیں یہ خواہش ہی نہ



﴿فَوَافِقُ مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ﴾ جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُوِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

رہے کہ لوگ تمہاری تعریف کریں۔

(ایضاً)

کیساں ہو مَذْح و ذَم مجھ پہ کر دو کرم

نہ خوشی ہو نہ غم تاجدارِ حرم (وسائلِ بخشش ص ۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿پانچواں علاج﴾ نیت کی حفاظت کیجئے

ریا کاری سے بچنے کیلئے اپنی نیت کی حفاظت ضروری ہے کہ آپ جو عمل کرنے لگے ہیں اُس کا مقصد کیا ہے!

اگر دکھاوے کی بُو پائیں تو فوراً اپنی نیت کی اصلاح فرمائیں اور یہ ذہن بنائیں کہ صرف وہی عمل مقبول ہوگا جو رضائے الہی کیلئے کیا جائے گا اگر میں نے لوگوں کو دکھانے یا سنانے کی خاطر کوئی نیکی کی تو قبول ہونا تو ایک طرف رہا، جہنم کے

عذاب کا حقدار ہو جاؤں گا! شیطان اگرچہ لاکھ رکاوٹ ڈالے مگر ریا اور دکھاوے کی نیت سے بچنا اور اچھی نیت کرنی ہی

ہوگی۔ حضرت سیدنا نعیم بن حماد علیہ رَحْمَةُ اللهِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: ہماری بیٹھ کا کوڑوں کی مار کھانا ہمارے لئے (اچھی) نیت

کرنے کے مقابلے میں آسان تر ہے۔ (تَنْبِيْهُ الْمُغْتَرِبِین ص ۲۵)

نیت کی تعریف! نیت لغوی طور پر دل کے مُحْتَمِل (یعنی پکے) ارادے کو کہتے ہیں اور شرعاً عبادت کے ارادے کو نیت کہا جاتا ہے۔ (ماخوذ از نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۲۶) نیت کی اہمیت دل میں اُجاگر کرنے کیلئے سات روایات ملاحظہ فرمائیے:

”چل مدینہ کے سات حُرُوف کی نسبت سے اچھی

نیت کی فضیلت پر مبنی ۷ فرامینِ مصطفیٰ

﴿۱﴾ اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی وہ نیت کرے (بخاری ج ۱ ص ۶ حدیث ۱)



(ابن عربی)

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ بِرُؤُودِ شَرِيفٍ يَدُوهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتٍ يَبْجِيهَا۔

﴿۲﴾ مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے (الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲) ﴿۳﴾ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے (الْجَامِعُ الصَّغِيرُ ص ۸۱ حدیث ۱۲۸۴) ﴿۴﴾ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کرے گی (الْفِرْدَوْسُ بِمَثُورِ الْخُطَابِ ج ۴ ص ۳۰۵ حدیث ۶۸۹۰) ﴿۵﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ آخرت کی نیت پر دنیا عطا فرمادیتا ہے لیکن دنیا کی نیت پر آخرت عطا فرمانے سے انکار کر دیتا ہے (الزُّهْدُ لابْنِ مُبَارَكٍ ص ۱۹۳ حدیث ۵۴۹) ﴿۶﴾ سچی نیت عرش سے معلق ہے پس جب کوئی بندہ سچی نیت کرتا ہے تو عرش ہلنے لگ جاتا ہے، پھر اُس بندے کو بخش دیا جاتا ہے (تاریخ بغداد ج ۱۲ ص ۴۴۴ حدیث ۶۹۲۶) ﴿۷﴾ جس نے نیکی کا ارادہ کیا پھر اُسے نہ کیا تو اُس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی۔

(صَحِيحُ مُسْلِمٍ ص ۷۹ حدیث ۱۳۰)

اچھی اچھی نیتوں کا ہو خدا جذبہ عطا

بندہ مُخْلِص بناء کر عفو میری ہر خطا

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿چھٹا علاج﴾ دورانِ عبادتِ شیطانی وسوسوں سے بچنے

بیٹھے اسلامی بھائیو! اخلاصِ قُبُولِیت کی گنجی (چابی) ہے، لہذا جس طرح نیک عمل سے پہلے دل میں اخلاص ہونا ضروری ہے اسی طرح ہر نیکی و عبادت کے دوران اسے قائم رکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ شیطان مسلسل ہمارے دل میں وشو سے ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ حضرت سیدنا فضیل بن عیاض عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الرَّاقِ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے اعمال میں ساحر (یعنی جادوگر) سے زیادہ ہوشیار نہ ہوگا (شیطان کے جھانسنے میں آکر) ضرور ریا کاری میں پھنس جائے گا۔

(تَنْبِيْهُ الْمُعْتَرِّينِ ص ۲۳)



فَرَمَانِ مُصَطَفَی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو، جب تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارا گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع مغیر)

عبادت میں وسوسوں سے نجات
اکیلے تین چیزیں ضروری ہیں

عبادت کے دوران شیطانی وسوسوں سے چھٹکارے کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں: ﴿۱﴾ اُس وسوسے کو پہچاننا ﴿۲﴾ اُسے ناپسند کرنا اور ﴿۳﴾ اسے قبول کرنے سے انکار کرنا۔ مثلاً کسی نے اچھی

اچھی فہمیں کر کے نمازِ تہجد شروع کی، اب دورانِ نماز شیطان نے دل میں ریاکاری کا وسوسہ ڈالا کہ جب لوگوں کو میری تہجد گزاری کا پتا چلے گا تو وہ مجھ سے بہت متاثر ہوں گے، اب اس وسوسے کو فوری طور پر پہچاننا کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے اس نمازی کے لئے بہت ضروری ہے۔ پھر اسے ناپسند بھی جانے کہ خالقِ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کئے جانے والے عمل سے مخلوق کو متاثر کرنے کی کوشش کرنا غصَبِ الہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے، پھر اس وسوسے سے اپنی توجہ ہٹالے۔ اگرچہ یہ کام مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد کٹھن محسوس ہوتا ہے، لیکن جب تکلف کر کے ایک عرصے تک اس پر صبر کرے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حسنِ توفیق سے یہ کام آسان ہو جاتا ہے، ہمارا کام کوشش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذاتِ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ہے: پارہ 21

سُورَةُ الْمُنَافِقَاتِ آیت نمبر 69 میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَهُمْ

سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾

(پ ۲۱، العنكبوت: ۶۹)

ترجمہ کنز الایمان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش

کی ضرورت ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔

تو شیطان کے شر سے بچا یا الہی
ہو دل و شوموں سے صفا یا الہی
مجھے وسموں سے بچا یا الہی
ہو شر دُور شیطان کا یا الہی

أَمِينَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ نَے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿ساتواں علاج﴾ تَنَاهٰی ہویا فُجُوم یکساں عمل کیجئے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم، نورِ مُجَسِّم صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ مکرم ہے: جب بندہ عکلا نیہ نماز پڑھے تو بھی اچھی اور خُفِیہ (یعنی پوشیدہ) نماز پڑھے تو بھی اچھی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرا سچا بندہ ہے۔

مُفَسِّر شہیر حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی اس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اس بندے میں ریاکاری نہیں ہے یہ بندہ مُخْلِص ہے اگر ریاکار ہوتا تو عکلا نیہ نماز اچھی طرح پڑھتا خُفِیہ (یعنی تنہائی) میں معمولی طرح، جب یہ خُفِیہ (یعنی تنہائی) میں بھی اچھی طرح پڑھتا ہے تو مُخْلِص ہی ہے۔ (مرآۃ المناجیح ج ۷ ص ۱۴۰)

ایم ایس ری نماز میں بھی قواعدِ تجوید کی رعایت کرے

پٹھے پٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ تنہائی میں ہوں یا اسلامی بھائیوں کے درمیان، دونوں جگہ عمل کو یکساں انداز میں کرنے کی خوب کوشش کریں۔ مثلاً جس خُشُوع و خُضُوع سے لوگوں کے سامنے نماز پڑھتے ہیں وہی انداز

اکیلے میں بھی قائم رکھیں، امام صاحب کو چاہئے کہ جس طرح بھری (یعنی بلند آواز والی قراءت کی) نمازوں میں قواعدِ تجوید کی رعایت کرتے ہیں، ہرّی (یعنی آہستہ قراءت والی) نمازوں میں بھی یہی کریں۔ نیز ہم جو کام لوگوں کے سامنے کرنا پسند نہیں کرتے تنہائی میں بھی نہ کیا کریں۔ شفیعُ اَلْمَدِیْنِیْنِ، انیسُ الغریبِیْنِ، سرانُ السالکِیْنِ صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ مُبِیْن ہے: ”جو کام لوگوں کے سامنے کرنا پسند کرتے ہو وہ تنہائی میں بھی نہ کیا کرو۔“ (الْجَامِعُ الصَّغِیْرُ لِلصُّیُوطِ ص ۴۸۷ حدیث ۷۹۷۳)

بچا مجھ کو شیطان کی مکاریوں سے

خدا بہر حیدر ریاکاریوں سے

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زور دیا کہ لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ نیکیاں چھپانیے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! کاش! یہ سعادت مل جائے کہ ہم اپنی نیکیوں کو بھی اُسی طرح چھپائیں جس طرح اپنے گناہوں کو چھپاتے ہیں اور بس اسی کو کافی سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری نیکیاں جانتا ہے۔ بالخصوص پوشیدہ نیکی کرنے کے بعد نفس کی خوب نگرانی کی جائے کیوں کہ ہو سکتا ہے یہ عبادت ظاہر کرنے کی حرص نفس کے اندر جوش مارے اور وہ کچھ اس طرح پھنسانے کی ترکیب کرے کہ اپنی یہ عبادت لوگوں پر ظاہر کر دے کہ اس طرح نیکیاں چھپائے رکھنے سے جب لوگوں کو تیرے مقام و مرتبے کا علم ہی نہیں ہوگا تو وہ بے چارے تیری پیروی سے محروم رہ جائیں گے، ایسے میں تو لوگوں کا مقتدا (یعنی پیشوا اور ہنما) کیسے بنے گا؟ تیرے ذریعے نیکی کی دعوت کیسے عام ہوگی؟ وغیرہ۔ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ سے استقامت و ثوابت قدمی کی دُعا کرنی چاہئے اور اپنے عمل کے بدلے میں ملنے والی جنت کی عظیم الشان دائمی نعمت یاد کرنی چاہئے۔ خود کو ڈرانا چاہئے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذریعے اس کے بندوں سے اجر (یعنی بدلے) کا طالب ہوتا ہے اُس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دوسروں کے سامنے اپنا عمل ظاہر کرنے کی وجہ سے وہ ان کے نزدیک تو محبوب (یعنی پیارا) ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُس کا مقام و مرتبہ گر جائے! تو کہیں اس طرح میرا عمل بھی ضائع نہ ہو جائے! پھر نفس کو اس طرح سمجھائے کہ میں کس طرح اس عمل کو لوگوں کی تعریف کے بدلے بیچ دوں وہ تو خود عاجز و لاچار ہیں نہ تو وہ مجھے رِزق دے سکتے ہیں اور نہ ہی موت و حیات کے مالک ہیں۔

پوشیدہ عمل افضل ہے! پوشیدہ عمل کے فضائل پر بھی غور کرے جیسا کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ دینیۃ، افلاک صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: ظاہری عمل کے



فَوَافِقُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

مقابلے میں پوشیدہ عمل افضل ہے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۵ ص ۳۷۶ حدیث ۷۰۱۲)

ایسا شخص کہ جس کی پیروی کی جاتی ہو وہ لوگوں کو رغبت دلانے کی نیت سے ایسا عمل ظاہر کر سکتا ہے جب کہ اس اظہار میں ریا کی آمیزش (آ۔ے۔ زش) نہ ہو۔ اس طرح اخلاص کے ساتھ عمل کے اظہار سے وہ ثواب عظیم کا حقدار ہے۔ چنانچہ ایک حدیث پاک میں

عمل کے اظہار
کی ایک صورت

ہے: جب علانیہ عمل کی پیروی کی جائے تو وہ (ظاہر کیا جانے والا عمل) چھپ کر کئے جانے والے عمل سے افضل ہے۔ (ایضاً)

اپنا پوشیدہ عمل تحدیثِ نعمت یاد دوسروں کی رغبت کے لئے ظاہر کرنے سے پہلے خوب اچھی طرح غور کر لینے کی حاجت ہے کہ کہیں یہ شیطان کی چال تو نہیں! کہیں میں ریا

عاجزی کی انتہا

کاری میں تو نہیں جا پڑوں گا۔ اس ضمن میں ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللَّهُ الْعَمِین کی ایک ساری بے مثال ہے چنانچہ حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَعْدِی فرماتے ہیں: میں نے جس قدر اعمال ظاہر کر کے کئے ہیں، اُن کو نہ ہونے کے برابر سمجھتا ہوں کیونکہ جب لوگ دیکھ رہے ہوں اُس وقت اخلاص کا باقی رکھنا ہم جیسوں کی قدرت سے باہر ہے۔

(تَنْبِیْہُ الْمُفْتَزِّین ص ۲۶)

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَالِی لکھتے ہیں: کسی زمانے میں بصرے کی ہر گلی سے ذکرِ الہی اور تلاوتِ قرآنِ کریم کی تلاوت کی آوازیں بلند ہوتی تھیں اور اس طرح لوگوں کو ذکر و آذکار کی رغبت ملتی تھی۔ اِثْقَاتًا

بصرے کی ہر گلی سے
تلاوت کی آواز آتی تھی

اُس زمانے میں کسی عالم صاحب نے ”ریا کی باریکیوں“ کے بارے میں ایک رسالہ تحریر فرمایا، تو تمام لوگوں نے بلند آواز سے ذکر و تلاوت کرنا بند کر دیا۔ اس پر کئی لوگوں نے کہا: کاش! ان عالم صاحب نے یہ رسالہ نہ لکھا ہوتا!

(کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۶۹۲)

اب تو نہ کہے ہوئے عمل میں
بھی ریا کاری کی جاتی ہے

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عنہ فرماتے ہیں: ہم نے پہلے تو لوگوں کو اس حالت میں پایا تھا کہ وہ اُن نیکیوں میں ریا کرتے تھے جو وہ کرتے تھے اور اب لوگوں کی یہ حالت ہے کہ وہ اُن باتوں میں

ریا کرتے ہیں جو وہ نہیں کرتے۔ (تَنْبِيْهُ الْمُغْتَرِبِينَ ص ۲۵) یعنی پہلے لوگ مخلوق کو راضی کرنے کے لئے نیک کام کرتے تھے اور اب نیک کام بھی نہیں کرتے بلکہ نیکیوں کی صورت بنا کر اس کا یقین دلانا چاہتے ہیں کہ وہ نیک کام کرتے ہیں پس یہ پہلے کے ریا کاروں سے بھی بدتر ہیں۔

نیکیاں چُھپ کر کریں ایسی ہدایت دے خدا

ہم کو پوشیدہ عبادت کی تُو لذت دے خدا

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

﴿نواں علاج﴾ صِرْف اچھی صُحْبَت میں رہنے

اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں اور عاشقانِ رسول کی صُحْبَت اگر نصیب ہو جائے تو عین سعادت ہے، اُن کے قُرب اور اُن کی طرف سے وقتاً فوقتاً ملنے والی نیکی کی دعوت کی بَرَکت سے دیگر فوائد کے ساتھ ساتھ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ریا کاری کا علاج بھی ہوتا رہے گا۔ یہ یاد رہے کہ صِرْف و صِرْف اچھی صُحْبَت اختیار کرنی چاہئے جبکہ بُرے لوگوں کے سائے سے بھی بھاگنا چاہئے۔ مکی مدنی سلطان، رَحْمَتِ عالمِیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اچھے اور بُرے مُصاحب کی مثال، مُشک (یعنی کستوری) اُٹھانے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، کستوری اُٹھانے والا تمہیں تحفہ دے گا یا تم اُس سے خریدو گے یا تمہیں اُس سے عمدہ خوشبو آئے گی، جبکہ بھٹی دھونکنے والا یا



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

تمہارے کپڑے جلانے کا یا تمہیں اُس سے ناگوار پُو آئے گی۔ (صحیح مُسلم ص ۴۱۴ حدیث ۲۶۲۸)

چنگے بندے دی صُحبت یا روجیویں دکان عطاراں سودا بھاویں مل نہ لے جلتے آن ہزاراں

بُرے بندے دی صُحبت یا روجیویں دکان لوہاراں کپڑے بھاویں گنج گنج پئے چنگاں بئین ہزاراں

(یعنی اچھے شخص کی صحبت عطار (یعنی عطر فروش) کی دکان کی طرح ہے کہ جہاں سے آدمی کچھ نہ بھی خریدے مگر اُسے خوشبو تو آ ہی جاتی ہے اور بُرے شخص کی صحبت لوہار کی دکان کی مثل ہے، جہاں اپنے کپڑوں کو جتنا بھی سمیٹ کر رکھیں، چنگاریاں اُس تک پہنچ ہی جاتی ہیں)

صُحبت کے فوئی اثرات کی مثالیں: بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہر صُحبت اپنا اثر ضرور رکھتی ہے، مثلاً اگر آپ کی ملاقات کسی ایسے اسلامی بھائی سے ہو، جس کی آنکھوں میں اپنے کسی

عزیز کی موت کی وجہ سے غمی ہو، چہرے پر آٹا غم خوب نمایاں ہوں اور لہجے سے اُداسی جھلک رہی ہو تو اُس کی یہ حالت دیکھ کر کچھ دیر کے لئے آپ بھی غمگین ہو جائیں گے۔ اور اگر آپ کو کسی ایسے اسلامی بھائی کے پاس بیٹھنے کا اتفاق ہو جس کا چہرہ کسی کامیابی کی وجہ سے خوشی سے دَمک رہا ہو، لبوں پر مسکراہٹ کھیل رہی ہو اور اُس کی باتوں سے مَسرّت کا اظہار ہو رہا ہو تو خواہی بخواہی آپ بھی کچھ دیر کے لئے اُس کی خوشی میں شریک ہو جائیں گے۔

اچھی بُری صُحبت کے اثرات: اسی طرح اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کی صُحبت اختیار کرے گا جو فکرِ آخرت سے نیکر غافل ہوں اور گناہوں کے ارتکاب میں کسی قسم کی جھجک محسوس نہ

کرتے ہوں تو غالب گمان ہے کہ وہ بھی بہت جلد اُنہی کی مانند ہو جائے گا اور اگر کوئی آدمی عاشقانِ رسول کی صُحبت اختیار کرے جن کے دل فکرِ مدینہ سے معمور ہوں، وہ دن رات آخرت کی فلاح (یعنی کامیابی) کے لئے اپنی اصلاح کی کوشش میں مصروف رہتے ہوں، اُن کی آنکھیں اللہ تعالیٰ کے خوف سے روتی ہوں، تو بہت اُمید ہے کہ یہی کیفیات اُس شخص کے دل میں بھی سرایت (یعنی اثر) کر جائیں۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۱۰۰

نیکی کی دعوت کی ضرورت

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

بُری صُحبتوں سے بچا یا الہی

بنا مجھ کو اچھا بنا یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی
ہم نے اپنے اسلامی بھائیو! اچھی اچھی مدنی صحبت پانے کے لئے آپ کو پریشان ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں، تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اس کی برکت سے ان شاء اللہ

عَزَّوَجَلَّ اعلیٰ اخلاقی اوصاف غیر محسوس طور پر آپ کے کردار کا حصہ بنتے چلے جائیں گے۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہیے کہ وہ اپنے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرے اور سنتوں کی تربیت کے

مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھر سفر کرے۔ ان مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے سابقہ طرزِ زندگی پر غور و فکر کا موقع ملے گا اور دلِ عاقبت کی بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا، جس کے

نتیجے میں گناہوں کی کثرت پر غم امت ہوگی اور توبہ کی سعادت ملے گی۔ عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فُحش کلامی اور فُضول گوئی کی جگہ لبِ پر دُرود پاک کا وِرد ہوگا اور زبانِ تلاوتِ قرآن اور ذکر و نعت کی عادی بن جائے گی، غصے کی جگہ نرمی، بے صبری کی جگہ صبر و تحمل، تکبر کی جگہ عاجزی اور احترامِ مسلم کا جذبہ ملے گا۔

دنیاوی مال و دولت کے لالچ سے پیچھا چھوٹے گا اور نیکیوں کی حرص ملے گی، اَلْغَرَضُ بار بار راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو جائے گا، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اسلامی بہنوں کو بھی چاہئے کہ اپنے شہر میں

ہونے والے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کریں۔

مكة المكرمة

مدينة المنورة

100

جنة البقیع

مكة المكرمة



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی (عبدالرزاق)

دُلاورِ ناک کے مَرَض سے نجات

آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بَرَکت سے مَنلو ایک
مَدَنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ مُراد آباد (یوپی، ہند) کے ایک اسلامی
بھائی کی تحریر کا خلاصہ ہے: تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“

کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں گناہوں کے سَمُندر میں غرق تھا۔ نمازوں سے دُوری، فیشن پرستی اور بے حیائی
کی کُھوستوں میں جکڑا ہوا ہونے کے سبب میری زندگی کے ایام جو کہ یقیناً انمول ہیرے ہیں غفلت کی نذر تھے۔ رُوحانی
امراض کے علاوہ میں جسمانی امراض میں بھی گرفتار تھا، چنانچہ مجھے ناک کی ہڈی بڑھ جانے کے ساتھ ساتھ دل کی
بیماری بھی تھی، جس کی وجہ سے میں کافی اذیت کا شکار رہتا تھا۔ بالآخر عصیاں کی تاریک رات کے سیاہ بادَل
چھٹے۔ ہوا یوں کہ مجھے دعوتِ اسلامی کے تحت سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر کرنے والے مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت
نصیب ہوئی، عاشقانِ رسول کی صُحبت کی بدولت میری زندگی کے اندر مَدَنی انْقلاب برپا ہو گیا اور میں نے تمام سابقہ
گناہوں سے توبہ کر کے اپنے آپ کو سُنّتوں کے راستے پر ڈال دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ بَرَکت بھی نصیب ہوئی کہ مَدَنی
قافلے سے واپسی پر میری ناک کی بڑھی ہوئی دُست ہو چکی تھی اور کچھ دنوں کے بعد میرا دل کا
مَرَض بھی ختم ہو گیا۔

دل میں گرز دہوڑ سے رُخ دزد دہو پاؤ گے فرحتیں قافلے میں چلو

بہ شفا ہی شفا، مرجا! مرجا! آ کے خود دیکھ لیں، قافلے میں چلو (وسائلِ بخشش ص ۶۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے معاشرے کے ایک بگڑے ہوئے فرد کو جب مَدَنی قافلے میں سفر

کی سعادت اور اس دوران عاشقانِ رسول کی صُحبت میسر آئی تو اُن کی اصلاح کے بھی اسباب ہوئے اور بِقُضائِہِ تَعَالٰی وہ



فَوَافِقُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمعہ رُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی خفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

جسمانی بیماریوں سے بھی صحت یاب ہوئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُن کی ناک کی بڑھی ہوئی ہڈی بھی دُرست ہوئی اور دل کے مُہلک مَرَض سے بھی انہیں نجات ملی۔ ضَمَنُ ثَوَابِ کَمَانِے کی نیت سے دل کے علاج کا ایک مَدَنی نُسخہ حاضرِ خدمت کرتا ہوں۔ چنانچہ

عجوبہ کھجور کی گٹھلی سے دل کا علاج

ایک مقامی اخبار کے ”کالم“ میں دیئے ہوئے ایک واقعے کو بِالتَّصَرُّفِ عَرَض کرتا ہوں: 84 سالہ ایک بہت بڑے سابق فوجی افسر کا بیان ہے کہ 56 سال کی عمر میں مجھے دل کا عارضہ لاحق ہوا، میں اپنے مَرَض کو خفیہ رکھنا چاہتا تھا کیوں کہ اس کے

اظہار سے میرے فوجی کیریئر پر زبرد پڑ سکتی تھی چنانچہ میں ڈاکٹری علاج سے کترار ہا تھا۔ ایسے میں مجھے کسی صاحب نے بتایا کہ مدینہ منورہ رَاَدَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا کی مشہور کھجور ”عجوبہ“ کی گٹھلیاں باریک پس کر اُس کا پوڈر (یعنی سُفوف) روزانہ صبح آدھی چمچ پانی کے ساتھ نگل لیجئے۔ میں نے اُس مَدَنی نسخے پر عمل کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ حیرت انگیز طور پر میری صحت میں بہتری آگئی۔ یہ نسخہ وہ (2010-12-23 کے اخبار کے مطابق) آج بھی استعمال کر رہے ہیں اور شاید اسی کی بَرَکت سے 84 سال کی عمر میں بھی وہ نہ صرف صحت مند اور روزمرہ کے کاموں میں مُتَحَرِّک (ACTIVE) ہیں بلکہ اُن کا دل بھی جوانوں کی طرح مضبوط ہے۔ اُسی اخباری کالم میں یہ بھی ہے کہ 1995ء میں پاکستان کی ایک مشہور ترین شخصیت کوڈاکٹروں نے بتایا کہ آپ کے دل کی تین نالیاں بند ہو چکی ہیں۔ اس پر انہوں نے انجیوپلاستی (Angioplasty) کروانے کیلئے لندن جانے کا فیصلہ کیا۔ میں نے (یعنی مذکورہ سابق فوجی افسر نے) انہیں بھی یہ مَدَنی نسخہ بتایا اور مشورہ دیا کہ آپ 30 دن تک یہ علاج کر لیجئے، اگر فائدہ نہ ہو تو بے شک انجیوپلاستی کروا لیجئے۔ چنانچہ انہوں نے یہ مَدَنی نسخہ لیا اور اس کا استعمال شروع کر دیا، ایک مہینے کے بعد یہ لندن گئے، وہاں انہوں نے دنیا کے ایک نامور کارڈیالوجسٹ (یعنی ماہرِ امراضِ قلب) سے رابطہ کیا، اُس نے ان کے ٹیسٹ کرائے اور ٹیسٹوں کے نتائج دیکھ کر انہیں بتایا آپ کا دل مکمل طور پر ٹھیک ہے، آپ کو کسی قسم



(ابوبلی)

فَوَمانِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کے علاج کی ضرورت نہیں۔ انہوں نے اپنے پُرانے ٹیسٹ کی رپورٹس اُس کے سامنے رکھ دیں، اُس نے دونوں ٹیسٹ میچ کیے اور یہ ماننے سے انکار کر دیا کہ یہ دونوں ٹیسٹ ایک ہی شخص کے ہیں۔ قصہ مختصر وہ واپس پاکستان آئے اور انہوں نے اس مدنی نسخے کو اپنا معمول بنالیا۔ 2009ء میں انہوں نے دوبارہ ٹیسٹ کروائے، پرانے ٹیسٹ کی رپورٹس ملا کر دیکھی اور اس کے بعد یہ بتا کر حیران کر دیا کہ 1995ء سے لے کر 2009ء تک اُن کے دل میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں آیا، ان کا دل مکمل طور پر صحت مند ہے۔ وہ یہ مدنی نسخہ آج بھی استعمال کر رہے ہیں اور اپنے بے شمار دوستوں کو بھی کروا رہے ہیں۔

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے

اُٹھالے جائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے (ذوقِ نعت)

مدنی انعامات

دعوتِ اسلامی نے اس پُر فتن دور میں ”نیک بننے کا نسخہ“ بنام ”مدنی دینۃ انعامات“ بصورتِ سوالاتِ عنایت فرمایا ہے۔ اسلامی بھائیوں کیلئے

72، اسلامی بہنوں کیلئے 63 اور طلبہٴ علم دین کیلئے 92، دینی طالبات کیلئے 83 اور مدنی مٹوں اور مٹیوں کیلئے 40 اور خصوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 مدنی انعامات ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلبہ وغیرہ مدنی انعامات کے مطابق عمل کر کے روزانہ سونے سے قبل (یا کسی بھی مناسب وقت پر) ”فکرِ مدینہ“ یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر مدنی انعامات کے ”جیسی سائز رسالے“ میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان مدنی انعامات کو اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دور ہوتی چلی جاتی ہیں اور اس کی برکت سے پابندِ ستم بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے گڑھنے کا ذہن بنتا ہے۔ بارگزارِ مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا رسالہ حاصل کیجئے اور روزانہ فکرِ مدینہ (یعنی اپنا محاسبہ) کرتے ہوئے اُس میں دیئے گئے خانے پُر کیجئے اور ہجری سن کے مطابق ہر مدنی ماہ

﴿عَامِلِينَ مَدَنِيَّاتٍ﴾
﴿لَهُنَّ بَشَارَتٌ عَظِيمٌ﴾
﴿بَابُ الْإِسْلَامِ سُنْدُهِ پَاسْتَانِ﴾ کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح حَلْفِیَّہ (یعنی قسمت ہوتے ہیں اس کا اندازہ اس مَدَنی بہار سے لگائیے، چُنانچہ حیدرآباد میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرنے والے کس قدر خوش

مقام کھا کر) بیان ہے کہ ماہِ رَجَبُ المَرْجَبُ ۱۴۲۶ھ کی ایک شب مجھے خواب میں **مصطفیٰ جانِ رحمت** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت کی عظیم سعادت ملی۔ لہٰذا مبارکہ کو جُنُوش ہوئی اور رحمت کے پھول جھڑنے لگے، الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: **جو اس ماہ روزانہ پابندی سے مَدَنی انعامات سے مُتَعَلِّق فکرِ مدینہ کرے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفرت فرما دیگا۔**

مَدَنی انعامات کی بھی مرحبا کیا بات ہے

قُرب حق کے طالبوں کے واسطے سوغات ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

﴿سوال علاج﴾ اور ادو وظائف کا معمول بنا لیجئے

پیارے اسلامی بھائیو! ریاکاری سے بچنے کے لئے بیان کردہ مُعَالَجَات کے ساتھ ساتھ حسبِ توفیق اوّل
آخر ایک بار درودِ شریف کے ساتھ 8 روحانی علاج بھی کیجئے، جن سے ریاکاری کے وِشُو سے دور ہوں گے۔

﴿۱﴾ روزانہ یہ دعائیں بار پڑھ لیجئے اللہ عَزَّوَجَلَّ چھوٹی بڑی ہر طرح کی ریادوں پر رکھے گا۔ دعا یہ ہے: ”اللَّهُمَّ إِنِّي



فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ،^۱

﴿۲﴾ جب بھی دل میں ریاکاری کا خیال آئے تو ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ ایک بار پڑھنے کے بعد اُلٹے کندھے کی طرف تین بار ٹھوٹھو کر دیجئے۔

﴿۳﴾ روزانہ دس بار ”أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ“ پڑھنے والے پر شیطان سے حفاظت کرنے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے۔

﴿۴﴾ سورۃ الاخلاص گیارہ بار صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے) پڑھنے والے پر اگر شیطان مع لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے تو نہ کر سکے جب تک کہ یہ (پڑھنے والا) خود نہ کرے۔ (الوظیفۃ الکریمہ ص ۲۱)

﴿۵﴾ سورۃ الناس پڑھ لینے سے بھی وُشُو سے دور ہوتے ہیں۔

﴿۶﴾ مُفَسِّرِ شَهِيرِ حَكِيمِ الْأُمّتِ مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ الْعَالَمِینِ فرماتے ہیں: ”صوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللَّهُ السَّلَامُ فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح شام اکیس اکیس بار ”لا حول و لا قوۃ الا باللہ“ پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وسوسہ شیطانی سے بہت حد تک اٹھن میں رہے گا۔“

﴿۷﴾ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۲﴾ (پ ۲۷ الحلدید ۳) کہنے سے فوراً وُشُو سہ دور ہو جاتا ہے۔

﴿۸﴾ سُبْحَنَ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ، ﴿۱﴾ اِنْ يَشَاءُ يُدْهِبْكُمْ وَيَأْتِ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ ﴿۲﴾ وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ﴿۳﴾

(پ ۱۳ ابراہیم آیت ۱۹، ۲۰) کی کثرت اسے یعنی وُشُو سے کو جڑ سے قُطع کر (یعنی کاٹ) دیتی ہے۔ (مُلَخَّص از فتاویٰ رضویہ)

۱۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جان بوجھ کر تیرا شریک ٹھہرانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور لاعلمی میں ایسا عمل کرنے پر تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَسْخَضَ كَيْ نَاكِ خَاكٍ أَلُوْدُ هُوَ جَسَدُكَ بِأَسْمِ مِيرَاذُ كَرِهَ وَهُوَ رُوْدُ بَاكٍ نَهْ بِرُحْمَةٍ - (حاکم)

تُوبُوا إِلَى اللَّهِ! أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

عبادت کی تعریف
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی ریاکاری کا بیان کیا گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ریاکاری عبادت میں کی جاتی ہے لہذا عبادت کی تعریف بھی عرض کرتا ہوں، پھر مزید نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عبادت کی اقسام اور کچھ نیت کے متعلق بھی عرض کرنے کی نیت ہے۔

عبادت کی تعریف بیان کرتے ہوئے علماء کرام فرماتے ہیں: کسی کو عبادت کے لائق سمجھتے ہوئے اُس کی کسی قسم کی تعظیم کرنا ”عبادت“ ہے اور اگر عبادت کے لائق نہ سمجھیں تو وہ محض (یعنی صرف) تعظیم ہوگی عبادت نہیں کہلائے گی، جیسے نماز میں ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا عبادت ہے لیکن ہاتھ باندھنے کا یہی عمل بارگاہ رسالت میں سنہری جالیوں کے روبرو ہو، یا صلوٰۃ و سلام پڑھنے میں ہو، کسی بزرگ کی تشریف آوری کے موقع پر ہو، تبرکات کی زیارت کرتے ہوئے ہو، کسی ولی اللہ کے مزار شریف کے سامنے ہو، اپنے پیر صاحب، اُستاد یا ماں باپ وغیرہ کے لئے ہو تو یہ عبادت نہیں فقط تعظیم ہے۔

رضائے رب الانام
عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے اور یہ رضائے رب الانام عَزَّوَجَلَّ کیلئے کئے جانے والے ہر کام کو محیط (یعنی گھیرے ہوئے) ہے، جیسا کہ فتاویٰ رضویہ جلد 29 میں غَمَزُ الْعُيُونِ اور رَدُّ الْمُحْتَار کے حوالے سے لکھا ہے: ”عبادت وہ ہے کہ جس کے کرنے پر ثواب دیا جاتا ہے اور وہ

ثواب کی نیت پر موقوف ہوتی ہے۔“ تاج العروس میں نقل کیا: ”عبادت وہ فعل ہے جس کے کرنے پر رب راضی ہوتا ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ ج 29 ص 647، 648) مُقَرَّر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ کی تحریر کا خلاصہ ہے: جو بھی کام رب عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کے لئے کیا جائے عبادت ہے۔

(مُلَخَّصٌ از تفسیرِ نعیمی ج 1 ص 77)

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۱۰۸

نیکی کی دعوت کی ضرورت

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

قبولیتِ عمل کی شرائط

مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صَفْحَہ 529 پر پارہ 15 سُورَةُ بَنِي إِسْرَٰءِیل کی اُنیسویں آیت کریمہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ
مَشْكُورًا ①۹

ترجمہ کنز الایمان: اور جو آخرت چاہے اور اُس کی سی
کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشش ٹھکانے
لگی۔

اس آیت کریمہ کے تحت صدرُ الفاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: عمل کی قبولیت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں: (۱) طالبِ آخرت ہونا یعنی نیت نیک (اچھی نیت ہو) (۲) سعی (کوشش) یعنی عمل کو یا ہمت نام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا (۳) ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے

(خزائن العرفان ص ۵۵۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بِطَقْلِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بُری نیتوں سے نجات اور اچھی اچھی نیتوں کی عادات نصیب ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

108

جنة
الباقيعمكة
المكرمة

عمل کا دار و مدار نیت پر ہے قرآن کریم کے بعد سب سے زیادہ معتبر کتاب بخاری شریف ہے، اس دینہ کی سب سے پہلی حدیث پاک ہے: **إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ** یعنی

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری ج ۱ ص ۶ حدیث ۱) اس حدیث پاک کے بارے میں شارح بخاری حضرت مفتی شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اس حدیث کا یہ مطلب ہوا کہ اعمال کا ثواب نیت ہی پر ہے، بغیر نیت کسی ثواب کا استحقاق (یعنی حقدار) نہیں۔ (نزہۃ القاری ج ۱ ص ۱۷۲)

اچھی نیتوں کے متعلق 2 فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 853 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جہنم میں

لے جانے والے اعمال“ صفحہ 173 تا 174 سے اچھی نیتوں کے فضائل پر دو فرامین مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سَلَّمَ ملاحظہ فرمائیے: ﴿1﴾ نیت سب سے افضل عمل ہے۔ (الْجَامِعُ الصَّغِيرُ ص ۸۱ حدیث ۱۲۸۴) ﴿2﴾ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کرے گی۔ (الْجَامِعُ الصَّغِيرُ ص ۵۵۷ حدیث ۹۳۲۶)

نیت کسے کہتے ہیں نیت، دل کے پختہ ارادے کو کہتے ہیں خواہ وہ کسی چیز کا ہو۔ اور شریعت میں (نیت) عبادت کے ارادے کو کہتے ہیں۔ (نزہۃ القاری ج ۱ ص ۱۶۹)

مباح کا اچھی نیت سے عبادت ہو جاتا ہے بہت سارے کام مباح ہیں، مباح اُس جائز عمل یا فعل (یعنی کام) کو بولتے ہیں جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو یعنی ایسا کام کرنے سے نہ ثواب ملے نہ گناہ۔ مثلاً کھانا پینا، سونا، ٹہلنا، دولت اکٹھی کرنا، تحفہ دینا، عمدہ یا زائد لباس

پہننا وغیرہ کام مباح ہیں۔ اگر تھوڑی سی توجہ دی جائے تو مباح کام کو عبادت بنا کر اُس پر ثواب کمایا جاسکتا ہے، اس کا



فَرَمَانُ مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

طریقہ بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ہر مباح (یعنی ایسا جائز عمل جس کا کرنا نہ کرنا یکساں ہو) نیتِ حَسَن (یعنی اچھی نیت) سے مُسْتَحَب ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مَخْرُجہ ج ۸ ص ۵۲) فقہائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: مباحات (یعنی ایسے جائز کام جن پر نہ ثواب ہونہ گناہان) کا حکم الگ الگ نیتوں کے اعتبار سے مختلف ہو جاتا ہے، اس لئے جب اس سے (یعنی کسی مباح سے) طاعات (یعنی عبادات) پر قُصُوّت حاصل کرنا یا طاعات (یعنی عبادات) تک پہنچنا مقصود ہو تو یہ (مباحات یعنی جائز چیزیں بھی) عبادات ہوں گی مثلاً کھانا پینا، سونا، حصولِ مال اور وظیٰ کرنا۔ (ایضاً ج ۷، ص ۱۸۹، زَلَّ الْمُحْتَار ج ۴ ص ۷۵)

مباح کام میں چھ نیتیں
کرنے والے نقصان میں ہیں

اگر کوئی مباح کام بُری نیت سے کیا جائے تو بُرا ہو جائے گا اور اچھی نیت سے کیا جائے تو اچھا اور کچھ بھی نیت نہ ہو تو مباح رہے گا اور قیامت کے حساب کی دُشواری و ریش ہوگی۔ لہذا عقلمند وہی ہے کہ ہر مباح کام میں کم از کم ایک آدھ اچھی نیت کر ہی لیا کرے، ہو سکے تو زیادہ نیتیں کرے کہ جتنی اچھی نیتیں زیادہ ہوں گی اتنا ہی ثواب زیادہ ملے گا۔ نیت کا یہ بھی فائدہ ہے کہ نیت کرنے کے بعد اگر وہ کام کسی وجہ سے نہ کر سکا تب بھی نیت کا ثواب مل جائے گا جیسا کہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: نَبِیُّہُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (الْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ لِلطَّبْرَانِی ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

نیت نہ کرنے کے نقصان اور
کرنے کے فائدے کی روایت

مُحَقِّق عَلَی الْاِطْلَاق، خَاتِمُ الْمُحَدِّثِیْنَ، حضرت عَلَامہ شیخ عبدالحق مُحَدِّث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: روایت میں آیا ہے، جب فرشتے بندوں کے اعمال ناموں کو آسمانوں پر لے کر جاتے اور دربارِ الہی

۱ یعنی میاں بیوی کا ”ملاپ“



فَوَاصِلُ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

میں پیش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **الَّذِي تِلْكَ الصَّحِيفَةُ** یعنی ”اس نامہ اعمال کو پھینک دو، اس نامہ اعمال کو پھینک دو۔“ فرشتے عرض کرتے ہیں: یا اللہ! تیرے اس بندے نے جو نیک اعمال کیے ہیں ان کو ہم نے دیکھ کر اور سُن کر لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ **لَمْ يُرِدْ وَجْهِي** یعنی ”اس بندے نے ان اعمال میں میری رضا کی نیت نہیں کی تھی“ اس لیے یہ میرے دربار میں مقبول نہیں۔ پھر ایک دوسرے فرشتے کو اللہ تعالیٰ یہ حکم فرماتا ہے کہ **اُكْتُبْ لِفُلَانٍ كَذَا وَكَذَا** یعنی ”فُلاں بندے کے نامہ اعمال میں فُلاں فُلاں عمل لکھ دے۔“ فرشتے عرض کرتا ہے: ”یا اللہ! یہ عمل تو اس بندے نے نہیں کیا!“ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: گو اس نے یہ عمل نہیں کیا مگر اس کی نیت تو اس عمل کے کرنے کی تھی اس لیے میں اس کی نیت پر اس کو اس عمل کا اجر دوں گا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۳۵۶ رقم ۲۵۴۸ وغیرہ) حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی مزید فرماتے ہیں: حدیث مبارکہ میں یہ بھی آیا ہے، **نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ** یعنی ”مومن کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ ج ۶ ص ۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲) ظاہر ہے کہ نیک عمل پر تو ثواب اُسی وقت ملے گا جب کہ نیت اچھی ہو اور اگر نیت بُری ہو تو نیک عمل پر کوئی ثواب ہی نہیں، مگر اچھی نیت پر تو بہر حال ثواب ملے گا خواہ عمل کرے یا نہ کرے۔ اس لیے کہ مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ اسی لیے بعض بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین نے فرمایا ہے ۔

ہر کرا اندر عملِ اخلاص نیت

در جہاں از بندگانِ خاص نیت

یعنی جس کے عمل میں اخلاص نہیں وہ دُنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندوں میں سے نہیں ہے۔

ہر کرا کار از برائے حق بُود

کارِ او پیوستہ بارونق بُود

یعنی جس کا عمل رضائے ربِّ کَم یُؤَل کے لیے ہوتا ہے ہمیشہ اُس کا عمل بارونق رہا کرتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات ج ۱ ص ۳۹)



فَوَاقِنْ صُحُفًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زُور دیا کہ لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اچھی نیت اچھا اور بُری نیت بُرا پھل لاتی ہے۔ بلکہ بسا اوقات بُری نیت کا بُرا

پھل ہاتھوں ہاتھ ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس ضمن میں دو حکایات پیش خدمت ہیں چنانچہ

۱۔ انوکھی گائے حضرت سیدنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ایک بادشاہ ایک بار اپنی سلطنت کے دورے پر نکلا۔ اس دوران ایک شخص کے پاس اُس کا قیام ہوا،

(میزبان بادشاہ کو جانتا تھا) میزبان نے شام کو اپنی گائے کو دوہا تو بادشاہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اُس سے 30 گایوں کے برابر دودھ نکلا! اُس نے دل ہی دل میں وہ انوکھی گائے چھین لینے کی بُری نیت کر لی۔ دوسرے روز شام کو اُس گائے سے آدھا دودھ نکلا، بادشاہ نے جب تعجب کا اظہار کیا تو میزبان کہنے لگا: ”بادشاہ نے اپنی رعایا کے ساتھ ظلم کی نیت کی ہے جس کی خوشی سے آج دودھ آدھا ہو گیا ہے کہ جب بادشاہ ظالم ہو تو بُرکت ختم ہو جاتی ہے“ یہ حیرت انگیز انکشاف سُن کر بادشاہ نے انوکھی گائے ظلماً چھین لینے کی نیت ختم کر دی۔ چنانچہ دوسرے دن گائے نے پھر اتنا ہی دودھ دیا جتنا پہلے دیتا تھا۔ اس واقعے سے بادشاہ کو بہت عبرت حاصل ہوئی اور اُس نے اپنی رعایا پر ظلم کرنا بند کر دیا۔

(مُلَخَّصٌ اَزْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ ج ۶ ص ۵۳ رقم ۷۴۷۵)

۲۔ گنے کا ٹھنڈا میٹھاں ایران کے بادشاہوں کا لقب پہلے ”کسریٰ“ ہوا کرتا تھا جس طرح مضر کے تمام بادشاہ ”فرعون“ کہلاتے تھے۔ ایک بار ایک بادشاہ کسریٰ اپنے لشکر سے

بچھڑ کر کسی باغ کے دروازے پر جا پہنچا، اُس نے پینے کیلئے پانی مانگا تو ایک بچی گنے کا ٹھنڈا میٹھاں لے آئی۔ بادشاہ نے پیا تو بہت لذیذ تھا، اُس نے بچی سے استفسار کیا (یعنی پوچھا): کیسے بنائی ہو؟ اُس نے بتایا کہ اس باغ میں بہت اعلیٰ قسم کے گتوں کی پیداوار ہوتی ہے، ہم اپنے ہاتھوں سے گنے چوڑ کر رس نکال لیتے ہیں! بادشاہ نے ایک اور گلاس کی فرمائش کی، وہ لینے لگی، اس دوران بادشاہ کی نیت خراب ہو گئی اور اس نے طے کر لیا کہ میں یہ باغ زبردستی لے کر دوسرا



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

باغ ان کو دیدوں گا۔ اتنے میں وہ بچّی روتی ہوئی آئی اور کہنے لگی: ہمارے بادشاہ کی نیت خراب ہو گئی ہے۔ بادشاہ بولا: تمہیں اس کا کیسے علم ہوا؟ کہنے لگی: ”پہلے باسانی رس سُچڑ جاتا تھا لیکن اب کی بار خوب زور لگانے کے باؤجُو بھی میں رس نہ نکال سکی۔“ بادشاہ نے فوراً باغ چھیننے کی بُری نیت ترک کر دی اور کہا: ایک بار پھر جاؤ اور کوشش کرو۔ چنانچہ وہ گئی اور باسانی رس نکال کر لانے میں کامیاب ہو گئی۔

(حیلة الحيوان الكبرى ج ۱ ص ۲۱۶، المنتظم في تاريخ الملوك والامم لابن الجوزي ج ۱۶ ص ۳۱۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کسی سنت وغیرہ پر عمل کرنے کا موقع ہو اُس وقت دل میں نیت حاضر ہونی ضروری ہے۔ مثلاً کپڑے پہنتے وقت پہلے سیدھی آستین میں ہاتھ ڈالا، یا اُتارتے وقت اُلٹی آستین سے پہل کی، اسی طرح جوتے پہننے اُتارنے میں حسبِ عادت یہی ترکیب بنی یہ سب سنتیں ہیں مگر عمل کرتے وقت سنت پر عمل کی بالکل ہی نیت دل میں نہیں تھی تو یہ عمل ”عبادت“ نہیں، ”عادت“ کہلائے گا سنت کا ثواب نہیں ملے گا۔

نیت متعلق ایک معلوماتی فتویٰ دعوتِ اسلامی کے ماتحت چلنے والے ”دائرِ اِفْتاءِ اہلسنت“ کا نیت کے متعلق ایک معلوماتی فتویٰ ملاحظہ فرمائیے: بے شک بغیر نیت کے کسی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا بلکہ اس طرح یہ (بلا نیت کی جانے والی) عبادتیں ”عادتیں“ بن جاتی ہیں۔ کسی عمل خیر میں نیت کا مطلب یہ ہے کہ جو عمل کیا جا رہا ہے دل اس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو اور وہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا جا رہا ہو، اس نیت سے عبادت اور عادت میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس سے پتا چلا کہ دل کا مُتَوَجِّہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کی رضا پیش نظر ہونا ہی نیت ہے اور اسی سے عبادت اور عادت میں فرق ہوتا ہے لہذا اگر عبادت میں نیت کر لی جائے تو ثواب ملتا ہے اور اگر نیت نہ کی جائے تو عمل عادت بن جاتا ہے اور اس پر ثواب بھی نہیں ملتا جیسا کہ حضرت علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں: **النِّيَّةُ لُغَةً: الْقَصْدُ وَشَرْعًا تَوَجُّهُ الْقَلْبِ نَحْوَ الْفِعْلِ ابْتِغَاءَ لَوْجِهِ**

اللَّهُ وَالْقَصْدُ بِهَا تَمَيُّزُ الْعِبَادَةِ عَنِ الْعَادَةِ۔ یعنی نیت کے لغوی معنی ہیں: ”قصد و ارادہ“ اور شرعی معنی ہیں: جو عمل کرنے

لگے ہیں، دل کو اُس کی طرف مُتَوَجِّہ کرنا اور وہ عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کیا جا رہا ہو اور نیت سے ”عبادت“ اور ”عادت“ میں فرق کرنا مقصود ہوتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۹۴) لیکن اس کے ساتھ یہ یاد رہے کہ بہت سے اعمال ایسے ہیں کہ جن میں ہم محسوس

کرتے ہیں کہ یہ محض عادت کے طور پر کر رہے ہیں حالانکہ اس میں بھی ”عبادت کی نیت“ موجود ہوتی ہے اور اس کا احساس اس لئے کم ہوتا ہے کہ ابتداً بطور خاص جس قدر توجُّہ دی جاتی ہے وہ بار بار عمل کرنے کی وجہ سے برقرار نہیں رہتی۔ ہاں اگر

أَصْلًا (یعنی بالکل) ہی نیت کچھ نہ ہو تو اُس پر واقعی کوئی ثواب نہیں۔ وَاللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سپیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ہر مُباح کام (یعنی جائز کام جس کے کرنے میں نہ ثواب ہو نہ گناہ) ایک یا زیادہ نیتوں

کا اِجْتِمَاع (یعنی امکان) رکھتا ہے جس کے ذریعے وہ مُباح کام عمدہ عبادات میں سے ہو

جاتا ہے اور اس کے ذریعے بلند درجات حاصل ہوتے ہیں۔ وہ انسان کتنے بڑے نقصان میں ہے جو مُباح کاموں کو

اچھی نیتوں کے ذریعے ثواب والے کام بنانے کے بجائے جانوروں کی طرح غفلت سے بجالاتا اور خود کو ثوابوں سے

محروم رکھتا ہے۔ بندے کے لیے مناسب نہیں کہ کسی خطرے (یعنی ذہن میں آنے والے خیال) لُحْطے (لَحّ۔ ظے یعنی لمحے)

اور اُٹھائے جانے والے قدم کو حقیر یعنی غیر اہم جانے، کیوں کہ ان تمام کاموں کے بارے میں قیامت کے دن سؤل ہوگا

کہ کیوں کیا تھا؟ اور اس سے مقصود کیا تھا؟ یہ بات (یعنی مُباح کا اچھی نیت کے ذریعے عبادت بن جانا) صرف اُن مُباح اُمور

کے بارے میں ہے جن میں کراہت نہ ہو۔ اسی لیے نبی اکرم صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: حَلَالُهَا حِسَابٌ وَ

حَرَامُهَا عَذَابٌ۔ یعنی اس کے حلال میں حساب ہے اور حرام میں عذاب۔ (الْفِرْدَوْس بِمَأْثُورِ الْخُطَاب ج ۵ ص ۲۸۳ حدیث

۸۱۹۲) مزید فرماتے ہیں: جس کے دل میں آخرت کی بھلائیاں اُٹھی کرنے کا جذبہ ہوتا ہے اُس کیلئے اس طرح کی



فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (انہی)

نیتیں کرنا آسان ہوتا ہے البتہ جس کے دل میں دُنیوی نعمتوں کا غلبہ ہو اُس کے دل میں اس طرح کی نیتیں نہیں آتیں بلکہ کوئی یاد دلائے تب بھی اُس کے اندر اس قسم کی نیتوں کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا اور اگر نیت ہو بھی تو محض ایک خیال سا ہوتا ہے حقیقی نیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا!

(احیاء العلوم ج ۵ ص ۹۸)

و اِشْرَاقُ جَانِبَيْنِ بَهِیْ
نِیَّتِیْنِ کَرْنِی چاہئیں
بیٹ الخلا جانے میں بھی نیتیں کرنی چاہئیں ایک بُرگ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں ہر کام میں نیت پسند کرتا ہوں حتیٰ کہ کھانے، پینے، سونے اور بیٹ الخلا (یعنی لیٹرین) میں داخل ہونے کیلئے بھی۔

(احیاء العلوم ج ۵ ص ۹۸)

ایک صاحب چھت پر بال بنا رہے تھے، انہوں نے اپنی بیوی کو آواز دی کہ میری کنگھی لانا۔ عورت نے پوچھا: کیا آئینہ بھی لیتی آؤں؟ وہ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ پھر فرمایا: ہاں۔ کسی سُننے والے نے جواب فوراً نہ دینے کی وجہ دریافت کی تو فرمایا: میں نے ایک نیت کے ساتھ اپنی زوجہ کو کنگھی لانے کے لیے کہا تھا، جب انہوں نے آئینہ لانے کا پوچھا تو اُس وقت آئینے کے سلسلے میں میری کوئی نیت نہ تھی لہذا میں نے نیت بنانے کیلئے غور و فکر کیا، حتیٰ کہ اللہ تَعَالٰی نے مجھے نیت عنایت فرمائی اس پر میں نے کہہ دیا: ہاں۔ وہ بھی لے آئے۔

(قُوتُ الْقُلُوبِ ج ۲ ص ۲۷۴)

پہلے کے مسلمان باقاعدہ
علم نیت سیکھتے تھے
حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”جیسے سَلَف (یعنی پہلے کے مسلمان) علم حاصل کرتے تھے اسی طرح عمل کیلئے علم نیت بھی سیکھتے تھے۔“

(ایضاً ص ۲۶۸) حضرت سیدنا سہری سَقَطِی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہ نے فرمایا: ”خلوص نیت

کے ساتھ دو رکعتیں پڑھنا تیرے لیے ستر احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔“ یا یہ فرمایا کہ ”سات سو احادیث لکھنے سے بہتر ہے۔“ (ایضاً ص ۲۷۶) حضرت سیدنا ابن مبارک رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہ نے فرمایا: ”کئی چھوٹے عمل ایسے ہیں جن کو نیت بڑا عمل بنا دیتی ہے۔“

(ایضاً ص ۲۷۵)



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام و رُو پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

غار کا عابد! لوگوں کو دکھانے اور واہ واہ کروانے کی نیت سے کئے جانے والے پہاڑ جتنے بڑے بڑے اعمال بھی نامقبول ہوتے ہیں چنانچہ منقول ہے: بنی اسرائیل کے ایک عابد (یعنی عبادت کرنے والے) نے ایک غار میں چالیس برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ فرشتے اُس کے اعمال لے کر آسمانوں پر جاتے اور وہ قبول نہ کیے جاتے۔ فرشتوں نے عرض کی: ”اے ہمارے پروردگار تیری عزت کی قسم! ہم نے تیری طرف صحیح (اعمال) اٹھائے ہیں۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے میرے فرشتوں! تم نے سچ کہا، مگر (عبادت میں اُس کی نیت بُری ہوتی ہے) وہ چاہتا ہے کہ اس کا مقام (سب کو) معلوم ہو جائے (یعنی ریا و شہرت کا طلبگار ہے) (ایضاً ص ۲۶۴)

منقول ہے کہ ایک عَجَمی (یعنی غیر عربی شخص) چند آدمیوں (عربیوں) کے پاس سے گزرا جو بیٹھے مذاق اور چھیڑ چھاڑ میں مصروف تھے۔ (عربی کے جملے سن کر) وہ غریب سمجھا کہ یہ لوگ ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ کر رہے ہیں، اس نے حُسنِ نیت کے مطابق (یعنی اچھی نیت کے ساتھ) اُن کی طرح کہنا شروع کر دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اچھی نیت کی وجہ سے اُس عَجَمی کو بخش دیا۔ (ایضاً ص ۲۶۳)

نیت کی برکت مغفرت کی دلچسپ حکایت اچھی نیتیں کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ذہن حاضر رہے، جو اچھی نیتوں کا عادی نہیں ہے اُسے شروع میں بہ تکلف اس کی عادت پیٹھ پر کوڑے کھانا آسان ہے۔ بنانی پڑے گی لہذا ابتداءً اس کیلئے سر جھکائے، آنکھیں بند کر کے ذہن کو مختلف خیالات سے خالی کر کے یکسو ہو جانا مفید ہے۔ ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے، بدن سہلاتے گھجھاتے ہوئے، کوئی چیز رکھتے اٹھاتے ہوئے یا جلد بازی کے ساتھ نیتیں کرنا چاہیں گے تو شاید ہونہیں پائیں گی۔ نیتوں کی عادت بنانے کیلئے ان کی اہمیت پر نظر رکھتے ہوئے آپ کو سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذہن بنانا پڑے گا۔ حضرت سیدنا نعیم بن

اچھی نیتیں دشا رہیں اس سے تو پیٹھ پر کوڑے کھانا آسان ہے

اچھی نیتیں کرنے کیلئے ضروری ہے کہ ذہن حاضر رہے، جو اچھی نیتوں کا عادی نہیں ہے اُسے شروع میں بہ تکلف اس کی عادت پیٹھ پر کوڑے کھانا آسان ہے۔ بنانی پڑے گی لہذا ابتداءً اس کیلئے سر جھکائے، آنکھیں بند کر کے ذہن کو مختلف خیالات سے خالی کر کے یکسو ہو جانا مفید ہے۔ ادھر ادھر نظریں گھماتے ہوئے، بدن سہلاتے گھجھاتے ہوئے، کوئی چیز رکھتے اٹھاتے ہوئے یا جلد بازی کے ساتھ نیتیں کرنا چاہیں گے تو شاید ہونہیں پائیں گی۔ نیتوں کی عادت بنانے کیلئے ان کی اہمیت پر نظر رکھتے ہوئے آپ کو سنجیدگی کے ساتھ پہلے اپنا ذہن بنانا پڑے گا۔ حضرت سیدنا نعیم بن



فَوَمانُ فَصَلَّى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

”ہماری پیٹھ کا کوڑے کھانا اچھی نیت کے مقابلے میں آسان ہے۔“

(تنبیہ المفتقرین ص ۲۵)

حُجَّةُ الاسلام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ

الاولیٰ کا ارشادِ عالی ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونا گناہ نہیں ہے، لیکن اس سے سوال ضرور ہوگا اور جس سے حساب میں پوچھ گچھ ہوئی وہ

دُنیوی نعمتوں کے سبب آخرت کی نعمتوں میں کمی آئے گی

ہلاک ہو جائے گا اور جو آدمی دُنیا میں مباح چیزوں کو استعمال کرتا ہے اگرچہ اسے قیامت میں اس پر عذاب نہیں ہوگا لیکن اسی مقدار میں آخرت کی نعمتیں کم ہو جائیں گی، غور تو کیجئے! کتنے بڑے نقصان کی بات ہے کہ انسان فانی نعمتوں کے حصول میں بہت جلدی کرے اور اس کے بدلے آخرت (اُخْرَہ) کی نعمتوں میں کمی کے ذریعے نقصان اٹھائے۔“

(احیاء العلوم ج ۵ ص ۹۸)

دُنیوی لذات کا دل سے مٹا دے شوق تُو

کر عطا اپنی عبادت کا الہی ذوق تُو

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں میں سے خوشبو بھی ایک بہت پیاری نعمت ہے،

خوشبو لگانے کی نیتیں

اس کا استعمال کرنا مباح (یعنی نہ ثواب نہ گناہ) ہے، یہ نعمت اس طرح استعمال

کرنی چاہئے کہ عبادت بن جائے اور ثواب ہاتھ آئے۔ چنانچہ اس کو ”عبادت“ بنانے کیلئے اچھی اچھی نیتیں کرنی ہوں گی۔ جب بھی کوئی کام کرنے لگیں تو ایک دم شروع مت کر دیجئے، پہلے کچھ ٹھہر جائیے اور ذہن پر زور دیکر اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے۔ مثلاً خوشبو لگانے سے تو اُس کی شیشی اٹھانے سے قبل اور اگر اٹھا ہی لی ہے تو کھولنے سے پہلے یکسوئی



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۱۱۸

نیکی کی دعوت کی ضرورت

فَإِنَّ فَصْلَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو مجھ پر روزِ جمعہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی غفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

کے ساتھ، سر جھکا کر ہو سکے تو آنکھیں بند کر کے اطمینان سے اور خوب توجہ کے ساتھ بیٹھیں کیجئے۔ عطر لگانے کے ذریعے مختلف ثوابات کمانے کا مشورہ دیتے ہوئے عارفِ باللہ، مُحَقِّقِ عَلَی الاطلاق، خاتِمُ الْمُحَدِّثِین، حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں: مُباح کاموں میں بھی اچھی نیت کرنے سے ثواب ملے گا، مثلاً خوشبو لگانے میں اتباعِ سنت اور (مسجد میں جاتے ہوئے لگانے پر) تعظیمِ مسجد (کی نیت بھی کی جاسکتی ہے)، فَرَحَتِ دماغ (یعنی دماغ کی تازگی) اور اپنے اسلامی بھائیوں سے ناپسندیدہ بُدو دُور کرنے کی نیتیں ہوں تو ہر نیت کا الگ ثواب ملے گا۔ (اشعة اللمعات ج ۱ ص ۳۷) یہاں حسبِ حال مزید نیتیں بھی شامل کی جاسکتی ہیں مثلاً بِسْمِ اللہ پڑھ کر شیشی اٹھاؤں گا، بِسْمِ اللہ پڑھ کر دھکن کھولوں گا، بِسْمِ اللہ پڑھ کر لگاؤں گا، مسلمانوں اور فرشتوں کو خوشبو سے فَرَحَت (یعنی سُردرد خوشی) پہنچاؤں گا، (خُصاً گرمی میں کپڑوں کے اندر اگر پسینے کی بدبو ہو جاتی ہو تو یہ نیت بھی کی جاسکتی ہے کہ) خود سے بدبو دُور کر کے مسلمانوں کو غیبت سے بچاؤں گا، (نماز سے قبل لگانے میں یہ نیت بھی شامل کر سکتے ہیں کہ) نماز کیلئے زینت حاصل کروں گا۔ خوشبو منگھ کر رُودِ شریف پڑھوں گا، (خوشبو نعت ہے اس لئے استعمال کرنے اور سونگھنے میں بطورِ شکر الہی) الْحَمْدُ لِلّٰہ کہوں گا۔ خوشبو لگاؤں گا تاکہ عقل میں اضافہ ہو، اس سے دینی احکام (دینی تعلیم، دینی تدریس، سنتوں بھرے بیان وغیرہ) سمجھنے میں مدد حاصل کروں گا۔ ”احیاء العلوم“ میں ہے: حضرت سیدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”جس کی خوشبو اچھی ہو اُس کی عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔“

(احیاء العلوم ج ۵ ص ۹۸)

خوشبو لگانے کی غلط نیتوں کی نشاندہی

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! خوشبو لگانے میں اکثر شیطان غلط نیت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ لہذا عطر لگانے میں اچھی نیتوں کا خصوصی اہتمام ہونا چاہئے۔

دیناچہ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا ابو حامد امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الدنّیہ کا فرمانِ عالی ہے: اس نیت سے خوشبو لگانا کہ لوگ واہ واہ کریں یا قیمتی خوشبو لگا کر لوگوں پر اپنی مالدار کی کاسکھ بٹھانے

مكة المكرمة

مدينة المنورة

118

جنة البقیع

مكة المكرمة



(ابوبلی)

فَوَمانِ مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ بِرُؤُودِ پَاک کی کثرت کروے شک یہ تہمارے لئے طہارت ہے۔

کی نیت ہو تو ان صورتوں میں خوشبو لگانے والا گنہگار ہوگا اور خوشبو بروز قیامت مُردار سے بھی زیادہ بدبودار ہوگی۔ (ایضاً)

دُنیا پسند کرتی ہے عطر گلاب کو
لیکن مجھے نبی کا پسینہ پسند ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

مَدَنی قافلے میں سفر! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی کی نیت کی برکت! ماہ کے دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا

لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِطُفَیْلِ مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بُرَی نیتوں سے نجات اور اچھی نیتوں کی عادات نصیب ہوں گی۔ کورنگی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے، میری فوج میں ملازمت تھی اور میں ماڈرن نوجوان تھا، البتہ نماز پڑھا کرتا تھا۔ امی جان کی بیماری کے باعث سخت تشویش تھی، ایک اسلامی بھائی نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مَدَنی قافلے میں سفر کی ترغیب دی، میں نے معذرت چاہتے ہوئے اُن سے کہا: امی جان سخت بیمار ہیں ایسی حالت میں انہیں چھوڑ کر سفر نہیں کر سکتا۔ انہوں نے مشورہ دیا: ”آپ صرف مَدَنی قافلے میں سفر کی نیت کر لیجئے کہ جب بھی موقع ملا، کرلوں گا اور آج نمازِ تہجد ادا کر کے گڑگڑا کر امی جان کی صحت یابی کیلئے دُعا فرمائیے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ضرور کرم ہوگا۔“ انہوں نے یہ بات کچھ ایسے دلنشین انداز میں کہی کہ دل کو لگ گئی اور میں نے سفر کی نیت کر لی۔ رات اٹھ کر تہجد ادا کر کے خوب رو رو کر دُعا مانگی، پھر نمازِ فجر کیلئے مسجد کا رخ کیا، واپسی پر جب گھر پہنچا تو حیرت سے کھڑے کا کھڑا ہی رہ گیا! کیا دیکھتا ہوں کہ میری وہ زارِ نزار (یعنی کنزور) اور سخت بیمار امی جان جو خود اٹھ کر

بیتِ اُحْلا (یعنی واش روم) بھی نہیں جاسکتی تھیں بیٹھی اطمینان سے کپڑے دھورہی ہیں! میں نے عرض کی: امی جان! آپ آرام فرمائیے کہیں طبیعت زیادہ نہ بگڑ جائے، میں خود کپڑے دھولوں گا۔ اس پر فرمایا: بیٹا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ آج مجھے نہ کوئی دُزد ہے نہ تکلیف، میں اپنے آپ کو بھُت ہلکی پھلکی محسوس کر رہی ہوں۔ یہ سُن کر میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو آگئے، میرے دل میں ایک اطمینان کی کیفیت پیدا ہوئی کہ سفر کی نیت کی بَرَکت سے دعا کو مقبولیت مل گئی ہے۔ اسلامی بھائی سے ملاقات پر تفصیلِ عَرَض کی، تو انہوں نے خوب حوصلہ بڑھایا اور ہمدردانہ مشورہ دیا کہ بلا تاخیر **مَدَنی قافلے** میں سفر کر لیجئے۔ لہذا میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سفر اور اس دورانِ عاشقانِ رسول کی صحبت کی بَرَکت سے ہمارے گھر میں مَدَنی ماحول بن گیا، مجھ جیسا ماڈرن نوجوان داڑھی اور عمامہ سجا کر سُنّتوں کی خدمت میں لگ گیا، امی جان اور میرے بچوں کی ماں دونوں اسلامی بہنوں کے اجتماع میں شرکت کرتی ہیں۔ غور فرمائیے! میں نے صرف مَدَنی قافلے میں سفر کی نیت کی اور اس کے سبب بَرَکت ہی بَرَکت ہو گئی تو نہ جانے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں بھرے سفر کی کیا کیا مَدَنی بہاریں ہوں گی! کاش ہر اسلامی بھائی ہر ماہ کم از کم تین دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کا عادی بن جائے۔

اچھی نیت کا پھل پاؤ گے بے بدل سب کرو نیتیں قافلے میں چلو

دُور بیماریاں اور ناداریاں ہوں ٹلیں مشکلیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مَدَنی قافلے کی نیت کرنے والے کا بیڑا پار ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

عَزَّوَجَلَّ ماں کی صحت کے ساتھ ساتھ گھر بھر کیلئے آخرت کی راحت کے حُصول کیلئے پیاریوں کا بھی سامان ہو گیا۔ واقعی

اچھی نیت پھر اچھی نیت ہوتی ہے۔ اچھی نیت سے **مَدَنی قافلے** میں سفر کرنے کے کیا کہنے!



فَوَاقِنْ فُصْحًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

جب جوتا پہننے میں لے
پاؤں سے پہل کی تو.....
حضور محمدؐ شاعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد قادری عشتی علیہ رَحْمَةُ اللہِ القَدِی کے ایک شاگردِ رشید فرماتے ہیں کہ میں 1955ء میں جب دَوْرۂ حدیث شریف سے فارغ ہوا اور آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى علیہ سے رُخصت لے کر آنے لگا،

میں نے غلطی سے اپنا جوتا پہلے بائیں (یعنی اُلے) پاؤں میں پہن لیا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى علیہ نے دیکھ کر مجھے فوراً واپس بلا لیا، مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى علیہ نے (مجھے نیکی کی دعوت دیتے ہوئے) فرمایا: ”جوتا پہننے میں سُنّت یہ ہے کہ پہلے دائیں (یعنی سیدھے) پاؤں میں پہنا جائے اور جوتا اُتارنے کی سُنّت یہ ہے کہ پہلے بائیں (یعنی اُلے) پاؤں سے اُتارا جائے۔“
(حیاتِ مَحَدِّثِ اعظم ص ۸۵)

جوتے پہننے کی نیتیں
کوئی سا بھی کام ہو ایک دم شروع کر دینے کے بجائے پہلے کچھ ٹھہر کر نیت کرنے کی عادت بنانی چاہئے مثلاً جو تے پہننے لگے ہیں تو رُک جائیے اور حسبِ حال پہلے

یہ نیتیں کر لیجئے: ﴿اِتْبَاعِ سُنَّتِ﴾ میں جو تے پہنوں گا ﴿چلنے والے﴾ کے جوتوں کی آواز چونکہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نا پسند تھی اِس لئے راہ چلتے یا سیڑھی چڑھتے اُترتے ہوئے آواز نہ پیدا ہو اِس کا خیال رکھوں گا ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ پڑھ کر پہنوں گا ﴿جوتے کے ذریعے﴾ پاؤں کو زخم یا گندگی وغیرہ سے محفوظ رکھنے کی کوشش کے ذریعے عبادت پر مدد حاصل کروں گا ﴿پہننے میں سیدھے جوتے سے پہل کرنے کی سُنّت ادا کروں گا﴾ سُنّت تَنْظِیْفِ ادا کروں گا یعنی پاؤں کو میل کچیل سے بچاؤں گا۔ اِسی طریقے پر حسبِ حال مزید نیتیں بھی کی جاسکتی ہیں۔ اِسی طرح جو تے اُتارتے وقت بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنے، اُلے سے پہل کرنے، موقع ہو تو بُو رگوں کی ادا کی مُشاہدت کرتے ہوئے جوتوں کا اگلا رُخ قبلہ کی طرف رکھنے وغیرہ کی نیتیں ہو سکتی ہیں۔ جو تے قبلہ رُخ رکھنے کے مُتَعَلِّق عرض ہے، حُضُورِ مُحَمَّدؐ شاعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد عَلیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَدِی کے شاگرد و مُرید میرے مخدوم



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ كَ يَاسِ مِيرَاؤُ كَرِهَوَارِدَه مَجْهُرُؤُود شَرِيف نَه پُڑَه تَوَدَه لَوُكُوں مِیں سَه كُجُوں تَرِینُ فُشْصَ هَے۔ (زُغَبِ بَرِیْب)

وَمَحْتَرَمِ حَضْرَتِ قَبْلَه مَفْتِی عَبْدِ اللّٰطِیْف صَاحِبِ اِطَالِ اللّٰهُ عُمَرَهٗ كِی صُحْبَتِ مِیں چَند رُوز گُزَارَنے كِی سَگِ مَدِیْنَه غُفِی عَنَه كُوسَعَادَتِ لِی، اُن وُنُوں مَفْتِی صَاحِبِ مَدْظَلَه كَا یَه عَمَلِ دِیكْهَا كَه هَمَارے بے تَرْتِیْب رَكْهے هُوئے جُو تُوں، چَپَلُوں كَا رُخ اِپْنَه دِسْتِ مَبَارَك سَه جَانِبِ قَبْلَه فَرَمَا دِیتے تَحْه مِیں نَه مُتَعَجِّب هُوكَر سَببِ دِرِیَا فِت كِیَا تُو فَرَمَا یَا كَه مِیں نَه قَبْلَه اسْتَاؤِ گَرَامِی حُضُورِ مُحَمَّدٍ شَاطِ عَظَم مَوْلَا نَاسِر دَارِ اَحْمَد عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الصَّدِّ كُو دِیكْهَا هَے كَه اُپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نَه صَرَفِ جُو تَه بَلَكَه هَر چِزِ قَبْلَه رُو رَكْهْنَا پَسَنْد فَرَمَاتے تَحْه اُور اِس عَمَلِ مِیں سَر كَارِ غُوثِ اعْظَم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَمِ كِی اِس حِكَا یَتِ كِی طَرَفِ اِشَارَه كِیَا: پُتَا نَچْ

لَوْ اَقْبَلَه رُخُ هُوْگِیَا اِیك بَار جِیْلَان شَرِیْف كَه مَشَاخُ كَرَام رَحْمَتُ اللّٰهِ تَعَالٰی كَا اِیك وَفَدِ حُضُورِ سَیِّدُنَا مَدِیْنَهٗ غُوثِ اعْظَم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَمِ كِی خَدْمَتِ سَرَا پَا عَظْمَتِ مِیں حَاضِر هُوا، اُنْهَوں نَه اُپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ كَه لُوئے شَرِیْف كُو غَیْرِ قَبْلَه رُخِ پَا یَا (تُو اُس كِی طَرَفِ اُپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ كِی تَوَجُّه دِلَا ئِی اِس پَر) اُپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نَه اِپْنَه خَادِمِ كُو جَلَالِ بَهْرِی نَظَر سَه دِیكْهَا۔ وَه اُپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ كَه جَلَالِ كِی تَابِ نَه لَاتے هُوئے اِیك دَم گَرَا اُور تَر پُتَر پُتَر كَر جَانِ دے دِی۔ اَب اِیك نَظَر لُوئے پُر ڈَا لِی تُو وَه خُود بَخُو دِ قَبْلَه رُخِ هُوْگِیَا۔ (تَهْجَةُ الْاَسْرَارِ ص ۱۰۱) یَه عَامِ دَسْتُور هَے كَه جَس سَه مَحَبَّتِ هُوتِی هَے اُس كِی هَرَا دِیَا رِی گُتِی هَے، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سَگِ مَدِیْنَه غُفِی عَنَه كُوسَر كَارِ غُوثِ اعْظَم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَمِ اُور، حُضُورِ مُحَمَّدٍ شَاطِ عَظَم پَا كِسْتَانِ عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ اِنْمَانِ سَه بَهْتِ مَحَبَّتِ هَے۔ لَهْذَا جَب سَه اُپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ كِی یَه اَدَا مَعْلُومِ هُوتِی هَے اِس اَدَا كُو اَدَا كَرْنَه كِی عَادَتِ بَنَا لِی هَے اُور اِپْنَه لُوئے، چَپَلِ اُو دِیگَر چِزُوں كَا اَلَا رُخِ جَانِبِ قَبْلَه رَهے اِس كِی كُوشِشِ رَهْتِی هَے۔ اِچْھِی اِچْھِی نِیْتِیُوں كَه سَا تَه اللّٰهُ وَالُوں كِی نَقَالِی مِیں یَقِیْنًا بَرَكَتِ هِی بَرَكَتِ هَے اُور كِیُوں نَه هُوكَه كَانَاتِ كَه تَمَامِ اللّٰهُ وَالُوں كَه سَر دَار، مَدِیْنَه كَه تَا جَدَارِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا فَرْمَانِ مُشْكَبَارِ هَے: **اَلْبَرَكَةُ مَعَ اَكَا بَرِكُمْ** یَعْنِی بَرَكَتِ تَهْمَارے بُوْرگوں كَه سَا تَه هَے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ ج ۶ ص ۳۴۲ حَدِیث ۸۹۹۱)



فَرَمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْ خُصَّ كِي نَاك خَاك آلودہ و جس كے پاس مِيرَاؤ كَر ہوا اور وہ مجھ پر رُؤ و پاك نہ پڑھے۔ (حاکم)

”چل مدینہ“ کے سات خُروف کی نسبت سے جُوتے پہنے کے 7 مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی كے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ كا مطبوعہ 32 صفحَات پر مشتمل رسالہ، ”101 مدنی پھول“

صفحہ 20 تا 22 سے (نَع تَصْرُف) عرض ہے: **فرمانِ مصطفیٰ** صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: ﴿1﴾ جوتے بکثرت

استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سوار ہوتا ہے۔ (یعنی کم تھکتا ہے) (مسلم ص ۱۱۶۱ حدیث ۲۰۹۶)

﴿2﴾ جوتے پہنے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے، کہتے ہیں کسی جگہ دعوت میں فارغ ہو کر ایک

صاحب نے جوں ہی جوتا پہنا چیخ نکل گئی اور پاؤں لہو لہان ہو گیا۔ دراصل بات یہ ہوئی کہ کھانے کے دوران کسی نے

نوکر اربڈی پھینکی تو وہ جوتے کے اندر چلی گئی اور پہنے والے نے جوتے جھاڑے بغیر پہنے تو پاؤں زخمی ہو گیا ﴿3﴾ سنت

یہ ہے کہ پہلے سیدھا جوتا پہنئے پھر اُلٹا اور اُتارتے وقت پہلے اُلٹا جوتا اُتاریئے پھر سیدھا۔ **فرمانِ مصطفیٰ** صَلَّى اللَّهُ

تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو دائیں (یعنی سیدھی) جانب سے ابتداء کرنی چاہیے اور جب اُتارے

تو بائیں (یعنی اُلٹی) جانب سے ابتداء کرنی چاہیے تاکہ دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں پہنے میں اوّل اور اُتارنے میں آخری

رہے۔ (بخاری ج ۴ ص ۶۵ حدیث ۵۸۵۵) **نُزْهُۃُ القاری** میں ہے: مسجد میں داخل ہوتے وقت حکم یہ ہے پہلے سیدھا

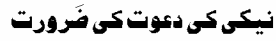
پاؤں مسجد میں رکھے اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے اُلٹا پاؤں نکالے۔ مسجد کے داخلے کے وقت اس (جوتے پہنے کی ترتیب

والی) حدیث پر عمل دُشوار ہے۔ **اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے اس کا حل یہ ارشاد فرمایا ہے: جب مسجد

میں جانا ہو تو پہلے اُلٹے پاؤں کو نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھے پاؤں سے جوتا نکال کر مسجد میں داخل ہوں۔ اور

جب مسجد سے باہر ہوں تو اُلٹا پاؤں نکال کر جوتے پر رکھ لیجئے پھر سیدھا پاؤں نکال کر سیدھا جوتا پہن لیجئے پھر اُلٹا پہن

لیجئے۔ (نُزْهُۃُ القاری ج ۵ ص ۵۳۰) حضرت سیدنا ابنِ کُوزی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَدِی فرماتے ہیں: جو شخص ہمیشہ جوتا پہنتے وقت





کیا ہے! کوئی اپنے لئے نماز پڑھے گا تم کیوں کوشش کرتے ہو۔“ وہ شخص کیسا ہے جو لوگوں کا حوصلہ پست کرتا ہے؟

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے کچھ اِس طرح جواب ارشاد فرمایا: نماز کی دعوت

دینے والوں کے لیے ان کی نیت پر اجرِ عظیم ہے، نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: ”اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اِس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔“ (صحیح مسلم

ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶) ہدایت کو جانے کے لیے آتے جاتے جتنے قدم ان کے پڑے ہر قدم پر دس نیکیاں ہیں، (پچنانچہ

اللہ تَعَالٰی پارہ 22 سُورۃ یٰس کی آیت نمبر 12 میں ارشاد فرماتا ہے:)

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۖ

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے

(پ ۲۲ سورۃ یس: ۱۲) بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے۔

یہ کہنا کہ ”تم کیوں کوشش کرتے ہو“ شیطانی قول ہے۔ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی

نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا) فَرَض ہے، فَرَض سے روکنا شیطانی کام ہے۔ (شکار کی مُمانعت کے باوجود) بنی اسرائیل

میں سے جنہوں نے (ہفتے کو) مچھلی کا شکار کیا تھا وہ بھی بند کر دیئے گئے اور جنہوں نے انہیں نصیحت کرنے کو منع کیا تھا (وہ

بھی تباہ ہو گئے) (منع کرنے والوں کا قول پارہ 9 سُورۃ الْأَعْرَاف کی آیت نمبر 164 میں بیان کیا گیا ہے:)

لَمْ تَعْظَوْنَ قَوْمًا اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ

ترجمہ کنز الایمان: کیوں نصیحت کرتے ہو ان لوگوں کو جنہیں

اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا انہیں سخت عذاب دینے والا۔

مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ

(تو گناہ سے روکنے والوں کو گناہ سے روکنے کے کارِ خیر سے منع کرنے والے) بھی تباہ ہوئے اور نصیحت کرنے والوں

نے نجات پائی۔ اور یہ کہنا کہ ”اس (یعنی نماز کی دعوت دینے کے کام) میں رکھا ہی کیا ہے!“ سب سے سخت کلمہ ہے، کہنے



فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھوئے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

والے کو تجریدِ اسلام و تجریدِ نکاح چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (مُلَخَّصُ اَزْ قَوْلِ اِيْمَانِ رَضَوِيہ مُمَوَّجَّہ ج ۵ ص ۱۱۷)

سُرخ اونٹوں سے
کتیا مراد ہے
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے اِس مبارک فتوے میں نیکی کی دعوت دینے والوں کی حوصلہ شکنی کرنے والوں کے اِس جملے ”تم کیوں کوشش کرتے ہو“

کوشیطانی قول قرار دیکر اِس کی مَدَمَّت کی گئی ہے، یہاں وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو بسا اوقات مُبَلِّغین سے کہہ دیتے ہیں کہ ”چھوڑو چھوڑو اِس کو سمجھانے کا کیا فائدہ۔ یہ تو نیکی کی بات مانتا ہی نہیں“ (گناہ

چھوڑتا ہی نہیں، سُدھرتا ہی نہیں، راہِ راست پر آتا ہی نہیں) یہ جملہ بالکل غلط اور غلط ہے یقیناً سمجھانا فائدے سے خالی ہوتا ہی نہیں، اچھی نیت ہو تو اصلاح کیلئے سمجھانا کارِ ثواب ہے تو کیا ”ثواب“ ملنے میں ”فائدہ“ نہیں؟ ”یہ مانتا ہی نہیں!“

بول کر آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ مبلغ کی ذمّے داری ”منوانا“ نہیں فقط ”پہنچانا“ ہے۔ منوانے والی ذات ربّ کائنات جَلَّ جَلَالُہ کی ہے۔ اِس فتوے میں ”مسلم شریف“ کی یہ حدیث پاک بیان کی گئی ہے کہ اگر اللہ

عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اِس سے لہجھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اونٹ ہوں۔ (مسلم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶) حضرت علامہ یحییٰ بن شرف نووی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی اِس حدیثِ نبوی کی سُرخ میں

لکھتے ہیں: ”سُرخ اونٹ اہلِ عَرَب کا بیش قیمت مال سمجھا جاتا تھا، اِس لئے ضَرْبُ الْمَثَل (یعنی کہات) کے طور پر سُرخ اونٹوں کا ذکر کیا گیا۔ اُخْرَوی (اُخْرَوی) اُمور کی دُنوی چیزوں سے تشبیہ (تش۔ یہ یعنی مثال) صرف سمجھانے کے لئے ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کا ایک ذرّہ بھی دنیا اور اِس جیسی جتنی دنیا میں تصوّر کی جاسکیں،

اُن سب سے بہتر ہے۔“ (شرحِ مُسْلِم لِلنَّوَوِی ج ۱۵ ص ۱۷۸)

مُفَسِّر شہیر حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی ایک کافر کو مسلمان بنانا دنیا کی بڑی دولت سے بھی بہتر ہے بلکہ کافر کو قُتْل کرنے سے بہتر ہے کہ اسے رغبت دے کر



فَوَاصِلٌ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

مسلمان کر لیا جاوے کہ (اللہ نے چاہا تو) اس سے اس کی (آئندہ) ساری نسل مسلمان ہوگی۔ (مرآۃ المناجیع ج ۸ ص ۴۱۶)

سیکھنے ستنیں قافلے میں چلو اوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو

ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی قافلے میں! 44 نیتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے کئے جانے والے سوال کے ذریعے یہ بھی معلوم ہوا کہ نمازوں کا جذبہ رکھنے والے اُس دور کے مسلمان بھی نیکی کی دعوت کیلئے قافلے میں سفر کیا کرتے تھے اور اب تو فیضانِ رضا سے اس مَدَنی کام کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی بھی قائم ہو گئی ہے۔ جس کا مَدَنی پیغام تادمِ تحریر کم و بیش دنیا کے 150 ملکوں میں پہنچ چکا ہے! ستوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے کے مسافروں کے توبس وارے ہی نیارے ہو جاتے اور نیکیوں کے ڈھیر لگ جاتے ہیں، اس مَدَنی سفر میں جس قدر اچھی اچھی نیتیں کریں گے اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسی قدر ثواب بھی بڑھتا چلا جائے گا۔ مثلاً حسبِ حال ان میں یہ نیتیں کی جاسکتی ہیں: اگر شرعی مقدار کا سفر ہو تو گھر میں روانگی سفر کی دو رکعت نفل ادا کروں گا اپنے ذاتی خرچ پر سفر کروں گا پلے سے کھاؤں گا ہر بار سواری کی دُعا پڑھوں گا اور موقع ملا تو پڑھاؤں گا اگر کسی اسلامی بھائی کو جگہ نہیں ملے گی تو اپنی نشست ترک کر کے اُس پر اُس کو بآصراں بٹھاؤں گا بس یا ریل گاڑی میں کوئی بوڑھا یا بیمار مسلمان نظر آئے گا تو اُس کیلئے نشست خالی کروں گا مَدَنی قافلے والوں کی خدمت کروں گا امیرِ قافلہ کی اطاعت کروں گا زبان، آنکھوں اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگاؤں گا یعنی فُضُول گوئی، فُضُول نگاہی سے بچوں گا اور خواہش سے کم کھاؤں گا سفر میں بھی ہر موقع پر ”مَدَنی انعامات“ پر عمل جاری رکھوں گا وُضُو، نماز اور قرآنِ پاک پڑھنے میں جو غلطیاں ہوں گی وہ عاشقانِ رسول کی



فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

صحبت میں رہ کر دُرُست کروں گا۔ (جو جانتا ہو وہ یہ نیت کرے کہ سکھاؤں گا) ❀ سنتیں اور دعائیں سیکھوں گا اور ❀ دوسروں کو سکھاؤں گا اور ❀ ان پر زندگی بھر عمل کرتا رہوں گا ❀ تمام فرض نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا کروں گا ❀ تہجد، اشراق، چاشت اور اَوّائین کی نمازیں پڑھوں گا ❀ ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہونے دوں گا، فارغ اوقات ملے تو اللہ اللہ کرتا رہوں گا، دُرود شریف پڑھتا رہوں گا۔ (دورانِ درس و بیان وغیرہ بغیر کچھ پڑھے خاموشی سے سنا ہوتا ہے) ❀ ”صدائے مدینہ“ لگاؤں گا یعنی نمازِ فجر کے لئے مسلمانوں کو جگاؤں گا ❀ راستے میں جب جب مسجد نظر آئے گی تو بلند آواز سے صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! کہہ کر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ کہوں گا اور کہلوؤں گا ❀ بازار میں جانا پڑا تو بالخصوص نیچی رنگا ہیں کئے گزرتے ہوئے بازار کی دُعا پڑھوں گا اور موقع ملا تو پڑھاؤں گا ❀ مسلمانوں سے پُر تپاک طریقے پر ملاقات کروں گا ❀ خوب انفرادی کوشش کروں گا ❀ ہاتھوں ہاتھ مدنی قافلے میں سفر کیلئے مسلمانوں کو تیار کروں گا ❀ نیکی کی دعوت دوں گا ❀ دُرس دوں گا ❀ موقع ملا تو سنتوں بھرا بیان کروں گا ❀ جہاں قافلہ جائے گا وہاں کے کسی بُزرگ کے مزار شریف پر مدنی قافلے کے ہمراہ حاضری دوں گا ❀ سنی عالم کی زیارت کروں گا ❀ اگر مدنی قافلے کا کوئی مسافر بیمار ہو گیا تو تیمارداری کروں گا ❀ اگر کسی مسافر کے پاس خرچ ختم ہو گیا تو امیر قافلہ کے مشورے سے اُس کی مالی امداد کروں گا ❀ سفر میں اپنے لئے، گھر والوں کیلئے اور امت مسلمہ کیلئے دُعاے خیر کروں گا ❀ جس مسجد میں قیام ہو گا وہاں وضو خانے اور مسجد کی صفائی کروں گا ❀ اگر کسی نے بلا وجہ سختی کی تب بھی صَبْر کروں گا ❀ تھکن وغیرہ کے سبب غصہ آ گیا تو زبان کا قفل مدینہ لگاتے ہوئے ضبط کروں گا ❀ اگر مسجد میں مدنی قافلے کو قیام کی اجازت نہ ملی تو کسی سے اُلجھنے کے بجائے اس کو اپنے اخلاص کی کمی تصور کروں گا اور مدنی قافلے کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دُعاے خیر کرتا ہوا پلوں گا ❀ اگر کوئی جھگڑا کرے گا تو حق پر ہونے کے باوجود اُس سے جھگڑا نہ کر کے حدیثِ پاک میں دی ہوئی اسِ بشارت کا حقدار بنوں گا، جس میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



فَرَمَانِ بَصِطَةٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

فرماتے ہیں: جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کیلئے جنت کے (اندرونی) کنارے میں ایک گھر کا ضامن ہوں۔
(ابوداؤد ج ۴ ص ۳۳۲ حدیث ۴۸۰۰) ❀ اگر کسی نے ظُلماً مارا بھی تو جوانی کا روائی کرنے کے بجائے شکر ادا کروں گا کہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں مار کھانے والی ”سنتِ بلائی“ ادا ہوئی ❀ اگر میری وجہ سے کسی مسلمان کی دل آزاری ہوگئی تو اُسی وقت عاجزی کے ساتھ مُعافی مانگوں گا ❀ چونکہ ہر وقت ساتھ رہنے میں حق تلفیوں کا امکان زیادہ رہتا ہے لہذا واپسی پر ہر ایک سے فرداً فرداً انتہائی کُجاہت کے ساتھ مُعافی تلافی کروں گا ❀ (شرعی) سفر سے واپسی پر گھر والوں کیلئے تحفہ لے جانے کی سنت ادا کروں گا ❀ (سفر اگر شرعی ہو تو) مسجد میں آکر غیر مکروہ وقت میں واپسی سفر کے دو نفل پڑھوں گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اُمّتِ مصطفیٰ کی خصوصیت

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اللہ ربّ العباد عَزَّوَجَلَّ اِس اُمت کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے پارہ 4 سورۃ ال عمران کی آیت نمبر 110

میں ارشاد فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ
الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ط

ترجمہ کنز الایمان: تم بہتر ہو ان سب اُمتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں، بخلائی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے منع کرتے ہو اور اللہ (عَزَّوَجَلَّ) پر ایمان رکھتے ہو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! ہم خوش نصیب ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیبِ مکرّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا دامنِ کرم ہمارے گنہگار ہاتھوں میں آیا، یقیناً ہمارے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تمام انبیاء کرام

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
خوش نصیب ہیں

عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں آپ صَلَّی اللہُ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اُمت بھی تمام اُمم سابقہ (یعنی پچھلی اُمّتوں) سے افضل ہے۔ افضلیّت کا سبب ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ اس اُمت میں سرمایہ داروں کی کثرت ہوگی یا یہ لوگ دنیوی طور پر بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہوں گے، ان میں انجینیئر اور ڈاکٹر بکثرت ہوں گے، نہ ہی فضیلت کی یہ وجہ ہے کہ یہ جنگجو، بہادر اور طاقتور ہوں گے یا یہ اس لیے افضل ہیں کہ نہایت ہی چالاک و زیرک (یعنی ہوشیار) ہوں گے بلکہ ان کی اُفْضَلِیَّت کی وجہ تو یہ ہے کہ یہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی بھلائی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کے اہم منصب پر فائز ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے کہ ہم اپنے اس مَنْصَبِ عالی کی اہمیت سمجھنے میں کامیاب ہو جائیں۔

مُفَسِّرِ شہیر حکیم اُلمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی ”تفسیر نعیمی“ میں ان آیات کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ”الْمَعْرُوف“ اور

اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ کی تعریف

”الْمُنْكَر“ میں ساری بھلائیاں از مُسْتَحَبَّات تا اِیْمَانِیَّات (یعنی مُسْتَحَبَّات سے لے کر اسلامی عقائد تک) داخل ہیں، اور ساری بُرائیاں از مُکْرَہَات تا کُفْرِیَّات (یعنی ناپسندیدہ باتوں سے لے کر ہر قسم کے کُفر تک) شامل ہیں۔ اور ”اَمْر“ (کے معنی ہیں حُکْم) (یعنی یہاں) حُکْم سے مراد ہر قسم کا حُکْم ہے، زبانی ہو یا قلمی یا طاقت والا، خواہ بڑوں سے عَرْض کر کے ہو یا ساتھیوں کو مشورہ دے کر، یا چھوٹوں کو دباؤ سے حُکْم دے کر، یعنی تمہاری شان یہ ہے کہ ہر بھلائی کا ہر طرح حُکْم دو اور ہر بُری ہر طرح پھیلاؤ اور ہر بُرائی کو ہر طرح مٹاؤ اور لوگوں کو اس (یعنی بُرائی) سے باز رکھو۔ مزید فرماتے ہیں: اس آیت مُقَدِّسہ میں گویا فرمایا گیا کہ اے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت! تم میری صِفَتِ ہدایت کے مظہر (یعنی ظاہر کرنے والے) ہو، لہذا تم بہترین اُمت ہو، تمہارے دَم سے تمام لوگ فائدہ اُٹھاتے رہیں گے، میں تمہارے ذریعے لوگوں کو ایمان، قُرْآن اور عرفان (یعنی اپنی پہچان) بخشوں گا اور تمہاری ہی روشنی سے اُنہیں راہِ حِجَان (یعنی جنت کا راستہ) دکھلاؤں گا، جو مجھ تک پہنچنا چاہے تمہارے زُمرے (یعنی گروہ) میں



فَوَاصِلًا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

آجائے۔

(تفسیرِ نعیمی ج ۴ ص ۹۵۸۹)

سُنَّیں عام کریں دین کا ہم کام کریں

نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَسْلَمَانوں کی بھاری اکثریتِ عملی کا شکار ہے

اور ارتکابِ گناہ بہت آسان ہو چکا ہے، مسجدوں کی ویرانی اور سینما گھروں اور ڈرامہ گاہوں کی رونق، دین کا درد رکھنے والوں کو آٹھ آٹھ آنسو لاتی ہے۔ ٹی وی، وی سی آر، ڈش اینٹینا، انٹرنیٹ اور کیبل کا غلط استعمال کرنے والوں نے گویا اپنی آنکھوں سے حیا دھو ڈالی ہے، تکمیلِ ضروریات و مھولِ سہولیات کی حد سے زیادہ جد و جہد نے مسلمانوں کی بھاری تعداد کو فکرِ آخرت سے یکسر غافل کر دیا ہے۔ گالی دینا، تہمت لگانا، بدگمانی کرنا، غیبت کرنا، چُغلی کھانا، لوگوں کے عیب جاننے کی جستجو میں رہنا، لوگوں کے عیب اُچھالنا، جھوٹ بولنا، جھوٹے وعدے کرنا، کسی کا مال ناحق کھانا، خون بہانا، کسی کو بلا اجازتِ شرعی تکلیف دینا، قرض و بالینا، کسی کی چیز عاریتاً (یعنی وقتی طور پر) لے کر واپس نہ کرنا، مسلمانوں کو بُرے اَلقَاب سے پکارنا، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوجود دیلا اجازت استعمال کرنا، شراب پینا، جُو اُکھیلنا، چوری کرنا، زنا کرنا، فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، سود و رشوت کا لین دین کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور انہیں ستانا، امانت میں خیانت کرنا، بدزگاہی کرنا، عورتوں کا مردوں کی اور مردوں کا عورتوں کی مُشاہدت (یعنی تنہائی) کرنا، بے پردگی، غُرور، تکبر، حسد، ریا کاری، اپنے دل میں کسی مسلمان کا بغض و کینہ رکھنا، مُہمات (یعنی کسی مسلمان کو مَرَض، تکلیف یا نقصان پہنچنے پر



فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

خوش ہونا، غصہ آجانے پر شریعت کی حد توڑ ڈالنا، گناہوں کی حرص، حُبِ جاہ، مُجُل، خود پسندی وغیرہ معاملات ہمارے معاشرے میں بڑی بے باکی کے ساتھ کئے جاتے ہیں۔

گناہ کرنے والوں کا دوسروں پر بھی وبال پڑے گا۔

وغیرہ چھین لینے والوں کا ہے۔ دُنیوی نقصانات تو ایک طرف رہے گناہ کرنے والے کا اصل بڑا نقصان تو آخرت کا ہے۔

اے سستوں کا درد رکھنے والے عاشقانِ رسول! ذرا سوچئے!! گناہوں کی دلدل میں چھسنے والوں کو کون نکالے گا؟

اخلاقی تنزُّلوں اور پستیوں کی طرف گرتے چلے جانے والوں کو کردار کی بلند یوں کی جانب کون اُبھارے گا؟ چہنم میں

لے جانے والے اعمال میں مصروف رہنے والوں کو جہنم میں لے جانے والے اعمال پر کون لگائے گا؟ **میٹھے میٹھے**

اسلامی بھائیو! ہمیں خود ہی ایک دوسرے کی اصلاح کی کوشش کرنی ہوگی۔ چند سچی حکامات ملاحظہ فرمائے اور ”نیکی کی

دعوت“ کا دل میں جذبہ بڑھائے۔

مستعرب ۶۷ تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کے عاشقان رسول کے سنتوں کی

ترتیب کے مدنی قافلے 3 دن، 12 دن، 30 دن اور 12 ماہ کے لئے راہ خدا عَوَّجاً میں سفر کرتے

رہتے ہیں۔ عاشقانِ رسول کا ایک **مَدَنی قافلہ** سٹیوں کی تربیت کی غرض سے ماہِ الاسلام (سندھ)

کے ایک گاؤں میں، بینچو مارا، کہ **مسجد ریتلا** بڑا تھا، لوگوں سے ترکینا کر جب مسجد کا دروازہ کھولا تو مینہ نی قافلے کے

مسافر بہ کلمہ کر غمگین ہو گیا کہ طالع صبر صرف اُن کے لئے ہے جو نہ کر سکتے ہیں مسی کہ وہ وہاں گئے وہ غار سرا لڑ رہے

ہم اور یہ طیف کاٹھ لیا، کہ جس کے لئے ہم نے یہ سب کیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کی طرف سے جو کچھ بھی ہو، وہ اس کے لئے ہی ہوگا۔

$\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی (عبدالرزاق)

عرصہ ہوا یہاں کے مسلمانوں نے نماز پڑھنی چھوڑ دی ہے جس کی بنا پر امام صاحب بھی جا چکے ہیں، اسی وجہ سے مسجد پر تالا لگا دیا گیا ہے۔“ افسوس! مسجد بند کر دی گئی تھی اور گاؤں میں ہر طرف گناہوں کی گرم بازاری تھی، اکثر دکانوں پر گانے باجے اور T.V پر فلمیں دکھانے کا سلسلہ جاری تھا۔

مسجد کی حیرت انگیز روئیں
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اب مسلمانوں کی حالت کس قدر اَبَسَر (یعنی بُری) ہوتی جا رہی ہے! حالانکہ ایک دَور ایسا بھی تھا کہ رات دن مسجدیں آباد ہوا کرتی تھیں، پُتاناچہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں:

”نیک لوگ فکرِ آخرت کی وجہ سے مسجدوں میں پڑے رہتے تھے تاکہ جتنا زیادہ ہو سکے اس مختصر ترین زندگی کی مُہلت (مُہلت) سے فائدہ اُٹھا کر آخرت کی ابدی (یعنی بیشگی والی) نعمتیں جمع کر لیں۔ عبادت کرنے والوں کی کثرت کے سبب مسجد کے باہر لڑکے وغیرہ اشیائے خُرد و خُوش (یعنی کھانے پینے کی چیزیں) فروخت کرتے، یوں کھانے پینے کی اشیاء بھی عبادت گزاروں کو بآسانی دستیاب ہو جاتیں۔“ سُبْحَنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! وہ کیسا پاکیزہ دَور تھا کہ مسجدوں میں رات دن رُوق ہوتی تھی اور آہ! آج تو مساجد کی ویرانی دیکھ کر کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ اے موت کا یقین رکھنے والے اسلامی بھائیو! جس سے بن پڑے وہ کسبِ حلال اور والدین و اولاد وغیرہ کی دیکھ بھال نیز دیگر حُقُوقِ الْعِبَاد کی بجا آوری کے بعد جو وقت فارِغ بچے اُسے ضرور ذکر و دُرود، فکرِ آخرت اور اچھی صُحبت میں گزارنے کی کوشش کرے۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۳۹)

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم کا کوئی لمحہ ذِکْرُ اللہِ عَزَّوَجَلَّ سے خالی نہ گزرتا تھا۔ کاش! ہمیں بھی انمول وقت کی قدر نصیب ہو جاتی۔

یا خدا قدر وقت کی دیدے

کوئی لمحہ نہ فالتو گزرے



فَرَمَانَ مُصَلِّیْهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمعہ روزِ دو شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی غفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

نماز باجماعت کا عجیب جذبہ
پہلے کے مسلمان باجماعت نمازوں کا بھی نہایت زبردست اہتمام فرمایا کرتے تھے چنانچہ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیْ فرماتے ہیں: (پارہ 18 سُورَةُ التَّوْبَةِ آیت نمبر 37 میں رَبِّ غَفُورٌ رَحِيمٌ کا فرمانِ نور علی نور ہے:)

رَجُلًا لَا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَیْعٌ
عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَاقَامِ الصَّلَاةَ وَآتِ
الزَّكَاةَ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ
فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ﴿٣٧﴾

ترجمہ کنز الایمان: وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سود اور نہ خرید و فروخت اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی یاد اور نماز پر پار کھنے اور زکوٰۃ دینے سے، ڈرتے ہیں اُس دن سے جس میں اُلٹ جائیں گے دل اور آنکھیں۔

یہ آیت کریمہ نقل کرنے کے بعد سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیْ کا بیان ہے کہ بعض مُفَسِّرِینَ رَحْمَتُہُمُ اللہُ الْبَیِّن نے لکھا ہے کہ اس میں اُن نیک لوگوں کی طرف اشارہ ہے کہ اُن میں سے جو لو ہار ہوتا تھا وہ اگر ضَرْب (یعنی چوٹ) لگانے کے لئے ہتھوڑا اوپر اٹھائے ہوئے ہوتا اور اسی حالت میں اذان کی آواز سنتا تو اب ہتھوڑا لوہے وغیرہ پر مارنے کے بجائے فوراً رکھ دیتا نیز اگر موچی یعنی چمڑا سینے والا سوئی چمڑے میں ڈالے ہوئے ہوتا اور جوں ہی اذان کی آواز اُس کے کانوں میں پڑتی تو سوئی کو باہر نکالے بغیر چمڑا اور سوئی وہیں چھوڑ کر پلا تاخیر مسجد کی طرف چل پڑتا۔ یعنی اُٹھے ہوئے ہتھوڑے کی ایک ضَرْب لگا دینا یا سوئی کو دوسری طرف نکالنا بھی اُن کے نزدیک تاخیر میں شامل تھا حالانکہ اس میں وقت ہی کتنا لگتا ہے!

(کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۳۹)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یا الہی
میں پڑھتا رہوں سنتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نوافل ادا یا الہی
دے شوقِ تلاوت دے ذوقِ عبادت
رہوں باوضو میں سدا یا الہی



(ابو بکر)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَعَثَ رُؤُودَ يَأْكُ كَثْرَتِ كَرْوَبِ شَكِّ يَتَبَارَعُ لِنَظَرِ طَهَارَتِ هَبِ.

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بوڑھا روزے لگا عاشقانِ رسول کا 30 دن کا ایک مَدَنی قافلہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر پر تھا۔ اس دوران ایک مقام پر سُنَّیں سیکھنے سکھانے کے مَدَنی حلقے میں جب ”غُسل کے فرائض“

سکھائے گئے تو ایک بُوڑگ روتے ہوئے کہنے لگے کہ ”میری عمر 70 سال ہو چکی ہے مگر مجھے غُسل کے فرائض کی معلومات نہ تھی، آج مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے مجھے غُسل کے فرائض سیکھنے کو ملے، افسوس! مجھے تو یہ تک پتا نہ تھا کہ غُسل میں فرائض بھی ہوتے ہیں!“

سب پہلے کیا سیکھنا فرض ہے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غُسل کے فرائض تک سے لاعلمی کا اعتراف کرنے والے 70 سالہ اسلامی بھائی کے واقعے سے مَدَنی قافلوں کی ضرورت و اہمیت کا آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کسی مسلمان کو بیمار یا بھوک پیاس میں گرفتار یا بے روزگار و قرضدار یا

آفتوں میں گرفتار یا دُنیوی مصیبتوں کا شکار یا مشکلات سے دوچار دیکھ کر ہمیں تَزَس آتا ہے اور آنا بھی چاہئے لیکن گناہوں کی بھرمار کے سبب آخرت کو داؤ پر لگانے والے اور اپنے آپ کو تَبَر و جہنم کے عذاب کا حقدار بنانے والے مسلمان پر بالکل ہی تَزَس نہیں آتا یہ قایلِ افسوس ہے گویا دُنیوی مصیبتوں کے مقابلے میں آخرت کی مصیبتوں کو کمتر سمجھ لیا گیا ہے! حالانکہ ”جسمانی مریض“ کے مقابلے میں روحانی یعنی گناہوں کا مریض زیادہ توجُّہ کا مستحق ہے کہ مسلمان کو دنیا کی تکلیفیں آخرت میں راحتیں دلا سکتی ہیں مگر گنہگار کو اُس کے گناہ دوزخ کے عار میں پہنچا سکتے ہیں۔ لہذا اس بات کی شدت کے ساتھ ضرورت ہے کہ علمِ دین کی روشنی پھیلانی جائے کہ معلومات ہوں گی جہی تو بندہ گناہوں سے بچے گا، اگر گناہ و ثواب کی حُدد بُد ہی نہ ہوگی تو یہ سنُّوں بھری زندگی کیوں کر گزار سکے گا! صد کروڑ افسوس! آج کل نادان مسلمان نَفْس و شیطان کے بہکاوے میں آکر اس فانی جہان پر تودل و جان سے قربان ہے مگر اُسے فرائض تک کا علم نہیں حالانکہ سرکارِ دُعا عالم،

نُورِ مَجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ“ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۶ حدیث ۲۲۴) اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُرَوَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضروری دینی علم مراد ہے۔ لہذا سب سے پہلے اسلامی عقائد کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد نماز کے فرائض و شرائط و مُفَسِّدات (یعنی نماز کس طرح دُرست ہوتی ہے اور کس طرح ٹوٹ جاتی ہے) پھر مَضَانِ الْمُبَارَك کی تشریف آوری ہو تو جس پر روزے فرض ہوں اُس کیلئے روزوں کے ضروری مسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضروری مسائل، اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے، نکاح کرنا چاہے تو اس کے، تاجر کو تجارت کے، خریدار کو خریدنے کے، نوکری کرنے والے اور نوکر رکھنے والے کو اجارے کے، وَعَلَى هَذَا الْقِيَاسِ (یعنی اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابق مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔ اسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قَلْب (باطنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیہ (باطنی فرائض) مثلاً عاجزی و اخلاص اور تَوَكُّل و غیرہا اور ان کو حاصل کرنے کا طریقہ اور باطنی گناہ مثلاً تکبر، ریاکاری، حسد، بدگمانی، بغض و کینہ، شُمَات (یعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا) و غیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (تفصیلی معلومات کیلئے فتاویٰ رضویہ جلد 23 صفحہ 613-624 ملاحظہ فرمائیے) مُہِلکات (مہلکات) (یعنی ہلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ وعدہِ خلافت، جھوٹ، غیبت، چغلی، بُہتان، بدزگاہی، دھوکا، ایذا، مسلم و غیرہ وغیرہ تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں کے بارے میں ضروری احکام سیکھنا بھی فرض ہے تاکہ ان سے بچا جاسکے۔ ڈرائیور و سَیَّح، میاں بیوی، والدین و اولاد، بھائی اور بہن، پڑوسی و رشتے دار، قرضخواہ و قرضدار، سُر وائر و ٹھیکے دار، مزدور و معمار، کسان و زمیندار، کرائے پر لینے والا اور کرائے پر دینے والا، حاکم و محکوم، استاذ و شاگرد، ڈاکٹر و حکیم، مُقیم و مُسافر، قصاب و ماہی گیر، چندہ کرنے والا اور چندہ دینے والا، مسجد یا مدرّسہ یا قبرستان یا سماجی ادارے وغیرہ کے مُتولیان، جانور بیچنے والا اور



فَوَاصِلٌ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

پالنے والا، چرواہا، دھوبی، درزی، بڑھئی (CARPENTER)، لوہار، کاریگر آخر الذکر پانچوں سے دُھلوانے، سلوانے اور بنوانے والے وغیرہ ہر ایک کیلئے اُس کی موجودہ حالت کے مطابق ضروری مسائل جاننا فرض عین ہے۔ شیطن کے اس دُشمن سے ہرگز توجُّہ مت دیجئے کہ سیکھیں گے تو عمل کرنا پڑے گا بلکہ اس حکم شرعی کو ذہن میں رکھ لیجئے کہ حسبِ حال فرضِ علوم نہ جاننا گناہ اور نہ جاننے کے سبب گناہ کر گزرنے والا گناہ و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

خدایا ہم اسلامی احکام سیکھیں

پچائیں جو دوزخ سے وہ کام سیکھیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

عُشْلِ کا طریقہ (حنفی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ابھی آپ نے سنا کہ ایک 70 سالہ اسلامی بھائی مدنی قافلے والوں کے مدنی حلقے

میں شریک ہوئے تو انہیں عُشْلِ کے فرائض کا پہلی بار پتا چلا، اسی طرح نہ جانے کتنے مسلمان ایسے ہوں گے جو یہ احکام نہیں جانتے ہوں گے۔ لہذا اس ضمن میں نیکی کی دعوت کا ثواب لوٹنے کی نیت سے عُشْلِ کا طریقہ (حنفی) پیش کرتا ہوں، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 496 صفحات پر مشتمل کتاب، ”نماز کے

احکام“ صَفْحہ 100 پر سے شروع ہونے والے مضمون سے ضرورتاً ردوبدل کرتے ہوئے عرض ہے: نیت کے بغیر بھی عُشْلِ ہو جائے گا مگر ثواب نہیں ملیگا، اس لئے بغیر زَبَانِ ہلائے دل میں اس طرح نیت کیجئے کہ ”میں پاکی حاصل کرنے کیلئے عُشْلِ کرتا ہوں۔“ پہلے دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین تین بار دھویئے، پھر استنجے کی جگہ دھویئے خواہ نجاست



فَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَدُكَ يَسْتَحْبُّ أَنْ يَكُونَ رَطْبًا مِثْلَ رُطْبِ الْوَدُودِ شَرِيفٍ نَهَى عَنْهُ تَوَدُّهُ لَوَافُؤُكَ مِنْ سَعَةِ كُنُوزِ تَزِينِ فَحُشِّهِ هِيَ - (غريب و تريب)

ہو یا نہ ہو، پھر جِسْم پر اگر کہیں نجاست ہو تو اُس کو دُور کیجئے پھر نماز کا ساؤ وضو کیجئے مگر پاؤں نہ دھوئیے، ہاں اگر پُچو کی وغیرہ پر غُسل کر رہے ہیں تو پاؤں بھی دھو لیجئے، پھر بدن پر تیل کی طرح پانی چھڑ لیجئے، ٹھو صا سردیوں میں (اس دوران صابُن بھی لگا سکتے ہیں) پھر تین بار سیدھے کندھے پر پانی بہائیے، پھر تین بار اُلٹے کندھے پر، پھر سر پر اور تمام بدن پر تین بار، پھر غُسل کی جگہ سے الگ ہو جائیے، اگر وضو کرنے میں پاؤں نہیں دھوئے تھے تو اب دھو لیجئے۔ نہانے میں قبلہ رُخ نہ ہوں، تمام بدن پر ہاتھ پھیر کر مل کر نہائیے۔ ایسی جگہ نہانا چاہئے جہاں کسی کی نظر نہ پڑے اگر یہ ممکن نہ ہو تو مَر داپنا ستر (ناف سے لے کر دونوں گھٹنوں سمیت) کسی موٹے کپڑے سے چھپالے، موٹا کپڑا نہ ہو تو حَسْبِ ضَرُورَت دو یا تین کپڑے پیٹ لے کیوں کہ باریک کپڑا ہوگا تو پانی سے بدن پر چپک جائے گا اور مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ گھٹنوں یا رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہوگی، عورت کو تو اور بھی زیادہ احتیاط کی حاجت ہے۔ دورانِ غُسل کسی قسم کی گفتگو مت کیجئے، کوئی دُعا بھی نہ پڑھے، نہانے کے بعد تُو لیے وغیرہ سے بدن پُو نچھنے میں حَرَج نہیں۔ نہانے کے بعد فوراً کپڑے پہن لیجئے۔ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرنا مُسْتَحَب ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۴، ماغذ اُہبار شریعت ج ۱ ص ۳۱۹ وغیرہ)

غُسل کے تین فرائض

﴿۱﴾ گُلی کرنا ﴿۲﴾ ناک میں پانی چڑھانا ﴿۳﴾ تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۳)

﴿۱﴾ گُلی کرنا

مُنہ میں تھوڑا سا پانی لے کر پیچ کر کے ڈال دینے کا نام گُلی نہیں بلکہ منہ کے ہر پُرزے، گوشے، ہونٹ سے حَلَق کی جڑ تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اسی طرح داڑھوں کے پیچھے گالوں کی تہ میں، دانتوں کی کھڑکیوں اور جڑوں اور زبَان کی ہر کُروٹ پر بلکہ حَلَق کے کنارے تک پانی بہے۔ روزہ نہ ہو تو غُرْغُرہ بھی کر لیجئے کہ سُنَّت ہے۔ دانتوں میں



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اس شخص کی ناک خاک آلودہ وحش کے پاس میرا ڈکڑا ہوا روہ مجھ پر ڈرود پاک نہ پڑھے۔ (عام)

چھالیہ کے دانے یا بوٹی کے ریشے وغیرہ ہوں تو اُن کو چھڑانا ضروری ہے۔ ہاں اگر چھڑانے میں ضرر (یعنی نقصان) کا اندیشہ ہو تو معاف ہے، غسل سے قبل دانتوں میں ریشے وغیرہ محسوس نہ ہوئے اور رَہ گئے نماز بھی پڑھ لی بعد کو معلوم ہونے پر چھڑا کر پانی بہانا فرض ہے، پہلے جو نماز پڑھی تھی وہ ہوگئی۔ جو پلٹا دانت مسالے سے جمایا گیا یا تار سے باندھا گیا اور تار یا مسالے کے نیچے پانی نہ پہنچتا ہو تو معاف ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۳۱۶، فتاویٰ رضویہ مخرجہ ج ۱ ص ۴۳۹-۴۴۰) جس طرح کی ایک گلی غسل کیلئے فرض ہے اسی طرح کی تین گلیاں وضو کیلئے سنت ہیں۔

﴿۲﴾ ناک میں پانی چڑھانا

جلدی جلدی ناک کی نوک پر پانی لگالینے سے کام نہیں چلے گا بلکہ جہاں تک نرم جگہ ہے یعنی سخت ہڈی کے شروع تک دھلنا لازمی ہے۔ اور یہ یوں ہو سکے گا کہ پانی کو سونگھ کر اوپر کھینچے۔ یہ خیال رکھئے کہ بال برابر بھی جگہ دھلنے سے نہ رہ جائے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر اگر ریٹھ سُوکھ گئی ہے تو اس کا چھڑانا فرض ہے، نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔ (ایضاً، ص ۴۴۲-۴۴۳)

﴿۳﴾ تمام ظاہری بدن پر پانی بہانا

سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے تلووں تک جسم کے ہر پُرزے اور ہر رُوگٹے پر (کم از کم دو دو قطرے) پانی بہ جانا ضروری ہے، جسم کی بعض جگہیں ایسی ہیں کہ اگر احتیاط نہ کی تو وہ سُوکھی رہ جائیں گی اور غسل نہ ہوگا۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۳۱۷) وضوء و غسل اور نماز، نماز جمعہ، قضا نماز، سفر کی نماز، نماز جنازہ وغیرہ کے متعلق ضروری احکام جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 496 صفحات پر مشتمل کتاب، ”نماز کے احکام“ کا مطالعہ فرمائیے۔



فَوَاقِمْ فَصْلَةً صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

بہتے پانی میں غُسل کا طریقہ

اگر بہتے پانی مثلاً دریا، یانہر میں نہایا تو تھوڑی دیر اس میں رُکنے سے تین بار دھونے، ترتیب اور وضو یہ سب سنتیں ادا ہو گئیں۔ اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اعضاء کو تین بار حرکت دے۔ اگر تالاب وغیرہ ٹھہرے پانی میں نہایا تو اعضاء کو تین بار حرکت دینے یا

جگہ بدلنے سے تَثْلِیث (تث - لی - ث) یعنی تین بار دھونے کی سنت ادا ہو جائیگی۔ برسات میں (غل یا فوارے کے نیچے) کھڑا ہونا بہتے پانی میں کھڑے ہونے کے حکم میں ہے۔ بہتے پانی میں وضو کیا تو وہی تھوڑی دیر اس میں غُضُو کو رہنے دینا اور ٹھہرے پانی میں حرکت دینا تین بار دھونے کے قائم مقام ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۳۲۰) وضو اور غُسل کی ان تمام صورتوں میں کھلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہوگا۔

فَوَارِہ جاری پانی کے حکم میں ہے

فتاویٰ اہلسنت (غیر مطبوعہ) میں ہے: فَوَارِہ (یا نل کی دھار) کے نیچے غُسل کرنا جاری پانی میں غُسل کرنے کے حکم میں ہے لہذا اسکے نیچے غُسل کرتے ہوئے وضو اور غُسل کرتے وقت کی مدت تک ٹھہرا تو تَثْلِیث (یعنی تین بار دھونے) کی سنت ادا ہو جائے گی۔ چنانچہ ”دَرِّ مَخْتَار“ میں ہے: اگر جاری پانی یا بڑے حوض یا بارش میں وضو اور غُسل کرنے کے وقت کی مدت تک ٹھہرا تو اس نے پوری سنت ادا کی۔ (دَرِّ مَخْتَار ج ۱ ص ۳۲۰) یاد رہے! غُسل یا وضو میں کھلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا ہے۔

فَوَارِہ کی احتیاطیں

اگر آپ کے حمام میں فَوَارِہ (SHOWER) ہو تو اُسے اچھی طرح دیکھ لیجئے کہ اُس کی طرف منہ کر کے ننگے نہانے میں منہ یا پیٹھ قبلہ شریف کی طرف تو نہیں ہو رہی! استنجہ خانے میں بھی اس کی احتیاط فرمائیے۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہونے کا معنی یہ ہے کہ 45 درجے کے زاویے کے اندر اندر ہو۔ لہذا یہ احتیاط بھی ضروری ہے کہ 45 ڈگری کے زاویے (اینگل - ANGLE)



(۱۴۱ھ)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِهِ رُؤُودُ شَرِيفٍ يَدُوهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتٍ يَبْجِيهَا۔

کے باہر ہو۔ اس مسئلے سے اکثر لوگ ناواقف ہیں۔

مہربانی فرما کر اپنے گھر وغیرہ کے ڈبلیو۔سی (W.C.) اور فوارے کا رخ اگر غلط ہو تو اس کی اصلاح فرما لیجئے۔ زیادہ احتیاط اس میں ہے کہ W.C. قبلے سے 90 کے درجے پر یعنی نماز پڑھنے میں سلام پھیرنے کے رخ کر دیجئے۔ معماری عموماً تعمیراتی سہولت اور خوبصورتی کا لحاظ کرتے ہیں آداب قبلہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ مسلمانوں کو مکان کی غیر واجبی بہتری کے بجائے آخرت کی حقیقی بہتری پر نظر رکھنی چاہئے۔

کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے

بھائی نہیں بھروسا ہے کوئی زندگی کا (وسائل بخشش ص ۱۸۵)

جُمُعہ، عید الفطر، بقرعید، عَرَفے کے دن (یعنی 9 ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ) اور اِحرام باندھتے وقت نہانا سنت ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۶)

لوگوں کے سامنے ستر کھول کر نہانا حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ مَحْرَجہ ج ۳ ص ۳۰۶) بارش وغیرہ میں بھی نہائیں تو پا جامہ یا شلوار کے اوپر مزید رنگین موٹی چادر لپیٹ لیجئے تاکہ پا جامہ پانی سے چپک بھی جائے تو رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر نہ ہو۔

زور سے ہوا چلنے کے سبب یا بارش یا ساحل سمندر یا نہر وغیرہ میں کوئی اگرچہ موٹے کپڑے میں نہائے اور کپڑا اس طرح چپک جائے کہ ستر کے کسی کامل غُضُو مثلاً ران کی مکمل گولائی کی ہیئت (بھار) ظاہر ہو جائے ایسی صورت میں اُس (مخصوص) غُضُو



فَوَاصِلٌ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھوئے شک تمہارا مجھ پُر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

کی طرف دوسرے کو نظر کرنے کی اجازت نہیں۔ یہی حکم تنگ لباس والے کے ستر کے ابھرے ہوئے عَضُو کَامِل کی طرف نظر کرنے کا ہے۔

ہنگنہ نہاتے وقتِ خوب احتیاط حمام میں تہانگے نہائیں یا ایسا پاجامہ پہن کر نہائیں کہ اس کے چپک جانے سے رانوں وغیرہ کی رنگت ظاہر ہو سکتی ہے تو ایسی صورت میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ مت کیجئے۔

بالٹی سے نہاتے وقتِ احتیاط اگر بالٹی کے ذریعے غسل کریں تو احتیاطاً اسے تپائی (STOOL) وغیرہ پر رکھ لیجئے تاکہ بالٹی میں چھینٹیں نہ آئیں۔ نیز غسل میں استعمال کرنے کا لگ بھی فرش پر نہ رکھئے۔

سارا گاؤں ہی ڈاڑھی منڈا! ستھوں کی تربیت کا 30 روزہ مَدَنی قافلہ سفر کرتا ہوا (باب الاسلام، سندھ) ضلع داؤد کے کسی گاؤں کی ایک مسجد میں پہنچا، وہاں مُؤدِّن صاحب موجود نہ تھے لہذا خود ہی اذان دی، جب جماعت کا وقت ہوا تو چند نمازی مسجد میں آئے اور **مَدَنی قافلے** والوں سے کہا کہ آپ ہی نماز بھی پڑھا دیجئے ”یہاں مسجد میں نماز کی جماعت نہیں ہوتی، سب لوگ اپنی اپنی نماز پڑھتے ہیں کیونکہ پورے گاؤں میں ایک بھی شخص ایسا نہیں ہے جو **ڈاڑھی والا** ہو اور امام بن سکے۔“

مسجد کو آباد رکھنا واجب ہے بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مقامِ عبرت ہے۔ دنیا کی مَحَبَّت میں بڑی نحوست ہے کہ اس کی مصروفیت نے مذکورہ گاؤں کے باشندوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت سے محروم کر دیا اور خانہ خدا عَزَّوَجَلَّ یعنی مسجد ویران ہو گئی! یاد رکھئے! مسجد کو آباد رکھنا محلّے کے مسلمانوں پر واجب ہے چنانچہ فتاویٰ رضویہ شریف میں ساہتہ شراب فروشوں کی بنائی ہوئی مسجد کے بارے میں سوال ہوا جنہوں نے توبہ

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۱۴۳

نیکی کی دعوت کی ضرورت

فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کرنے کے بعد حلال مال سے بنائی تھی۔ اس کا جواب دیتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ”فتاویٰ رضویہ“ جلد 8 صَفْحَہ 125 پر فرماتے ہیں: وہ مسجد کہ ان لوگوں نے بعد توبہ مالِ حلال سے بنائی ہے بیشک مسجدِ شرعی ہے اور اس میں نماز فقط ہو سکتی ہی نہیں بلکہ اس کے قُرب و جوار والوں اہل محلہ پر اُس کا آباد رکھنا واجب ہے، اس میں (پانچوں وقت) اذان و اقامت و جماعت و امامت کرنا ضرور ہے، اگر ایسا نہ کریں گے گنہگار ہوں گے اور جو اس میں نماز سے روکے گا وہ اُن سخت ظالموں میں داخل ہوگا جن کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَسَّجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ

کی مسجدوں کو روکے اُن میں نامِ خدائے جانے سے اور ان کی ویرانی

فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا

(پ ۱، البقرة: ۱۱۴) میں کوشش کرے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۲۵)

جنگل میں مسجد! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ضمناً عرض کرتا چلوں کہ جہاں مسلمان رہتے ہی نہ ہوں ایسی ویران وغیر آباد جگہ پر بنائی جانے والی مسجد سرے سے مسجد کے حکم میں ہی نہیں پُناچے ایک سوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ”فتاویٰ رضویہ“ جلد 16 صَفْحَہ 505 پر فرماتے ہیں: جبکہ یہ صحیح ہو کہ وہ جگہ آباد نہیں ہو سکتی اور وہ مسجد کام میں بھی نہ آئے گی تو وہ مسجد نہ ہوئی، ان ایٹنوں اور روپے کو دوسری مسجد میں صرف (یعنی استعمال) کر سکتے ہیں، ”عالمگیری“ میں ہے: ”کسی شخص نے جنگل یا ویرانے میں مسجد بنائی جہاں کسی کی رہائش نہ ہو اور لوگوں کا وہاں سے گزر بھی کم ہو تو وہ مسجد نہ ہوگی کیونکہ اُس جگہ مسجد بنانے کی حاجت نہیں ہے۔“

(فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۰)

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

143

جنة
الْبَقِيْعمكة
المكرمة



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ: جِسْنِ كِتَابٍ فِي جَهْدٍ يُرْزَوْدِيَاكُ لَكَمَا تَوْجِبُكَ مِيرَانَامُ أَسْ فِي رِبْعِ كَافِرِيَّةٍ اسْ كَيْلِيَّةِ اسْتِغْفَارِ كَرْتِي رِبْعِي كَغِي - (طبرانی)

کرے مسجدیں جو بھی آباد مولیٰ

تُو رکھ اُس مسلمان کو شاد مولیٰ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

9 غیر مسلموں کا قبولِ اسلام! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئیے اور ساری دنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے کا دُور رکھنے والی ”مَدَنی تحریک“، یعنی تبلیغِ قرآن و سنت کی

عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر ”اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی

کوشش“ میں لگ جائیے۔ اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی انعامات کے مطابق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی

اصلاح کی کوشش کیلئے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنا لیجئے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک

مُشکبار ”مَدَنی بہار“ آپ کے گوشِ گزار کی جاتی ہے چنانچہ بابُ الاسلام (سندھ) کے مشہور شہر حیدرآباد سے ایک 3

روزہ مَدَنی قافلہ ”ننڈ وا دم“ نامی شہر میں پہنچا، تیسرے دن ایک شخص نے مسجد کے باہر کھڑے ہو کر امیرِ قافلہ سے ملنے

کی خواہش ظاہر کی، ملاقات ہونے پر اُس آدمی نے بطور غیر مسلم اپنا تعارف کروانے کے بعد اسلام کی بہت تعریف

کی۔ امیرِ قافلہ نے اسلام کی طرف مائل دیکھ کر اُس پر انفرادی کوشش کی جس کی بَرَکت سے کچھ ہی دیر میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اُس نے اسلام قبول کر لیا اور کہنے لگا کہ میرے گھر والوں کو بھی چل کر اسلام کی دعوت پیش کیجئے۔

مَدَنی قافلے والے اُس کے گھر گئے اور ان پر اسلام پیش کیا جس کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ 9 افراد پر

مشتمل سارا گھرانا مسلمان ہو گیا۔ امیرِ قافلہ نے اُس نو مسلم سے دریافت کیا کہ جب آپ پہلے ہی سے دینِ اسلام

سے مَحَبَّت کرتے تھے تو مسلمان ہونے میں اتنی دیر کیوں لگائی؟ اُس نے جواب دیا کہ جس اسلام سے میں مُتاثّر ہوا وہ



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کتابوں میں تو لکھا تھا لیکن مجھے موجودہ مسلمانوں میں نظر نہیں آ رہا تھا۔ جب عاشقانِ رسول کے سُنَّو بھرے **مَدَنی قافلے** کو دیکھا تو میرا دل اس طرف کھنچا اور میں نے آپ حضرات کی حرکات و سکنات کا جائزہ لینا شروع کر دیا، میں 3 دن سے آپ لوگوں کے معاملات و معمولات دیکھ رہا ہوں۔ آتے جاتے نظریں جھکائے رکھنا، مُسکرا کر ملاقات کرنا پھر آپ لوگوں کا سفید لباس، سر پر عمامہ شریف کا تاج، چہرے پر نور، وغیرہ دیکھ کر مجھے کتابوں والا حقیقی اسلام آپ لوگوں کے کردار میں نظر آ گیا۔ جس کی وجہ سے میں نے ذہن بنالیا کہ اب ان کے ہاتھوں پر مسلمان ہو جانا چاہئے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ یہ بیان دیتے وقت آج کل یہ نو مسلم اسلامی بھائی ایک مسجد میں مُؤَذِّن ہیں اور مسلمانوں کو نیکی اور نماز کی دعوت بھی دیتے ہیں اور ان کے مَدَنی مَنے دعوتِ اسلامی کے مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ میں قرآنِ کریم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

آئیے عاشقین، مل کے تبلیغ دیں کافروں کو کریں، قافلے میں چلو
کافر آ جائیں گے، راہِ حق پائیں گے اِنْ شَاءَ اللَّهُ چلیں، قافلے میں چلو
کُفْر کا سر بچکے، دیں کا ڈنکا بجے
اِنْ شَاءَ اللَّهُ چلیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی قافلے کی بَرَکَتِ مَرَحِبَا! سُبْحَانَ اللہ! مَدَنی قافلے کی بَرَکَتِ صدر کروڑ مرچبا! تمام اسلامی بھائی پابندی کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن اور سالانہ یک مُشت 30 دن کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنَّو بھرے سفر کی ضرور سعادت حاصل کیا کریں۔ بیان کردہ خوشگوار و

خوشبودار ”مَدَنی بہار“ میں مَا شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 9 غیر مسلموں کے ہدایت پانے اور دامنِ اسلام میں آنے کا ایمان افروز بیان ہے۔ واقعی بڑے سعادت مند ہیں وہ اسلامی بھائی جن کی کوششوں سے کوئی غیر مسلم کُفر کے اندھیرے سے ایمان کی روشنی کی طرف نکل آئے یا کوئی مسلمان گناہوں سے تائب ہو کر سنتوں بھری زندگی گزارنے پر کمر بستہ ہو جائے۔

یارِ مصطفیٰ عَزَّوَجَلَّ! ہماری بے حساب بخشش فرما۔ ہمیں سنتوں کا مخلص مُلِّعِ بنا، پابندی سے مَدَنی قافلہوں میں سفر کی سعادت دے اور مَدَنی انعامات کا عامل بن کر دوسروں کو بھی مَدَنی انعامات پر عمل کرنے والا بنانے کی توفیق رفیقِ مَرَحْمَت فرما۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے

بنا شائق قافلہ یا الہی (وسائلِ بخشش ص ۸۵)

أَمِينَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

غیبت کی تعریف

کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو اس کی بُرائی کرنے کے طور پر دیکھ کر کرنا۔

(بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۳۲)

جُفلی کی تصریف

کسی کی بات ضرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا

(عُمْدَةُ الْقَارِي ج ٢ ص ٥٩٤ تَحْتَ الْحَدِيث ٢١٦)

پُغلی ہے۔



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نیکی کی دعوت کی فضیلت

درود شریف کی فضیلت

(صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ كِي فَضِيلَت)

حضرت سیدنا ابوالمظفر محمد بن عبداللہ خیار سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں ایک روز راستہ بھول گیا، اچانک ایک صاحب نظر آئے اور انہوں نے کہا: ”میرے ساتھ آؤ۔“ میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ مجھے گمان ہوا کہ یہ حضرت سیدنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام ہے۔ میرے استفسار (یعنی پوچھنے) پر انہوں نے اپنا نام خضر بتایا، ان کے ساتھ ایک اور بزرگ بھی تھے، میں نے ان کا نام دریافت کیا تو فرمایا: یہ الیاس (عَلِیْہِ السَّلَام) ہیں۔ میں نے عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحمت فرمائے، کیا آپ دونوں حضرات نے سزور کائنات، شہنشاہ موجودات، محبوب رب الارض والسَّمَوَات، احمد مجتبیٰ، مُحَمَّد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کی: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہوا ارشاد پاک بتائیے تاکہ میں آپ سے روایت کرسکوں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ



فَوَمانِ فَصَلِّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

فرماتے سنا کہ جو شخص مجھ پر دُرود پاک پڑھے اُس کا دل نفاق سے اسی طرح پاک کیا جاتا ہے جس طرح پانی سے کپڑا پاک کیا جاتا ہے۔ نیز جو شخص ”صَلِّی اللہ علی مُحَمَّد“ پڑھتا ہے تو وہ اپنے اوپر رحمت کے 70 دروازے کھول لیتا ہے۔

(الْقَوْلُ الْبَدِيع ص ۲۷۷، جَذَبُ الْقُلُوب ص ۲۳۵)

ساقی حوضِ کوثر پہ لاکھوں سلام دونوں عالم کے سرور پہ لاکھوں سلام

جس کا ابر کرم سب پہ سایہ فگن ایسے پیارے بِیَمْبَر پہ لاکھوں سلام

جس کی خوشبو سے طیبہ کی گلیاں بسیں

ایسے جسمِ معطر پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلِّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ”صَلِّی اللہ علی مُحَمَّد“ پڑھنے کی عادت

بنائیے اور اپنے اوپر رحمتوں کے خوب خوب دروازے کھلوائیے۔ بیان کردہ

روایت میں حضراتِ خضر و الیاس علیہما السلام کا ذکرِ خیر ہے۔ رحمتوں

خضر و الیاس علیہما السلام کے بارے میں دلچسپ معلومات

کے نژاد اور برکتوں کے حُصول کی اُمید پر ان حضرات کے بارے میں ایمان افروز معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے

اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ سے دو عرض و

ارشاد پیش کرتا ہوں، سنئے اور ایمان تازہ کیجئے۔

عرض: حضرت خضر علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں؟

ارشاد: جمہور (یعنی اکثر) کا مذہب یہی ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ وہ نبی ہیں، زندہ ہیں۔ (عُمْدَةُ الْقَارِی ج ۲، ص ۸۴، ۸۵)



فَمَنْ فَضَّلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جحاک۔ (عبدالرزاق)

انبیاء کرام علیہم السلام زندہ ہیں!

(اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى علیہ نے پھر فرمایا) چار نبی زندہ ہیں کہ اُن کو (وفات کی صورت میں) وَعْدَةُ الْهِیَہ (الا۔ ہی۔ یہ) ابھی آیا ہی نہیں،

یوں تو ہر نبی زندہ ہے (جیسا کہ حدیث پاک میں آتا ہے): **إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ**

فَنَبِيُّ اللَّهِ حَتَّى يُرْزَقَ۔ یعنی بے شک اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے حرام کیا ہے زمین پر کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کو خراب کرے

تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۹۱ حدیث ۱۶۳۷) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر

ایک آن کو حُضْ تصدیق وعدہ الہیہ کے لیے موت طاری ہوتی ہے بعد اس کے پھر اُن کو حیاتِ حقیقی حَسْبِ دُنوی (یعنی دنیا

جیسی زندگی) عطا ہوتی ہے۔ خیران چاروں میں سے دو آسمان پر ہیں اور دو زمین پر۔ خُضْر والیاس علیہما السلام زمین پر

ہیں اور ادریس و عیسیٰ (علیہما السلام) آسمان پر۔ (تفسیر دُر مَنثور ج ۵ ص ۴۳۲)

عَرَض: حُضُور ان (چاروں نبیوں) پر موت طاری ہوگی؟

اَرشاد: ضَرور ہوگی: (پارہ 4 ال عمران کی آیت نمبر 185 میں ہے):

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (ترجمہ کنز الایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے) (پھر

فرمایا) جب یہ (یعنی پارہ 27 سورہ رحمن کی) آیت (نمبر 26) نازل ہوئی۔ **كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ** (ترجمہ کنز الایمان:

زمین پر جتنے ہیں سب کوفنا ہے) فرشتے خوش ہوئے کہ ہم بچے کہ ہم زمین پر نہیں، جب دوسری (یعنی پارہ 4 ال عمران کی)

آیت (نمبر 185) نازل ہوئی: **كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ** (ترجمہ کنز الایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے) ملائکہ نے

کہا: اب ہم بھی گئے۔ (یعنی ہمیں بھی موت آئے گی) (رُوح البیان ج ۹ ص ۲۹۷، ۲۹۸، ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۴۸۳، ۴۸۵)

انیا کو بھی اجل آتی ہے مگر ایسی کہ فقط آتی ہے

پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات مثل سابق وہی جسمانی ہے



فَوَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُجْهُ بِرُؤُوسِهِ رُؤُوسَ شَرِيفٍ يُطَهَّرُ فِيهَا قِيَامَتُكَ دُنَاكَ أَسْ كِي خِفَاتِ كُرُوكَ - (کنز العمال)

رُوح تو سب کی ہے زندہ اُن کا

جسم پُر نور بھی روحانی ہے (حدائق بخشش شریف)

شرح کلام رضا: سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْہِ کے مذکورہ اشعار کا خلاصہ یہ ہے کہ پارہ 4 سُورَةُ الْعَمْرَانِ آیت

نمبر 185 میں وارد شدہ رَبُّ الْاَنَامِ عَزَّوَجَلَّ کے ارشادِ گرامی ”كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ“ ترجمہ کنز الایمان: ہر جان کو موت

چکھنی ہے۔“ کے مطابق انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ پر موت طاری ہوتی ہے مگر صرف ایک آن یعنی لمحے بھر کیلئے پھر پہلے ہی کی

طرح رُوح لوٹا دی جاتی ہے۔ ہر انسان کی رُوح زندہ رہتی ہے مگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے مبارک جسم بھی سلامت رہتے ہیں:

حدیث پاک میں ہے: الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ یعنی انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور

نماز بھی پڑھتے ہیں (ابو یعلیٰ ج ۳ ص ۲۱۶ حدیث ۳۴۱۲) ایک اور حدیث پاک میں ہے: ”يَبْكُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ نِيَّ زَمِينٍ بِحُرَامِ فَرَمَا

دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے بدن کھائے۔ اللہ کے نبی زندہ ہیں اور ان کو روزی دی جاتی ہے۔“ (ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۹۱

حدیث ۱۶۳۷) ہر نبی زندہ ہے جب ہر نبی زندہ ہے تو پھر میرے پیارے پیارے آقا مَلِکِی مَدَنی مُصْطَفَی صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم

کیوں زندہ نہ ہوں گے! اور عاشقِ رسول اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْہِ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم میں جھوم جھوم کر کیوں نہ

عرض کریں:

تُو زندہ ہے وَاللّٰہُ تو زندہ ہے وَاللّٰہُ

مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے (حدائق بخشش شریف)

شرح کلام رضا: دنیوی اور ظاہری آنکھوں سے اے میرے چھپ جانے والے اور مجھے بظاہر نظر نہ آئیوالے! خدا کی قسم!

آپ زندہ ہیں، اللہ پاک کی قسم آپ زندہ ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد



(ابو یعلیٰ)

فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُرٌ رُودُ پَاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

نیکی کی دعوت دینے والے کی تعریف

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کا قرآنِ مجید میں فرمانِ عالیشان ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ

جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان

صَالِحًا وَقَالَ إِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝

(پ ۲۴ خم السجدة ۳۳) ہوں۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی لکھتے

ہیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ آیت مؤذِنوں کے حق میں نازل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقے پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے وہ (یعنی ہر نیکی کی دعوت دینے والا) اس میں داخل ہے۔

جو نیکی کی دعوت کی دھو میں مچائے

میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ (وسائلِ بخشش ص ۱۵۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صاحبِ قرآنِ مبین، محبوبِ ربِّ العالمین، جنابِ صادقِ و امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

والہِ و سلم ایک مرتبہ منبرِ اقدس پر جلوہ فرما تھے کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے اچھا کون ہے؟“ فرمایا:

لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچھا ہے جو کثرت سے قرآنِ کریم کی تلاوت کرے، زیادہ متقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے

اور بُرائی سے منع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صلہ رحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔

(مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد ج ۱۰ ص ۴۰۲ حدیث ۲۷۵۰)

تلاوت پر ہمیز گاری، نیکی کی دعوت اور صلہ رحمی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب ثواب لوٹنے کی نیت سے بیان کردہ حدیثِ مبارکہ کی روشنی میں کچھ ”نیکی کی دعوت“ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ اس روایت میں سب سے اچھے آدمی کی چار خصوصیات بیان کی گئی ہیں:

(۱) بکثرت تلاوت (۲) خوب پر ہمیز گاری (۳) سب سے زیادہ نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے مُمانعت کرنا اور (۴) رشتے داروں سے حُسنِ سلوک۔ واقعی یہ چاروں نہایت ہی عمدہ صفات ہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نصیب کرے۔ امین۔ ان چاروں کے فضائل ملاحظہ ہوں ﴿۱﴾ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نَحْيِ مُكْرَمٌ، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن قرآن پڑھنے والا آئے گا تو قرآن عرض کرے گا: یا ربِّ عَزَّوَجَلَّ! اسے حُلَّہ (یعنی جنت کا لباس) پہنا۔ تو اُسے کرامت کا حُلَّہ (یعنی بُرگی کا جتنی لباس) پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن عرض کرے گا: ”یا ربِّ عَزَّوَجَلَّ! اس میں اضافہ فرما“، تو اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا، پھر قرآن عرض کرے گا: ”یا ربِّ عَزَّوَجَلَّ! اس سے راضی ہو جا۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات طے کرتا جا اور ہر آیت پر اسے ایک نعمت عطا کی جائے گی۔

(ترمذی ج ۴ ص ۱۹ حدیث ۲۹۲۴) ﴿۲﴾ پر ہمیز گاروں کو آخرت میں کامیابی کی نوید (یعنی خوشخبری) سنائی گئی ہے چنانچہ پارہ ۲۵ سُورَةُ الزُّحُرْفِ آیت نمبر ۳۵ میں ارشاد ہوتا ہے: **وَالْأَخَذَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ** ﴿ترجمہ کنز الایمان: اور

آخرت تمہارے رب کے پاس پر ہمیز گاروں کے لیے ہے۔﴾ (پ ۲۵، الزخرف: ۳۵) ﴿۳﴾ حضرت سیدنا کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے: ”جَنَّتُ الْفُرُوسَ خَاصُّ اُسْ شَخْصٍ كَلِّے ہے جَوَامِرُ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ كَرَّے۔“ (یعنی نیکی کا حکم دے اور بُرائی سے منع کرے) (تَنْبِيْهُ الْمُتَغَوِّبِينَ ص ۲۳۶) ﴿۴﴾ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کی عمر اور رِزْق میں اضافہ کر دیا جائے تو اُسے چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اپنے



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کیا کرے۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۲۱۷ حدیث ۱۶)

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۱۱۹۷ صفحات پر مشتمل

کتاب، ”بہار شریعت“ جلد ۳ صفحہ ۵۶۰ پر صدر الشریعہ، بدرًا لطریقہ حضرت

علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حدیث میں آیا ہے کہ ”صلہ

رحم سے عمر زیادہ ہوتی ہے اور رزق میں وسعت (یعنی زیادتی) ہوتی ہے۔“ بعض علما نے اس حدیث کو ظاہر پر تحمل کیا ہے (یعنی

حدیث کے ظاہری معنی ہی مراد ہیں) یعنی یہاں قضا مُعلق مراد ہے کیونکہ قضا مُبرم ٹل نہیں سکتی۔

ترجمہ کنز الایمان: جب ان کا وعدہ آئے گا تو ایک گھڑی

نہ پیچھے ٹھیں نہ آگے بڑھیں۔

إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً

(پ ۱۱، یونس: ۴۹)

وَلَا يَسْتَقْدِرُونَ ۝۴۹

اور بعض (علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام) نے فرمایا کہ زیادتی عمر کا یہ مطلب ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ثواب

لکھا جاتا ہے گویا وہ اب بھی زندہ ہے یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذکر خیر لوگوں میں باقی رہتا ہے۔

(رَدُّ الْمُنْحَار ج ۹ ص ۶۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بات بات پر لوگ رشتے داریاں کاٹ کر رکھ دیتے ہیں، لہذا

آپس میں محبت کی فضا قائم ہونے کی خواہش کی اچھی نیت کے ساتھ مزید ثواب کمانے کیلئے

رشتے داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک کے ضمن میں نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے مزید مدنی

پھول پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں: حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ سرکارِ مدینہ

مدینہ

۱۔ قضا سے مراد یہاں قسمت ہے۔ قضا کی اقسام اور اس کے بارے میں تفصیلات جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت جلد اول صفحہ ۱۴ تا ۱۷ کا مطالعہ کیجئے، خصوصاً مجلس، المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے دیئے گئے حواشی بے مثال اور مُتَعَدِّد وسائل کا علاج ہیں۔



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر رُودِ شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (ترغیب و ترہیب)

صَلَّى اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ بیان فرما رہے تھے، اس دوران فرمایا: ہر قاطعِ رحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہماری محفل سے اٹھ جائے۔ ایک نوجوان اٹھ کر اپنی پھوپھی کے ہاں گیا جس سے اُس کا کئی سال پُرانا جھگڑا تھا، جب دونوں ایک دوسرے سے راضی ہو گئے تو اُس نوجوان سے پھوپھی نے کہا: تم جا کر اس کا سبب پوچھو، آخر ایسا کیوں ہوا؟ (یعنی سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اعلان کی کیا حکمت ہے؟) نوجوان نے حاضر ہو کر جب پوچھا تو حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضورِ انور ﷺ سے یہ سنا ہے: ”جس قوم میں قاطعِ رحم (یعنی رشتے داری توڑنے والا) ہو، اُس (قوم) پر اللہ کی رحمت کا نازل نہیں ہوتا۔“ (الزَّوْجُ عَنِ اقْتِرَافِ الْكِبَائِرِ ج ۲ ص ۱۵۳)

سببِ بہو
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! پہلے کے مسلمان کس قدر خوفِ خدا رکھنے والے ہو ا کرتے تھے! خوش نصیب نوجوان نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ڈر کے سبب فوراً اپنی پھوپھی کے پاس خود حاضر ہو کر صُلح (صلح) کی ترکیب کر لی۔ سبھی کو چاہئے کہ غور کریں کہ خاندان میں کس کس سے اُن بن ہے جب معلوم ہو جائے تو اب اگر شرعی عذر نہ ہو تو فوراً ناراض رشتے داروں سے ”صلح و صفائی“ کی ترکیب شروع کر دیں۔ اگر ٹھکنا بھی پڑے تو بے شک رضائے الہی کیلئے جھک جائیں۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سرِ بلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَهُ اللہ یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۶ ص ۲۷۶ حدیث ۸۱۴۰) اپنے گھروں اور معاشرے (مُ-عاش-رے) کو اَمَن کا گہوارہ بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مشکبارِ مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اور ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے مَدَنی قافلے میں سستوں بھرا سفر کیجئے نیز مَدَنی انعامات کے مطابق زندگی گزارئیے۔ آپ کی ترغیب و تحریریں کے لئے ایک مَدَنی بہار پیش کرتا ہوں، چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ طویل عرصے سے میری زوجہ اور والدہ یعنی ساس بہو میں خوب ٹھنی ہوئی تھی، نتیجہً



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْخَصَّ كِي نَاك خَاكْ آ لُو دُو جِسْ كَے پَاس مِی رَاڈُ كَر ہوا و رُو دُو پَاك نَہ پڑھے۔ (عام)

زوجہ رُوٹھ کر میکے جا بیٹھی۔ میں سخت پریشان تھا، سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اس مسئلے (مس۔ء۔لے) کو کیسے حل کروں۔ ایسے میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ ”مدنی مذاکرے“ کی VCD ”گھر

امن کا گہوارہ کیسے بنے!“ میرے ہاتھ آئی۔ موضوع دیکھا تو بڑی اُمید کے ساتھ یہ VCD خُود بھی دیکھی اور اپنی والدہ محترمہ کو بھی دکھائی اور ایک VCD اپنے سسرال بھی بھیج دی۔ میری والدہ کو یہ VCD اتنی پسند آئی کہ انہوں نے اسے دوبار دیکھا اور حیرت انگیز طور پر مجھ سے فرمانے لگیں: ”چل بیٹا! تیرے سسرال چلتے ہیں۔“ میں نے

سکون کا سانس لیا کہ لگتا ہے جو کام میں بھرپور انفرادی کوشش کے باوجود نہ کر سکا وہ اس VCD نے کر دیا۔ میرے سسرال پہنچ کر والدہ صاحبہ نے بڑی مَحَبَّت سے میری زوجہ کو منایا اور اُسے واپس گھر لے آئیں۔ دوسری جانب میری زوجہ نے بھی مثبت طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا اور گھر پہنچنے کے بعد دوسرے ہی دن اپنی ساس (یعنی میری والدہ) سے کہنے

لگیں: امی جان! میرا کمرہ بہت بڑا ہے، جبکہ دیگر گھر والے جس کمرے میں رہتے ہیں وہ قدرے چھوٹا ہے، آپ میرا کمرہ لے لیجئے اور میں اُس چھوٹے کمرے میں رہائش اختیار کر لیتی ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا گھر جو فتنے اور فساد کا شکار تھا، دعوتِ اسلامی کی بَرَکَت سے امن کا گہوارہ بن گیا۔ (مدنی مذاکرے کی مذکورہ VCD ”گھر امن کا گہوارہ کیسے بنے“ مکتبۃ

المدینہ سے پُر بیانی جاسکتی اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر دیکھی اور سنی جاسکتی ہے۔)

”طبرانی“ میں حضرت سیدنا اَعْمَش رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے منقول ہے، حضرت سیدنا عابد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار صُح کے وقت مجلس میں تشریف فرما تھے، انہوں نے فرمایا: میں قاطع رحم

(یعنی رشتہ توڑنے والے) کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ وہ یہاں سے اُٹھ جائے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دُعا کریں کیونکہ قاطع رحم (یعنی رشتہ توڑنے والے) پر آسمان کے دروازے بند رہتے ہیں۔ (یعنی اگر وہ یہاں موجود رہے گا تو رحمت نہیں



فَمَّا مَنَّ مُصَلَّى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمِي فِي يَوْمِي رُفِعَ وَوَسَامِي دُرُّو دِيَاكِ يَرْهَأُ أَسْ كِ دُوسُو سَالِ كِ غُنَا مُعَافِ هُوِي كِ غَ (کنز العمال)

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ ج ٩ ص ١٥٨ رقم ٨٧٩٣)

”حُسنِ سلوک“ کے ۷ حروف کی نسبت
سے صلہ برحق کے سات مدنی پھول

شریعت“ جلد 3 صفحہ 559 تا 560 پر سے ”حُسنِ سُلُوک“ کے سات حُرُوف کی نسبت سے سات مَدَنی پھول قبول فرمائے:

۱۔ کس رشتہ دار سے کیا برتاؤ کرے

احادیث میں مُطلقاً (یعنی بغیر کسی قید کے) رشتے والوں کے ساتھ صلہ (یعنی سلوک) کرنے کا حکم آتا ہے، قرآن مجید میں مُطلقاً (یعنی بلا قید) ذوی القربیٰ (یعنی قرابت والے) فرمایا گیا مگر یہ بات ضرور ہے کہ رشتے میں چونکہ مختلف درجات

ہیں (اسی طرح) صَلَّہ رَحْم (یعنی رشتے داروں سے حُسن سُلُوک) کے دَرَجَات میں بھی تَفَاوُت (یعنی فرق) ہوتا ہے۔ وَالِدِین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے، ان کے بعد دُورِ حَرَمِ حَرَم کا، (یعنی وہ رشتے دار جن سے نسبی رشتہ ہونے کی وجہ سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام ہو) ان کے بعد بَقِیَّہ رشتے والوں کا عَلٰی قَدَرِ مَرَاتِب۔ (یعنی رشتے میں نزدیکی کی ترتیب کے مطابق) (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۹ ص ۶۷۸)

2) رشتے دار سے
سُلوک کی صورتیں

صَلَّوْهُ رَحِمَ (یعنی رشتے داروں کے ساتھ سُلوک) کی مختلف صورتیں ہیں، اِن کو ہدیہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی بات میں تمہاری اعانت (یعنی امداد) درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے

پاس اٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آنا۔ (دُرر، ج ۱ ص ۳۲۳)



(۱۱ھ صدی)

فَوَمانِ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْهَ وَسَلَّم : بَچھ پُرؤ رُود شریف پڑھو اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَم پَر زَمَت بَیجَگا۔

﴿3﴾ پر دیس ہو
تو خط بھیجا کرے

اگر یہ شخص پردیس میں ہے تو رشتے والوں کے پاس خط بھیجا کرے، ان سے خط و کتابت جاری رکھے تاکہ بے تعلقی پیدا نہ ہونے پائے اور ہو سکے تو وطن آئے اور رشتے داروں سے تعلقات تازہ کر لے، اس طرح کرنے سے

مَحَبَّت میں اضافہ ہوگا۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۹ ص ۶۷۸) (فون یا انٹرنیٹ کے ذریعے بھی رابطے کی ترکیب مفید ہے)

﴿4﴾ پر دیس میں ہو ماں
باپ بلا میں تو آنا پڑے گا

یہ پردیس میں ہے والدین اسے بلاتے ہیں تو آنا ہی ہوگا، خط لکھنا کافی نہیں ہے۔ یوہیں والدین کو اس کی خدمت کی حاجت ہو تو آئے اور ان کی خدمت کرے، باپ کے بعد دادا اور بڑے بھائی کا مرتبہ

ہے کہ بڑا بھائی بَمَنْزِلَہ باپ کے ہوتا ہے، بڑی بہن اور خالہ ماں کی جگہ پر ہیں، بعض علما نے چچا کو باپ کی مثل بتایا اور حدیث: عَمُّ الرَّجُلِ صَنُوْا اَبِيْہ (یعنی آدمی کا چچا باپ کی مثل ہوتا ہے) سے بھی یہی مُسْتَفَاد ہوتا (یعنی نتیجہ نکلتا) ہے۔ ان کے علاوہ اوروں کے پاس خط بھیجنا یا ہدیہ (یعنی تحفہ) بھیجنا کفایت کرتا ہے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۹ ص ۶۷۸)

﴿5﴾ کس کس رشتہ دار
سے کت کت ملے

رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتا رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے وَعَلٰی هٰذَا الْقِيَاس (یعنی اسی پر اندازہ لگا کر) کہ اس سے مَحَبَّت والفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ اقربا (یعنی قرابت داروں) سے

مُجْمَع ملتا رہے یا مہینے میں ایک بار اور تمام قبیلہ اور خاندان کو ایک (یعنی متحد) ہونا چاہیے، جب حق ان کے ساتھ ہو (یعنی وہ حق پر ہوں) تو دوسروں سے مقابلہ (مقابلہ۔ ب۔ لہ) اور اظہار حق میں سب متحد ہو کر کام کریں۔ (ذُرر، ج ۱ ص ۳۲۳)



فَوَاقِنْ فُصُطَةً صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

جب اپنا کوئی رشتہ دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رد کر دینا قَطْعِ رَحْم (یعنی رشتہ توڑنا) ہے۔ (ایضاً) (یاد رہے! صلہ رَحْم واجب ہے اور قَطْعِ رَحْم حرام اور جہنم میں لے جانے والا

6 رشتہ دار حاجت پیش کرے تو رد کر دینا گناہ ہے

کام ہے)

صلہ رحمی (رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک) اسی کا نام نہیں کہ وہ سلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مکافاة یعنی ادلایا کرنا ہے کہ

7 صلہ رحمی یہ ہے کہ وہ توڑے تب بھی تم جوڑو

اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آیا تم اُس کے پاس چلے گئے۔ حقیقتاً صلہ رَحْم (یعنی رشتہ داروں سے حسن سلوک) یہ ہے کہ وہ کالے اور تم جوڑو، وہ تم سے جدا ہونا چاہتا ہے، بے اعتنائی (بے اِعتنائی - اِعت - نائی - یعنی لاپرواہی) کرتا ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتہ کے حُقوق کی مراعات (یعنی لحاظ و رعایت) کرو۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۹ ص ۶۷۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ ساتوں مَدَنی پھول نہایت توجہ کے

حَسَنِ بطن رکھنے کا طریقہ ہے

قابل ہیں، بالخصوص ساتوں مَدَنی پھول جس میں ”ادلے بدلے“ کا ذکر ہے اس کے بارے میں عرض ہے کہ آج کل عموماً یہی ”ادلایا“ ہو رہا ہے۔ ایک رشتہ دار اگر اس کو شادی کی دعوت دیتا ہے جبھی یہ اُس کو دیتا ہے اگر وہ نہ دے تو یہ بھی نہیں دیتا۔ اگر اُس ایک نے اس کو زیادہ افراد کی دعوت دی اور یہ اگر اُس کو کم افراد کی دعوت دے تو اس کا ٹھیک ٹھاک نوٹس لیا جاتا، خوب تنقیدیں اور غیبتیں کی جاتی ہیں۔ اسی طرح جو رشتہ دار اس کے یہاں کسی تقریب میں شرکت نہیں کرتا تو یہ اُس کے یہاں ہونے والی تقریب کا بائیکاٹ کر دیتا ہے اور یوں فاصلے مزید بڑھائے جاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی ہمارے یہاں شریک نہ ہوا ہو تو اُس کے بارے میں اچھا گمان



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زور دیا کہ لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

رشتہ دار سے جیت سخت دکھ پہنچا

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے خالہ زاد بھائی غریب و نادار و مہاجر اور بڈری صحابی حضرت سیدنا مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کا آپ خرچ اٹھاتے تھے ان سے سخت رنج پہنچا اور وہ یہ کہ اُنہوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پیاری بیٹی یعنی اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ہمت لگانے والوں کے ساتھ موافقت کی تھی (وہ طویل قصہ ہے جو کہ ”واقعہ اُکب“ کہلاتا ہے اس کا تذکرہ صفحہ 196 پر آ رہا ہے) اِس پر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرچ نہ دینے کی قسم کھائی۔ اِس پر پارہ 18 سورۃ التَّوْمُر کی آیت نمبر 22 نازل ہوئی۔ وہ آیت مبارکہ یہ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَلَا يَأْتِلْ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٣٣﴾

جب یہ آیت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی تو حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) میری مغفرت کرے اور میں مسطح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جو سلوک کرتا تھا اُس کو کبھی موقوف (یعنی بند) نہ کروں گا چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس (مالی تعاون) کو جاری فرما دیا۔ اِس آیت سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی کام پر قسم کھائے پھر معلوم ہو کہ اُس کا کرنا ہی بہتر ہے تو چاہیئے کہ اُس کام کو کرے اور قسم کا کفارہ دے، حدیث صحیح میں یہی وارد ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اِس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی، اس سے آپ کی علو شان و مرتبت (یعنی رتبے کی عظمت) ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۱۶۱

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَوَإِنْ فَضَّلْنَا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

(رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو (آیت قرآنی میں) اُولُو الْفَضْلِ (یعنی فضیلت والا ارشاد) فرمایا۔ (خَزَائِنُ الْعِرْفَان ص ۵۶۳) **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ**

کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بیاں ہو کس زبان سے مرتبہ صدیق اکبر کا ہے یارِ غارِ محبوبِ خدا صدیق اکبر کا

مقامِ خوابِ راحت چھین سے آرام کرنے کو

بنا پہلوئے محبوبِ خدا صدیق اکبر کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قِسْم اور اس کے کفارے کا بیان (حَقِّق)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤْمِنِیْنَ عاشِقِ اکبر، حضرت سیدُ ناصِدِیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعے

میں قِسْم کا اور تفسیر میں قِسْم کے کفارے کا تذکرہ ہے، چونکہ آج کل کثیر لوگوں کا بات بات پر قسمیں کھانے کی طرف

رُجحان (رُج-حان) دیکھا جا رہا ہے، بارہا جھوٹی قسم بھی کھالی جاتی ہے، نہ توبہ کا شعور نہ کفارہ دینے کی کوئی شُد بُد، لہذا

امت کی خیر خواہی کا ثواب کمانے کی حرص کے سبب بطورِ نیکی کی دعوت قدرے تفصیل کے ساتھ قِسْم اور اس کے

کفارے کے بارے میں مدنی پھول پیش کرتا ہوں، قبول فرمائیے۔ اس کا اَزِ ابتداء تا انتہا مَطَاعَہ یا بعض اسلامی

بھائیوں کا مل بیٹھ کر دَرَس دینا صرف مُفید ہی نہیں، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مفید ترین ثابت ہوگا۔

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

161

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة

قسم کی تعریف قسم کو عربی زبان میں ”یَمِین“ کہتے ہیں جس کا مطلب ہے: ”واہنی (یعنی سیدھی) جانب“، چُونکہ اہل عَرَب عُمُوماً قسم کھاتے یا قسم لیتے وقت ایک دوسرے سے واہنا

(یعنی سیدھا) ہاتھ ملاتے تھے اس لئے قسم کو ”یَمِین“ کہنے لگے، یا پھر یَمِین ”یَمْن“ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں ”بَرَکت و قُوّت“، چُونکہ قسم میں اللہ تَعَالٰی کا بَرَکت نام بھی لیتے ہیں اور اس سے اپنے کلام کو قُوّت دیتے ہیں اس لئے اسے یَمِین کہتے ہیں یعنی بَرَکت و قُوّت والی گفتگو۔ (مُلَخَّص از مرآۃ المناجیح ج ۵ ص ۱۹۴) شُرعی اعتبار سے قسم اُس عَقْد (یعنی عہد و پیمان) کو کہتے ہیں جس کے ذریعے قسم کھانے والا کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا بَیْئۃ (پکا) ارادہ کرتا ہے۔ (ذَرْمُخْتَار ج ۵ ص ۴۸۸) مَثَلًا کسی نے یوں کہا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں کل تمہارا سارا قرض ادا کر دوں گا“ تو یہ قسم ہے۔

قسم کی تین اقسام قسم تین طرح کی ہوتی ہے: (۱) لَعْنُو (۲) عَمُوس (۳) مُنْعَقِدہ۔

۱) **لَعْنُو** یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یا موجودہ امر (یعنی مُعَاظِلے) پر اپنے خیال میں (یعنی غلط فہمی کی وجہ سے) صحیح جان کر قسم کھائے اور درحقیقت وہ بات اس کے خلاف (یعنی اُلْت) ہو، مَثَلًا کسی نے قسم کھائی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! زید گھر پر نہیں ہے“ اور اس کی معلومات میں یہی تھا کہ زید گھر پر نہیں ہے اور اس نے اپنے گُمان میں سچی قسم کھائی تھی مگر حقیقت میں زید گھر پر تھا تو یہ قسم ”لَعْنُو“ کہلائے گی، یہ مُعَاظِلے ہے اور اس پر کفارہ نہیں ﴿۲﴾

۲) **عَمُوس** یہ ہے کہ کسی گزرے ہوئے یا موجودہ امر (یعنی مُعَاظِلے) پر دانستہ (یعنی جان بوجھ کر) جھوٹی قسم کھائے مَثَلًا کسی نے قسم کھائی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! زید گھر پر ہے“ اور وہ جانتا ہے کہ حقیقت میں زید گھر پر نہیں ہے تو یہ قسم ”عَمُوس“ کہلائے گی اور قسم کھانے والا سخت گنہگار ہوا، استغفار و توبہ فرض ہے مگر کفارہ لازم نہیں ﴿۳﴾

۳) **مُنْعَقِدہ** یہ ہے کہ آئندہ کے لیے قسم کھائی مَثَلًا یوں کہا: ”رَبِّ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں کل تمہارے گھر ضرور آؤں گا“، مگر دوسرے دن نہ آیا تو قسم ٹوٹ گئی، اسے کفارہ دینا پڑے گا اور بعض صورتوں میں گنہگار بھی ہوگا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۲)



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

حُلاصہ یہ ہوا کہ قسم کھانے والا کسی گزری ہوئی یا موجودہ بات کے بارے میں قسم کھائے گا تو وہ یا تو سچا ہوگا یا پھر جھوٹا، اگر سچا ہوگا تو کوئی حرج نہیں اور اگر جھوٹا ہوگا تو اُس نے وہ قسم اپنے خیال کے مطابق اگر سچی کھائی تھی تو اب بھی حرج نہیں یعنی گناہ بھی نہیں اور کفارہ بھی نہیں ہاں اگر اسے پتا تھا کہ میں جھوٹی قسم کھا رہا ہوں تو گنہگار ہوگا مگر کفارہ نہیں ہے، اور اگر اس نے آئندہ کیلئے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قَسَم کھائی تو اگر وہ قسم پوری کر دیتا ہے تو فیہا (یعنی خوب بہتر) ورنہ کفارہ دینا ہوگا اور بعض صورتوں میں قسم توڑنے کی وجہ سے گنہگار بھی ہوگا۔ (ان صورتوں کی تفصیل آگے آ رہی ہے)

رسول بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

”اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم کھانا کبیرہ گناہ ہیں۔“

(بخاری ج ۴ ص ۲۹۵ حدیث ۶۶۷۵)

جھوٹی قسم کھانا
گناہ کبیرہ ہے

حضرت سیدنا آدم صَفِی اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے شیطان مُرُود ہوا تھا لہذا وہ آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نقصان پہنچانے کی تاک میں رہا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرات سیدنا آدم وَحَوَّاء عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وَرَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا کہ جنت میں رہو اور جہاں دل کرے بے رُک ٹوک کھاؤ کبیرہ اس ”دَرَحْتَ“ کے قریب نہ جانا۔ شیطان نے کسی طرح حضرات سیدنا آدم وَحَوَّاء عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وَرَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس پہنچ کر کہا کہ میں تمہیں ”شَجَرِ خُلْد“ بتا دوں، حضرت سیدنا آدم صَفِی اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے منع فرمایا تو شیطان نے قسم کھائی کہ میں تمہارا خیر خواہ (یعنی بھلائی چاہنے والا) ہوں۔ انہیں خیال ہوا کہ اللہ پاک کی جھوٹی قسم کون کھا سکتا ہے! یہ سوچ کر حضرت سیدنا حَوَّاء رَضِی اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اس میں سے کچھ کھایا پھر حضرت سیدنا آدم صَفِی اللہ

سب سے پہلے جھوٹی
قسم شیطان نے کھائی



فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام و رُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

عَلَى نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو دیا انہوں نے بھی کھالیا۔ (مُلَخَّصٌ از تفسیر عبدالرزاق ج ۲ ص ۷۶) جیسا کہ پارہ 8 سورۃ الْأَعْرَاف کی آیت 20 اور 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَوَسَّوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا
وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوَاتِحِهِمَا وَقَالَ مَا
لَهُمَا بَارِكُمَا عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا
أَنْ تَكُونَا مَلَكَائِينَ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ۝
وَقَاسَسَهُمَا إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: پھر شیطان نے ان کے جی میں خطرہ ڈالا کہ ان پر کھول دے ان کی شرم کی چیزیں جو ان سے چھپی تھیں اور بولا: تمہیں تمہارے رب نے اس بیڑ سے اسی لئے منع فرمایا ہے کہ کہیں تم دو فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ جینے والے اور ان سے قسم کھائی کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی تفسیر خزانۃ العرفان میں لکھتے ہیں: معنی یہ ہیں کہ ابلیس ملعون نے جھوٹی قسم کھا کر حضرت (سیدنا) آدم (عَلِیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ) کو دھوکا دیا اور پہلا جھوٹی قسم کھانے والا ابلیس ہی ہے، حضرت آدم (عَلِیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ) کو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر جھوٹ بول سکتا ہے، اس لئے آپ نے اُس کی بات کا اعتبار کیا۔

رسول کریم، رُؤُوفٌ رَحِیمٌ عَلَیْہِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ کا فرمانِ عظیم ہے: جو قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق مار لے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے لئے جہنم واجب کر دیتا اور اُس پر بختِ حرام فرما دیتا ہے۔ غرض کی گئی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ

کسی کا حق مارنے کے لئے جھوٹی قسم کھانے والا جہنمی ہے

والہ وسلم! اگرچہ وہ تھوڑی سی چیز ہی ہو؟ ارشاد فرمایا: ”اگرچہ پیلو کی شاخ ہی ہو۔“ (مسلم ص ۸۲ حدیث ۲۱۸۔ ۱۳۷) پیلو ایک درخت ہے جس کی شاخ اور جڑ سے مسواک بناتے ہیں۔



فَوَاقِنِ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جحاک۔ (عبدالرزاق)

جھوٹی قسم کھانے والے کے حشر
میں ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے رہوں گے

ایک حَضْرَمِی (یعنی مُلْکِ یَمَن کے شہر ”حَضْرَمَوْتَ“ کے باشندے) اور
ایک رَکَنْدِی (یعنی قبیلہ کَنْدہ سے وابستہ ایک شخص) نے مدینے کے تاجور
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کی بارگاہِ انور میں یَمَن کی ایک زمین کے

مُتَعَلِّق اپنا جھگڑا پیش کیا، حَضْرَمِی نے عَرْض کی: ”یَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ! میری زمین اس کے باپ
نے چھین لی تھی، اب وہ اس کے قبضے میں ہے۔“ تو نَحْمِی مَکْرَم، نُورِ جُحُوم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے دریافت فرمایا: ”کیا
تمہارے پاس کوئی گواہی ہے؟“ عرض کی: ”نہیں، لیکن میں اس سے قسم لوں گا کہ اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ وہ نہیں جانتا کہ
وہ میری زمین ہے جو اس کے باپ نے غَصَب کر لی تھی۔“ رَکَنْدِی قسم کھانے کے لئے تیار ہو گیا تو رسولِ اکرم، شہنشاہِ
آدم و بنی آدم صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جو (جھوٹی) قسم کھا کر کسی کا مال دبائے گا وہ بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں اس
حالت میں پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں گے۔“ یہ سن کر رَکَنْدِی نے کہہ دیا کہ یہ زمین اُسی (یعنی حَضْرَمِی) کی ہے۔

(سُنَنِ ابوداؤد ج ۳ ص ۲۹۸ حدیث ۳۲۴۴)

مُفَسِّرِ شَہِیْر، حَکِیْمُ الْأُمَمَتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے
ہیں: سُبْحَنَ اللّٰہ! یہ ہے اثر اُس زَبَانِ فِیضِ تَرْجَمَانِ کا کہ دو کلمات میں اُس (رَکَنْدِی) کے دل کا حال بدل گیا اور سچی بات
کہہ کر زمین سے لادعویٰ ہو گیا۔

سَاتِ زَمِیْنُوْنَ کا تارِ
رشوتوں کے ذریعے دوسروں کی جگہوں پر قبضہ کر کے عمارتیں بنانے والوں،
لوگوں کی طرف سے ٹھیکے پر ملی ہوئی زَرعی زمینیں دبا لینے والے کسانوں،
وَدَّیروں اور خائن زمین داروں کو گھبرا کر جھٹ پٹ توبہ کر لینی چاہئے اور جن جن کے حَقُّوق دبائے ہیں وہ فوراً ادا کر دینے
چاہئیں کہ ”مسلم شریف“ میں سرکارِ نامدار صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو شخص کسی کی بالشت بھر زمین



فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو مجھ پر روزِ جمعہ رُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی غفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

ناحق طور پر لے گا تو اُسے قیامت کے روز سات زمینوں کا طوق (یعنی ہار) پہنایا جائے گا۔“ (صحیح مسلم ص ۸۶۹ حدیث ۱۶۱۰)

شارع عام پر بلا حاجت شرعی راستہ گھیرئیے
بعض لوگ شارع عام پر بلا حاجت راستہ گھیر لیتے ہیں جن میں کئی صورتیں لوگوں کیلئے سخت تکلیف کا باعث بنتی ہیں، مثلاً ﴿۱﴾ بقرعید کے دنوں میں قربانی کے جانور بیچنے یا کرائے پر رکھنے یا ذبح کرنے کیلئے

بعض جگہ بلا ضرورت پوری پوری گلیاں گھیر لیتے ہیں ﴿۲﴾ راستے میں تکلیف دہ حد تک کچر یا ملبہ ڈالتے، تعمیرات کیلئے غیر ضروری طور پر بجری اور سریوں کا ڈھیر لگا دیتے ہیں اور یونہی تعمیرات کے بعد مہینوں تک بچا ہوا سامان و ملبہ پڑا رہتا ہے ﴿۳﴾ شادی وغنی کی تقریبوں، نیازوں وغیرہ کے موقعوں پر گلیوں میں دیکیں پکاتے ہیں جن سے بعض اوقات زمین پر گرھٹے پڑ جاتے ہیں پھر ان میں کیچڑ اور گندے پانی کے ذخیرے کے ذریعے چھڑ پیدا ہوتے اور بیماریاں پھیلتی ہیں ﴿۴﴾ عام راستوں میں گھدائی کروا دیتے ہیں مگر ضرورت پوری ہو جانے کے باوجود دھروا کر حسب سابق ہموار نہیں کرتے ﴿۵﴾ رہائش یا کاروبار کیلئے ناجائز قبضہ جما کر اس طرح جگہ گھیر لیتے ہیں کہ لوگوں کا راستہ تنگ ہو جاتا ہے۔ ان سب کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 853 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جہنم میں

لے جانے والے اعمال (جلد اول)“ صفحہ 816 پر امام ابن حجر مکی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کبیرہ گناہ نمبر 215

میں اس فعل (یعنی کام) کو گناہ کبیرہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ”شارع عام میں غیر شرعی تصرّف (مداخلت) کرنا یعنی ایسا تصرّف (یعنی دخل دینا یا عمل اختیار) کرنا جس سے گزرنے والوں کو سخت نقصان پہنچے“ اس کا سبب بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ اس میں لوگوں کی ایذا رسانی اور ظلماً اُن کے حقوق کا دبا نا پایا جا رہا ہے۔ **فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ**

تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”جس نے ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر لے لی قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اتنا حصہ طوق بنا کر اس کے



(ابو یعلیٰ)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُرٌ رُودِيَاكٍ كِي كَثْرَتِ كُرُوبِهِ شَكَّ يَتَبَاهَرُ لِنَظَرِ طَهَارَتِهِ هُوَ۔

گلے میں ڈال دیا جائے گا۔“

(صَحِيحُ بُخَارِي ج ۲ ص ۳۷۷ حدیث ۳۱۹۸)

جھوٹی قسم کے نقصانات کا نقشہ کھینچتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جھوٹی قسم

جھوٹی قسم گھروں کو
ویران کر چھوڑتی ہے

گھروں کو ویران کر چھوڑتی ہے (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۶ ص ۶۰۲) ایک اور مقام پر

لکھتے ہیں: جھوٹی قسم گزشتہ بات پر دانستہ (یعنی جان بوجھ کر کھانے والے پر اگرچہ) اس کا کوئی کفارہ نہیں، (مگر) اس کی سزا یہ ہے کہ جہنم کے گھولتے دریا میں غوطے دیا جائے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۶۱۱) بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجیے

کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس نے ہمیں پیدا کیا، پوری کائنات کو تخلیق کیا (یعنی بنایا)، جس پر ہر بات ظاہر ہے، کوئی چیز اُس سے پوشیدہ نہیں، حتیٰ کہ دلوں کے بھید بھی وہ خوب جانتا ہے، جو رَحْمٰن و رَحِیْم بھی ہے اور قہار و جبار بھی ہے، اُس رَبُّ الْاَلَام کا نام لے کر جھوٹی قسم کھانا کتنی بڑی نادانی کی بات ہے اور وہ بھی دُنیا کے کسی عارضی (وقتی) فائدے یا چند سکنوں کے لئے!

یہود کے اَحْبَار (یعنی علمائے) اور ان کے رئیسوں (یعنی سرداروں) اَبُو رَافِع

وَ كِسْرَانَهٗ بِنِ اَبِی الْحَقِیْقِ اور كَعْبِ بِنِ اَشْرَفِ اور حُیَّی بِنِ اَخْطَبِ نے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وہ عہد چھپایا جو سید عالم، رسولِ محترم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یہودیوں نے شانِ مصطفیٰ چھپانے
کے لئے جھوٹی قسم کھائی

پر ایمان لانے کے مُتَعَلِّق ان سے تَوْریت شریف میں لیا گیا۔ وہ اس طرح کہ انہوں نے اس کو بدل دیا اور اس کی جگہ اپنے ہاتھوں سے کچھ کا کچھ لکھ دیا اور جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے، یہ سب کچھ انہوں نے اپنی جماعت کے جاہلوں سے رشوتیں اور مال و زر حاصل کرنے کے لئے کیا۔ ان کے بارے میں یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:



(طبرانی)

فَرَمَانٌ فَصَلَّى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانٌ بَعْدَ بَعْدِ رُؤُودِ رُؤُودِ جَهَنَّمَ تَحْتَ بَيْتِهَا هِيَ -

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيِّمَانِهِمْ
ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ وَلَا يَزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٧٧﴾

(پ ۳، ال عمران: ۷۷)

دردناک عذاب ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے
بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور
اللہ نہ ان سے بات کرے، نہ ان کی طرف نظر فرمائے
قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لئے

(تفسیر خازن ج ۱ ص ۲۶۵)

عبداللہ بن نبئل (نامی ایک) منافق (تھا) جو رسول کریم صَلَّی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہود کے

نبی آسمانوں والی امنافق

پاس پہنچاتا تھا، ایک روز حضور اقدس صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دولت سرائے اقدس میں تشریف فرماتھے، حضور صَلَّی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس وقت ایک آدمی آئے گا جس کا دل نہایت سخت اور شیطان کی آنکھوں سے دیکھتا ہے،
تھوڑی ہی دیر بعد عبداللہ بن نبئل آیا، اس کی آنکھیں نیلی تھیں، حضور سید عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس
سے فرمایا: تو اور تیرے ساتھی کیوں ہمیں گالیاں دیتے ہیں؟ وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا اور اپنے یاروں کو لے آیا، انہوں
نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو گالی نہیں دی، اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ
اللَّهُ عَلَيْهِمْ مَّا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ
وَلَا يَعْلَمُونَ ﴿١٣﴾

(پ ۲۸، مجادلہ: ۱۴)

ترجمہ کنز الایمان: کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو ایسوں کے
دوست ہوئے جن پر اللہ کا غضب ہے، وہ نہ تم میں سے نہ
ان میں سے، وہ دائرہ جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔

(خزائن العرفان)



فَوَإِنْ فَضَّلْتَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

منقول ہے کہ قیامت کے دن ایک شخص کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کھڑا کیا جائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم میں لے جانے کا حکم فرمائے گا۔ وہ عرض کرے گا: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے کس لئے جہنم میں بھیجا جا رہا ہے؟ ارشاد ہوگا: نمازوں کو ان کا وقت گزار کر پڑھنے

اور میرے نام کی جھوٹی قسمیں کھانے کی وجہ سے۔ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۱۸۹)

حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی

طرف نظر کرم فرمائے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا بلکہ ان کے لئے دُوناک عذاب ہے۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی تو میں نے عرض کی: وہ تو تباہ و برباد ہو گئے، وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: ﴿۱﴾ تَكْبُر سے اپنا تہنید لٹکانے والا اور ﴿۲﴾ اِحْسَان جتلانے والا اور ﴿۳﴾ جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔

اس روایت سے ٹھوساً وہ تاجر و دُکاندار حضرات عبرت پکڑیں جو جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا مال فروخت کرتے ہیں، اشیاء کے عُیُوب (یعنی خامیاں) چھپانے اور ناقص و گھٹیا مال پر زیادہ نفع کمانے کی خاطر پے در پے قسمیں کھائے چلے جاتے ہیں اور اس میں کسی قسم کی عار (یعنی شرم و جھجک) محسوس نہیں کرتے، اِن کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ شفعِ روزِ شُمار، دو عالم کے مالک و مختار بِإِذْنِ پُر وَرَد گار صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جھوٹی قسم سے سودا فر دخت ہو جاتا ہے اور بَرَکَتِ مٹ جاتی ہے۔ (کُنُزُ الْأَعْمَال ج ۱۶، ص ۲۹۷ حدیث ۴۶۳۷۶) ایک اور جگہ فرمایا: ”قسم سامان بکوانے والی ہے اور بَرَکَتِ مٹانے



فَمَنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَاسَ مِيرَاذُكَرْ ہوا اور وہ مجھ پر زور و شرف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (غریب و ریب)

والی ہے۔“

(صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۱۵ حدیث ۲۰۸۷)

مُفَسِّرِ شَهِيرِ حَكِيمِ الْأُمَّتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بَرکت (مٹ جانے) سے مراد آئندہ کاروبار بند ہو جانا ہو یا کئے ہوئے بیوپار میں گھاٹا (یعنی نقصان) پڑ جانا یعنی اگر تم نے کسی کو جھوٹی قسم کھا کر دھوکے سے خراب مال دے دیا وہ ایک بار تو دھوکا کھا جائے گا مگر دوبارہ نہ آئے گا نہ کسی کو آنے دے گا، یا جو رقم تم نے اُس سے حاصل کر لی اُس میں بَرکت نہ ہوگی کہ حرام میں بے برکتی ہے۔ (مرآۃ المناجیح ج ۴ ص ۳۴۴)

خنزیر نما مردہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا (32 صفحات) پر مشتمل رسالہ ”کفن چوروں کے انکشافات“ میں ہے: ایک بار خلیفہ عبدالملک کے پاس ایک شخص گھبرا یا ہوا حاضر ہوا اور کہنے لگا: عالی جاہ! میں بے حد گنہگار ہوں اور جاننا چاہتا ہوں کہ آیا میرے لئے مُعافی ہے یا نہیں؟ خلیفہ نے کہا: کیا تیرا گناہ زمین و آسمان سے بھی بڑا ہے؟ اُس نے کہا: بڑا ہے۔ خلیفہ نے پوچھا: کیا تیرا گناہ لوح و قلم سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ پوچھا: کیا تیرا گناہ عرش و کرسی سے بھی بڑا ہے؟ جواب دیا: بڑا ہے۔ خلیفہ نے کہا: بھائی یقیناً تیرا گناہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے تو بڑا نہیں ہو سکتا۔ یہ سن کر اُس کے سینے میں تھما ہوا طوفان آنکھوں کے ذریعے اُمنڈ آیا اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ خلیفہ نے کہا: بھئی آخر پتا بھی تو چلے کہ تمہارا گناہ کیا ہے! اِس پر اُس نے کہا: مَھُور! مجھے آپ کو بتاتے ہوئے بے حد ندامت ہو رہی ہے تاہم غرض کئے دیتا ہوں، شاید میری توبہ کی کوئی صورت نکل آئے۔ یہ کہہ کر اُس نے اپنی داستانِ وحشت نشان سنانی شروع کی۔ کہنے لگا: عالی جاہ! میں ایک کفن چور ہوں، آج رات میں نے پانچ قبروں سے عبرت حاصل کی اور توبہ پر آمادہ ہوا۔ پھر اُس نے پانچ قبروں کے عبرتناک احوال سنائے، ایک قَبْر کا حال سناتے ہوئے اُس نے کہا: کفن پُرنے کی غرض سے میں نے جب دوسری قَبْر کھودی تو ایک دل ہلا دینے والا منظر میری آنکھوں کے سامنے تھا! کیا دیکھتا ہوں کہ مُردے کا منہ خنزیر جیسا ہو چکا



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَسْخَصَ كِيَاكَ خَاكَ آلُودِ بَوْحِ كَيْسَ مِيرَاذُ كَرِهُوا وَرُودِ بَاكَ نَدِرُ هَمَّ - (حاکم)

ہے اور وہ طوق و زنجیر میں جکڑا ہوا ہے۔ غیب سے آواز آئی: یہ جھوٹی قسمیں کھاتا اور حرام روزی کماتا تھا۔

(ماخوذ از تذکرۃ الواعظین ص ۶۱۲)

دل پر سیاہ نکتہ خاتم المرسلین، رَحْمَةُ اللّٰعَالَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”جو شخص قسم کھائے اور اس میں مچھر کے پر کے برابر جھوٹ ملا دے تو وہ ”قسم“ تا یوم قیامت

(إِتْحَافُ السَّادَةِ لِلزَّيْدِي ج ۹ ص ۲۴۹)

اُس کے دل پر (سیاہ) نکتہ بن جائے گی۔“

قسم صرف سچی **ہی کھائی جائے** میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لڑز جائے! کانپ اٹھئے!! یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا اگر ماضی میں جھوٹی قسمیں کھائی ہیں تو ان سے فوراً سے پیشتر توبہ کر لیجئے اور یہ بات خوب ذہن نشین فرما لیجئے کہ اگر بوقتِ ضرورت قسم کھانی ہی

پڑے تو صرف و صرف سچی قسم کھائیے۔

مسلمان کی قسم کا یقین کر لینا چاہئے اگر کوئی مسلمان ہمارے سامنے کسی بات کی قسم کھائے تو حُسن ظن رکھتے ہوئے ہمیں اس کی بات کا یقین کر لینا چاہئے، امام شَرَفُ الدِّیْنِ تَوَدِی (ن۔و۔ی) عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ مسلمان بھائی کی قسم کا اعتبار کرنا اور اُس کو پورا کرنا

(شرح مسلم للنووی ج ۱۴ ص ۳۲)

مُسْتَحَب ہے بشرطیکہ اس میں فتنے وغیرہ کا امکان نہ ہو۔

تو نے چوری نہیں کی حضرت سَیِّدُنا ابوبُرہِ رِضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب

شان ہے: (حضرت) عِیْسٰی ابنِ مَرِیم نے ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اُس سے فرمایا: ”تو نے چوری کی؟“ وہ بولا: ”ہرگز نہیں اُس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں“ تو (حضرت) عِیْسٰی نے فرمایا: میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے اپنے کو آپ جھٹلایا۔

(صحیح مسلم ص ۱۲۸۸ حدیث ۲۳۶۸)



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمٌ نَعْمٌ بِرُؤُوسِهِ وَبَارُودٌ بِأَكْبَارِهِ أَسْ كَدُّ دُوسَمَالٍ كُنَّا مُعَافٍ هُوَ لَمْ يَكُنْ (کنز العمال)

مُؤْمِنَ اللَّهِ تَعَالَى كِي جھوٹی
قسم کیسے کھا سکتا ہے! مدینہ

اللہ اکبر! دیکھا آپ نے! حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے قسم کھا لینے والے کے ساتھ کتنا عظیم برتاؤ کیا۔

قسم کھانے والے کو چھوڑ دینے کے متعلق حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس جذبات کی عکاسی کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں: یعنی اس قسم کی وجہ سے تجھے سچا سمجھتا ہوں کہ مومن بندہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی ”جھوٹی قسم“ نہیں کھا سکتا، (کیونکہ) اُس کے دل میں اللہ کے نام کی تعظیم ہوتی ہے، اپنے متعلق غلط فہمی کا خیال کر لیتا ہوں کہ میری آنکھوں نے دیکھنے میں غلطی کی۔ (مراۃ ج ۶ ص ۶۲۳) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے**

صدقہ ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قرآن اٹھانا قسم
قرآن کریم کی قسم کھانا، قسم ہے، البتہ صرف قرآن کریم اٹھا کر یا بیچ میں رکھ کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کرنی قسم نہیں۔ ”فتاویٰ رضویہ“ جلد 13 صفحہ 574 پر ہے: جھوٹی بات پر قرآن مجید کی قسم اٹھانا سخت عظیم گناہ کبیرہ ہے اور سچی بات پر قرآن عظیم کی قسم کھانے میں

خرج نہیں اور ضرورت ہو تو اٹھا بھی سکتا ہے مگر یہ قسم کو بہت سخت کرتا ہے، بلا ضرورت خاصہ نہ چاہئے۔ نیز صفحہ 575 پر ہے: ہاں مُضْهِف (یعنی قرآن) شریف ہاتھ میں لے کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کہنی اگر لفظاً علف و قسم کے ساتھ نہ ہو علف شرعی نہ ہوگا (یعنی قرآن کریم کو صرف اٹھانے یا اُس پر ہاتھ رکھنے یا اُسے بیچ میں رکھنے کو شرعاً قسم قرار نہ دیا جائے گا) مثلاً کہے کہ میں قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہوں کہ ایسا کروں گا اور پھر نہ کیا تو (چونکہ قسم ہی نہیں ہوئی تھی اس لئے) کفارہ نہ آئے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۱۷۳

نیکی کی دعوت کی فضیلت

(۱۷۳۷ھ)

فَوَافِقُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِحَمْدِ رُؤُودِ شَرِيفٍ بِرُحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتِ بَيْتِهِ

دو عبرت ناک فتاویٰ

(۱) شرابی نے قرآن اٹھا کر اُس قسم کھائی پھر توڑ دی!!!

فتاویٰ رضویہ جلد 13 صفحہ 609 پر ایک شرابی کے بارے میں حکم دریافت کرتے ہوئے کچھ اس طرح پوچھا گیا ہے کہ اُس نے چار گواہوں کے سامنے قرآن کریم اٹھا کر قسم کھائی کہ آئندہ شراب نہ پیوں گا مگر پھر پی لی۔

اُس کے تفصیلی جواب کے آخر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر اس نے قرآن اٹھا کر قرآن کے نام سے قسم کھائی یا اللہ تعالیٰ کے نام سے قسم کھائی اور زبان سے ادا بھی کی ہو پھر قسم توڑ دی ہے تو اس پر کفارہ لازم ہے۔ اور اگر اُس نے قرآن مجید اٹھا کر قسم کھائی ہے اور بیعت سخت معاملہ ہے کہ قرآن اٹھا کر اُس نے اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پھر سے شراب نوشی کی ہے جس سے قرآن پاک کی توہین تک معاملہ پہنچا اور (اُس نے) قرآن کے عظیم حق کی پامالی کی ہے تو اس سخت کاروائی (یعنی جبکہ لفظ قسم نہ کہا ہو صرف قرآن کریم اٹھایا ہو اس) پر کفارہ نہیں ہے بلکہ اس کے لئے اس پر لازم ہے کہ فوراً توبہ کرے اور اُس بُرے فعل (یعنی شراب نوشی) کو آئندہ نہ کرنے کا پختہ قصد (یعنی پکی نیت) کرے ورنہ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دردناک عذاب اور جہنم کی آگ کا انتظار کرے۔ **وَالْعِيَاذُ بِاللَّهِ تَعَالَى** (یعنی اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ)۔ اور اگر زبان سے قسم ادا نہیں کی بلکہ اُسی قرآن اٹھانے کو قسم قرار دیا تو اس قسم کا وہی حکم ہے کہ اس پر کفارہ نہیں بلکہ عذاب الیم کا انتظار کرے۔

(۲) جھوٹی قسم کھانے والا جہنم کے کھولنے دریا میں غوطے دیا جائیگا

سوال: خدا کی جھوٹی قسم کھانے پر کیا کفارہ دینا چاہئے؟ اگر ایک ہی وقت میں کئی مرتبہ جھوٹی قسم خدا کی کھائے تو ایک کفارہ دے یا ہر ایک قسم کا علیحدہ علیحدہ؟

مكة المكرمة

مدينة المنورة

173

جنة البقیع

مكة المكرمة



فَرَمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

جواب: جھوٹی قسم گزشتہ بات پر دانستہ (یعنی جان بوجھ کر کھائی تو)، اُس کا کوئی کفارہ نہیں، اس (جھوٹی قسم) کی سزا یہ ہے کہ جہنم کے گھولتے دریا میں غوطے دیا جائے گا۔ اور آئندہ (کی) کسی بات پر قسم کھائی اور وہ نہ ہو سکی تو اُس کا کفارہ ہے، ایک قسم کھائی ہو تو ایک اور دس (کھائی ہوں) تو دس۔ **وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ**۔ (یعنی اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جاننے والا ہے)

بکثرت قسم کھانے کی مُمانعت

رب کریم ﷺ کا پارہ 2 سُورَةُ الْبَقَرَةِ کی آیت 224 میں فرمانِ عظیم ہے:

وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کو اپنی قسموں کا نشانہ نہ بنالو۔

صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی **عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْهَادِي** اس آیت کے تحت لکھتے

ہیں: بعض مُفسّرین (رَحْمَتُ اللَّهِ الْوَبِين) نے یہ بھی کہا ہے کہ اس آیت سے بکثرت قسم کھانے کی مُمانعت ثابت ہوتی ہے۔

(حاشیۃ الصّاوٰی ج ۱ ص ۱۹۰)

حضرت سیدنا ابراہیم نعیمی **عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي** فرماتے ہیں: جب ہم چھوٹے چھوٹے تھے تو ہمارے بزرگ قسم

کھانے اور وعدہ کرنے پر ہماری پٹائی کرتے تھے۔ (صحیح بخاری ج ۲ ص ۱۶ حدیث ۳۶۵۱)

تُو جھوٹی قسموں سے مجھ کو سدا بچا یا رب!

نہ بات بات پہ کھاؤں قسم، خدا یا رب!

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ نَ مَجْهَ پَرَاکِ بَارُو دُو پَاک پُرْ هَا لَلَّهِ عَزَّوَجَلَّ اَسْ رِدَسْ رَحْمَتِیْنِ بَیْتَا هَیْ۔ (مسلم)

”حِبِّے ہوسلامت رہو گے“ کے پندرہ حُرُوف ہکی نسبت سے 15 متعلّق مَدَنی پھول

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب بہار

شریعت جلد 2 صفحہ 298 تا 311 اور 319 سے قسم اور کفارے سے متعلّق 15 مَدَنی پھول پیش کئے جاتے

ہیں، (ضرورتاً کہیں کہیں تصّرف کیا گیا ہے)

﴿1﴾ قسم کھانا جائز ہے مگر جہاں تک ہو کی بہتر ہے اور بات بات پر قسم کھانی نہ

چاہیے اور بعض لوگوں نے قسم کو تکیہ کلام بنا رکھا ہے (یعنی دورانِ گفتگو بار بار قسم کھانے کی

عادت بنا رکھی ہے) کہ قُضد و بے قُضد (یعنی اراداً اور بغیر ارادے کے) زَبان سے (قسم)

جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی! یہ سخت مَعْیُوب (یعنی بہت بُری بات) ہے اور غیر

خدا کی قسم مکروہ ہے اور یہ شرعاً قسم بھی نہیں یعنی اس کے توڑنے سے کفارہ لازم نہیں۔

﴿2﴾ غَلَطی سے قسم کھا بیٹھا مثلاً کہنا چاہتا تھا کہ پانی لاؤ یا پانی پیوں گا اور زَبان

سے نکل گیا کہ ”خدا کی قسم پانی نہیں پیوں گا“ تو یہ بھی قسم ہے اگر توڑے گا کفارہ

(بہار شریعت ج ۲ ص ۳۰۰)

دینا ہوگا۔

﴿3﴾ قسم توڑنا اختیار سے ہو یا دوسرے کے مجبور کرنے سے، قُضداً (یعنی جان بوجھ کر) ہو یا بھُول چوک سے ہر صورت

میں کفارہ ہے بلکہ اگر بیہوشی یا جُنُون میں قسم توڑنا ہو واجب بھی کفارہ واجب ہے جب کہ ہوش میں قسم کھائی ہو اور اگر بے

ہوش یا جُنُون (یعنی پاگل پن) میں قسم کھائی تو قسم نہیں کہ عاقل ہونا شرط ہے اور یہ عاقل نہیں۔ (تَبیینُ الحقائق ج ۳ ص ۴۲۳)



فَوَاقِنْ فُصْطَافَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر زُور دیا کہ کھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

ایسے الفاظ جن قسم نہیں ہوتی

﴿4﴾ یہ الفاظ قسم نہیں اگرچہ ان کے بولنے سے گنہگار ہوگا جبکہ اپنی بات میں جھوٹا ہے: اگر ایسا کروں تو مجھ پر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا غَضَب ہو۔ اُس کی لعنت ہو۔ اُس کا عذاب ہو۔ خدا کا قہر ٹوٹے۔ مجھ پر آسمان پھٹ پڑے۔ مجھے زمین نکل جائے۔ مجھ پر خدا کی

مار ہو۔ خدا کی پھڑکار ہو۔ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شفاعت نہ ملے۔ مجھے خدا کا دیدار نہ نصیب ہو۔ مرتے وقت کلمہ نہ نصیب ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۴)

قسم کی چار اقسام

﴿5﴾ بعض قسمیں ایسی ہیں کہ اُن کا پورا کرنا ضروری ہے، مثلاً کسی ایسے کام کے کرنے کی قسم کھائی جس کا بغیر قسم (بھی) کرنا ضروری تھا یا گناہ سے بچنے کی قسم کھائی (کہ گناہ سے بچنے کی قسم نہ بھی کھائیں تب بھی گناہ سے بچنا ضروری ہی ہے) تو اس صورت میں قسم سچی کرنا ضرور ہے۔ مثلاً (کہا) خدا کی قسم ظہر پڑھوں گا یا چوری یا زنا نہ کروں گا۔ (قسم کی) دوسری (قسم) وہ کہ اُس کا توڑنا ضروری ہے مثلاً گناہ کرنے یا فرائض و واجبات (پورے) نہ کرنے کی قسم کھائی، جیسے قسم کھائی کہ نماز نہ پڑھوں گا یا چوری کروں گا یا ماں باپ سے کلام (یعنی بات چیت) نہ کروں گا تو قسم توڑ دے۔ تیسری وہ کہ اُس کا توڑنا مُشْتَبَہ ہے مثلاً ایسے امر (یعنی معاملے یا کام) کی قسم کھائی کہ اُس کے غیر (یعنی علاوہ) میں بہتری ہے تو ایسی قسم کو توڑ کر وہ کرے جو بہتر ہے۔ چوتھی وہ کہ مُباح کی قسم کھائی یعنی (جس کا) کرنا اور نہ کرنا دونوں یکساں ہے اس میں قسم کا باقی رکھنا افضل ہے۔ (المبسوط للسرخسی ج ۴ ص ۱۳۳)

﴿6﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے جتنے نام ہیں اُن میں سے جس نام کے ساتھ قسم کھائے گا قسم ہو جائے گی خواہ بول چال میں اُس نام کے ساتھ قسم کھاتے ہوں یا نہیں۔ مثلاً اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی قسم، خدا کی قسم، رحمن کی قسم، رحیم کی قسم، پُر وَدَّ گار کی قسم۔ یو ہیں خدا کی جس صِفَت کی قسم کھائی جاتی ہو اُس کی قسم کھائی، ہوگئی مثلاً خدا کی عزت و جلال کی قسم، اُس کی کبر یا (عظمت، بڑائی) کی قسم، اُس کی بزرگی یا بڑائی کی قسم، اُس کی عظمت کی قسم، اُس کی قدرت و قوت کی قسم، قرآن



فَوَاصِلُ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کی قسم، کلام اللہ کی قسم۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۲)

﴿7﴾ ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے: حلف کرتا ہوں۔ قسم کھاتا ہوں۔ میں شہادت دیتا ہوں۔ خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ مجھ پر قسم ہے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ میں یہ کام نہ کروں گا۔ (ایضاً)

﴿8﴾ اگر یہ کام کرے یا کیا ہو تو یہودی ہے یا نصرانی یا کافر یا کافروں کا شریک۔ مرتے وقت ایمان نصیب نہ ہو۔ بے ایمان مرے۔ کافر ہو کر مرے۔ اور یہ الفاظ بہت سخت ہیں کہ اگر جھوٹی قسم کھائی یا قسم توڑ دی تو

بعض صورت میں کافر ہو جائے گا۔ جو شخص اس قسم کی جھوٹی قسم کھائے اُس کی نسبت حدیث میں فرمایا: ”وہ ویسا ہی ہے جیسا اُس نے کہا۔“ یعنی یہودی ہونے کی قسم کھائی تو یہودی ہو گیا۔ یونہی اگر کہا: ”خدا جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا ہے۔“ اور یہ بات اُس نے جھوٹ کہی ہے تو اکثر علماء کے نزدیک کافر ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۲ ص ۳۰۱)

﴿9﴾ جو شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرے مثلاً کہے کہ فلاں چیز مجھ پر حرام ہے تو اس کھدینے سے وہ شے حرام نہیں ہوگی کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) نے جس چیز کو حلال کیا اُسے کون حرام کر سکے؟ مگر (جس چیز کو اپنے اوپر حرام کیا) اُس کے بڑے تنے (ب۔ رت۔ نے یعنی استعمال کرنے) سے کفارہ لازم آئے گا یعنی یہ بھی قسم ہے۔ (تَبْيِيْنُ الْحَقَائِقِ ج ۳ ص ۴۳۶) تجھ سے بات کرنا حرام ہے یہ (بھی) یَمِین (ی۔ مین۔ یعنی قسم) ہے۔ بات کرے گا تو کفارہ لازم ہوگا۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۸)

﴿10﴾ غیر خدا کی قسم، ”قسم“ نہیں مثلاً تمہاری قسم۔ اپنی قسم۔ تمہاری جان کی قسم۔ اپنی جان کی قسم۔ تمہارے سر کی قسم۔ اپنے سر کی قسم۔ آنکھوں کی قسم۔ جوانی کی قسم۔ ماں باپ کی قسم۔ اولاد کی قسم۔ مذہب کی قسم۔ دین کی قسم۔ علم کی قسم۔ کعبے کی قسم۔ عرش الہی کی قسم۔ رسول اللہ



(طبرانی)

فَوَمانُ فَصَلَّاهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِوَحْشٍ مَجْهُرٍ رُودٍ وَبِأَكْبَرٍ لَهْجَةٍ بَهْلٍ وَجَنَّتْ كَارِاسَةً بَهْلٍ غَيَا۔

کی قسم۔

(ایضاً ص ۵۱)

﴿11﴾ خدا و رسول کی قسم یہ کام نہ کروں گا یہ قسم نہیں۔

(ایضاً ص ۵۸، ۵۷)

﴿12﴾ اگر یہ کام کروں تو کافروں سے بدتر ہو جاؤں (کہا) تو (یہ) قسم ہے اور اگر کہا

کہ یہ کام کرے (یعنی کروں) تو کافر کو اس (یعنی مجھ) پر شرف ہو (یعنی فضیلت ہو) تو قسم

(ایضاً ص ۵۸)

دوسرے کے قسم دلانے
قسم نہیں ہوتی

﴿13﴾ دوسرے کے قسم دلانے سے قسم نہیں ہوتی مثلاً کہا: تمہیں خدا کی قسم یہ کام کر دو۔ تو اس کہنے سے (جس سے

کہا) اُس پر قسم نہ ہوئی یعنی نہ کرنے سے کفارہ لازم نہیں۔ ایک شخص کسی کے پاس گیا اُس نے اٹھنا چاہا اُس نے کہا:

خدا کی قسم نہ اٹھنا اور (جس سے کہا) وہ کھڑا ہو گیا تو اُس قسم کھانے والے پر کفارہ نہیں۔ (ایضاً ص ۵۹، ۶۰)

﴿14﴾ یہاں ایک قاعدہ یاد رکھنا چاہیے جس کا قسم میں ہر جگہ لحاظ ضرور ہے وہ یہ کہ قسم کے تمام الفاظ سے وہ معنی لیے جائیں

گے جن میں اہل عرف استعمال کرتے ہوں مثلاً کسی نے قسم کھائی کہ کسی مکان میں نہیں جائیگا اور مسجد میں یا کعبہ معظمہ میں گیا

تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ یہ بھی مکان ہیں، یوں ہی تمام میں جانے سے بھی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۶۸)

﴿15﴾ قسم میں الفاظ کا لحاظ ہوگا، اس کا لحاظ نہ ہوگا کہ اس قسم سے غرض کیا ہے

یعنی ان لفظوں کے بول چال میں جو معنی ہیں وہ مراد لیے جائیں گے قسم کھانے

والے کی نیت اور مقصد کا اعتبار نہ ہوگا مثلاً قسم کھائی کہ ”فُلان“ کے لیے ایک پیسے

قسم میں نیت اور
غرض کا اعتبار نہیں

کی کوئی چیز نہیں خریدوں گا“ اور ایک روپے کی خریدی تو قسم نہیں ٹوٹی حالانکہ اس کلام سے مقصد یہ ہوا کرتا ہے کہ نہ پیسے کی

خریدوں گا نہ روپے کی مگر چونکہ لفظ سے یہ نہیں سمجھا جاتا لہذا اس کا اعتبار نہیں یا قسم کھائی کہ ”دروازے سے باہر نہ جاؤں

گا“ اور دیوار گودکریا بیڑھی لگا کر باہر چلا گیا تو قسم نہیں ٹوٹی اگرچہ اس سے مراد یہ ہے کہ گھر سے باہر نہ جاؤں گا۔

(دُرِّمُخْتَارِو رَدُّ الْمُخْتَارِ ج ۵ ص ۵۵۰)



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

اس ضمن میں حضرت سیدنا امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ اکبرہ کی ایک حکایت سنئے اور جھومئے چُنا نہ

انڈانہ کھانے کی قسم کھالی ایک شخص نے قسم کھائی کہ انڈانہ کھاؤں گا اور پھر یہ قسم کھائی کہ جو چیز فلاں شخص کی جیب میں ہے وہ ضرور کھاؤں گا۔ اب دیکھا تو اُس کی جیب میں

انڈا ہی تھا۔ کروڑوں خفیوں کے عظیم پیشوا حضرت سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا تو فرمایا: اُس انڈے کو کسی مرغی کے نیچے رکھ دے اور جب چوزہ نکل آئے تو اُسے بھون کر کھالے یا شور بے میں پکا کر شور بے سمیت

کھالے۔ (اس صورت میں قسم پوری ہو جائے گی) (الخیرات الحسان ص ۱۸۵) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور**

اُن کے صدقہ ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اَمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قسم کے بعض الفاظ اگر و اللہ باللہ تَاللہ کہا تو تین قسمیں ہوئیں۔ بخدا۔ قسم سے۔ تحلف شرعی کہتا ہوں۔ اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں۔ اللہ کو سمجھ بصیر جان کر کہتا ہوں۔ BY GOD یہ سب قسم کے الفاظ ہیں۔ ”اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں“ اس طرح کہنے سے قسم تو ہو جائے گی مگر

اللہ عَزَّوَجَلَّ کو حاضر ناظر کہنا ممنوع ہے۔

سیر کا مدینہ نَبِیِّ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر ”مُقَلِّبِ الْقُلُوب“ (یعنی قسم ہے دلوں کے بدلنے والے کی) یا ”وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بَیْہِ“ (یعنی قسم اُس کی جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے) کے الفاظ کے ساتھ قسم ارشاد فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سیدنا ابن عمر

(رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے روایت ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زیادہ تر جو قسم ارشاد فرماتے تھے وہ یہ

تھی: ”وَمُقَلِّبِ الْقُلُوب“ یعنی قسم ہے دلوں کو بدلنے والے کی۔ (بخاری ج ۴ ص ۲۷۸ حدیث ۶۶۱۷)



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِي جَعِدُ بِرَدِّ مَرْتَبَتِي شَامُ وَرُودِيَا كِبْرَاهُ أَسْ قِيَامَتِ كَدْنِ مِيرِي خِفَاتِ لَطِي - (مَجْمَعُ الزَّوَادِ)

حضور ﷺ کی قسم کھانا دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب ”ملفوظات اعلیٰ حضرت“ کے صفحہ

528 پر ہے کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے عرض کی گئی: حضور (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) کی قسم کھا کر خلاف کرنے سے کفارہ لازم آئے گا یا نہیں؟ تو فرمایا: نہیں۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۱)

باب کی قسم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، وائائے غُیُوب، مُنْزَہ عَنِ الْغُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سواری پر چلتے ہوئے ملاحظہ فرمایا جبکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ تم کو باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے، جو شخص قسم کھائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔“

(صحیح بخاری ج ۴ ص ۲۸۶ حدیث ۶۶۴۶)

مفسرِ شہیر، حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی غیر خدا کی قسم کھانے سے منع فرمایا گیا۔ چونکہ اہل عَرَبْ عُمُو مآبِ دادوں کی قسم کھاتے تھے اِس لیے اِسی کا ذکر ہوا، غیر خدا کی قسم کھانا مکروہ ہے، (مرقاۃ المفاتیح ج ۶ ص ۵۷۹) اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مُراد ربّ تعالیٰ کے ذاتی وصفاتی نام ہیں لہذا قرآن شریف کی قسم کھانا جائز ہے کہ قرآن شریف کلامُ اللہ کا نام ہے اور کلام اللہ صِفَتِ الہی ہے، قرآن مجید میں زمانہ، انجیر، زیتون وغیرہ کی قسمیں ارشاد ہوئیں وہ شرعی قسمیں نہیں نیز یہ احکام ہم پر جاری ہیں نہ کہ ربّ تعالیٰ پر۔

(مرآۃ المناجیح ج ۵ ص ۱۹۴، ۱۹۵)



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْ كَ پَاس مِیرا ڈِکَر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

قَسْمِ مِیں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ
کہا تو قسم ہوگی یا نہیں؟

فُتہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: قَسْمِ مِیں اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہا تو اُس کا پورا کرنا واجب نہیں بشرطیکہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا لفظ اِس کلام سے مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) ہو اور اگر فاصلہ ہو گیا مثلاً قَسْمِ کھا کر چُپ ہو گیا یا

درمیان میں کچھ اور بات کی پھر اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہا تو قَسْمِ باطل نہ ہوئی۔ (ذُرْمُخْتَار و رَدُّ الْمُحْتَار ج ۵ ص ۵۴۸)

حضرت سیّدنا عبد اللّٰہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جو شخص قسم کھائے اور اس کے ساتھ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہہ لے تو حادث (یعنی قسم توڑنے والا) نہ ہوگا۔“

(ترمذی ج ۳، ص ۱۸۳ حدیث ۱۵۳۶)

مُفَسِّرِ شَہِیْر، حَکِیْمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اِس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی قسم سے مُتَّصِل (یعنی فوراً بعد) کہہ دے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر وعدے یا قسم سے مُتَّصِل اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہہ دیا جائے تو اُس کے خلاف کرنے پر نہ گناہ ہے نہ کفارہ۔ (مرآۃ المناجیح ج ۵ ص ۲۰۱)

بڑی بڑی
موت چھوڑا
بدی معاش

ٹھٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ علم دین کے لئے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات بھی اہم ذریعہ ہیں، آپ بھی اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے، ان اجتماعات کی برکت سے کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگوں کی زندگی میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا، اس کی ایک جھلک اس **مدنی بہار** میں ملاحظہ کیجئے، چنانچہ ایک عالم

صاحب جو کہ دعوتِ اسلامی کے مبلغ ہیں انہوں نے بتایا کہ 1995ء میں ایک شخص جس پر کم و بیش 11 ڈکیتیوں کے کیس تھے جن میں ایک قتل کا مقدمہ بھی شامل ہے۔ ایک سال جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھی رہا تھا۔ محکمہ نہر میں ملازمت بھی تھی۔ تنخواہ 3000 تھی مگر وہ ناجائز ذرائع سے مثلاً دَرَخت فروخت کر کے، چوری کا پانی وغیرہ دے



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جُودُكُمْ بِرُؤُوسِكُمْ وَشَرِيفُ بُرْهَانِكُمْ قِيَامَتِ كَدِّكُمْ أَسْ كِي خِفَاتِكُمْ كَرُوكُمْ (کنز العمال)

کر ماہانہ 10000 تک کر لیتا۔ اس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی تھیں، دیکھنے والے کو اس سے وحشت ہوتی۔ ایک روز میں نے **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُسے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی مگر اس نے میری دعوت ٹال دی، میں نے ہمت نہیں ہاری وقتاً فوقتاً دعوت پیش کرتا رہا۔ آخر کار کم و بیش دو سال بعد اس نے دعوت قبول کر لی اور وہ ”**ریوالور**“ کے ساتھ اجتماع میں شریک ہو گیا۔ اتفاق سے اُس دن میرا ہی بیان تھا جو کہ جہنم کے عذاب کے متعلق تھا۔ **جہنم کی تباہ کاریاں** سن کر سخت سردیوں کا موسم ہونے کے باوجود بد **معاش** پسینے سے شرابور ہو گیا۔ بعد اجتماع وہ روتا جاتا اور کہتا جاتا: ہائے! میرا کیا بنے گا! میں نے بہت سارے گناہ کئے ہیں۔ پھر وہ تین دن بخار کے عالم میں رہا۔ اُسے اپنے گناہوں کا شدت سے احساس ہو چکا تھا، اس نے توبہ کر لی اور نمازیں بھی پڑھنے لگا۔ دوسری جمعرات اسے پھر اجتماع میں شرکت کی سعادت ملی اور **جنت** کے موضوع پر بیان سن کر اُس کو ڈھارس ملی۔ آہستہ آہستہ اس پر **مدنی رنگ** چڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اس نے گھر سے T.V. نکال باہر کیا (کیوں کہ اس میں صرف گناہوں بھرے چینلز ہی دیکھے جاتے تھے، ”مدنی چینل“ شروع نہ ہوا تھا) **داڑھی** اور **سبز عمامہ** سجانے کی سعادت بھی حاصل کر لی۔ یہ بیان دیتے وقت وہ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں مشغول تنظیمی طور پر صوبائی سطح پر مجلس **خدا ام المساجد** کی ذمہ داری پر فائز ہے۔

اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو سدھر جائیں گے گرلامدنی ماحول

گنہگارو آؤ، یہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چھڑامدنی ماحول (وسائل بخشش ص ۲۰۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

قسم کی حفاظت کیجئے! دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے **قسم کی حفاظت کیجئے!** پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 516 تا 517 پر

یارہ 14 سُورَةُ النَّحْلِ آیت نمبر 91 میں ارشادِ رَبُّ الْعِبَادِ ہے:

وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا
 تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْإِيمَانِ: اور اللہ کا عہد پورا کرو جب قول

الْأَيَّانَ بَعْدَ تَوَكُّيدِهَا وَقَدْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ

عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ﴿٩١﴾

ضمائن کر چکے ہو، بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے۔

اور پارہ 7 سُورَةُ الْمَائِدَةِ کی آیت 89 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ ط

ترجمہ کنز الایمان: اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی تفسیر ”خزائن العرفان“

میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی انہیں پورا کرو اگر اس میں شَرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت ہے کہ قَسَم کھانے کی عادت تَرَک کی جائے۔

بہتر کا کرنے والے قسم توڑنا

حضرت سید ناعدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک شخص 100 درہم مانگنے آیا، میں نے ناراض ہوتے ہوئے کہا: تم مجھ سے صرف 100 درہم مانگ رہے ہو حالانکہ میں حاتم (طائی) کا بیٹا ہوں، اللہ کی قسم! میں تمہیں نہیں دوں گا۔ پھر میں نے کہا: اگر

میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشادِ پاک نہ سنا ہوتا کہ ”جس شخص نے کسی کام کی قسم کھائی پھر اُس نے اس سے بہتر چیز کا خیال کیا تو وہ اُس بہتر کام کو کرے۔“ چنانچہ میں تمہیں 400 درہم دوں گا۔ (صحیح مسلم ص ۸۹۹ حدیث ۱۶۵۱)

بہتر کا کیلئے قسم توڑنا جائز ہے مگر کفارہ دینا ہوگا

مُٹھے مُٹھے اسلامی بھائیو! بہتر کام کیلئے قسم توڑنے کی اجازت ضرور ہے مگر توڑنے کے بعد کفارہ دینا ہوتا ہے جیسا کہ حضرت سیدنا ابوالاحوص عوف ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں: میں

نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیے کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے پاس کچھ مانگنے جاتا ہوں تو وہ مجھے نہیں دیتا، نہ صلہ رُحِمی کرتا ہے، پھر اسے (جب) میری ضرورت پڑتی ہے تو میرے پاس آتا ہے، مجھ سے کچھ مانگتا ہے۔ میں قسم کھا چکا ہوں کہ نہ اسے کچھ دوں گا نہ صلہ رُحِمی کروں گا۔ تو مجھے حُضُور سرِ اِپا نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حکم دیا کہ جو کام اچھا ہے وہ کروں اور اپنی قسم کا کفارہ دے دوں۔

(سُنَنِ نَسَائِی ص ۶۱۹ حدیث ۳۷۹۳)

اگر کسی کو ظُلماً ایذا دینے کی قسم کھائی تو اس قسم کا پورا کرنا گناہ ہے۔ اس قسم کے بدلے کفارہ دینا ہوگا۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے، رَحْمَتِ عَالَم، نُورِ دِیْنہ **ظُلماً ایذا دینے کی قسم کھائی تو کیا کرے؟** مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: اگر کوئی شخص اپنے اہل کے متعلق اس کو اَفْرِیْت اور زُر (یعنی نقصان) پہنچانے کے لئے قسم کھائے پس بخدا اُس کو ضرر دینا اور قسم کو پورا کرنا عِنْدَ اللہ (یعنی اللہ کے نزدیک) زیادہ گناہ ہے اس سے کہ وہ اس قسم کے بدلے کفارہ دے جو اللہ تَعَالٰی نے اس پر مقرر فرمایا ہے۔

(بخاری ج ۴ ص ۲۸۱ حدیث ۶۶۲۵، فتاویٰ رضویہ ج ۱۳ ص ۵۴۹)

مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کا حق فوت (یعنی حق تکفّی) کرنے پر قسم کھالے مثلاً یہ کہ میں اپنی ماں کی خدمت نہ کروں گا یا ماں باپ سے بات چیت نہ کروں گا، ایسی قسموں کا پورا کرنا گناہ ہے۔ اس پر واجب ہے کہ ایسی قسمیں توڑے اور گھر والوں کے حُقوق ادا کرے، خیال رہے یہاں یہ مطلب نہیں کہ یہ قسم پوری نہ کرنا بھی گناہ مگر پوری کرنا زیادہ گناہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی قسم پوری کرنا کُیْبُت بڑا گناہ ہے، پوری نہ کرنا ثواب، کہ اگرچہ رب تَعَالٰی کے نام کی بے ادبی قسم توڑنے میں ہوتی ہے اسی لیے اس پر کفارہ واجب ہوتا ہے مگر یہاں قسم نہ توڑنا زیادہ گناہ کا موجب ہے۔

(مرآۃ المناجیح ج ۵ ص ۱۹۸ مُلَخَّصاً)



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ كَ يَاسِ مِيرَاؤُ كَرِ هَوَاوَرِدَه مَجْهُرُؤُود شَرِيف نَه پڑھے تُووہ لَوگوں مِیں سَے كُجوں تَرِین شَخْصَ هَے۔ (زُغَبِ بَرِیْب)

”يَا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ“ کے تیرہ حُرُوف کی نسبت قسم کے کفار کے 13 مدنی پھول

﴿1﴾ قسم کے لیے چند شرطیں ہیں، کہ اگر وہ نہ ہوں تو کفارہ نہیں۔ قسم کھانے والا (۱) مسلمان (۲) عاقل (۳) بالغ ہو۔ کافر کی قسم، قسم نہیں یعنی اگر زمانہ کفر میں قسم کھائی پھر مسلمان ہوا تو اُس قسم کے توڑنے پر کفارہ واجب نہ ہوگا۔ اور مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ (یعنی اللہ کی پناہ) قسم کھانے کے بعد مُرْتَد ہو گیا تو قسم باطل ہوگئی یعنی اگر پھر مسلمان ہوا اور قسم توڑ دی تو کفارہ نہیں اور (۴) قسم میں یہ بھی شرط ہے کہ وہ چیز جس کی قسم کھائی عَقْلًا مُمْکِن ہو یعنی ہو سکتی ہو، اگرچہ مُحَالِ عَادِی ہو اور (۵) یہ بھی شرط ہے کہ قسم اور جس چیز کی قسم کھائی دونوں کو ایک ساتھ کہا ہو درمیان میں فاصلہ ہوگا تو قسم نہ ہوگی مثلاً کسی نے اس سے کہلایا کہ کہہ، خدا کی قسم! اس نے کہا: خدا کی قسم! اُس نے کہا: کہہ، فلاں کام کروں گا، اس نے کہا تو یہ قسم نہ ہوئی۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۵۱)

﴿2﴾ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اُن کو کپڑے پہنانا ہے یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔ (تَبْيِيْنُ الْحَقَائِقِ ج ۳ ص ۴۳۰) (یاد رہے! جہاں کفارہ ہے بھی تو وہ صرف آئندہ کے لئے کھائی گئی قسم پر ہے، گزشتہ یا موجودہ کے مُتَعَلِّق کھائی ہوئی قسم پر کفارہ نہیں۔ مثلاً کہا: ”خدا کی قسم! میں نے کل ایک بھی گلاس ٹھنڈا پانی نہیں پیا“، اگر پیا تھا اور یاد ہونے کے باوجود دھوٹی قسم کھائی تھی تو گنہگار ہوا تو بہ کرے، کفارہ نہیں)



فَوَمانُ فَصَلَّیَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر رُودِ پاک نہ پڑھے۔ (عام)

۱۔ کفارہ ادا کرنے کا طریقہ

﴿3﴾ (دس) مساکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا ہوگا اور جن مساکین کو صبح کے وقت کھلایا انھیں کو شام کے وقت بھی کھلائے،

دوسرے دس مساکین کو کھلانے سے (کفارہ) ادا نہ ہوگا۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ دسوں کو ایک ہی دن (دونوں وقت) کھلا دے یا ہر روز ایک ایک کو (دو وقت) یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وقت کھلائے۔ اور مساکین جن کو کھلایا ان میں کوئی بچہ نہ ہو اور کھلانے میں اباحت (کھانے کی اجازت دے دینا) و تملیک (تم۔ لیک۔ یعنی مالک بنا دینا کہ چاہے کھائے چاہے لے جائے) دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھلانے کے عوض (یعنی بجائے) ہر مسکین کو نصف (یعنی آدھا) صاع گیہوں یا ایک صاع جو (ایک صاع 4 کلو میں سے 160 گرام کم اور نصف یعنی آدھا صاع 2 کلو میں سے 80 گرام کم کا ہوتا ہے) یا ان کی قیمت کا مالک کر دے یا دس روز تک ایک ہی مسکین کو ہر روز بقدر صدقہ فطر دے دیا کرے یا بعض کو کھلائے اور بعض کو دیدے۔ غرض یہ کہ اُس کی (یعنی کفارہ ادا کرنے کی) تمام صورتیں وہیں سے (یعنی مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 2 صفحہ 205 تا 217 پر دیئے ہوئے) ظہار کے (کفارے کے بیان سے) معلوم کریں فرق اتنا ہے کہ وہاں (یعنی ظہار کے کفارے میں) ساٹھ مسکین تھے (جبکہ) یہاں (یعنی قسم کے کفارے میں) دس ہیں۔

(دُرِّمُختار و ردُّالمُختار ج ۵ ص ۵۲۳)

﴿4﴾ کفارہ ادا ہونے کے لیے نیت شرط ہے بغیر نیت ادا نہ ہوگا ہاں اگر وہ شے جو مسکین کو دی اور دیتے وقت نیت نہ کی مگر وہ چیز ابھی مسکین کے پاس موجود ہے اور اب نیت کر لی تو ادا ہو گیا جیسا کہ زکوٰۃ میں فقیر کو دینے کے بعد نیت کرنے میں یہی شرط ہے کہ ہنوز (یعنی ابھی تک) وہ چیز فقیر کے پاس باقی ہو تو نیت کام کرے گی ورنہ نہیں۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار ج ۲ ص ۱۹۸)



فَرَمَانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہِ مُعَاف ہوں گے۔ (کنزِ اہمال)

﴿5﴾ رَمَضَانَ میں اگر کفارے کا کھانا کھلانا چاہتا ہے تو شام اور سحری دونوں وقت کھلائے یا ایک مسکین کو 20 دن شام کا کھانا کھلائے۔
(الجوهرة النيرة ص ۲۵۳)

﴿6﴾ اگر غلام آزاد کرنے یا 10 مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے در پے (یعنی لگاتار) تین روزے رکھے۔ (ایضاً)

گفائے میں تین روزوں کی اجازت کی صورت

﴿7﴾ عاجز (یعنی مجبور) ہونا اُس وقت کا مُعْتَمَر ہے جب کفارہ ادا کرنا چاہتا ہے مثلاً جس وقت قسم توڑی تھی اُس وقت مالدار تھا مگر کفارہ ادا کرنے کے وقت (مالی اعتبار سے) مُتَحَاج ہے تو روزے سے

مکفارہ ادا کرتے وقت کی حیثیت کا اعتبار ہے کہ روزے رکھے یا

گفّارہ ادا کر سکتا ہے اور اگر (قسم) توڑنے کے وقت مُفْلِس (مسکین) تھا اور اب (گفّارہ ادا کرنے کے وقت) مالدار ہے تو روزے سے (گفّارہ) نہیں ادا کر سکتا۔
(الجوہرۃ النبیہ ص ۲۵۳ وغیرہا)

﴿8﴾ ایک ساتھ (اگر) تین روزے نہ رکھے یعنی درمیان میں فاصلہ کر دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اگرچہ کسی مجبوری کے سبب ناغہ ہوا ہو، یہاں تک کہ عورت کو اگر خض آ گیا تو پہلے کے روزے کا اعتبار نہ ہوگا یعنی اب پاک ہونے کے

ہنگامے کے تینوں روزے پڑانے والے ہونا ضروری ہیں

بعد (نئے سرے سے) لگاتار تین روزے رکھے۔ (دُرُ مُختار ج ۵ ص ۵۲۶)



(۱۸۹ ص)

فَوَإِنْ فَضَّلْتَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِحُجَّهِ رُؤُودِ شَرِيفٍ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرِزْمَتٍ يَحْيِيكَ -

روزوں سے کفارے
کی ایک ضروری شرط

﴿۹﴾ روزوں سے کفارہ ادا ہونے کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ ختم تک (یعنی تینوں روزے مکمل ہونے تک) مال پر قدرت نہ ہو مثلاً اگر دو روزے رکھنے کے بعد اتنا مال مل گیا کہ کفارہ ادا کر سکتا ہے تو اب روزوں سے (کفارہ ادا) نہیں ہو سکتا بلکہ اگر تیسرا روزہ بھی رکھ لیا ہے اور غروب آفتاب سے پہلے مال پر قادر ہو گیا تو روزے ناکافی ہیں اگرچہ مال پر قادر ہونا یوں ہوا کہ اُس کے مورث (یعنی وارث بنانے والے) کا انتقال ہو گیا اور اُس کو تزک (یعنی وِش) اتنا ملے گا جو کفارے کے لیے کافی ہے۔

(ذُرْمُخْتَار ج ۵ ص ۵۲۶)

﴿۱۰﴾ ان روزوں میں رات سے نیت شرط ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ کفارے کی نیت سے ہوں مطلق روزے کی نیت کافی نہیں۔

(مبسوط ج ۴ ص ۱۶۶)

﴿۱۱﴾ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ نہیں، اور (اگر دے بھی) دیا تو ادا نہ ہوا یعنی اگر کفارہ دینے کے بعد قسم توڑی تو اب پھر دے کہ جو پہلے دیا ہے وہ کفارہ نہیں،

مگر فقیر سے دیے ہوئے کو واپس نہیں لے سکتا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۶۴)

﴿۱۲﴾ کفارہ انھیں مساکین کو دے سکتا ہے جن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یعنی اپنے باپ، ماں، اولاد وغیرہم کو جن کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا کفارہ بھی نہیں دے سکتا۔

﴿۱۳﴾ کفارہ قسم کی قیمت مسجد میں صرف (یعنی خرچ) نہیں کر سکتا نہ مُردے کے کفن میں لگا سکتا ہے یعنی جہاں جہاں زکوٰۃ نہیں خرچ کر سکتا وہاں کفارے کی قیمت نہیں دی جاسکتی۔ (عالمگیری ج ۲ ص ۶۲) (قسم اور کفارے کے بارے میں تفصیلی معلومات

کیلئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ۱۱۸۲ صفحات پر مشتمل کتاب بہار شریعت جلد ۲ صفحہ ۲۹۸ تا ۳۱۱ کا مطالعہ ضروری ہے)



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

سب پریشان تھے۔ ایک دن ایک اسلامی بھائی نے اُس نوجوان پر **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُسے **مدنی تربیتی کورس** کرنے کی ترغیب دی، خوش قسمتی سے اُس نے ہامی بھر لی اور تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے عالمی **مدنی مرکز فیضانِ مدینہ** میں آگیا۔ گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی! ابھی گھر والے دُعا کر رہے تھے کہ یہ نیک بن جائے مگر اب بھی ڈرے ہوئے تھے کہ کہیں یہ واپس نہ آجائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ چند دنوں بعد کچھ اِس طرح فون آیا کہ ”تربیتی کورس اور **فیضانِ مدینہ** میں بہت مزا آ رہا ہے، فیضانِ مدینہ میں ایسا لگتا ہے کہ مدینۃ منورہ رَاکھا اللہ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا سے براہِ راست فیض آ رہا ہے، میں نے اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر لی ہے، اب میں باجماعت نمازیں ادا کر رہا ہوں، سنتیں سیکھ رہا ہوں اور مجھے بہت سکون مل رہا ہے۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **مدنی تربیتی کورس** سے واپسی پر وہ واقعی بالکل بدل چکا تھا۔ اُس کی حیرت انگیز تبدیلی سے سب گھر والے بلکہ سارا محلّہ حیران تھا۔ چہرے پر نور برساتی داڑھی اور سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج جگمگا رہا تھا۔ اُس نے آتے ہی گھر والوں پر بھی **انفرادی کوشش** شروع کر دی جس کی بَرَکت سے والد صاحب نے چہرے پر داڑھی اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجالیا اور پابندی سے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمانے لگے۔ والدہ محترمہ ”درسِ نظامی“ اور بہن ”شریعت کورس“ کرنے کیلئے کمر بستہ ہو گئیں۔ اُس نوجوان کے والد صاحب نے تبلیغِ دعوتِ اسلامی کو کچھ اِس طرح بتایا کہ میں دعوتِ اسلامی والوں کیلئے بَرَکت کی دُعا کرتا ہوں، خصوصاً ان کیلئے جنہوں نے میرے بیٹے پر ”انفرادی کوشش“ کی اور **63 دن کے مدنی تربیتی کورس** میں ہاتھوں ہاتھ لے گئے کیونکہ ہم اِس کی عادتوں سے بہت پریشان تھے، اس کی والدہ تو اتنی بیزار ہو چکی تھی کہ ایک دن جذبات سے مغلوب ہو کر کیڑے مکوڑے مارنے کی دوائی اُٹھالائی کہ یا تو میں کھا کر مر جاؤں گی یا اس کو کھلا کر مار دوں گی۔ اب اس کی والدہ رورور دعائیں دیتی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی والوں کو سلامت رکھے کہ ان کی کوششوں سے میرا بچہ اب ایسا نیک بن گیا۔



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

اگر سُنتیں سیکنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مَدَنی ماحول

تُو داڑھی بڑھا لے عمامہ سجالے نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدَنی ماحول (وسائل بخشش ص: ۶۰)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بگھر والوں کی اصلاح کی! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! انفرادی کوشش کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں! کہ ایک بگڑا ہوا نوجوان 63 روزہ مَدَنی تربیتی کورس میں شریک ہو گیا اور اس کی بڑکت سے گناہوں سے تائب ہو کر گھر والوں کی اصلاح میں مدینہ

لگ گیا۔ واقعی ہم سبھی کو اپنی اور ساتھ ہی ساتھ اپنے گھر والوں کی سدھار کی بھی کوشش کرنی چاہئے، آئیے! گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کی کوشش کیلئے ”باغِ سَنّت“ سے رحمت کے مَدَنی پھول چُنتے ہیں۔

”یارِ پُرِ کریم! ہمیں مَدَنی پُنا“ کے انیس حُرُوف کی نسبت سے
”بگھر میں“ مَدَنی ماحول بنانے کے 19 مَدَنی پھول

﴿1﴾ گھر میں آتے جاتے بلند آواز سے سلام کیجئے۔

﴿2﴾ والدہ یا والد صاحب کو آتے دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیئے۔

﴿3﴾ دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب کے اور اسلامی بہنیں ماں کے ہاتھ اور پاؤں چوما کریں۔

﴿4﴾ والدین کے سامنے آواز دھیمی رکھئے، ان سے آنکھیں ہرگز نہ ملایئے، نیچی نگاہیں رکھ کر ہی بات چیت کیجئے۔

﴿5﴾ ان کا سونپنا ہوا ہر وہ کام جو خلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالئے۔

﴿6﴾ سنجیدگی اپنائیئے۔ گھر میں ٹوٹکار، اَبے تَبے اور مذاقِ مُتَحَرّی کرنے، بات بات پر غصے ہو جانے، کھانے میں



فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

عیب نکالنے، چھوٹے بھائی بہنوں کو جھاڑنے، مارنے، گھر کے بڑوں سے اُلجھنے، بحثیں کرتے رہنے کی اگر آپ کی عادتیں ہوں تو اپنا رَوَیَّہ یکسر تبدیل کر دیجئے، ہر ایک سے مُعافی تلافی کر لیجئے۔

﴿7﴾ گھر میں اور باہر ہر جگہ آپ سنجیدہ ہو جائیں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر کے اندر بھی ضرور اس کی برکتیں ظاہر ہوں گی۔

﴿8﴾ ماں بلکہ بچوں کی امی ہو تو اُسے نیز گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچے کو بھی ”آپ“ کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔

﴿9﴾ اپنے محلّے کی مسجد میں عشاء کی جماعت کے وقت سے لے کر دو گھنٹے کے اندر اندر سو جائیے۔ کاش! تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نماز فجر تو باسانی (مسجد کی پہلی صف میں باجماعت) مُیسر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سُستی نہ ہو۔

﴿10﴾ گھر کے افراد میں اگر نمازوں کی سُستی، بے پُر دگی، فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کا سلسلہ ہو اور آپ اگر سر پرست نہیں ہیں، نیز ظنّ غالب ہے کہ آپ کی نہیں سُنی جائے گی تو بار بار ٹوک ٹوک کے بجائے، سب کو فُزّی کے ساتھ مکتبۃ المدینہ سے جاری شدہ سنتوں بھرے بیانات کی آڈیو کیسٹیں، آڈیو/وڈیو سی ڈیز سنائیے دکھائیے، مَدَنی چینل دکھائیے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ”مَدَنی نتائج“ برآمد ہوں گے۔

﴿11﴾ گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، صَبْرُ صَبْر اور صَبْر کیجئے۔ اگر آپ زبان چلائیں گے تو ”مَدَنی ماحول“ بننے کی کوئی اُمید نہیں بلکہ مزید بگاڑ پیدا ہو سکتا ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بسا اوقات شیطان لوگوں کو ضدّی بنا دیتا ہے۔

﴿12﴾ مَدَنی ماحول بنانے کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ گھر میں روزانہ فیضانِ سنت کا دُرُس ضرور ضرور دیکھتے یا سنئے۔

﴿13﴾ اپنے گھر والوں کی دنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دل سوزی کے ساتھ دعا بھی کرتے رہئے کہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ ہے: اَلدَّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ يَعْنِي دُعَاؤُ مَوْمِنٍ كَا تَهْتَارُ بِهِ۔

(اَلْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۲ ص ۱۶۲ حدیث ۱۸۵۵)

﴿14﴾ سُسرال میں رہنے والیاں جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سُسرال اور جہاں والدین کا ذکر ہے وہاں ساس اور سُسر کے ساتھ ہی حُسنِ سلوک بجالائیں جبکہ کوئی مانعِ شرعی نہ ہو۔ ہاں یہ احتیاطِ ضروری ہے کہ بہو سُسر کے ہاتھ پاؤں نہ چومے، یونہی داماد ساس کے۔

﴿15﴾ مسائل القرآن صفحہ 290 پر ہے: ہر نماز کے بعد یہ دُعا اول و آخر دُرود شریف کے ساتھ ایک بار پڑھ لیجئے، اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ہاں بچے سنوں کے پابند بنیں گے اور گھر میں مَدَنی ماحول قائم ہوگا۔ (دعا یہ ہے:) (اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ اِمَامًا) ﴿۱۹﴾ (الفرقان ۷۴) ”اَللّٰهُمَّ“ آیت قرآنی کا حصہ نہیں)

﴿16﴾ نافرمان بچہ یا بڑا جب سویا ہو تو 11 یا 21 دن تک اُس کے سر ہانے کھڑے ہو کر یہ آیاتِ مبارکہ صرف ایک بار اتنی آواز سے پڑھے کہ اُس کی آنکھ نہ کھلے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِیْدٌ ﴿۲۱﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾ (پ ۳۰، البروج: ۲۲، ۲۱) (اول، آخر، ایک مرتبہ دُرود شریف) یاد رہے! بڑا نافرمان ہو تو سوتے سوتے سر ہانے وظیفہ پڑھنے میں اس کے جاگنے کا اندیشہ ہے خصوصاً جب کہ اس کی نیند گہری نہ ہو، یہ پتا چلنا مشکل ہے کہ صرف آنکھیں بند ہیں یا سوراہے لہذا جہاں فتنے کا خوف ہو وہاں یہ عمل نہ کیا جائے خاص کر بیوی اپنے شوہر پر یہ عمل نہ کرے۔

﴿17﴾ نیز نافرمان اولاد کو فرماں بردار بنانے کے لیے تاحْصُولِ مُرَادِ نَمَازِ فَجْرِ کے بعد آسمان کی طرف رُخ کر کے ”یَاشَہِیْدُ“ 21 بار پڑھئے۔ (اول و آخر، ایک بار دُرود شریف)۔

﴿18﴾ مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کی عادت بنائیے اور گھر کے جن افراد کے اندر رُزْم گوشہ پائیں اُن میں اور

مدینہ

۱۔ ترجمہ کنز الایمان: اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بیٹیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

۲۔ ترجمہ کنز الایمان: بلکہ وہ کمال شُرف والا قرآن ہے لوحِ محفوظ میں۔



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

آپ اگر باپ ہیں تو اولاد میں نرِی اور حکمتِ عملی کے ساتھ **مَدَنیِ انعامات** کا نفاذ کیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے گھر میں مَدَنی انقلاب برپا ہو جائیگا۔

﴿19﴾ پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سٹوں بھرا سفر کر کے گھر والوں کیلئے بھی دعا کیجئے۔ مَدَنی قافلے میں سفر کی بَرَکت سے بھی گھروں میں **مَدَنی ماحول** بننے کی ”مَدَنی بہاریں“ سننے کو ملتی ہیں۔

رَوَیَے سے تیرے ہیں گھر والے بد ظن
تُو کرنا نہ گھر میں لڑائی بھڑائی
تُو بک بک نہ کر، لب پہ قفلِ مدینہ
تُو نرِی و حکمت کو اپنالے بھائی!
نہ کر مَسْخَرِی خوب سنجیدہ ہو جا
جو اخلاق سے تیرے ماں باپ ہیں خوش
تو نظریں جھکا کر کے کر بات سب سے
تُو گھر میں سبھی کو دکھا مَدَنی چینل
سدا گھر میں دے دَرَسِ فیضانِ سنت
تُو ماں باپ کی دشتِ بوسی کیا کر
تُو چھوٹوں پہ شفقت بڑوں کا ادب کر
پڑے ڈانٹ کیسی ہی تُو سہ لیا کر
اگر ہو پٹائی نہ کر لب کُشائی

دُعا کر یہ شام و نحر گد گڑا کر

بنے میرے گھر میں خدا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۱۹۶

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَوَاقِنِ فَصْلَةً صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام و رُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

واقعة افاک مدینہ

صفحہ 160 پر سپید ناصدِ لِق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکایت میں جس واقعہ افاک

کا اشارہ دیا گیا تھا وہ خزانِ العرفان میں اس طرح بیان کیا گیا ہے: 5۔

میں غزوہ بنی المصطلق سے واپسی کے وقت قافلہ قریب مدینہ ایک پڑاؤ پر پھرا تو اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ضرورت کے لئے کسی گوشے (یعنی کونے) میں تشریف لے گئیں، وہاں آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا ہار ٹوٹ گیا اُس کی تلاش میں مصروف ہو گئیں، ادھر قافلے نے کوچ کیا اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا محمل شریف (یعنی گجاوہ) اونٹ پر گس دیا اور انہیں یہی خیال رہا کہ اُم المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس (پردے والے گجاوے) میں ہیں، قافلہ چل دیا۔

آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) آکر قافلے کی جگہ بیٹھ گئیں اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے خیال کیا کہ میری تلاش میں قافلہ ضرور واپس ہوگا، قافلے کے پیچھے پڑی گری چیز اٹھانے کے لئے ایک صاحب رہا کرتے تھے، اس موقع پر حضرت صفوان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اس کام پر تھے، جب وہ آئے اور انہوں نے آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو دیکھا تو بلند آواز سے ”اِنَّ لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ لَرٰجِعُونَ“ پکارا۔ آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے کپڑے سے پردہ کر لیا، انہوں نے اپنی اونٹنی

بٹھائی آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس پر سوار ہو کر لشکر میں پہنچیں۔ منافقین سیاہ باطن نے اوبام فاسدہ (یعنی فتنہ انگیز شکوک و شبہات) پھیلائے اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی شان میں بدگوئی شروع کی، بعض مسلمان بھی اُن کے فریب (یعنی دھوکے) میں آ گئے اور اُن (صاحبان) کی زبان سے بھی کوئی کلمہ بے جا (یعنی نامناسب جملہ) سرزد ہوا، اُم المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ

عنها) بیمار ہو گئیں اور ایک ماہ تک بیمار رہیں، اس زمانے میں انہیں اطلاع نہ ہوئی کہ ان کی نسبت منافقین کیا بک رہے ہیں۔ ایک روز اُم مشطح سے انہیں یہ خبر معلوم ہوئی اور اس (کے صدمے) سے آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا مرض اور بڑھ گیا اور اس صدمے میں اس طرح روئیں کہ آپ کا آنسو نہ تھمتا تھا اور نہ ایک لمحے کے لئے نیند آتی تھی، اس حال میں سپید عالم صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر وحی نازل ہوئی اور حضرت اُم المؤمنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی طہارت (یعنی پاک

مكة المكرمة

مدينة المنورة

196

جنة البقیع

مكة المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۱۹۷

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَرَمَانُ فَصْلَةٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (مبارزاق)

دامنی) میں یہ آیتیں (یعنی سورہ نور کی کئی آیات) اُتریں اور آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا شرف و مرتبہ اللہ تعالیٰ نے اتنا بڑھایا کہ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی طہارت (یعنی پاک دامنی) و فضیلت بیان فرمائی گئی۔ اس دوران میں سید عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے برسرِ منبرِ نقسم فرمادیا تھا: ”مجھے اپنے اہل کی پاکی و خوبی بالیقین معلوم ہے، تو جس شخص نے ان کے حق میں بدگویی کی ہے اُس کی طرف سے میرے پاس کون معذرت پیش کر سکتا ہے؟“ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مُنَافِقِینَ یا یَقِینَ جھوٹے ہیں، اُمُّ الْمُؤْمِنِینَ یا یَقِینَ پاک ہیں، اللہ تعالیٰ نے (تو) سید عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے جسم پاک کو مٹھی کے بیٹھنے سے (بھی) محفوظ رکھا (ہے کیوں) کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے (پھر یہ) کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ آپ (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کو بدعورت کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے! حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اِس طرح آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی طہارت (پاک دامنی) بیان کی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا سایہ زمین پر نہ پڑنے دیا تا کہ اس سائے پر کسی کا قدم نہ پڑے، تو جو پَرِ وَرْدِ گار (عَزَّوَجَلَّ) آپ کے سائے کو محفوظ رکھتا ہے کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اہل (یعنی ازواجِ مطہرات۔ م۔ ط۔ ہرات) کو محفوظ نہ فرمائے! حضرت علی مُرْتَضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک جوں کا خون لگنے سے پَرِ وَرْدِ گارِ عالم (عَزَّوَجَلَّ) نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نعلین اتار دینے کا حکم دیا، جو پَرِ وَرْدِ گارِ عَزَّوَجَلَّ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نعلین شریف کی اتنی سی آلودگی کو گوارا نہ فرمائے (اُس کیلئے) ممکن نہیں کہ وہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اہل (یعنی ازواجِ مطہرات) کی آلودگی گوارا کرے۔ اِس طرح بہت سے صحابہ (عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ) اور بہت سی صحابیّات (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) نے قسمیں کھائیں، آیت نازل ہونے سے قبل ہی حضرت اُمُّ الْمُؤْمِنِینَ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی طرف سے قلوب مطمئن تھے، آیت کے نزول نے ان کا عَزَّوَجَلَّ و شرف اور زیادہ کر دیا تو بدگویوں کی بدگویی اللہ اور اس کے رسول اور صحابہ کبار (عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم وَ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اَجْمَعِیْنَ) کے نزدیک باطل

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

197

جنت
الْبقيع

مكة
المكرمة



فَوَافِقُ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمعہ رُود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی خفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

(خَزَائِنُ الْعِرْفَانِ ص ۵۶۲)

ہے اور بدگوئی کرنے والوں کے لئے سخت ترین مصیبت ہے۔

بَيْتِ صِدِّيقِ آرَامِ جَانِ نَبِيِّ أَسْ حَرِيمِ بَرَاءَتِ يَ لَاحُكُوهَا سَلَامِ

یعنی ہے سورۃ نور جن کی گواہ

اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام (حدائق بخشش شریف)

مشکل الفاظ کے معانی: حَرِيم: زوجہ۔ بَرَاءَت: چھٹکارا، نجات۔

شرح کلام رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْہِ کے دونوں اشعار کا بالترتیب خلاصہ یہ ہے: (۱)

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قابلِ احترام شہزادی ہیں اور ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک دل و جان کا آرام ہیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت والی بارگاہِ عالی سے جن کی پاکدامنی بیان فرمائی گئی، اُن پر ہمارے لاکھوں سلام ہوں (۲) ہماری پیاری پیاری امی جان پر جب منافقین نے تہمت لگائی تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۃ نور کی آیات مبارکہ نازل فرما کر ان کی پاکیزگی اور طہارت کا اعلان فرمایا اور تاقیام قیامت ان کی عفت و پارسائی پر مہر ثبت فرما دی۔ ہماری ایسی عظمت والی پاکدامن امی جان کی پُر نور صورت پر لاکھوں سلام ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 132 صفحات پر مشتمل

کتاب، ”توبہ کی روایات و حکایات“ صفحہ 75 تا 77 پر ہے: حضرت سیدنا صالح

مُرِّی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی نے ایک اجتماع میں اپنے بیان کے دوران سامنے بیٹھے ہوئے

ایک نوجوان سے فرمایا: ”کوئی آیت پڑھو۔“ تو اس نے سُورَةُ الْمُؤْمِنِ کی آیت نمبر 18 تلاوت کی:



(ابو بکر)

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُرٌ رُؤُودِ پَآکِ کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْأُزْفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى
الْحَنَاجِرِ كُظُمِينَ هُمْ مَالِ الظَّالِمِينَ مِنْ حَبِيمٍ
وَلَا شَفِيعَ يُطَاعُ ۝ (پ ۲۴، المؤمن: ۱۸)

ترجمہ کنز الایمان: اور انہیں ڈراؤ اس نزدیک آنے والی آفت
کے دن سے جب دل گلوں کے پاس آجائیں گے غم میں بھرے۔
اور ظالموں کا نہ کوئی دوست نہ کوئی سفارش جس کا کہا مانا جائے۔

یہ آیت مبارکہ سن کر آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى علیہ نے فرمایا: کوئی ظالم کا دوست یا مددگار کس طرح ہو سکتا ہے؟ کیونکہ وہ
تو اللہ تَعَالَى کی گرفت (یعنی پکڑ) میں ہوگا۔ بے شک تم سرکشی کرنے والے گنہگاروں کو دیکھو گے کہ انہیں زنجیروں میں
جکڑ کر جہنم کی طرف لے جایا جا رہا ہوگا اور وہ بڑبڑہے (ب۔ ر۔ ہ۔ یعنی ننگے) ہوں گے، ان کے جسم بوجھل، چہرے
سیاہ (یعنی کالے) اور آنکھیں خوف سے نیلی ہوں گی۔ وہ چلا نہیں گے: ہم ہلاک ہو گئے! ہم برباد ہو گئے! ہمیں زنجیروں
میں کیوں جکڑا گیا ہے؟ ہمیں کہاں لے جایا جا رہا ہے؟ اور ہمارے ساتھ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ فرشتے انہیں آگ کے
کوڑوں سے مارتے ہوئے ہائیں گے، کبھی وہ منہ کے بل گریں گے اور کبھی انہیں گھسیٹ کر لے جایا جائے گا۔ جب رو
رو کر ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون کے آنسو بہنے لگیں گے، ان کے دل دہل (د۔ ہل) جائیں گے اور حیران
و پریشان ہوں گے اگر کوئی انہیں دیکھ لے تو ان پر نگاہ نہ جما سکے، نہ ہی اپنا دل سنبھال سکے، یہ بولناک منظر دیکھنے والے
کے بدن پر لرزہ طاری ہو جائے۔

یہ فرمانے کے بعد حضرت سیدنا صالح مَرِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي بِهْت رَوئے اور ایک آہ سرد دل پر دُور سے کھینچ کر
فرمایا: ”افسوس! کیسا دل ہلا دینے والا منظر ہوگا۔“ یہ کہہ کر پھر رونے لگے، آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى علیہ کو روتا دیکھ کر حاضرین بھی
رونے لگے۔ اتنے میں ایک نوجوان کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: ”یا سیدی! کیا یہ سارا منظر بروز قیامت ہوگا؟“ آپ رَحْمَةُ اللَّهِ
تَعَالَى علیہ نے جواب دیا: ”ہاں، یہ منظر زیادہ طویل نہیں ہوگا کیونکہ جب انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو ان کی آوازیں آنا
بند ہو جائیں گی۔“ یہ سن کر نوجوان نے ایک چیخ ماری اور کہا: ”افسوس! میں نے اپنی زندگی غفلت میں گزار دی، افسوس!



میں کوتاہیوں کا شکار رہا، افسوس! میں خدائے باری عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت و فرمانبرداری میں سستی کرتا رہا، آہ! میں نے اپنی زندگی بے کار ضائع کر دی۔“ یہ کہہ کر وہ رونے لگا۔ کچھ دیر بعد اُس نے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں یوں مناجات کی: ”اے میرے پُروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں گنہگارِ توبہ کے لئے حاضر دربار ہوں، مجھے تیرے سوا کسی سے کوئی سُر و کار نہیں، گناہوں سے مُعافی دیکر مجھے قبول فرما لے، مجھ سمیت تمام حاضرین پر اپنا فضل و کرم فرما اور ہمیں جو دو نوال (یعنی عطاء و بخشش) سے مالا مال کر دے، یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ! (یعنی اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے) میں نے گناہوں کی گتھڑی تیرے سامنے رکھ دی ہے اور سچے دل سے تیری بارگاہ میں حاضر ہوں، اگر تو مجھے قبول نہیں فرمائے گا تو یقیناً میں ہلاک ہو جاؤں گا۔“ اتنا کہہ کر وہ نوجوان عَش کھا کر گر پڑا۔ اور چند روز بسترِ علالت پر گزار کر (یعنی بیمار رہ کر) موت سے ہمکنار ہو گیا۔ اُس کے جنازے میں بے شمار لوگ شریک ہوئے، رورو کر اس کے لئے دعائیں کی گئیں۔

حضرت سیدنا صالح مُرَمِّی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی اکثر اُس کا ذکر اپنے بیان میں کیا کرتے۔ ایک دن کسی نے اُس نوجوان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: مَا فَعَلَ اللہُ بِکَ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو اُس نے جواب دیا:

”مجھے حضرت سیدنا صالح مُرَمِّی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کے اجتماع سے بڑکتیں ملیں اور مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا۔“ (کتاب

التَّوَابِينَ مِ ۲۵۰-۲۵۲) اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كِي اُنْ يَرْحَمْتُ هُوَ اُوْر اُنْ كِي صَدَقِي هَمَارِي بِي حَسَابِ مَغْفِرَتِ

هو-

أَمِينَ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

خواب میں بارگاہ رسالت میں تلاوت کی سعادت

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! باعمل مُبَلِّغین کا بیان کس قدر پُر اثر ہوتا ہے، خوفِ خدا رکھنے والے مُبَلِّغ کا بیان تاثیر کا تیر بن کر گنہگار کے جگر سے آ رہا ہو جاتا اور بسا اوقات اُس کی دنیا و آخرت سنوار دیتا ہے۔ سیدنا صالح مَرِّی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی بڑے زبردست قاری بھی تھے، آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی قِرَاءت میں سوز ہی سوز ہوتا تھا



فَرَمَانِ مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُو پاکی پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے خواب میں جناب رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے قرآن کریم کی تلاوت کی سعادت پائی، تاجدار رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے صالح! یہ تو قراءت (قرائت) ہوئی رونا کہاں ہے؟ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۳۶۸) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔**

تلاوت میں رونا
بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے رونا مُسْتَحَب ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہوئے روؤ اور اگر رونہ سکوتو رونے کی سی شکل بناؤ۔

(سُنَنِ ابْنِ ماجہ ج ۲ ص ۱۲۹ حدیث ۱۳۳۷)

عطا کر مجھے ایسی رِقَّتِ خدایا

کروں روتے روتے تلاوت خدایا

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مرنے سے چند ماہ پہلے
بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! تلاوت کرتے یا سنتے ہوئے رِقَّتِ طاری ہونا، آنکھوں سے آنسو جاری ہونا یقیناً بڑی سعادت کی بات ہے مگر شیطان کے وار سے خبردار! رونا ایک ایسا عمل ہے کہ اس میں ریا کا خطرہ بہت زیادہ رہتا ہے۔ لہذا دُعا وغیرہ میں بالخصوص دوسروں کے سامنے رونے میں ریا سے بچنا ضروری ہے کہ ریا کا عذاب نارا کا حقدار ہوتا ہے۔ تلاوت و نعت میں اخلاص کے ساتھ رونے رُلانے کا شوق بڑھانے کیلئے، تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھتے رہئے، نمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہئے،



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۲۰۲

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَاسَ يَمِيزُ أَذْكَرَ هَوَادِثَ مَجْهُرٍ زُودَ شَرِيفٍ نَهْزَهُ تَوَدُّهُ لَوَاكُلٍ مِثْلَ سَعْيٍ نَجْوَى تَزِينٍ فَخْصٍ هَبَّ - (ترغیب و ترہیب)

مَدَنی انعامات کے مطابق زندگی گزارئیے اور اس پر استقامت پانے کیلئے ہر روز ”**فکرِ مدینہ**“ کر کے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمے دار کو جمع کروادیتجئے اور اپنے اس مَدَنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے حصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھرا سفر کیجئے۔ آئیے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** سنتے ہیں: باب المدینہ (کراچی) کے ایک مبلغ جو کہ روزانہ پابندی سے **چوک درس** دیتے تھے۔ ایک شخص جو کہ سنتوں بھری تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کو پسند نہیں کرتا تھا، اُس نے برہنہ تعصب (یعنی تعصب کی وجہ سے) تھانے میں مبلغ کے خلاف جھوٹی رپٹ درج کروائی کہ یہ علاقے میں انتشار پھیلا رہا ہے۔ پولیس آئی اور اُس عاشقِ رسول کو تھانے لے گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کا ”مبلغ“ ہر جگہ مبلغ ہی ہوتا ہے چنانچہ ایک ”مجرم“ سے ملاقات پر انہوں نے ”انفرادی کوشش“ کر کے اُس کو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیلئے تیار کر لیا، اس نے کہا: میں قید سے رہاؤں گا تو ضرور حاضری دوں گا، کیا آپ مجھے وہاں ملیں گے؟ مبلغ نے کہا: اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پھر انہوں نے اپنا حلقہ نمبر وغیرہ بتایا کہ میں اجتماع میں وہاں ہوتا ہوں۔ پولیس نے اس کا حُسنِ اخلاق وغیرہ دیکھ کر حقیقتِ حال جان لی اور معذرت طلب کرتے ہوئے اُس ”عاشقِ رسول“ کو باعزت رخصت کر دیا۔ چند ماہ بعد وہ مجرم جب جیل سے رہا ہوا تو تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** باب المدینہ کراچی کے اندر ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پہنچا، اُس نے بیان سنا، ذکر اور دُعائیں اُس پر رقت طاری ہو گئی اس نے رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ دُعا کے بعد اُس مبلغ کو جنہوں نے تھانے میں نیکی کی دعوت دی تھی تلاشتے ہوئے جب اُن کے بتائے ہوئے حلقے میں پہنچا تو ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ ابھی پچھلے منگل ہی اُن مبلغ کا انتقال ہوا ہے۔ یہ

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

202

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



فَوَإِنْ فَضَّلْتَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْ خُصَّ كِي نَاك خَاكْ آ لُو دُو حُسْ كِي پَاس مِي رَا ذُ كَر هُو اورو هُ مَجْهُ پَر دُرُو پَاك نَد پڑ هُے۔ (عام)

سننا تھا کہ وہ دہاڑیں مار مار کر رونے لگا کہ زندگی میں کسی نے پہلی بار ”نیکی کی دعوت“ دی اور اُس کی وجہ سے میں نے توبہ کی، ہائے افسوس! میں اپنے اُس حُسن سے دوبارہ مل بھی نہ سکا۔ ایک عاشقِ رسول نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُن کا ذہن بنایا کہ اب آپ اُن سے مل تو نہیں سکتے مگر اُن کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں اور اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اُن کے ایصالِ ثواب کیلئے آج صُبح ہی ہاتھوں ہاتھ سُنّتوں کی تربیت کے 30 دن کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کر لیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ ہاتھوں ہاتھ 30 دن کے لئے عاشقانِ رسول کے ساتھ مَدَنی قافلے میں سفر پر روانہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج وہ ”مجرم“ دعوتِ اسلامی کے مبلغ ہیں جبکہ اس سے پہلے مَعَاذَ اللّٰہ وہ شراب کے اڈے چلاتے تھے۔

آپ تھانے میں بھی، جیل خانے میں بھی

ہر جگہ پر کہیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مُبْلِغ ہر جگہ مُبْلِغ ہوتا ہے! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی مبلغ ہر جگہ مبلغ ہوتا ہے، ہر وقت ہر جگہ اپنا لباس اور اپنا انداز سُنّتوں بھرا رکھتا ہے، چاہے محلّے میں ہو یا بازار میں، جنازے میں ہو یا شادی کی بارات میں، دواخانے میں ہو یا اسپتال میں، باغ میں ہو یا کسی کی تدفین کیلئے قبرستان میں، جہاں موقع ملا جھٹ نیکی کی دعوت کے مَدَنی پھول برسانا شروع کر دیتا اور اپنے لئے ثواب کا خوب ذخیرہ کر لیتا ہے۔ مذکورہ مَدَنی بہار سے معلوم ہوا کہ مرحوم عاشقِ رسول مبلغ کا جذبہ بھی کیا خوب تھا کہ ظُلماً کسی نے تھانے میں لاکھڑا کیا تو وہاں بھی نیکی کی دعوت کے مَدَنی کام میں لگ گئے اور ایک شراب کا اڈا چلانے والے کی توبہ اور اس کے مبلغِ دعوتِ اسلامی بننے کا سبب بن کر خود سدا کیلئے آنکھیں مُوند لیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی مرحوم عاشقِ رسول مبلغ پر



فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تری سنتوں پہ چل کر مری روح جب نکل کر

چلے تو گلے لگنا مَدَنی مدینے والے (وسائل بخشش ص ۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے چین دلوں کے چین، رحمت دارین، تاجدارِ کریمین، سرورِ کوئین، نانائے کُھنّین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”کیا میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں خیر نہ دوں جو نہ انبیاء (علیہم الصلوٰۃ والسلام) میں سے ہیں نہ شہداء (شہداء) میں سے لیکن بروزِ قیامت

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا پیارا بنانے والے لوگ“

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہداء اُن کے مقام کو دیکھ کر رشک کریں گے، وہ لوگ تُو ر کے منبروں پر بلند ہوں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب (یعنی پیارا) بندہ بنا دیتے ہیں اور وہ زمین پر (لوگوں کو) نصیحتیں کرتے چلتے ہیں۔“ عرض کی گئی: وہ کس طرح لوگوں کو اللّٰہ تَعَالٰی کا محبوب (یعنی پیارا) بنا دیتے ہیں؟ فرمایا: وہ لوگوں کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی محبوب (یعنی پسندیدہ) باتوں کا حکم دیتے ہیں اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتے ہیں، پس جب لوگ ان کی اطاعت کریں گے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اپنا محبوب بنا لے گا۔

مِیْلَنَ مَحْبُوْب ہِی نہیں مَحْبُوْب گزرتا ہے! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے والوں کی بھی کیسی بلند و بالا شانیں ہیں، بروزِ قیامت اُن پر ربُّ

الانعام عزوجل کا انعام و اکرام دیکھ کر انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اور شہدائے عظام بھی رشک کریں گے۔ اس عظمت و شان کا سبب کیا ہوگا؟ یہی کہ وہ نیکی کی دعوت اور بدی کی ممانعت کے ذریعے لوگوں کو باعمل بنا کر انہیں ”اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا



(۱۲۸ھ)

فَوَإِنْ فَضِّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ رُؤُودِ شَرِيفٍ يَدْهُوَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتِ بَحِيحٍ كَا-

”محبوب“ بناتے ہوں گے۔ جب وہ دوسروں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بناتے ہوں گے تو خود کیوں نہ محبوب ہوں گے!

اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے

اُس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تُم جسے چاہو (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

”نیکی کی دعوت“ کا ثواب کمانے میں ہمارے اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللَّهُ السَّلَامُ یُہُت پیش پیش ہوا کرتے تھے اور اس معاملے میں کسی سے مَرَعُوب بھی نہیں ہوتے (یعنی رُعب میں بھی نہ آتے) تھے چنانچہ حضرت سیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِی اپنے شاگردوں کے ہمراہ کہیں تشریف لئے جارہے تھے کہ ایک رئیس (یعنی سرمایہ دار) کو نہایت سَجَّ دھج کے ساتھ اپنے غلاموں کے ٹھہر مٹ میں گھوڑے پر سوار گزرتا دیکھا۔ آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے اُس سے استفسار فرمایا: کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض کی: بادشاہ کے دربار میں جا رہا ہوں۔ آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے اُس پر ”انفرادی کوشش“ کرتے ہوئے فرمایا: اے بھائی! آپ نے خوب عمدہ لباس زیب تن فرمایا ہے پھر اسے خوشبوؤں سے بھی بسایا ہے اور ہر طرح سے اپنے ”ظاہر“ کو بھی سجایا ہے، یقیناً یہ محض اس لئے ہے کہ شاہی دربار میں آپ کو شہرِ مسار نہ ہونا پڑے حالانکہ یہ بادشاہ دارِ ناپائیدار (یعنی کمزور دنیا کا بادشاہ) اور اُس کے اہل دربار آپ جیسے ہی انسان غیر مختار (یعنی بے اختیار) ہیں۔ اب ذرا غور فرمائیے! کل بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ شاہی میں جب حاضری ہوگی، وہاں انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اور اولیائے عظام رَحِمَهُمُ اللَّهُ السَّلَامُ بھی ہوں گے، وہاں کے لئے آپ نے ”باطن“ کی آرائش و زیبائش کا بھی کچھ انتظام فرمایا ہے؟ کیا وہاں گناہوں کی گندگیوں اور بدکاریوں کی بدبوؤں کے ساتھ آپ حاضری دیں گے؟ وہ مالدار شخص نہایت توجُّہ کے ساتھ آپ کے ارشادات سن رہا تھا، آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے اس سے پوچھا: کیا آپ نے کبھی اپنے گھوڑے پر اُس کی طاقت سے زیادہ

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۲۰۶

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَوَافِرٌ فَصَلَّى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

بوجھ لا دا ہے؟ عرض کی: جی نہیں۔ فرمایا: آپ اپنے گھوڑے پر تو تڑس کھاتے ہیں مگر اپنے کمزور و مجبور پر رحم نہیں کرتے کہ مسلسل اُس پر گناہوں کا بوجھ لا دے چلے جا رہے ہیں، سوچئے تو سہی! اسی طرح گناہوں بھری زندگی گزاری تو مرنے کے بعد کیا انجام ہوگا! مالدار آدمی آپ کی ’انفرادی کوشش‘ اور نیکی کی دعوت سے بے حد متاثر ہوا، گھوڑے سے اتر

کر آپ کا مُرید ہوا اور اللہ والا بن گیا۔ (سچی حکایات ج ۵ ص ۲۰۸ بِتَصَرُّف) **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔** اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جُرم ہے

ناٹواں کے سر پہ اتنا بوجھ بھاری واہ واہ! (حدائق بخشش شریف)

شرح کلام رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِس شعر میں فرماتے ہیں: اے بدکار نفس! تیرے ظلم و ستم کی بھی اب حد ہوگئی! تو ہر لمحہ میری خطاؤں میں برابر اِضا فہ کرو اتنا اور مجھ کمزور ترین بندے کے سر گناہوں کا بھاری بوجھ لدا تا چلا جا رہا ہے۔ (معلوم ہوا نفس امارہ یعنی گناہ و بُرائی پر اُبھارنے والا نفس ہمارا دشمن ہے، ہمیں ہر آن اس کی چالوں سے چوکتا رہنا ضروری ہے)

آہ! ہر لمحہ گنہ کی کثرت و بھرمار ہے

غلبہ شیطان ہے اور نفسِ بد اطوار ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز میں کیسا لباس ہونا چاہئے! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اولیاء اللہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سرمایہ داروں اور مالداروں کی خوشامدوں اور چاپلوسیوں کے بجائے

اُن کو اصلاح کے مدنی پھولوں سے نوازتے اور انہیں دو ٹوک نصیحتیں فرماتے تھے۔ دولت مندوں کی خوشامد وہ کرے جس کو

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

206

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



فَوَاصِلُ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

ان سے دنیا کی ذلیل دولت پانے کی ہوس ہو، اہل اللہ قناعت کی مدنی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں، ان کی نظر دولت مندوں کے فانی مال پر نہیں، رحمت ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ پر ہوتی ہے۔ یاد رہے! اہل مال و ثروت کی بہ سبب دولت تعظیم کی سخت ممانعت ہے چنانچہ منقول ہے: جو کسی غنی (یعنی مالدار) کی اس کے غنا (یعنی مالداری) کے سبب تواضع کرے اُس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔ (کَشَفُ الْخِفاء، ج ۲ ص ۲۱۵ رقم ۲۴۴۲) بیان کردہ حکایت میں آخرت کی فکر دلائی گئی ہے کہ حکمرانوں، وزیروں اور افسروں کے سامنے جاتے ہوئے تو لباس وغیرہ دُرست کیا جاتا اور خوب ٹپ ٹاپ اور زینت اختیار کی جاتی ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مقدس بارگاہ میں پیش ہونے کیلئے اہتمام کا کوئی ذہن ہی نہیں۔ ہم دنیا کے کسی ”بڑے آدمی“ کے پاس جاتے ہیں یا ایسی جگہ جانا ہوتا ہے جہاں بہت سارے لوگ ہمیں دیکھنے والے ہوں تو سر کے بال، لباس، عمامہ، چادر وغیرہ خوب احتیاط کے ساتھ دُرست کرتے ہیں مگر ”نماز“ جو کہ پَر وَرَدِ گارِ عَزَّوَجَلَّ کے عظمت والے دربار کی حاضری کا موقع ہے اُس وقت زینت کا کوئی اہتمام نہیں کرتے! کم از کم اتنا تو ہو کہ کسی ”بڑے آدمی“ کے پاس یا دعوتِ طعام میں جاتے ہوئے انسان جو لباس پہنتا ہے وہی مسجد کی حاضری میں پہن لیا کرے۔ مسجد کی حاضری کے لئے زینت کرنے کے متعلق قرآن کریم پارہ 8 سُورَةُ الْأَعْرَافِ آیت نمبر 31 میں ارشاد ہوتا ہے:

خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

ترجمہ کنز الایمان: اپنی زینت کو جب مسجد میں جاؤ۔

صدرُالافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: یعنی لباسِ زینت اور ایک قول

یہ ہے کہ کنگھی کرنا، خوشبو لگانا داخلِ زینت ہے اور سنت یہ ہے کہ آدمی بہتر بیعت (ہے۔ ات۔ یعنی عمدہ صورت و حالت) کے ساتھ نماز کے لئے حاضر ہو کیونکہ نماز میں رب سے مناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا **عطر لگانا مُسْتَحَب** ہے۔ مُسْلِم شریف کی حدیث میں ہے کہ زمانہ جاہلیت میں دن میں مرد اور عورتیں رات میں ننگے ہو کر طواف کرتے تھے۔ اس



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِ كِتَابٍ فِيهِ مِجْهُدٌ وَدِيَاكٌ لَكُلِّهَا تَوَجُّبٌ تَكْمِيلٌ مِثْلُ نَامِ اسْمٍ فِي رُبِّهِ كَافَرٌ شَيْءٌ اسْكِنَ اسْتِغْفَارُكَرْتِ رَهْبٍ لَگے۔ (طبرانی)

آیت میں ستر چھپانے اور کپڑے پہننے کا حکم دیا گیا اور اس میں دلیل ہے کہ ستر عورت نماز و طواف اور ہر حال میں واجب ہے۔

(خَزَائِنُ الْعَرْفَانِ ص ۲۴۸)

”یا اللہ نمازی بنا“ کے چودہ حروف کی نسبت نماز میں لباس کے احکام پر مبنی 14 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ دورانِ نماز لباس پہننا: دورانِ نماز گرتا یا پا جامہ پہننے یا تہبند باندھنے سے نماز ٹوٹ جاتی (غُنَّیْہ ص ۴۵۲ وغیرہا) مدینہ

﴿۲﴾ دورانِ نماز ستر کھل جانے اور اسی حالت میں کوئی رُکُن ادا کرنے یا تین بار سُبْحَنَ اللّٰہ کہنے کی مقدار وقفہ گزر جانے سے بھی نماز فاسد ہو (یعنی ٹوٹ) جاتی ہے۔

﴿۳﴾ نماز میں سَدَل یعنی کپڑا لٹکانا مکروہ تحریمی ہے۔ مثلاً سر یا کندھے پر اس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں۔ ہاں، اگر ایک کنارہ دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حرج نہیں۔

﴿۴﴾ آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سر ایٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا ایٹ پر۔ اس طرح نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے (بہار شریعت ج ۱ ص ۶۲۴) ﴿۵﴾ دونوں آستینوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ (ایضاً، دَرِّمُخْتَار ج ۲ ص ۴۹۰) ﴿۶﴾ دوسرا کپڑا ہونے کے باوجود صرف پا جامے یا تہبند میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۶) ﴿۷﴾ (نماز میں) گرتے وغیرہ کے بٹن کھلے ہونا جس سے سینہ کھلا رہے مکروہ تحریمی ہے ہاں اگر نیچے کوئی اور کپڑا ہے جس سے سینہ



فَرْمَانِ مُصْطَفٰی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

نہیں گھلا تو مکروہِ تنزیہی ہے۔

(بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۳۰)

﴿۸﴾ جاندار کی تصویر والالباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے نماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔ (ایضاً ص ۶۲۷)

مکروہ تحریمی کی تعریف

اس کا ارتکاب (یعنی عمل میں لانا) کبیرہ (گناہ) ہے۔ (بہار شریعت جلد اول ص ۲۸۳) مکروہ تحریمی ہو جانے والی نماز واجب

الا عاده ہوتی ہے یعنی ایسی نماز کو نئے سرے سے پڑھنا واجب ہوتا ہے۔ مکروہ تحریمی کی ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے۔ اس کی تفصیلی معلومات کیلئے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 496 صفحہ پر مشتمل کتاب، ”نماز کے احکام“ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿۹﴾ دوسرے کپڑے میسر ہونے کے باوجود کام کاج کے لباس میں نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

(شَرْحُ الْوَقَايَةِ ج ١ ص ١٩٨)

﴿۱۰﴾ اَلْمَاكِطِرِ اِیْمَنِ کَرِیَا اُوڑھ کر نماز مکروہِ تنزیہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۳۵۸ تا ۳۶۰)

﴿۱۱﴾ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (دُرِّ مُخْتَار ج ۲ ص ۴۹۱) نماز میں ٹوپی یا عمامہ شریف گر پڑا تو اٹھالینا افضل ہے جبکہ عمل کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور بار بار اٹھانا پڑے تو چھوڑ دیں اور نہ اٹھانے سے خُشُوع و خُضُوع مقصود ہو تو نہ اٹھانا افضل ہے۔ (دُرِّ مُخْتَار وَرَدُ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۴۹۱)

﴿۱۲﴾ اگر کوئی ننگے سر نماز پڑھ رہا ہو یا اُس کی ٹوپی گر پڑی ہو تو اُس کو دوسرا شخص ٹوپی نہ پہنائے۔

عمل کی تعریف

عمل کثیر نماز کو فاسد کر (یعنی توڑ) دیتا ہے جبکہ نہ نماز کے اعمال سے ہونہ ہی اصلاح نماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھنے سے



(طبرانی)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْشَنُ مَجْدٍ بِرُؤُودِ يَاقُوتٍ بِرُحْنِ بَهْلُولٍ كَمَا رَأَيْتُهُ بِبَهْلُولٍ

ایسا لگے کہ یہ نماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گمان غالب ہو کہ نماز میں نہیں تب بھی عمل کثیر ہے۔ اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک و شبہ ہے کہ نماز میں ہے یا نہیں تو عمل قلیل ہے اور نماز فاسد نہ ہوگی۔ (ذَرْمُخْتَار ج ۲ ص ۴۶۴)

ہاف آستین میں؟
﴿۱۳﴾ آدھی آستین والا گرتا یا قیص پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے جبکہ اُس کے پاس دوسرے کپڑے موجود ہوں۔ حضرت صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صرف نیم آستین (یعنی آدھی آستین) یا بنیان پہن کر نماز پڑھتا ہے تو کراہت تنزیہی ہے اور کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں۔“

(فتاویٰ امجدیہ ج ۱ ص ۱۹۳)

﴿۱۴﴾ مفتی اعظم پاکستان حضرت قبلہ مفتی وقار الدین قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ہاف آستین والا گرتا قیص یا شرٹ کام کاج کرنے والے لباس (کے حکم) میں شامل ہیں (کہ کام کاج والا لباس پہن کر انسان معززین کے سامنے جاتے ہوئے کتراتا ہے) اس لئے جو ہاف آستین والا گرتا پہن کر دوسرے لوگوں کے سامنے جانا گوارا نہیں کرتے، اُن کی نماز مکروہ تنزیہی ہے اور جو لوگ ایسا لباس پہن کر سب کے سامنے جانے میں کوئی بُرائی محسوس نہیں کرتے، اُن کی نماز مکروہ نہیں۔ (وَقَارُ الْفَتَاوٰی ج ۲ ص ۲۴۶)

مکروہ تنزیہی کی تعریف؟
جس کا کرنا شرع کو پسند نہیں مگر نہ اس حد تک (ناپسند) کہ اس پر وعید عذاب فرمائے۔ یہ سنت غیر مؤکدہ کے مقابل ہے۔ (بہار شریعت جلد اول ص ۲۸۴) مکروہ تنزیہی ہو جانے والی نماز دوبارہ پڑھ لینا بہتر ہے اگر نہ پڑھی تو کتنہ گار نہیں۔

مرے دل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر

کر اُلفت میں اپنی فنا یا الہی (وسائل بخشش ص ۷۸)



فَوَافِرٌ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی قافلے نے مجھے **اُنکی کی دعوت** کا بے اندازہ ثواب کمانے کی اپنے اندر حرص اُجاگر کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے اور پابندی کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن عاشقانِ رسول کے ساتھ **مَدَنی قافلے** میں سنتوں بھر اسفر کرتے رہئے۔

آئیے! آپ کا شوق بڑھانے کیلئے آپ کو ایک **مَدَنی بہار** سناتا ہوں چنانچہ علاقہ اندھیری (بہمنی - الھند) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُپ لباب ہے: میں اسکول کی نویں کلاس میں زیرِ تعلیم تھا، ماڈرن اور بگڑے ہوئے لڑکوں سے دوستی ہو گئی اور میں طرح طرح کی بُرائیوں میں گرفتار ہو گیا جن میں چرس، گانجہ، شراب اور لڑکیوں سے عشق لڑانا وغیرہ شامل ہے۔ حتیٰ کہ ایک بار گھر کی پٹی (پے۔ ٹی یعنی نقدی رکھنے کا صندوق) توڑ کر رقم نکال کر ”گوا“ (نامی شہر) بھاگ گیا۔ بالآخر واپس گھر آ گیا۔ اسکول کو خیر باد کہہ کر A.C. کی ریپرنگ کا کام سیکھنا شروع کر دیا۔ چند ماہ کے بعد **دعوت**

اسلامی والے ایک عاشقِ رسول نے مجھے ہفتہ وار **سنتوں بھرے اجتماع** کی دعوت دی مگر میں نے ٹال دیا۔ اُس بے چارے نے کئی بار ملاقاتیں کر کے مجھ پر **انفرادی کوشش** کی مگر میں اجتماع میں جانے کیلئے راضی نہ ہوا۔ ایک بار وہی اسلامی بھائی میرے بڑے بھائی پر ”انفرادی کوشش“ کر رہے تھے کہ میں وہاں پہنچ گیا۔ بھائی جان نے اُس اسلامی بھائی سے اپنے لئے معذرت چاہتے ہوئے میری طرف رُخ کر کے کہا: تم **مَدَنی قافلے** میں چلے جاؤ۔ میں ”نا“ کہنے والا تھا کہ مَنہ سے بے ساختہ ”ہاں“ نکل گئی حالانکہ میں یہ تک نہیں جانتا تھا کہ **مَدَنی قافلہ** ہوتا کیا ہے! بہر حال میں نے تیاری کر لی اور **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلے** میں سفر پر روانہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافلے** نے مجھے بدل کر رکھ دیا! میری آنکھیں کھل گئیں، گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے پیار ہو گیا، میں نے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی، نمازوں کی پابندی شروع کر دی، **مَدَنی قافلے** نے گناہوں بھرے ماحول میں



فَوَاقِنْ فُصْطَافَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام و رُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

پلنے والے مجھ سخت نافرمان بندے کو نمازی اور سنتوں کا عادی بنا دیا۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں دنیائے اہلسنت کی عظیم ترین درسگاہ جامعہ اشرفیہ مبارکپور (یوپی ہند) میں درس نظامی کرنے کی سعادت پارہا ہوں۔

چھوٹ جائیں گناہ، آپ پائیں پناہ تھوڑی ہمت کریں، قافلے میں چلو

تم سدھر جاؤ گے گر ادھر آؤ گے سیکھنے سنتیں، قافلے میں چلو

فضل مولیٰ سے جب آئیں گے پائیں گے

جذبہ علم دیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جامعۃ الاشرفیہ اور اس کے بانی کا مختصر تعارف
 مڈھے مڈھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! مبلغ دعوت اسلامی کی انفرادی کوشش کی استقامت کی برکت سے بالآخر معاشرے کا بگڑا ہوا، گناہوں میں لتھڑا ہوا انشی (ن۔ش۔ای) نوجوان مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر جامعۃ

الاشرفیہ (مبارکپور اہند) میں داخلہ لیکر طالب علم دین بن گیا۔ حصول برکت کیلئے یہ نیت ثواب ماہنامہ اشرفیہ ”حافظ ملت نمبر“ (رَجَبُ الْمُرَجَّب ۱۳۹۸ھ بمطابق جون 1978ء) کی مدد سے جامعۃ الاشرفیہ اور اس کے بانی کا ذکر خیر

کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ جامعۃ الاشرفیہ (مبارکپور) دنیائے اہلسنت کی عظیم الشان دینی درس گاہ ہے۔ جو ”ہند“ کے صوبہ یوپی کے ضلع اعظم گڑھ کے قصبہ مبارک پور شریف میں واقع ہے۔ اس عظیم الشان دینی درس گاہ کے بانی

استاذ العلماء، بجلالہ العلم، حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز محدث مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ۲۹ شوال المکرم ۱۳۵۲ھ بمطابق 14 جنوری 1934ء میں اپنے استاذ مکرم صدر الشریعہ

بدر الطریقہ حضرت علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے حکم پر تکمیلِ درسیات کے بعد مبارکپور تشریف لائے۔



فَوَمانُ فَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر رُود و شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔ (عبدالرزاق)

اُس وقت یہاں ایک مدرسہ ”مُصباحُ العُلوم“ کے نام سے قائم تھا۔ حضرت حافظِ مِلّت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کی انتھک کوششوں کے باعث اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسی چھوٹے سے مدرسے میں بَرَکت عطا فرمائی اور بالآخر یہ مدرسہ ایک قدآور پھل دار درخت کی حیثیت اختیار کر گیا اور جامعہ اشرفیہ کے نام سے متعارف ہوا۔ اس ادارے سے فارغ التحصیل ہونے والے (حضرات) اس کے قدیم نام ”مُصباح العُلوم“ کی نسبت سے مصباحی کہلاتے ہیں۔

سُنّت کی مَحَبّت حافظِ مِلّت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے ہر عمل میں سُنّت کا بَیْت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ ایک بار حضرت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کے دائیں پاؤں میں زخم ہو گیا، ایک صاحب دوا لے کر پہنچے اور کہا: حضرت! دوا حاضر ہے۔ جاڑے (یعنی سردیوں) کا زمانہ تھا حضرت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ مَوزہ پہنے ہوئے تھے، آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے پہلے بائیں (یعنی اُلے) پاؤں کا مَوزہ اُتارا، وہ صاحب بول پڑے: حضرت! زخم تو داہنے (یعنی سیدھے) پاؤں میں ہے! آپ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: بائیں (یعنی اُلے) پاؤں کا پہلے اُتارنا سُنّت ہے۔

حافظِ مِلّت کی کرامت الجامعۃ الاشرفیہ کے بانی مَبانی حافظِ مِلّت حضرت علامہ شاہ عبد العزیز محدّث مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ ہادی بڑے پائے کے بزرگ تھے۔ سوانح نگاروں نے آپ کی کئی کرامات بیان کی ہیں۔ ان میں ایک یہ بھی ہے، جامع مسجد مبارک شاہ بھی پہلے مختصر ہی تھی اور بوسیدہ بھی ہو گئی تھی، آبادی کی وُسْعَت کے لحاظ سے مسجد کا وسیع ہونا بھی ضروری تھا، بہر حال پرانی مسجد شہید کر کے نئی بنیادیں بھری گئیں اور مسجد کی توسیع کا کام شروع ہوا۔ مبارک پور کے مسلمانوں نے بڑی دلچسپی اور لگن کے ساتھ اس تعمیر میں بھی حصّہ لیا، حضرت حافظِ مِلّت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ اس کام کے بھی رہنما اور سربراہ تھے، حضرت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ نے جامع مسجد کے لیے پوری توجّہ اور محنت سے چندے کی فراہمی کی، مبارک پور میں کافی جوش و خروش تھا، غُربت کے باوجود مسلمان اپنی دینی حَیّیت کا پورا پورا اثبوت دے رہے تھے، مَرَدوں نے اپنی کمائی اور عورتوں نے اپنے زیورات وغیرہ سے



فَوَاقِنِ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی غفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

امداد کی۔ چھت پڑنے کے بعد حاجی محمد عمر نہایت پریشانی کے عالم میں دوڑے ہوئے حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى علیہ کے پاس آئے اور کہا: حافظ صاحب! جامع مسجد کی چھت نیچے آرہی ہے اب کیا ہوگا! حاجی صاحب یہ کہتے کہتے رو پڑے۔ حضرت حافظ مَلَّت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى علیہ فوراً اُٹھے وضو کیا اور حاجی صاحب کے ساتھ گھر سے باہر نکلے، اور اپنے پڑوسی خان محمد صاحب کو ہمراہ لیا، جامع مسجد پہنچ کر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے ہوئے لکڑی کی چند بلیاں (بل۔ لیاں) لگا دیں (یعنی لمبے بانس یا لکڑی کے تھم لگا دیئے)۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ کہ چھت نہ صرف برابر اور دُرست ہوگئی، بلکہ آج دیکھئے تو یہ پتا بھی نہ لگ سکے گا کہ کس حصے کی چھت جھک رہی تھی!

حَافِظِ مِلَّتِ الْبَعْضِ
عَادَاتِ مَبَارَكَةِ مَدِیْنَةِ
وضو کرنے کے لیے بیٹھنا ہوتا تو قبلہ رُخ بیٹھتے۔ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى علیہ کا پا جامہ کبھی اتنا لمبا نہ دیکھا گیا کہ ٹخنہ چھپ جائے۔ سچ تو یہ ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى علیہ کی وضع اور لباس کا انداز دیکھ کر لوگوں کو شرعی وضع سمجھ میں آ جاتی تھی۔ سفر و حضر میں (یعنی سفر میں ہوتے یا وطن کے اندر ہر جگہ) حُضُو رَحَافِظِ مِلَّتِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى علیہ کی پیاری پیاری اداؤں میں سے یہ بھی تھا کہ کھانے سے پہلے اور بعد دونوں ہاتھ گئے تک دھوتے اور رقمہ خوب چبا کر کھاتے، کھانا خواہ مزاج کے موافق ہو یا نا موافق، اُس میں عیب نہ نکالتے، کھانے کے بعد فوراً پانی نہ پیتے بلکہ کچھ وقفے کے بعد پیتے۔ اسی طرح پانی جب بھی پیتے، پچوس کر تین سانس میں پیتے۔

سُرمِ لگانے کی بَرکت سے بڑھائے
میں بھی بینائی تیر تھی
حُضُو رَحَافِظِ مِلَّتِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى علیہ کی عمر شریف ستر سال سے مُتَجَاوِز (یعنی اوپر) ہو چکی تھی، اُس وقت کا واقعہ ہے، ٹرین سے سفر کر رہے تھے جس بڑتھ پر تشریف فرما تھے، اتفاق سے اُس پر ایک ڈاکٹر صاحب بھی بیٹھے تھے، ڈاکٹر صاحب نے سلسلہ کلام شروع کیا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى علیہ کی جلالتِ علمی سے بہت متاثر ہوئے، اور بار بار آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى علیہ کی



(اپریل)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

طرف حیرت سے دیکھتے رہے، دورانِ گفتگو ڈاکٹر صاحب نے تَعَجُّب کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مولانا صاحب! میں آنکھوں کا ڈاکٹر ہوں، میں دیکھ رہا ہوں کہ اس عمر میں بھی آپ کی بینائی میں کوئی فرق نہیں، بلکہ آپ کی آنکھوں میں بچوں کی آنکھوں جیسی چمک ہے، مجھے بتائیے کہ اس کیلئے آخر کیا چیز استعمال کرتے ہیں؟ فرمایا: ڈاکٹر صاحب! میں کوئی خاص دوا وغیرہ تو استعمال نہیں کرتا، ہاں ایک عمل ہے جسے میں بلا ناغہ کرتا ہوں، رات کو سونے کے وقت سُنَّت کے مطابق سُرْمہ استعمال کرتا ہوں اور میرا یقین ہے کہ اس عمل سے بہتر آنکھوں کے لیے دُنیا کی کوئی دوا نہیں ہو سکتی۔ **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔**

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مَسْلُکِ اَعْلٰی حضرت کا اک گلستاں علم صدر الشریعہ کا بحرِ رواں

عِلْم سے جس کے سیراب سارا جہاں لہلہانے لگا دین کا یوستان

جس طرف دیکھے اس قدم کے نشاں

حافظِ دین و ملت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”اثر“ کے چار حروف کی نسبت سے **اٹھٹھٹھٹھ** اسلامی بھائیو! حضور حافظِ ملت کی سُنَّت سے مَحَبَّتِ مرجبا! اور سُنَّت کی مَحَبَّت میں سُنَّت کے مطابق سُرْمہ لگانے کی برکت دنیا میں بھی سُرْمہ لگانے کے 4 مَدَنی پھول **مدینہ** بینائی کی حفاظت کی صورت میں ظاہر ہوئی، اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو آپ بھی روزانہ سُنَّت کے مطابق سُرْمہ لگانے کی نیت کیجئے۔ آپ کی آسانی کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے، **”101 مَدَنی پھول“** صفحہ 27 تا 28 سے سُرْمے کے بارے میں 4 مَدَنی پھول آپ کی



صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

نیکی کی دعوت
رضائے الہی کیلئے کیا جائے تو بے شک خوب لذت والی عبادت ہے۔ چنانچہ امیر المؤمنین
حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے: میں نے عبادت کی لذت چار اشیاء میں



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (برہان)

پائی: ﴿۱﴾ اللہ تعالیٰ کے فرائض کی ادائیگی میں ﴿۲﴾ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں سے بچنے میں ﴿۳﴾ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی غرض سے نیکی کا حکم دینے میں ﴿۴﴾ اللہ تعالیٰ کے غُصَب سے محفوظ رہنے کے لئے بُرائی سے منع کرنے میں۔

(الْمَنَاهَات ص ۳۷)

صحابی رسول حضرت سیدنا ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا: کسی جاندار کی موت کے بجائے مجھے اپنی موت پسند ہے، یہ سُن کر حاضرین نے گھبرا کر عرض کی: ایسا کیوں؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں جیتے جی ایسا زمانہ نہ دیکھوں جس میں نیکی کا حکم نہ کر سکوں اور بُرائی سے منع نہ کر سکوں کیوں کہ ایسے زمانے میں کوئی خیر (یعنی بھلائی) نہیں۔

(شَرْحُ الصُّدُور ص ۱۱، ابن عَساکِر ج ۶۲ ص ۲۱۵)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے اسلاف کا بھی کیا خوب جذبہ تھا! کیسی مدنی سوچ ہوا کرتی تھی اور نیکی کی

دعوت سے کیسا والہانہ لگاؤ تھا کہ ان کے یہاں نیکی کی دعوت کے بغیر گویا جینے کا تصوّر نہیں تھا اور ایک آج ہماری حالت ہے کہ نیکی کی دعوت کے ہزار مواقع ملتے ہیں پھر بھی پرواہ نہیں کی جاتی۔ حالانکہ کئی مواقع ایسے بھی آ جاتے ہیں جن میں نَهَى عَنِ الْمُنْكَرِ۔ یعنی بُرائی سے منع کرنا واجب ہو جاتا ہے مگر افسوس اس کی طرف بھی ہماری کوئی توجّہ نہیں ہوتی۔

بد مذہبیت سے توبہ! نیکی کی دعوت کا جذبہ پانے، ملے ہوئے جذبے کو خوب بڑھانے، بد عقیدگی مٹانے کی دل میں تڑپ جگانے اور بگڑے ہوئے لوگوں کی اصلاح کا باعث بن کر

خود کو جنت کا حقدار بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھتے رہئے، نمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہئے،



فَوَمانُ فَصَلَّاهُ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (ترغیب و ترہیب)

مَدَنی انعامات کے مطابق زندگی گزارئے اور اس پر استقامت پانے کیلئے ہر روز ”فکرِ مدینہ“ کر کے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمے دار کو جمع کروادیتجئے اور اپنے اس مَدَنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے حصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھرا سفر کیجئے۔ آئیے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناؤں، پنجاب (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل میرا اٹھنا بیٹھنا بد عقیدہ لوگوں کے ساتھ تھا۔ کم وبیش 13 برس اُن کی صحبتِ سراپا ضلالت میں رہ کر میرے عقائد بھی مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُنہی جیسے ہو چکے تھے اور عملی حالت بھی کچھ اچھی نہ تھی، فلموں ڈراموں اور گانوں باجوں کا شیدائی تھا اور میرے چہرے پر داڑھی بھی سنت کے مطابق نہیں بلکہ ننھی تھی۔ میرے جنرل اسٹور کے قریب واقع مسجد میں ایک دینی طالب علم اسلامی بھائی فیضانِ سنت کا دَرس دینے اور مدرسۃ المدینہ (برائے بالغان) پڑھانے آیا کرتے تھے۔ غالباً صفر المظفر ۱۴۲۷ھ بمطابق جون 1999ء کا واقعہ ہے کہ شہر سطح پر دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع کی ہمارے یہاں دُھوم تھی۔ اُنہی دنوں وہی دینی طالب علم ایک دوسرے اسلامی بھائی کے ہمراہ میری دکان پر تشریف لائے، اُنھوں نے مجھے سلام کیا میں چونکہ دعوتِ اسلامی والوں کو گمراہ سمجھنے کی وجہ سے انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتا تھا، اس لیے ان کے سلام کا جواب نہ دیا اور NO LIFT کرواتے ہوئے دکان کے سامان کی صفائی میں مشغول ہو گیا۔ اُنھوں نے تھوڑا سا تَوَقُّف کیا (یعنی کچھ رُکے) پھر بڑے نرم لہجے میں مُسکراتے ہوئے شہر میں ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی، جسے قبول کرنے سے میں نے نہ صَرف انکار کیا بلکہ انہیں بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ میرے اس رَوَیئے کی وجہ



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْخَصَّ نَاك خَاكْ آلودِ بُوَحْسْ كِے پَاس مِیرا ڈُكْر ہوا اور وہ مجھ پر ڈُرو پاك نہ پڑھے۔ (حاکم)

سے اُن کے چہروں پر اُسی چھاگنی مگر ان کے صبر و تحمل پہ لاکھوں سلام! بے چارے زَبان سے کچھ نہ بولے۔ ان کا یہ انداز خاصا مُتَأَثِّر کُن تھا۔ جب شام کو دوکان بند کر کے گھر گیا اور رات کے کھانے سے فارغ ہوا تو مجھے ان دونوں عاشقانِ رسول کا دعوت دینا یاد آ گیا میں نے سوچا کہ چل کے دیکھوں تو سہی یہ لوگ اپنے اجتماع میں کرتے کیا ہیں! چنانچہ میں یوں ہی دیکھنے کیلئے چلا گیا اور میں دیکھنے تو کیا گیا، میرا سویا ہوا نصیب انگڑائی لیکر جاگ اُٹھا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دورانِ اجتماع مجھے جاگتی آنکھوں سے مدینے کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ انور کی روح پرور سنہری جالیوں کی زیارت ہوگئی! اُس اجتماع میں سردار آباد (فیصل آباد) سے تشریف لائے ہوئے مبلغِ دعوتِ اسلامی نے سُنّتوں بھرایان فرمایا۔ اجتماع کے بعد انہوں نے شفقت بھرے انداز میں مجھ پر انفرادی کوشش کی جس کے نتیجے میں **مَدَنی قافلے** میں سفر کی میں نے مِثت کر لی اور جلد ہی مجھے **عاشقانِ رسول** کے ساتھ 3 دن کے لیے مَدَنی قافلے میں سُنّتوں بھرے سفر کی سعادت نصیب ہوگئی۔ ہمارا مَدَنی قافلہ ایک مسجد میں ٹھہرا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ پہلی ہی رات مجھ گنہگار پر کرم بالائے کرم ہو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد النّبوی الشّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا صحن ہے اور میں جھاڑو دے رہا ہوں۔ اتنے میں سنہری جالیاں کھلتی ہیں اور اُمّت کے غنّوار، مکی مَدَنی سرکار، غیبوں پر خبردارِ بَازِذِ نِزْوٰرِ دِگار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر تشریف لائے اور میرا نام لے کر ارشاد فرمایا: ”اپنا اندر (باطن) بھی صاف کرو۔“ اِس خواب سے میرے دل میں مَدَنی انقلاب برپا ہو گیا! حالانکہ قبل ازیں میں مَعَاذَ اللہ حیاتِ النّبی کا مُنکر تھا اور مَعَاذَ اللہ میرا یہ بھی عقیدہ تھا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں دیکھتے سنتے نہیں اور نہ ہی ہماری باطنی حالت سے آگاہ ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھ پر حق آشکار (یعنی ظاہر) ہو گیا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے نام تو کیا، دلوں کی کیفیت سے بھی خبردار ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے عقائدِ باطلہ سے سچی توبہ



فَمَنْ مُصِطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ مجتہد دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

کر لی۔ وہ دن اور آج کا دن میرے چہرے پر ایک مٹھی داڑھی ہے، سر پر عمامے کا تاج اور جسم پر سنت کے مطابق مَدَنی لباس رہتا ہے اور ہمارا سارا گھرانہ مَدَنی رنگ میں رنگ چکا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان دیکھئے کہ جس عاشقِ رسول نے مجھے دوکان پر آ کر دعوت دی تھی اور جنہوں نے بعدِ اجتماع مجھ پر انفرادی کوشش فرمائی تھی وہ ترقی کرتے کرتے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن بن چکے ہیں! یہ بیان دیتے وقت میں تقریباً دس سال سے مَدَنی ماحول میں ہوں اور تین سال سے مسلسل مَدَنی قافلوں میں سفر کی سعادت میسر ہو رہی ہے۔ اس دوران تحصیلِ مشاوَرَت کے نگران کی ذمّے داری اور تین بار بنگلہ ویش میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ مَدَنی قافلوں میں سفر سے مُشرف ہو چکا ہوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عنایت فرمائے، اخلاص کے ساتھ مَدَنی کام کرنے کی سعادت اور ایمان و عافیت کے ساتھ مدینے کی گلی میں شہادت نصیب کرے۔ اُمیدِ بجاہِ النَّبِیِّ الْأَمِینِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سیکھنے سٹیں، مسجد آؤ چلیں لائے ہیں قافلہ عاشقانِ رسول

یاد رکھنا سبھی چھوڑنا مت کبھی دامنِ مصطفیٰ عاشقانِ رسول

کاش! دنیا میں تم دو بفضلِ خدا

دیں کا ڈنکا بجا عاشقانِ رسول (وسائلِ بخشش ص ۴۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کیا خوب نرالی شان ہے! اے مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ کی بھی کیا خوب نرالی شان ہے! جب کسی پر مہربان ہوتا ہے تو اپنی رحمت سے اُس کی بگڑی ہوئی قسمت سنوار کر رکھ دیتا ہے، جو اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ عظیم



(ابن عربی)

فَوَمانُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ رُؤُودِ شَرِيفٍ يَدُوهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَمَّ بِرِزْمَتٍ يَجِيهِ كَا۔

نشان سے بے خبر ہوتا ہے اُس کے دل کو بدعتیہ گروہوں کی آلائشوں سے پاک کر کے اپنے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شان بیان کرنے والا بنا دیتا ہے، جیسا کہ ابھی آپ نے مدنی بہار میں ملاحظہ فرمایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر کس کے بارے میں کیا ہے کوئی نہیں جانتا، بے شمار ایسے افراد جو **مکے مدینے کے تاجدار** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عظمت کا نہ صرف انکار کرتے تھے بلکہ آپ سے مُسَنَفِر و بیزار ہو کر برسرِ پیکار رہتے تھے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ نے اُن کو اسلام کی دولت سے نواز کر اپنے پیارے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا جاں نثار بنا دیا! آئیے! **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 274 صفحات پر مشتمل کتاب ”**صحابہ کرام کا عشقِ رسول**“ صفحہ 78 تا 79 پر سے اس طرح کے بعض حضرات کے جذبات سنتے ہیں:

﴿1﴾ حضرت سیدنا ثمامہ بن اُتال یمامی جو اہل یمامہ کے سردار تھے، ایمان لا کر فرمانے لگے: ”خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے نزدیک روئے زمین پر کوئی چہرہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چہرے سے زیادہ مُنْغُوض (یعنی قابلِ نفرت) نہ تھا آج وہی چہرہ مجھے سب چہروں سے زیادہ محبوب (یعنی پیارا) ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے نزدیک کوئی دین آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دین سے زیادہ بُرا نہ تھا، اب وہی دین میرے نزدیک سب دینوں سے زیادہ محبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے نزدیک کوئی شہر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے شہر سے زیادہ مُنْغُوض (یعنی قابلِ نفرت) نہ تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اب وہی شہر میرے نزدیک سب شہروں سے زیادہ محبوب (یعنی پیارا) ہے۔“ (بخاری ج ۳ ص ۱۳۲ حدیث ۴۳۷۲) ﴿2﴾ حضرت سیدنا ہند بنت عتبہ (زوجہ ابوسفیان بن حرب) جو حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلیجا چبا گئی تھیں، ایمان لا کر کہنے لگیں: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! روئے زمین پر کوئی اہل خیمہ میری نگاہ میں آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اہل خیمہ سے زیادہ مُنْغُوض (قابلِ نفرت) نہ تھے لیکن آج میری نگاہ میں



فَوَمانِ فَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھوئے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

رُوئے زمین پر کوئی اہل خیمہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اہل خیمہ سے زیادہ محبوب (یعنی پیارے) نہیں۔“ (ایضاً ج ۲ ص ۵۶۷ حدیث ۳۸۲) ﴿۳﴾ حضرت سیدنا صفوان بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ (غزوہ) خُنَین کے دن رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے مال عطا فرمایا، حالانکہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میری نظر میں مبعوض ترین خَلْق (ساری مخلوق میں سب سے زیادہ بُرے) تھے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجھے عطا فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میری نظر میں محبوب ترین خَلْق (یعنی جہان میں سب سے پیارے) ہو گئے۔

(سنن ترمذی ج ۲، ص ۱۴۷ حدیث ۶۶۶)

شراب عشقِ احمد میں کچھ ایسی کیف و مستی ہے

کہ جاں دیکر بھی اک دو گھنٹ مل جائے تو سستی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

مجھے تین دن دھوبی کا کام کرنا پڑا! ہمارے اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلام ظاہری کے ساتھ ساتھ باطنی طور پر بھی نیکی کی دعوت کی ترکیب فرمایا کرتے تھے، چنانچہ امام

الطَّائِفہ حضرت سیدنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی کے ایک مُرید جو کہ بصرہ شریف میں گوشہ نشین تھے، اُن کے دل میں ایک روز کسی گناہ کا خیال آیا، اس بُرے خیال کی نحوست سے اُن کا چہرہ سیاہ پڑ گیا، وہ بڑے گھبرائے، تین دن کے بعد سیاہی ختم ہو گئی، اُسی دن اُن کے پیر و مرشد کا رُقعہ موصول ہوا، اُس میں مَرْثُوم (یعنی لکھا) تھا: اپنے دل کو قابو میں رکھو، چہرے کی سیاہی (کا لک) دھونے کیلئے تین دن تک مجھے دھوبی کا کام کرنا پڑا ہے۔ (تَذِکْرَةُ الْاَوَلِیَّاء، الجزء الثانی ص ۱۸)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ والہ وسلم



فَوَإِنْ فَضَّلْتَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

پیرِ کامل کی برکتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ سیدنا جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہِلَوی پُرِ روشن ضمیر تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کو بہت دُور کی نظر سے نوازا تھا جبھی تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بصرہ شریف میں موجود مُرید کے دل کی کیفیتِ ملاحظہ فرمائی، سیاہ چہرہ بھی دیکھ لیا اور دور ہی سے باطنی توجُّہ ڈال کر مُرید کے چہرے کی سیاہی بھی دھو ڈالی! اس حکایت سے یہ بھی درس ملا کہ کامل پیر کی بدولت انسان گناہوں سے بچا رہتا ہے اور اگر کوئی لغزش واقع ہو بھی جائے تو بِإِذْنِ اللہِ تَعَالٰی پیر و مرشد کی توجُّہ کے سبب اس کا تدارک (یعنی اصلاح کا سامان) بھی ہو جاتا ہے لہذا ضرور کسی کامل پیر کا مُرید ہو جانا چاہئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خُدا عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے منہ پر ایک خاص نُورائیت کا جلوہ نظر آتا ہے جبکہ گناہوں کے ارتکاب سے دل بھی سیاہ ہو جاتا اور منہ پر بھی نُحُوس ت چھا جاتی ہے۔

ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے ترے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم

مُریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے کہ بیڑے کے ناخدا غوثِ اعظم

نکالا تھا پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو

اور اب ڈوبتوں کو بچا غوثِ اعظم (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اُنٹِ جِب چوتے کا ہو گیا کسی جامع شرائطِ پیر کا مُرید ہو جانے میں اور کسی کے ہو رہنے میں نفع ہی نفع ہے چنانچہ مُحَقِّق عَلٰی الْاِطْلَاق، خَاتِمُ الْمُحَدِّثِیْنَ،

حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوٰی کی اولیاءِ کرام رَحْمَتُ اللہِ السَّلَام کی سیرت پر مبنی کتاب مُسْتَطَاب، ”اَخْبَارُ الْاَخْبَار“ میں حضرت سیدنا شیخ حُسام الدِّیْن عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمُبِیْن کے حالات میں بیان کردہ دود و دلچسپ



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

فرضی حکایتوں کے ذریعے پیر کامل کے ذریعے مُرید کو پہنچنے والے فوائد سمجھے جاسکتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں: ایک اونٹ کو چوہے نے جنگل میں چرتے دیکھ کر کہا: اے اونٹ تم کسی کے ہور ہو۔ اونٹ نے جواب دیا: ”میں تمہارا ہو گیا۔“ ایک دن اونٹ کسی درخت کے ہرے ہرے پتے کھا رہا تھا کہ اُس کی ٹکیل (ن۔ کیل یعنی ناک کی سی) درخت کی شاخ میں بُری طرح اٹک گئی اور اونٹ پھنس کر عاجز ہو گیا۔ اُس نے اِس بُرے وقت میں چوہے کو پکارا! چنانچہ وہ چوہا اپنے دوسرے چوہوں کے ساتھ آیا۔ سب نے مل کر درخت میں پھنسی ہوئی رسی کتر دی، اِس طرح اونٹ نے نجات پائی۔

(اخبارُ الاخیار ص ۱۷۷)

مینڈک کو دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوا! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اِس فرضی حکایت میں نہایت دلچسپ پیرائے میں سمجھایا گیا ہے کہ ”آزاد“ رہنے کے بجائے ”کسی کے ہور ہو۔“ تو جو کوئی شخص کسی پیر کامل کا ”ہور ہوتا ہے“ تو آڑے وقت کامل پیر کی برکت سے نجات کا سامان ہو جاتا ہے۔ اِس ضمن میں ایک اور دلچسپ حکایت سماعت فرمائیے: ایک مجلس میں چند اشخاص جمع تھے، اچانک ایک مینڈک بھدکتا ہوا آ نکلا، یہ دیکھ کر ایک دانا شخص اُس مجلس سے بھاگ کھڑا ہوا۔ لوگ (اُس کو بزدل سمجھ کر) ہنسنے لگے۔ جب اُس سے مینڈک سے ڈرنے کا سبب دریافت کیا گیا تو اُس دانانے کہا کہ میں مینڈک سے نہیں ڈرتا، البتہ اِس بات سے ڈرتا ہوں کہ اِس کے پیچھے کہیں کوئی سانپ نہ آ رہا ہو! اِسی طرح اگر کوئی درویش خود کمزور ہو مگر اُس کا سلسلہ نہایت مضبوط ہو تو اُس سے ڈرنا چاہئے کیونکہ اُس کو رنجیدہ کرنے سے اُس کے سلسلے کے تمام مشائخ کبیدہ خاطر اور رنجیدہ دل ہو جائیں گے۔

(اخبارُ الاخیار ص ۱۷۶)

مُرید کی ”پیٹھ مضبوط ہوتی ہے“ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** مینڈک کو سانپ کھا جاتا ہے اِسی لئے وہ دانا شخص مینڈک کو دیکھ کر بھاگ کھڑا ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اِس کا



فَوَاصِلُ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

شکار کرنے کیلئے پیچھے سانپ لگا ہو جو مجھے ڈس لے۔ یہ مثال دیکر حضرت سیدنا شیخ حُسام الدین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمُبِین نے کمزور درویش اور اُس کے قوی مُرشدین کی مثال دی ہے تو واقعی جو آدمی کسی پیر کامل کا مُرید ہو جاتا ہے اُس کی ”پیٹھ مضبوط“ ہو جاتی ہے کہ اگر اس کا اپنا پیر ”کمزور“ ہوا بھی تو کیا ہوا! اپنے پیر کا پیر یا پھر اُس کا پیر تو مضبوط ہوگا اور یوں دنیا و آخرت کی بھلائیاں ہاتھ آئیں گی۔ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت“ صفحہ 260 تا 263 پر سے بعض دلچسپ و معلوماتی عرض و ارشاد پیش کئے جاتے ہیں سنئے اور ایمان تازہ کیجئے:

بیعت کے معنی اِلٰی عرض: بیعت کے کیا معنی ہیں؟
مدینہ ارشاد: بیعت کے معنی ”پک جانا۔“

سزائے موت کے موقع پر ایک مُرید کی اپنے پیر سے عقیدت

(اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے فرمایا) سَبَّحِ سَنَابِلِ شَرِیف میں ہے:

ایک صاحب کو سزائے موت کا حکم بادشاہ نے دیا۔ جَلَّاد نے تلوار کھینچی، یہ اپنے شیخ کے مزار کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو گئے، جَلَّاد نے کہا: اس وقت قبلہ کو منہ کرتے ہیں۔ فرمایا: ”تُو اپنا کام کر! میں نے قبلہ کو منہ کر لیا ہے۔“ اور ہے بھی یہی بات کہ کعبہ قبلہ ہے جسم کا اور شیخ قبلہ ہے رُوح کا۔ اس کا نام ارادت (یعنی مُریدی) ہے! اگر اس طرح صدقِ عقیدت کے ساتھ ایک دروازہ پکڑ لے تو اُس کو فیض ضرور آئے گا۔ اگر اس کا شیخ خالی ہے تو شیخ کا شیخ تو خالی نہ ہوگا اور بالفرض وہ بھی نہ سہی تو حُصُو رِغوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو مَعْدِنِ فیض (یعنی فیض کی کان) و مَنَعِ انوار (یعنی انوار کا سرچشمہ) ہیں ان سے فیض آئے گا۔

(بس) سلسلہ صحیح و مُتَّصِل (یعنی ملا ہوا) ہونا چاہیے۔



دُکَانُ الْبُطْ دُونِ گَارِ

اس ضمن میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بیان فرمودہ ایک حکایت اپنے انداز میں عرض کرتا ہوں کہ ایک فقیر کسی دُکان پر آیا اور کہنے لگا: ایک روپیہ دے! دکاندار نے انکار کیا۔ فقیر نے کہا: روپیہ دیتا ہے تو دے ورنہ تیری دکان اُلٹ دوں گا، لوگ اکٹھے ہو گئے، اتفاقاً ایک روشن ضمیر بزرگ اُدھر آنکے، انہوں نے دکاندار سے فرمایا: اس کو جلد روپیہ دے دیجئے ورنہ دُکان اُلٹ جائے گی، کیوں کہ میں نے اس فقیر کے باطن پر نظر ڈالی کہ کچھ ہے بھی! معلوم ہوا بالکل ”خالی“ ہے، پھر اس کے پیر کو دیکھا، اُسے بھی خالی پایا، اس کے پیر کے پیر یعنی دادا پیر کو دیکھا تو وہ اہل اللہ سے ہیں اور دیکھا کہ وہ منتظر کھڑے ہیں کہ کب اس کی زبان سے نکلے اور میں دُکان اُلٹ دوں۔ یہ حکایت بیان کر کے اعلیٰ حضرت (رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) نے فرمایا کہ اُس فقیر نے اپنے پیر کا دامن مضبوطی سے تھاما ہوا تھا۔

قیامت تک آنے والے مریدین

قیامت تک آنے والے مریدین
اُمّہ دین (رَحِمَہُمُ اللہُ السَّعِیْدِیْنَ) فرماتے ہیں کہ حُصْرُ غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دفتر (یعنی رجسٹر) میں قیامت تک کے مریدین کے نام و رُج ہیں جس قدر غلامی میں ہیں یا آنے والے ہیں۔ حُصْرُ پُر نور (غوثِ اعظم) رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: رَبِّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ایک دفتر عطا فرمایا کہ مَنہُنَّاے نظر (یعنی جہاں تک نظر جاسکے وہاں) تک وسیع تھا اور اُس میں قیامت تک کے میرے مریدین کے نام تھے اور مجھ سے فرمایا: ”قَدْ وَهَبُوا لَکَ“ (یعنی) یہ سب تمہیں بخش دیئے (یعنی دے دیئے) گئے۔“

(بَهْجَةُ الاسرار ص ۱۹۳)

ایک اشکال و رائے کا جواب

عرض: ہُور! یہ تو جبراً روپیہ لینا ہوا۔ اُن ولی اللہ نے اگر اُس کی دکان بچانے کو دینے کی تاکید فرمائی، ممکن تھا جیسے دفع ظلم کے



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

لیے رشوت دینا مگر اُس فقیر کے دادا پیر نے کہ اہل اللہ سے تھے، اس ظلم کی تائید کیونکر کر دے؟ (یعنی جائز رکھی؟)

ارشاد: شریعتِ مُطہرہ کے دو حکم ہیں: ظاہر و باطن، قاضی و عامۃ ناس (یعنی عام لوگ) اُن کی رسائی ظاہر احوال ہی تک ہے، اُن پر اُس کی پابندی لازم اگرچہ واقفِ حقیقتِ حال کے نزدیک حکم بالْعکس (یعنی اُلٹ) ہو۔

(مزید فرمایا) اس کی نظیر (یعنی مثال) زمانہ سیدنا داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں واقع ہو چکی۔

ایک فقیر مُفلس، بے نوا، نانِ شیعینہ (یعنی رات کی روٹی) کو محتاج، شب کو دُعا کیا کرتا کہ ”اے الہی (عَزَّوَجَلَّ) رِزقِ حلال عطا فرما۔“ اتنا قاضی شب ایک گائے اُس کے گھر میں گھس آئی،

یہ سمجھا کہ میری دعا قبول ہوئی، یہ رِزقِ حلال غیب سے مجھے عطا ہوا ہے، گائے پچھاڑ کر ذبح کی، اُس کا گوشت پکایا اور کھایا۔

صُبح کو مالک کو خبر ہوئی۔ وہ سرکارِ نبوت (عَلَيْهِ السَّلَام) میں نالشی (نال-شی یعنی فریادی) ہوا۔ سیدنا داؤد علیہ الصلوٰۃ

وَالسَّلَام نے فرمایا: ”جانے دے! تو مالدار ہے اُس محتاج نے ایک گائے ذبح کر لی تو کیا ہوا؟“ وہ بگڑا اور کہا: یا نبی اللہ! میں

حق چاہتا ہوں۔ فرمایا: اگر حق چاہتا ہے تو گائے اُسی کی تھی۔ وہ اور برہم (یعنی غصے) ہوا۔ فرمایا: نہ صرف گائے (بلکہ) جتنا

مال تیرے پاس ہے سب اُسی کا ہے۔ وہ اور زیادہ فریادی ہوا تو فرمایا: تو بھی اُسی کی ملک ہے اور اُسی کا غلام ہے۔ اب تو

اُس کی بے تابی کی حد نہ تھی۔ فرمایا: اگر تصدیق چاہتا ہے ابھی ہمارے ساتھ چل۔ اُس فقیر اور اُس گائے والے کو ہمراہ

رکاب (یعنی ساتھ) لے کر جنگل کو تشریف لے گئے۔ واقعہ عجیب تھا، خَلق کا جُوم ساتھ ہولیا۔ ایک دَرخت کے نیچے حکم دیا

کہ یہاں کھودو۔ کھودنے سے انسان کا سر اور ایک خنجر جس پر مقتول کا نام کُندۃ (یعنی لکھا) تھا، برآمد ہوا۔ نبی اللہ (عَلَيْهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَام) نے اُس دَرخت سے ارشاد فرمایا: شہادت (یعنی گواہی) ادا کرتو نے کیا دیکھا؟ بیڑ نے عرض کی: یا نبی اللہ!

(عَلَيْهِ السَّلَام) یہ اس فقیر کے باپ کا سر ہے، یہ گائے والا اُس کا غلام تھا۔ اس (یعنی گائے والے) نے موقع پا کر میرے نیچے



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۲۲۸

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِي جَعَلَ بِي دَسْرَتِي مَرْتَبَتِي شَامُورُ دِيَاكٍ بِرَأْسِهِ أَسَ قِيَامَتِي كَوْنِي مِيرِي خِفَافَتِي لَطِيًّا - (مجمع الزوائد)

اپنے آقا (یعنی فقیر کے والد) کو اُسی کے خنجر سے دَنچ کیا اور زمین میں مَحْ خنجر (یعنی خنجر کے ساتھ) دبا دیا اور اس کے تمام اموال پر قابض ہو گیا۔ اُس کا یہ بیٹا بہت صغیر سن (یعنی کم عمر) تھا، اس نے ہوش سنبھالا تو اپنے آپ کو بے کس و بے ذر (یعنی مفلس و تنگ دست) ہی پایا اور یہ بھی نہ جانا کہ اس کا باپ کون تھا اور اُس کا کچھ مال بھی تھا یا نہیں؟ حکم باطن ثابت ہوا، غلام (یعنی گائے والا چونکہ فقیر کے باپ کا قاتل تھا اس لئے) گردن مارا گیا (یعنی قتل کیا گیا) اور وہ تمام اموال (جو گائے والے کے تھے) وراثتہ فقیر کو ملے۔

(مثنوی شریف دفتر سوم ص ۲۲۴ تا ۲۴۲)

(اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے یہ حکایت بیان کر کے فرمایا) دُعا ہی یہاں بھی ممکن کہ دُکان دار اس فقیر کے مَوِث (یعنی جس کا یہ فقیر وارث ہے) کا مَدِیُون (یعنی قرض دار) ہو، اگرچہ وہ فقیر بھی اُس سے واقف نہ ہو، نہ یہ دُکان دار اسے پہچانتا ہو تو یہ خیر اَدِلانا جبر نہیں بلکہ **حَقَّ بَحَقِّ دَارِ رَسَائِدِن** (یعنی حق دار کو اس کا حق پہنچانا ہے)۔

بر ہر ذرہ ہر قطرہ شاید ہے ہر ہر لمحہ
اس کی قدرت و صنعت کا یکتائی و وحدت کا (سامان بخشش شریف)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ط اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللَّهِ

کون نیکی کرنے والے کی طرح ہے؟
سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِہٖ** یعنی بے شک نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔ (ترمذی ج ۴ ص ۳۰۵ حدیث ۲۶۷۹)

مفسرِ شہیر حکیمِ اُلَمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ تَعَالَى فرماتے ہیں: یعنی نیکی کرنے والا، کرانے والا، بتانے والا (اور) مشورہ دینے والا سب ثواب کے مُسْتَحِق (یعنی حقدار) ہیں۔ (مِرَاةُ الْقَنَاصِ ج ۱ ص ۱۹۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللہ! ”نیکی کی دعوت“ کے مدنی کام میں اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ جائز

مكة المكرمة

مدينة المنورة

228

جنة البقيع

مكة المكرمة



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔ (عبدالرزاق)

طریقے پر تعاون کرنے والا بھی اجر و ثواب کا حقدار ہوتا ہے۔ اس میں اس حکم قرآنی پر عمل کی بھی ثبوت کی جاسکتی ہے جیسا کہ پارہ 6 سُورَةُ الْمَائِدَةِ کی آیت نمبر 2 میں ارشاد ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور نیکی اور پیریزگاری پر ایک

دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ

وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ، خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، جنابِ رَحْمَةِ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

والہ وسلم کا فرمانِ دلنشین ہے: جو ہدایت کی طرف بلائے اُس کو تمام عاملین (یعنی عمل

کرنے والوں) کی طرح ثواب ملے گا اور اس سے اُن (عمل کرنے والوں) کے اپنے ثواب

سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اور جو گمراہی کی طرف بلائے تو اُس پر تمام پیروی کرنے والے گمراہوں کے برابر گناہ ہوگا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ

کم نہ کرے گا۔ (مسلم ص ۴۳۸ حدیث ۲۶۷۴)

مفسر شہیر، حکیمُ الْأُمَمَت، حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْوَحْدَانِ فرماتے ہیں: یہ

حکم (عام ہے یعنی) نبی صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صدقے سے تمام صحابہ،

اَئِمَّةٌ مُّجْتَہِدِین، عُلَمَاءُ مُتَّقِدِین و مُتَّأَخِرِین سب کو شامل ہے مثلاً اگر کسی کی تبلیغ سے

ایک لاکھ نمازی بنیں تو اُس مبلغ کو ہر وقت ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہوگا اور ان نمازیوں کو اپنی اپنی نمازوں کا

ثواب، اس سے معلوم ہوا کہ حضور (صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ثواب مخلوق کے اندازے سے وِراء ہے۔ رَبِّ (عَزَّوَجَلَّ)

فرماتا ہے: وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَبْنُونٍ (پ ۲۹ القلم ۳) (ترجمہ کنز الایمان: اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب

ہے) ایسے ہی وہ مصنفین جن کی کتابوں سے لوگ ہدایت پا رہے ہیں قیامت تک لاکھوں کا ثواب انہیں پہنچتا رہے گا، یہ



فَوَاقِنْ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمعہ رُود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی غفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

حدیث اس آیت کے خلاف نہیں: **لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَى** (پ ۲۷ النجم ۳۹) (ترجمہ کنز الایمان:

آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش) کیونکہ یہ ثوابوں کی زیادتی اس کے عمل تبلیغ کا نتیجہ ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس میں گمراہیوں کے موجدین مُبَلِّغین (یعنی گمراہی ایجاد کرنے اور گمراہی دوسروں کو پہنچانے والے) سب شامل ہیں تا قیامت ان کو ہر وقت لاکھوں گناہ پہنچتے رہیں گے۔

”نیک بنانے کی“ **مُشِین بن جائیے** **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** نیکوں کے خریص بن جائیے، دوسروں کو نمازی بنانے کی مہم تیز سے تیز تر کر دیجئے، جب بھی نماز باجماعت کیلئے سُوئے مسجد جانے لگیں، دوسروں کو ترغیب دیکر ساتھ لیتے جائیے، جنہیں نماز نہیں آتی اُنہیں نماز سکھائیے۔ اگر آپ کے سبب ایک بھی نمازی بن گیا تو جب تک وہ نمازیں پڑھتا رہے گا اُس کی ہر نماز کا آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔ عُموماً عشا کے بعد کم و بیش 40 منٹ چلنے والے دعوتِ اسلامی کے **مدرسة المدینہ (بالغان)** میں داخلہ لے لیجئے، اس میں خود بھی قرآنِ کریم سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھائیے۔ آپ سے سیکھنے والا جب جب تلاوت کرے گا آپ کو بھی اُس کی تلاوت کا ثواب ملتا رہے گا۔ آپ بھی سنتوں پر عمل کیجئے اور دوسروں کو بھی عمل پر آمادہ کیجئے۔

اگر آپ نے کسی کو ایک سنت سکھا دی تو اب وہ جب جب اُس سنت پر عمل کرے گا آپ کو بھی اُس سنت پر عمل کرنے والے کی طرح ثواب ملتا رہے گا۔ علاقائی دورہ برائے **نیکی کی دعوت** اور مدنی قافلوں میں سنتوں بھرے سفر کے ذریعے اپنی اور دوسروں کی اصلاح کی زور دار مہم چلا کر مسلمانوں کو ”نیک“ بنانے کی ”مشین“ بن جائیے، اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا اور دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہو جائے گا۔

تیرے کرم سے اے کریم! مجھے کون سی شے ملی نہیں

جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کی نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



(ابو بکر)

فَوَمانُ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْهَ وَسَلِّمْ : مجھ پر رُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہر کلمے پر سال بھر کی عبادت کا ثواب اور دینہ

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! جب کوئی مسلمان نیکی کی دعوت دیتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت جوش میں آتی ہے۔ چنانچہ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ایک بار

حضرت سیدنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَی نَبِیِّنَا وَعَلِیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ اوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے۔ اُس کی جزا کیا ہے؟ اللہ تَبَّارَکَ وَتَعَالٰی نے ارشاد فرمایا: میں اُس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اُسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔

(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۴۸)

نیکیوں کا انبار

سُبْحَنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر آپ کسی کو نیکی کی دعوت دیں گے تو ایک ایک کلمے (لفظ، قول، یا بات) کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب پائیں گے، فرض کیجئے! آپ نے کسی دن مسجد میں صرف ایک اسلامی بھائی کے سامنے ”فیضانِ سنت“ سے دُرس دیا اور اُس میں دو صفحات پڑھ کر سنائے، اب اگر ان میں بیس باتیں نیکی و بھلائی کی بیان ہوئیں تو دُرس سننے والا وہ اسلامی بھائی ان پر عمل کرے یا نہ کرے آپ کے نامہ اعمال میں اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیس سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا اور اگر آپ سے دُرس سُن کر اُس اسلامی بھائی نے عمل کرنا شروع کر دیا تو وہ جب تک عمل کرتا رہے گا آپ کو بھی برابر اس عمل کرنے والے جتنا ثواب ملتا رہے گا اور اگر اس نے آپ کے دُرس سے سیکھی ہوئی کوئی سنت کسی اور تک پہنچائی تو اس کا ثواب اس پہنچانے والے کو بھی ملے گا اور آپ کو بھی۔ اِس طرح اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا ثواب بڑھتا ہی چلا جائے گا۔

نیکی کی دعوت کا آخرت میں ملنے والا ثواب بندہ اگر دنیا ہی میں دیکھ لے تو کوئی لمحہ بیکار نہ جانے دے، ہر وقت ہی نیکی کی دعوت کی دُھو میں مچاتا رہے۔



(طبرانی)

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُود و پڑھو کہ تمہارا رُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

میں نیکی کی دعوت کی دھوئیں پھاؤں

تو کر ایسا جذبہ عطا یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دَرْسِ دینِ کا ثواب ۱؎ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک فیضانِ سُنَّت سے دَرْس دینا بھی دینہ ۲؎ ”نیکی کی دعوت“ ہی کا ایک ذریعہ ہے۔ لہذا اہمّت کیجئے، شیطن سے چچھا

چھڑائیے، سُستی اُڑائیے اور روزانہ کم از کم ”دو دَرْس“ ضرور دیجئے۔ مسجد دَرْس، چوک دَرْس، بازار دَرْس وغیرہ میں

سے کم از کم کسی ایک کی ترکیب فرمائیے نیز وقت مقرر کر کے روزانہ ضرور پانچ دَرْس کے ذریعے بھی خُوب خوب

سُنّتوں کے مَدَنی پھول لٹائیے اور ڈھیروں ڈھیروں ثواب کمائیے۔ اس ضمن میں دو احادیثِ مبارکہ سنئے اور جھومئے:

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو شخص میری اُمت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اس سے سُنّت قائم کی جائے یا اُس

سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جَنّت ہے۔ (جلّیۃ الاولیاء ج ۱۰ ص ۴۵ حدیث ۱۴۴۶۶) دُعائے مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ و

سَلَّمَ: ”اللہ تعالیٰ اُس کو تَر و تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنئے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“

(سُننِ ترمذی ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

دَرْس کی بَرکت ۱؎ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دَرْسِ فیضانِ سُنّت کا جذبہ بڑھانے کیلئے آئیے! آپ کو ایک مَدَنی بہار سناتا ہوں چنانچہ بابِ المدینہ (کراچی)

کے مُقیم ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: ۱۴۱ھ بمطابق ۱۹۹۰ء کی بات ہے کہ میں مرکز الاولیاء

(لاہور) میں ایک جگہ ملازمت کرتا تھا۔ اسی دورانِ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ایک اسلامی بھائی بھی وہیں

ملازم ہوئے۔ ایک بار میں نے اُن سے کہا کہ کسی ایسی کتاب کی طرف میری رہنمائی فرمائیے جسے پڑھ کر اسلامی طرز پر



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

زندگی گزارا جاسکے۔ اُنہوں نے کہا کہ آپ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی ”فیضانِ سنت“ خرید فرمالیجئے۔ بات آئی گئی ہوگئی۔ زندگی کا پہتا (پ۔ ہی۔ یا) اپنی تیز رفتاری سے گھومتا رہا، گردشِ لیل و نہار سے بے خبر میں معمول کے مطابق زندگی گزارتا رہا اور دنیاوی مصروفیات کی وجہ سے وہ کتاب نہ خرید سکا۔ کچھ عرصے بعد خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ میں مستقل طور پر باب المدینہ (کراچی) مُنْقَل (مُن۔ ت۔ قُل) ہو گیا۔ ایک روز نمازِ مغرب کے لئے ایک مسجد میں گیا تو نماز ادا کرنے کے بعد میں نے دیکھا کہ سفید لباس زیب تن کئے سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے ایک اسلامی بھائی کسی کتاب سے دُرُس دے رہے تھے اور کئی اسلامی بھائی دُرُس سُننے میں مصروف تھے۔ میں بھی اُس دُرُس میں بیٹھ گیا، جب میری نظر اُس کتاب پر پڑی جس سے وہ اسلامی بھائی دُرُس دے رہے تھے تو اس پر ”فیضانِ سنت“ لکھا تھا، جسے دیکھ کر میرا ذہن ماضی کے دھندلکوں میں کھو گیا اور میرے ذہن کے پردے پر یہ بات ابھری کہ یہ تو وہی کتاب ہے جسے خریدنے کا مجھے مرکز الاولیاء (لاہور) میں فُلاں اسلامی بھائی نے مشورہ دیا تھا۔ دُرُس کے بعد میں نے اسلامی بھائیوں سے ملاقات کی اور ان سے ”فیضانِ سنت“ مطالعہ کرنے کے لئے مانگی، انہوں نے دے دی۔ اس کا مطالعہ کرنے سے میرے اندر سُنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہوا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ رفتہ رفتہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر سُنّتوں پر عمل کے لئے کمر بستہ ہو گیا۔ نیز میرے ساتھ ساتھ میرے تین بھائی بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔

نہ نیکی کی دعوت میں سُستی ہو مجھ سے بنا شائقِ قافلہ یا الہی

سعادت ملے دُرُسِ فیضانِ سنت کی روزانہ دو مرتبہ یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فَوَاقِنِ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (غریب و تریب)

دین کا قُطْبِ اعظم حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِیْنَ فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے روکنا دین کا قُطْبِ اعظم ہے،

(یعنی ایسا اہم رکن ہے کہ اس سے دین کی تمام چیزیں وابستہ ہیں) اسی اہم کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کو مبعوث فرمایا (یعنی بھیجا)۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۷۷)

عرش کا سایہ ملے گا مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! میدانِ محشر کے ہولناک ماحول میں کہ جس دن عرشِ الہی کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، اُس دن اللہ تعالیٰ اپنے

جن مُطیع و فرماں بردار خاص بندوں کو عرشِ عظیم کے سائے میں جگہ اور جنتِ الفردوس میں داخلہ عطا فرمائے گا اُن خوش نصیبوں میں نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے والے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کا بھی شُمول ہو گا۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِیْنَ کی طرف وحی فرمائی کہ جس نے بھلائی کا حکم دیا اور بُرائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اطاعت (یعنی فرمانبرداری) کی طرف بلایا، قیامت کے دن میرے عرش کے سائے میں ہوگا۔ (جَلِیۃُ الْاَوَّلِیاء ج ۶ ص ۳۶ رقم ۷۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سورج ایک میل پر ہوگا مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! جب قیامت کا دن ہوگا اور سورج ایک میل پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا، شدتِ پیاس سے زبائیں باہر نکل پڑی

ہوں گی، لوگ پسینے میں دُبکیاں کھا رہے ہوں گے، عرش کے سائے کی صحیح معنوں میں اُسی وقت اہمیت پتا چلے گی، اس کی طلب اپنے دل میں پیدا کیجئے، گرمیوں کی دوپہر ہو اور آپ چلچلاتی دھوپ میں لُت و دِق صحرا کے اندر ننگے پاؤں چل رہے ہوں اگر ایسے میں کوئی سائبان یا سائے کی جگہ نظر آجائے اُس وقت آپ کو کس قدر خوشی ہوگی اس کا آپ بخوبی



فَوَمانِ فَصَلِّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

اندازہ کر سکتے ہیں حالانکہ قیامت کی تہمات (یعنی گرمی) کے مقابلے میں دنیا کی دھوپ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ لہذا بروز قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ”سایہ عرش“ پانے کیلئے آج دنیا میں خوب خوب نیکی کی دعوت کی دُھو میں بھی مچائیے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں سایہ عرش کی بھیک بھی مانگتے رہئے۔

یا الہی گرمی محشر سے جب بھڑکیں بدن دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الہی جب زبائیں باہر آئیں پیاس سے صاحبِ کوثر شرِ جُود و عطا کا ساتھ ہو

یا الہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ خشر

سید بے سایہ کے ظنِ لوا کا ساتھ ہو (صداق بخش شریف)

شرح کلام رضا: میرے آقا علی حضرت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کی مناجات کے تینوں اشعار کا نمبر وار خلاصہ ملاحظہ

فرمائیے: (۱) اے میرے معبود! جب محشر بپا ہوگا اور وہاں کی ہوشرُ با گرمی سے لوگوں کے بدن تپ اور جل رہے ہوں

گے اُس وقت ہم غلامانِ مصطفیٰ کو اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دامنِ کرم کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نصیب

کرنا (۲) اے میرے پاک پروردگار! قیامت کی خوفناک تپش اور جان لیوا پیاس کی شدت سے جب زبائیں سوکھ کر کاٹا

ہو جائیں اور باہر نکل پڑیں! ایسے دل ہلا دینے والے ماحول میں صاحبِ جود و سخاوت، مالکِ کوثر و جنت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

والہ وسلم کا ساتھ نصیب کرنا، کاش! کاش! کاش! ہم پیاس کے ماروں کو صاحبِ کوثر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے

پیارے پیارے ہاتھوں سے کوثر کے پھلکتے جامِ نصیب ہو جائیں (۳) اے ربِ کریم! قیامت کے تپتے ہوئے میدان

میں کہ جب سورج خوب بھرا ہوا آگ برسا رہا ہو، اہ! ایسی جان گھلانے والی سخت کڑی دھوپ میں جبکہ بھیجے گھول رہے

ہوں، ہمارے اُس سید و سردار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جن کا دھوپ میں سایہ زمین پر نہ پڑتا تھا کے عظیم الشان جھنڈے

کا ہمیں سایہ عطا کرنا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد



فَوَاقِنْ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

اچھائی، برائی کا پیشوا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کو اپنا قائد، پیشوا اور لیڈر بنانے سے پہلے آخرت کے نفع و نقصان کے تعلق سے خوب غور کر لینا چاہئے، جو خوش نصیب کسی خدا رسیدہ نیک بندے کو اپنا پیشوا بنائے گا اُس کی باتوں پر عمل کریگا وہ بروز قیامت اُسی کے ساتھ ہوگا اور جو بد نصیب دنیا کی رنگینوں میں بد مسّت ہو کر، دولت و منصب کی ہوس کے سبب بُرے پیشوا (لیڈر) کے پھندے میں پھنس جائے گا اور دنیا میں اُس کی باتوں پر چلے گا تو محشر میں اُسی پیشوا (لیڈر) کے ساتھ ہوگا۔ ہم سبھی کو قیامت کی رسوائی سے ڈرنا چاہئے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 539 پر پارہ 15 سُورۃ بَنی اسرائیل آیت نمبر 71 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنْسٍ بِإِمامِهِمْ
ترجمہ کنز الایمان: جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

صدرُالافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: (اُس امام کے ساتھ بلائیں گے) جس کا وہ دنیا میں اتباع (یعنی پیروی) کرتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اس سے وہ امامِ زماں (یعنی اپنے دور کا پیشوا) مُراد ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے، خواہ اُس نے حق کی دعوت دی ہو یا باطل کی۔ حاصل یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے پاس جمع ہوگی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انہیں اسی کے نام سے پکارا جائے گا کہ فلاں کے مُتبعین۔ (مت۔ ت۔ ب۔ عین یعنی اتباع و پیروی کرنے والے) (خزائن العرفان)

نیکی کے اماں کا خوش انجام

جن خوش نصیبوں کو تبلیغ و ارشاد اور نیکی کی دعوت کے حوالے سے دنیا میں منصب و جاہت ملا ہوگا اور انہوں نے بصدرِ اخلاص خوش

اُسُلُوہی کے ساتھ اپنی ذمے داری نبھائی ہوگی اُن کے اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں اُن کا تعاون کرنے والے اُخْلَصین کے آخرت میں خوب وارے نیارے ہوں گے۔ اس ضمن میں ایک ایمان افروز روایت سنئے اور جھومئے پُچانچہ حضرت سیدنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نیکی کے امام کو قیامت میں لایا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ اپنے پَرِ وَرَدِ گَارِ عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں حاضری دو تو وہ حاضری دے گا کہ درمیان سے حجابات (یعنی پردے) اُٹھ جائیں گے، اُس کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا، وہ جنت میں جا کر اپنی منزل (یعنی مقام) اور بھلائی کے کاموں میں تعاون کرنے والے دوستوں کی منازل (یعنی مقامات) دیکھے گا، اُس سے کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی منزل ہے اور یہ فلاں کی، تو وہ جنت میں اُن تمام چیزوں کو دیکھے گا جو خود اس کے لئے اور اس کے دوستوں کے واسطے تیار ہیں اور اپنی منزل (یعنی مقام) ان سب (دوستوں کی منزلوں) سے افضل پائے گا، پھر اسے جنت کے خُلُوں (یعنی ملبوسات) سے ایک حُلَّہ (یعنی لباس) پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر جنت کے تاجوں میں سے ایک تاج رکھا جائے گا اور اس کا چہرہ چمکنا شروع ہوگا یہاں تک کہ چاند جیسا ہو جائیگا، جو بھی اُسے دیکھے گا تو کہے گا: یا اللہ! اسے ہم میں سے بنادے یہاں تک کہ وہ اپنے اُن دوستوں کے پاس آئے گا جو خیر و بھلائی میں اس کا ساتھ دیا کرتے اور نیکی کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے تھے۔ انہیں کہے گا: اے فلاں! خوش ہو جا جنت میں اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے ایسے ایسے انعامات تیار کر رکھے ہیں، انہیں اس طرح کی خوشخبریاں سناتا رہے گا یہاں تک کہ اس کے اپنے روشن چہرے ہی کی طرح اُن دوستوں کے چہرے بھی خوشی سے چمک اُٹھیں گے اور اس طرح سے لوگ انہیں چمکتے چہروں سے پہچانیں گے۔

(الْبُدُورُ السَّافِرَةُ فِي أُمُورِ الْآخِرَةِ ص ۲۴۵)

پُر ضیا کر میرا چہرہ حشر میں اے کبریا

شہ ضیاء الدین بجز با صفا کے واسطے

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



فَرَمَانِ مُصَطَفَی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارا گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

”کیسٹ کے ”ایک جملے“ نے
دل پر ایسی چوٹ لگائی کہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ”دعوتِ اسلامی“ کے مہکے مہکے ”مَدَنی ماحول“ سے ہر دم وابستہ رہئے، اسی **مَدَنی ماحول** کی بَرَکت سے بے شمار اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں گناہوں سے توبہ کر کے

نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے میں مشغول ہو گئے، آپ کی ترغیب و تحریص کے لئے ایک **مَدَنی بہار** گُزار کر جاتی ہے، پُنانچہ پنجاب (پاکستان) کے شہر چشتیاں شریف کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لُب ہے: نمازوں سے جی چُرانا، واڑھی مُنڈانا، والدین کو ستانا وغیرہ وغیرہ گناہ میری زندگی کا حصہ بن چکے تھے، گانے باجے سننے کا تو مجھے جُحون (یعنی پاگل پن) کی حد تک شوق تھا، طرح طرح کے گانے میرے موبائل فون اور کمپیوٹر میں ہر وقت موجود رہتے۔ انٹرنیٹ کے غلط استعمال کے گناہ میں بھی مُلوث تھا۔ جینز (JEANS) کے سوکسی اور کپڑے کی پتلون نہ پہنتا تھی کہ ایک مرتبہ عید کے موقع پر میرے لئے والد صاحب نے سوٹ سلوالیا لیکن میں نے اُسے پہننے سے انکار کر دیا اور نفّس کی خواہش کے مطابق پینٹ شرٹ خرید کر عید کے پُر مسرّت موقع پر اسی لباس میں ملبوس ہوا۔ فیشن کا دلدادہ ہونے کی وجہ سے میں نے عمامہ اور گرتے پاجامے کے بارے میں تو کبھی سوچا بھی نہ تھا۔ میرے سُدھرنے کے اسباب کچھ یوں ہوئے کہ ہماری مسجد میں جوئے امام صاحب تشریف لائے وہ خوش قسمتی سے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے۔ ایک دن اُنہوں نے مجھ پر ”انفرادی کوشش“ کرتے ہوئے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی رغبت دلائی، اُن کی ”انفرادی کوشش“ کے سبب میں نے دو ایک بار ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کر ہی لی۔ ایک دن اُنہوں نے میرے والد صاحب کو ”دعوتِ اسلامی“ کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے سنتوں بھرے بیان کی کیسٹ ”**مُر دے کی بے بسی**“ تحفہ دی۔ اللہ



فَوَإِنْ فَضِّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ایک رات مجھے یہ کیسٹ سننے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اس بیان کی بَرَکت سے میرے دل کی دُنیا زَیْر و زَبَر ہونے لگی، خاص کر اس ”جملے“: ”انسان کو مرنے کے بعد اندھیری قبر میں اُتار دیا جائے گا، گاڑی ہوئی تو وہ بھی گیراج میں کھڑی رہ جائے گی۔“ نے میرے دل میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کر لی، اپنا موبائل اور کمپیوٹر بھی گانوں کی کُحستوں سے پاک کر دیا اور ”دعوتِ اسلامی“ کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ اس ”مَدَنی ماحول“ نے مجھے یکسر بدل کر رکھ دیا، میں نے اپنے چہرے پر پیارے پیارے آقا، مَلکی مَدَنی مَصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی داڑھی مبارک اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجالیا اور سنت کے مطابق مَدَنی لباس زیب تن کر لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر میں یونیورسٹی کے ہوسٹل میں دعوتِ اسلامی کے شُعْبہٴ تعلیم کے ذمّے دار کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دُھو میں چانے کی کوششوں میں مصروف ہوں۔

یقیناً مقَدّر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مَدَنی ماحول
یہاں سستیں سیکھنے کو ملیں گی دلائے گا خوفِ خدا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ بیہ کارو آؤ
گنہ تم سے دیگا پُھو مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

مَسْجِدِکَ اِمَامِ گویا علاقے
انفرادی کوشش نے ایک ماڈرن اور فیشن پرست نوجوان کو سستوں کا پیکر بنا دیا! مساجد کے امام صاحبان عام اسلامی بھائیوں کی نسبت عموماً زیادہ با اثر

مَسْجِدِکَ اِمَامِ گویا علاقے
انفرادی کوشش نے ایک ماڈرن اور فیشن پرست نوجوان کو سستوں کا پیکر بنا دیا! مساجد کے امام صاحبان عام اسلامی بھائیوں کی نسبت عموماً زیادہ با اثر



فَوَافِقُ فَصْلَةٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

ہوتے ہیں، خصوصاً خوش اخلاق اور ملنسار امام مسجد اُس علاقے کا گویا ”بے تاج بادشاہ“ ہوتا ہے، لوگ اُس کا بے حد احترام کرتے اور اس کی بات دل و جان سے مانتے اور سر آنکھوں پر لیتے ہیں۔ ائمہ (آ۔ ام۔ م۔ ع) کرام کی خدمت میں میری ”مدنی التجا“ ہے کہ وہ صرف جمعۃ المبارک کے بیان ہی پر استغناء فرمائیں، موقع کی مناسبت سے روزانہ ہی فیضانِ سنت کے درس کی ترکیب بنائیں، اور درس دینے والے ”مُعَلِّم“ کی حوصلہ افزائی کیلئے اُس میں شرکت فرمائیں، خوب ”انفرادی کوشش“ بڑھائیں، علا قائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں اپنی شرکت یقینی بنائیں، ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے میں سنتوں بھرے سفر کی سعادت بھی پائیں، واقعی اگر امام صاحبِ خود سفر کریں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی دیکھا دیکھی ان کے مقتدی بھی بآسانی مدنی قافلوں کے مسافر بن جائیں گے۔ بہر حال ہر امام مسجد کو اپنے اس منصب و جاہت سے ”جائز فائدہ“ اٹھاتے ہوئے اپنے علاقے میں مدنی کاموں کی دھومیں مچا کر سنتوں کی بہاروں کا مدنی سماں کھڑا کر دینا چاہئے اور اپنے لئے ثوابِ آخرت کا خوب خوب ذخیرہ اکٹھا کر لینا چاہئے۔ اپنے مقتدیوں سے زیادہ بے تکلف بن کر اپنا وقار خراب کرنے کے بجائے فالتو باتوں سے بچ کر انہیں سنتوں بھرے مکہ مکہ مدنی پھول پیش کرتے رہنے میں دونوں جہانوں کی بھلائی ہے۔ اس ضمن میں ایک نصیحت آموز حکایت سماعت کیجئے چنانچہ

سات کیلئے
سات کافی

حضرت سیدنا حاتمِ اصم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی خدمتِ معظم میں ایک شخص حاضر ہو کر نصیحت کا طالب ہوا۔ آپ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ﴿1﴾ اگر تُو رفیق چاہتا ہے تو اللہ تَعَالٰی (کی یاد) تیرا رفیق (یعنی ساتھی) کافی ہے ﴿2﴾ ہمراہی چاہتا ہے تو ”کِراماً کاتبین“ (یعنی اعمال لکھنے والے بُرگ فرشتے) تیرے لئے کافی ہیں ﴿3﴾ اگر عمرت چاہتا ہے تو ”دنیا کا کافی ہونا“ عبرت کیلئے کافی ہے ﴿4﴾ اگر مونس و غمخوار درکار ہے تو ”قرآنِ کریم“ کافی ہے ﴿5﴾ اگر شغل (یعنی کام) چاہئے



فَوَإِنْ فَضَّلْتَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

تو ”عبادت“ کافی ہے ﴿6﴾ اگر واعظ (یعنی نصیحت کرنے والا) چاہتا ہے تو ”موت“ کافی ہے۔ یہ چھ مدنی پھول عنایت کرنے کے بعد ساتویں نمبر پر ارشاد فرمایا: یہ باتیں اگر تجھے پسند نہیں ہیں تو دوزخ تیرے واسطے کافی ہے۔ (تذکرۃ الاولیاء، الجزء الاول ص ۲۲۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب

مغفرت ہو۔

امین بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِين صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

چھپ کر بے حیائی کرنے والے کی غلط فہمی

فرمایا کرتے تھے۔ واقعی اگر سفر و حضر ہر جگہ یا واللہ عَزَّوَجَلَّ کا ساتھ ہو، ہر دم احساس ہو، ”اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے۔“ جیسا کہ پارہ 30 سُورَةُ الْعَلَق کی 14 ویں آیت کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْإِيمَان: کیا نہ جانا کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) دیکھ رہا ہے۔

أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى ۝

تو پھر انسان گناہوں کے معاملے میں خوفزدہ اور چوکتا رہتا ہے اور ظاہر اور خُفِیَّہ (یعنی پوشیدہ طور پر) اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانیوں سے بچتا ہے۔ جو لوگ اپنے ناقص خیال میں چھپ کر بُرائیاں کرتے ہیں اُن کو یہ بات خوب ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ جن خطاؤں کو یہ پوشیدہ سمجھ بیٹھے ہیں وہ سب کی سب بُرائیاں اور بے حیائیاں بدیاں لکھنے والا فرشتہ جانتا ہے اور لکھ بھی رہا ہے! اگر کسی بندے کو اس بات کا کما حقہ احساس ہو جائے تو اُس کو اس قدر شرمندگی اور عداوت ہو کہ جی چاہے بس ابھی زمین پھٹ جائے اور میں اس میں سما جاؤں! پارہ 26 سُورَةُ ق آیت نمبر 18 میں ارشاد ہوتا ہے:

تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْإِيمَان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ

اُس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔ (پ ۲۶، ق ۱۸)

پارہ 30 سُورَةُ الْإِنْفِطَارِ آیت نمبر 10 تا 12 میں ہے:

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝ كَرَامًا كَاتِبِينَ ۝
يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝
ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں معزز
لکھنے والے، جانتے ہیں جو کچھ تم کرو۔

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: پتا لگا کہ اعمال نامہ لکھنے والے فرشتے ہمارے چھپے اور ظاہر عمل کو جانتے ہیں ورنہ تحریر کیسے کریں۔ (علم القرآن ص ۸۵) سُبْحَانَ اللَّهِ! جب اعمال لکھنے والے فرشتے ہمارے چھپے ہوئے اعمال جانتے ہیں تو پھر تمام فرشتوں بلکہ جمیع مخلوقات کے سردار، مکہ مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنے غلاموں کے دلوں کے حالات کیوں نہ آشکار (یعنی ظاہر) ہوں گے! میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہیں:

سر عرش پر ہے تری گزر، دل فرش پر ہے تری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں (حدائق بخشش شریف)

مشکل الفاظ کے معانی: سر عرش: عرش کے اوپر۔ ملکوت: فرشتوں کے رہنے کی جگہ۔ عیاں: ظاہر۔

شرح کلام رضا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عرش کے اوپر اور فرش یعنی زمین کے اندر کا سب کچھ آپ

صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیش نظر ہے۔ دنیا جہاں میں کوئی بھی ایسی شے نہیں جو آپ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ظاہر نہ ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

فرشتے کو رفیق سفر بنانے کا عمل
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جسے دنیا کے بے وفا ہونے کا احساس ہو، ہر دم موت کا
تھوڑا بندھا ہو، تلاوت و عبادت اُس کا مشغلہ ہو، دُرُودِ رُود کا سلسلہ ہو تو دونوں
جہانوں میں اُس کا بیڑا پار ہو جائے۔ مُقیم ہو یا مسافر ہر ایک کو چاہئے کہ وہ فُضُول



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

بک بک کے بجائے **ذکر و دُرود** اور سنتوں بھری پیاری پیاری باتوں میں اپنا وقت گزارے۔ خصوصاً سفر سے متعلق ایک **مدنی پھول** قبول فرمائیے۔ چنانچہ مصطفیٰ جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشہِ بزمِ جنت، منبعِ جو و سخاوت، سراپا فضل و رحمت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ حفاظت نشان ہے: جو شخص سفر کے دوران اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف توجہ رکھے اور اُس کے ذکر میں مشغول رہے، اُس کے لئے ایک فرشتہ محافظ (یعنی حفاظت کرنے والا) مقرر ہو جاتا ہے اور جو (بے ہودہ) شعر و شاعری (یا فضول باتوں) میں مصروف رہے تو اُس کے پیچھے ایک شیطان لگ جاتا ہے۔

(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ ج ۱۷ ص ۳۲۴ حدیث ۸۹۵)

سرور دیں لیجے اپنے ناٹوانوں کی خبر

نفس و شیطان سدا کب تک دباتے جائیں گے (حدائق بخش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیکی کی دعوت دینا بھی جہاد ہے! حضرت مولائے کائنات، عَلَی الْمُرْتَضٰی شَیْرِ خَدَا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ خُصُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم، رسولِ مُحْتَشَم، شافعِ اُمم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ معظم ہے: جہاد کی چار قسمیں ہیں: ﴿۱﴾ نیکی کا حکم دینا اور ﴿۲﴾ بُرائی سے منع کرنا اور ﴿۳﴾ صبر کے مقام پر سچ کہنا اور ﴿۴﴾ فاسقوں سے بغض رکھنا۔ جس نے نیکی کا حکم دیا اُس نے مومنین کے ہاتھ مضبوط کیے اور جس نے بُرائی سے منع کیا اُس نے فاسقوں کی ناک خاک آلود کی۔

(حِلِّیۃ الاولیاء ج ۵ ص ۱۱ حدیث ۶۱۳۰)

فاسق کے ”فسق“ سے نفرت ہونی چاہئے! حضرت سیدنا عبد العزیز دُبَّانْ عَلَیْہِ رَحْمۃُ اللہِ الْعَفَّار فرماتے ہیں: کسی فاسق مسلمان سے اس طرح نفرت نہیں کرنی چاہئے کہ اُس کی ذات ہی سے نفرت ہو جائے، ہاں! اُس کے غلط عمل اور ناجائز کام کو بُرا جاننا چاہئے۔ کیونکہ اُس کے یہ گناہ جو باعثِ نفرت ہیں عارضی ہیں لیکن اُس کے دل میں موجود ایمان مُستقل ہے۔ یہ خود ایک مومن ہے اور یہ ایسے اُمور ہیں



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِي جَسَدِي مَرْتَبَةٌ ثَامِيَّةٌ وَرُؤُوسِي كَرَامَةٌ أَسَاسُ قِيَامَتِي وَنَبِيٌّ مِيْرِي خِفَافَتِي لَطِيٌّ - (مجمع الزوائد)

جو مَحَبَّت کو لازم کرنے والے ہیں لہذا ان پاکیزہ خصلتوں کی وجہ سے اُس کی ذات سے مَحَبَّت ہونی چاہئے اور اس کے بُرے کاموں اور گناہوں سے نفرت ہونی چاہئے۔ (ابریز ص ۴۷۸ ملخصاً)

فَاسِقُ کی صُحْبَتِ سَخِیْہِ نَقْصَانِہِ ہے **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یہ ذہن میں رہے کہ فاسق کے فسق سے نفرت رکھنی ہے اس کے معنی ہرگز یہ نہیں کہ فاسق کی صُحْبَت بھی اختیار کریں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 504 صفحات پر مشتمل کتاب، ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صفحہ 172 پر ہے: بُری صحبتوں سے بچنا بے حد ضروری ہے ورنہ آخرت تباہ ہو سکتی ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”شریعتِ مطہرہ نے نماز میں کوئی ذکر ایسا نہیں رکھا ہے جس میں ”صرف زبان“ سے لفظ نکالے جائیں اور معنی مُراد نہ ہوں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۹ ص ۵۶۷)

تو (اعلیٰ حضرت کے اس فرمان کی روشنی میں) آپ کی یاد دہانی کیلئے عرض ہے کہ نماز و تہ میں آپ دعائے قنوت تو پڑھتے ہی ہوں گے جس میں (یہ بھی) ہے: **وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَفْجُرُکَ** یعنی ”یا اللہ! ہم) الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اُس کو جو تیری نافرمانی کرے۔“ اگر آج سے پہلے معنی معلوم نہیں تھے تو چلے اب پتا چل گیا لہذا اپنے ربَّ عَزَّوَجَلَّ سے کہنے جانے والے روز کے اس وعدے کو اب عملی جامہ پہنا ہی دیجئے اور نماز نہ پڑھنے والوں، گالیوں، بدگمانیوں، تہمتوں، غیبتوں، چُغلیوں اور طرح طرح سے نافرمانیوں میں مُلوث رہنے والوں فاسقوں اور فاجروں کی میٹھکوں اور اُن کی صحبتوں سے توبہ کر لیجئے۔ اور قرآنِ کریم بھی ایسوں کی صُحْبَت سے منع فرماتا ہے، جیسا کہ پارہ 7 **سُورَةُ الْأَنْعَامِ** آیت نمبر 68 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَأَمَّا يُنْشِئَنَّ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدُوا بَعْدَ

تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: اور جو کہیں تجھے شیطان

بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

الذِّكْرَى مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۱۸

تفسیراتِ احمدیہ میں اس آیت مبارکہ کے تحت لکھا ہے: یہاں ظالمین سے مُراد کافرین، مُبتدعین یعنی گمراہ و



فَوَاصِلُ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

بدوین اور فارسی ہیں۔ (تفسیرات احمدیہ ص ۳۸۸) ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صَفْحَہ 173 پر ہے:

جو اسلامی بھائی مُتَّقِی پرہیزگار ہو، وہ بھی یاری دوستی میں نہیں بلکہ صرف نیکی کی دعوت کی حد تک نافرمانوں اور بگڑے ہوئے لوگوں کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صَفْحَہ 260 پر پارہ 7

سُوْرَةُ الْأَنْعَامِ آیت نمبر 69 میں رَبُّ الْعِبَادِ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا عَلَى الَّذِينَ يَتَّقُونَ مِنْ حِسَابِهِمْ
مِنْ شَيْءٍ وَلَكِنْ ذِكْرِي لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٦٩﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور پرہیزگاروں پر ان کے حساب سے کچھ نہیں، ہاں نصیحت دینا شاید وہ باز آئیں۔

حضرت صدرالفاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِیْ خَزَائِنُ الْعَرْفَان میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: ”اس آیت سے معلوم ہوا کہ پند و نصیحت اور اظہارِ حق کے لئے ان کے پاس بیٹھنا جائز ہے۔“

حضرت سیدنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ہادیِ راہِ نجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کافرمانِ رحمت نشان ہے: ”اپنے (دینی) بھائی سے مُسکرا کر ملنا تمہارے لیے صدقہ ہے اور نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا صدقہ ہے۔“

(سُنَنِ تِرْمِذِی ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث ۱۹۶۳)

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ مبارکہ میں مُسکرا کر ملنے، نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کو صدقہ کہا گیا۔ سُبْحٰنَ اللہ! مُسکرا کر ملنے کی تو کیا بات ہے! مُسکرا کر ملنا، مُسکرا کر کسی کو سمجھانا عُمُوْماً نیکی کی دعوت



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُوحٌ بِرُؤُوسِهِمْ وَشَرِيفٌ بِرُءُوسِهِمْ يَخْلُفُونَ (کنز العمال)

کے مدنی کام کو نہایت سہل و آسان بنا دیتا اور حیرت انگیز نتائج کا سبب بنتا ہے۔ جی ہاں آپ کی معمولی سی مسکراہٹ کسی کا دل جیت کر اُس کی گناہوں بھری زندگی میں **مدنی انقلاب** برپا کر سکتی ہے اور ملتے وقت بے رنجی اور لا پرواہی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے ہاتھ ملانا کسی کا دل توڑ کر اُس کو مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گمراہی کے گہرے گڑھے میں گرا سکتا ہے، لہذا جب بھی کسی سے ملیں، گفتگو کریں اُس وقت حتی الامکان مسکراتے رہئے۔ اگر خشک مزاجی یا بے توجہی سے ملنے کی خصلت ہے تو ملنساری اور مسکرا کر ملنے کی عادت بنانے کیلئے خوب کوشش کیجئے، بلکہ مسکرا انے کی عادت پکٹی کرنے کیلئے ضرورتاً کسی کی ذمہ داری بھی لگائیے کہ وہ دوسروں سے بات کرتے ہوئے آپ کا منہ پھولا ہوا یا سپاٹ محسوس کرے تو گاہے بہ گاہے یاد دہانی کرواتے ہوئے کہتا رہے یا آپ کو اس طرح کی تحریر دکھا دیا کرے: ”**بات کرتے ہوئے مسکرانا سنت ہے**۔“ جی ہاں واقعی یہ سنت ہے۔ چنانچہ **دعوت اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 73 صفحات پر مشتمل کتاب، ”**حُسن اخلاق**“ صفحہ 15 پر ہے: حضرت سیدنا اُمّ دُرّاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرماتی ہیں کہ وہ ہر بات مسکرا کر کیا کرتے، جب میں نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: ”میں نے حُسن اخلاق کے پیکر، ملنساروں کے رہبر، غمزدوں کے یاور، محبوب رب اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دورانِ گفتگو مسکراتے رہتے تھے۔“

(مکارم الآخلاق للطبرانی ص ۳۱۹ رقم ۲۱)

جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اُس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام (حدائق بخشش شریف)

شرح کلام رضا: حدائق بخشش شریف میں شامل ”سلام رضا“ کے اس مصرعے ”جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس

پڑیں“ کا آخری لفظ، ”پڑیں“ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مدنی سوچ کا عظیم شہ پارہ ہے۔ کیوں کہ اگر پڑیں کے بجائے ”پڑے“



(ابوبکر)

فَوَمانِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

لکھتے تو معنایں کسی ایک واقعے کی طرف اشارہ مانا جاتا! مگر اعلیٰ حضرت نے ”پڑیں“ لکھ کر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عظیم صفت بیان فرمادی۔ چنانچہ اس مصرع کا معنی ہے: حیات ظاہری میں تو تسکین دینے سے غمزدہ دلوں کی کلیاں کھل اٹھتی تھیں مگر آج بھی سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب کسی دُکھیا رے کو خواب میں یا کسی غلام کو قبر میں تسلی دیتے ہیں تو وہ پرسکون ہو جاتا ہے۔ اس مصرعے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ محشر میں بھی اپنے گنہگار اُمتیوں کو دُھار س بندھا کر چین و قرار بخشیں گے دوسرے مصرعے کے معنی ہیں: اُس تسکین بخش عادتِ کریمہ پر لاکھوں سلام ہوں۔ حضرت مولانا سید اختر الحامدی عَلَیْہِ تَحْصُّہُ اللہُ التَّوْقٰی نے اس شعر پر کیا خوب تضمین باندھی ہے۔

مضطرب غم سے ہوتے ہوئے ہنس پڑیں رنج سے جان کھوتے ہوئے ہنس پڑیں

بخت جاگ اٹھیں سوتے ہوئے ہنس پڑیں جس کی تسکین سے روتے ہوئے ہنس پڑیں

اُس تیشم کی عادت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایک روایت میں ہے کہ سیدنا نَفِیعُ اَعْمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مُصافحہ فرمایا (یعنی ہاتھ ملائے) اور مسکرانے لگے، پھر پوچھا: جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ تو فرمانے لگے کہ نبی کریم، رُؤفٌ رَحِیمٌ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ الشَّہِیْمِ نے مجھے شرفِ ملاقات بخشا تو میرے ساتھ ایسے ہی کیا پھر مجھ سے پوچھا: جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟ تو میں نے عرض کی: نہیں۔ تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جب دو مسلمان ملاقات کرتے وقت مُصافحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملائے) ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے مسکراتے ہیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِی ج ۵ ص ۳۶۶ حدیث ۷۶۳۰)



(طبرانی)

فَوَإِنْ فَضَّلْتَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانُ بَعْدِي بِرُؤُودٍ وَرُودٍ حَتَّى تَهَارُؤُودُ وَرُودُ جَهَنَّمَ تَكْ يَنْتَظِرُكَ هَبْ.

باغِ جنت میں محمد مسکراتے جائیں گے

پھول رحمت کے جھڑیں گے ہم اٹھاتے جائیں گے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مُسکرائے کی اچھی بُری نیتیں اچھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ حدیث پاک میں لفظ ”اللہ کیلئے“ اچھی نیت کی صراحت کرتا ہے۔ بہر حال کسی مسلمان سے ہاتھ ملانا اور

دورانِ گفتگو مسکرانا صرف اسی صورت میں باعثِ ثوابِ آخرت و مغفرت ہے جبکہ یہ ہاتھ ملانا اور مسکرانا صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پانے کی نیت سے ہو۔ اپنی ملنساری کا سکہ جمانے، کسی مالدار یا سیاسی ”شخصیت“ کی خوشنودی پانے، دُنیوی مذموم مفاد پرستی والی ”ذاتی دوستی“ بڑھانے اور مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُمرد کے ہاتھوں کے مَساس (یعنی چھونے) اور اُس کی جوابی مسکراہٹ کے ذریعے گناہوں بھری لذت پانے وغیرہ بُری نیتوں کے ساتھ نہ ہو۔ واقعی وہ اسلامی بھائی بڑے خوش نصیب ہیں جو رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ پانے، اپنی مغفرت کروانے، اتباعِ سنت کا ثواب کمانے، مسلمان کے دل میں خوشی داخل فرمانے، **انفرادی کوشش** کے ذریعے اسلامی بھائیوں کو **مَدَنی انعامات** کا عامل اور سنتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلہ** کا مسافر بنانے وغیرہ حسبِ حال اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ملاقات و بات کرتے ہوئے مسکراتے رہتے ہیں۔

فہمہ شیطاں کی طرف سے کھل کھلا کر ہنسنا مناسب نہیں کیوں کہ یہ سنت نہیں ہے بلکہ یہ تو شیطان کی جانب سے ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُيُوبِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ارشاد فرماتے ہیں: ”**أَلْفَهْقَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالتَّبَسُّمُ مِنَ اللَّهِ** یعنی فہمہ (قہقہہ) شیطان کی طرف سے ہے اور مسکرانا اللہ



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۲۴۹

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِي فِي مَرْثِيَّةٍ رُودِيَاكِ بِرُحْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَسْ بِسُورَتَيْنِ نَازِلَتَا فِيهِ - (طبرانی)

عَزَّ وَجَلَّ کی طرف سے ہے۔ (الْمُعْجَم الصَّغِير لِلطَّبْرَانِي ج ۲ ص ۱۰۴ حدیث ۱۰۵۳) حضرت عَلَامہ عَبْدُ الرَّؤُوفِ مَنَاوِي عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: قُتِبْتُ سے مُرَاد آواز کے ساتھ ہنسنا ہے، شیطان اسے پسند کرتا ہے اور اُس پر سوار ہو جاتا ہے

جبکہ تَبَسُّم سے مُرَاد بغیر آواز کے تھوڑی مقدار میں ہنسنا ہے۔ (فَيْضُ الْقَدِيرِ لِلْمَنَاوِي ج ۴ ص ۷۰۶ تحت الحدیث ۶۱۹۶)

مُفَسِّر شہیر حَکِیْمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْخَنَان فرماتے ہیں: مُسْکِرَانَا اچھی چیز ہے (اور) قُتِبْتُ بُرّی چیز، تَبَسُّم حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عادتِ کریمہ تھی (لہذا) جب کسی سے ملو مسکرا کر ملو۔ (مِرَاةُ الْمُنَاجِیح ج ۷ ص ۱۴)

قُتِبْتُ گناہ نہیں! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** یاد رہے! قُتِبْتُ لگانا اگرچہ شیطان کی طرف سے ہے، بُرا بھی ہے اور سنّت بھی نہیں تاہم گناہ نہیں ہے۔ یا فرض کسی عالم صاحب یا بُرگ کو قُتِبْتُ لگاتا پائیں تو اُن کی طرف سے اپنے دل میں ہرگز کسی قسم کا میل نہ لائیں۔

خاموشی زیادہ ہنسی کم! رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زیادہ خاموشی اختیار کرنے والے اور کم ہنسنے والے تھے۔ (مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد ج ۷ ص ۴۰۷ حدیث ۲۰۸۵۳) حَافِظ

ابن حَجَر رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: احادیثِ مبارکہ کو تَمَع کرنے سے جو بات ظاہر ہوئی وہ یہ ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عام طور پر تَبَسُّم سے زیادہ ہنسنے اور کبھی زیادہ ہو جاتا تو وہ ہنسی ہوتی اور ظاہر یہی ہے کہ قُتِبْتُ نہ ہوتا۔

(الْمَوَاهِبُ اللَّدْنِيَّة ج ۲ ص ۵۴)

کیا صحابہ ہنستے تھے؟! حضرت سَيِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ ہنستے تھے؟ فرمایا: ہاں اور اُن کے دلوں میں ایمان

(شَرْحُ السَّنَةِ لِلْبَغَوِي ج ۶ ص ۳۷۵)

پہاڑ سے مضبوط تھا۔

مُفَسِّر شہیر، حَکِیْمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْخَنَان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

249

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر رُودِ پاک نہ پڑھے۔ (عام)

﴿1﴾ رُکوع وُجُوْد والی نماز میں بالغ نے قہقہہ لگا دیا یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ آس پاس والوں نے سنا تو وضو بھی گیا اور نماز بھی گئی، اگر اتنی آواز سے ہنسا کہ صرف خود سنا تو نماز گئی وضو باقی ہے، مُسکرا نے سے نہ نماز جائے گی نہ وضو۔ (مراقی الفلاح ص ۹۱) مُسکرا نے میں آواز با لکل نہیں ہوتی صرف دانت ظاہر ہوتے ہیں ﴿2﴾ بالغ نے نماز جنازہ میں قہقہہ لگایا تو نماز ٹوٹ گئی وضو باقی ہے۔ (ایضاً) ﴿3﴾ نماز کے علاوہ قہقہہ لگانے سے وضو نہیں جاتا مگر دوبارہ کر لینا مُستحب ہے۔ (ایضاً ص ۸۴) ہمارے بیٹھے بیٹھے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی بھی قہقہہ نہیں لگایا لہذا ہمیں بھی کوشش کرنی چاہئے کہ یہ (قہقہہ نہ لگانے کی) سنت بھی زندہ ہو اور ہم زور زور سے نہ ہنسیں۔

مسلمان بھائی کے لیے
مُسکرا نا صدقہ ہے
حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان روح پرور ہے: تمہارا اپنے بھائی کے لئے مُسکرا نا بھی ”صدقہ“ ہے، نیکی کا

علم دینا بھی ”صدقہ“ ہے، بُرائی سے منع کرنا بھی ”صدقہ“ ہے، بھٹکے ہوئے کی راہنمائی کرنا بھی ”صدقہ“ ہے، کمزور ٹکا والے کی مدد کرنا بھی ”صدقہ“ ہے، راستے سے پتھر، کاٹا اور ہڈی کا ہٹا دینا بھی ”صدقہ“ ہے، اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا بھی ”صدقہ“ ہے۔ (ترمذی ج ۳ ص ۳۸۴ حدیث ۱۹۶۳) نیز ایک روایت میں فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ہر قرض صدقہ ہے۔ (شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۳ ص ۲۸۴ حدیث ۳۵۶۳)

مالی صدقہ کی تعریف
عموماً جب لفظ ”صدقہ“ بولا جاتا ہے تو ذہن ”خیرات“ کی طرف جاتا ہے۔ بے شک خیرات کو بھی صدقہ بولتے ہیں، آئیے! لگے ہاتھوں ”مالی صدقہ“ کی تعریف معلوم کرتے ہیں۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 415 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ضیائے صدقات“ صفحہ 32 تا 33 پر ہے: لُغَت میں صدقہ سے مراد عَطِیَّةٌ بِرَادِیْہَا الْمُثْبَوۃُ



فَرَمَانِ مُصَلِّی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

لَا الْمَكْرَمَةُ (المنحد) یعنی، ”صدقہ“ وہ عطیہ (GIFT) ہے جس کے ذریعے اپنی عزت بڑھانے کے بجائے ثواب کا ارادہ کیا جائے۔ (مطلب یہ ہے کہ وہ عطیہ (ع - طی - یہ - یعنی انعام) صدقہ کہلاتا ہے، جس کے دینے کا مقصد اپنی عزت بڑھانا اور واہ چاہنا نہ ہو صرف ثواب کی نیت سے دیا گیا ہو) علامہ سید شریف بڑجانی حنفی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے صدقہ کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی: **هِيَ الْعَطِيَّةُ تَبْتَغِي بِهَا الْمُثُوبَةَ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى**۔ یعنی، صدقہ وہ عطیہ (GIFT) ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ثواب کی اُمید پر دیا جائے۔

(کتابُ التَّعْرِیفات ص ۹۵)

صدقے اس انعام کے قربان اس اکرام کے

ہو رہی ہے دونوں عالم میں تمہاری واہ واہ (حدائق بخشش شریف)

شرح کلام رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَضِیَ اللہ تعالیٰ علیہ اِس نعتیہ شعر میں فرماتے ہیں: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ربِّ باری عَزَّوَجَلَّ کے اِس انعام و اکرام پر میں واری جاؤں کہ اُس نے آپ کو تمام مخلوقات میں سب سے بلند شان کا مالک کیا ہے اور یہ اُسی کا کرم ہے کہ دونوں جہانوں میں آپ کی عظمتوں اور رِفتوں کے ڈنکے بج رہے ہیں۔

سب سے اُولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی

سب سے بالا و والا ہمارا نبی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اندرونی امراض ایک دم غائب ہو گئے!
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں اور سنتوں پر عمل کی عادت ڈالنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، نیک بننے کے نئے پر مبنی مدنی انعامات کے مطابق زندگی کے شب و روز گزار کر اپنے آپ کو

سنتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرتے رہے، سنتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنتوں بھرا سفر کیجئے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی بَرَکت سے ایک اندرونی امراض سے دو چار مریض کی شفا یابی کی ایک **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ میں ایک عرصے سے بعض اندرونی امراض کا شکار تھا۔ مَرَض کی شدت کا یہ عالم تھا کہ جب بھی سوتا آزمائش ہو جاتی۔ علاج پر کثیر رقم خرچ کرنے کے باوجود افاقہ نہ ہوا، میں اس مَرَض سے تنگ آچکا تھا۔ میں نے جب سنا کہ **مَدَنی قافلوں** میں دعائیں قبول ہوتی ہیں تو ہمت کر کے سنتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلے** کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافلے** میں سفر کے دوران میں نے دُعا کی اور اس کی بَرَکت سے میرا مرض ایسا ختم ہوا کہ گویا کبھی تھا ہی نہیں!

قلب پر زنگ ہو، قافلے میں چلو، نفس سے جنگ ہو، قافلے میں چلو

پاؤں میں لنگ ہو، قافلے میں چلو، درد سے تنگ ہو، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُعا کی قبولیت میں تاخیر سے نہ گھبرائیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافلے** میں سنتوں بھرا سفر شفا کا سبب بن گیا اور کیوں نہ بنتا کہ دورانِ سفر اور وہ بھی **عاشقانِ رسول** کے قُرب میں دعائیں جو مانگی تھیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کے قُرب میں مانگی جانے والی دُعا رد نہیں کی جاتی۔ اگر کبھی قبولیت دعا میں تاخیر ہو تو گھبرانا اور جلدی مچانا نہ چاہئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 318 صفحات پر مشتمل کتاب، ”**فضائلِ دُعا**“ صفحہ 97 پر ہے: دُعا کے قبول میں جلدی نہ کرے حدیث شریف میں ہے کہ خدائے تعالیٰ تین آدمیوں کی دعا قبول نہیں کرتا۔ ایک وہ کہ گناہ کی دُعا مانگے، دوسرا وہ کہ ایسی بات چاہے کہ قطعِ رحم (یعنی رشتہ کاٹنا) ہو، تیسرا وہ کہ قبول میں جلدی کرے، کہ میں نے دعا مانگی اب تک



فَوَافِیْ فَصْلَہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

قبول نہ ہوئی۔ ایسا شخص گھبرا کر دُعا چھوڑ دیتا ہے اور مطلب سے محروم رہتا ہے۔

دُعا کی قبولیت کا نسخہ کسی مریض کو شفا نہ ہوتی ہو تو پہلے کچھ خیرات کر دیجئے پھر غیر مکر وہ وقت میں دو رکعت نفل ادا کر کے گڑ گڑا کر دُعا مانگئے اِنْ شَاءَ اللہ دُعا قبول

ہوگی۔ ”فضائل دُعا“ صفحہ 59 تا 60 پر ہے: (قبولیت دُعا کے آداب میں سے): ادب ۵: دُعا سے پہلے کوئی عمل صالح (یعنی نیک عمل) کرے کہ خدائے کریم کی رحمت اس (دعا کرنے والے) کی طرف مُتَوَجِّہ ہو۔ صدقہ، خُصُوصاً پوشیدہ، اس امر میں اثر تمام رکھتا ہے (یعنی بالخصوص چھپا کر خیرات کرنا دُعا کی قبولیت میں بہت مؤثر ہے) (پارہ 28 سُورَةُ الْمُجَادَلَةِ آیت نمبر 12 میں ہے):

ترجمہ کنز الایمان: اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو۔

(دعا سے قبل صدقہ دینا واجب نہیں مُستحب ہے) صفحہ 61 پر ہے: ادب ۹: وقتِ کراہت نہ ہو تو دو رکعت نماز خلوص

قلب سے پڑھے کہ جالبِ رحمت (یعنی رحمت کا سبب) ہے اور رحمت، موجبِ نعمت۔ (12 وقتوں میں نوافل پڑھنا منع ہے ان 12 اوقات کی تفصیل مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب فضائل دعا صفحہ 61 تا 62 پر حاشیے میں دیکھ لیجئے)

ناکارہ گردوں کا علاج ہو گیا باب المدینہ کراچی کی ایک ”شخصیت“ کو یرقان (پیلیا) ہو گیا، پیٹ میں پانی بھر گیا، گردے بھی فیل ہو گئے، اور بے ہوشی چھا گئی، بہت بڑا آدمی تھا اور ماں باپ کا اکلوتا (یعنی ایک ہی بیٹا) اور ان کے بڑھاپے کا سہارا بھی یہی تھا، کُہرام مچ گیا 18 ڈاکٹر دیکھ کر چلے گئے، سبھی نے لا علاج قرار دیا، 19 واں ڈاکٹر آیا، اُس نے اُس کے والدین کو بتایا کہ طریقہ علاج میں ایک کمی ہے اور وہ آپ ہی پوری کر سکتے ہیں، مجھے امید ہے اللہ کی رحمت ہو جائے گی۔ حسبِ توفیق کچھ صدقہ یعنی خیرات کر دیجئے پھر دو رکعت نفل ادا کر کے گڑ گڑا کر دُعا مانگئے۔ خیرات، نوافل اور دعا کی ترکیب شروع کر دی گئی،



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْه وَسَلَّمَ: جَسَ نَے مَچھ پرا یک بار دُرُودِ پاک پڑھا اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

والدین تین دن تک گڑگڑا کر اپنے بیٹے کی صحت کی بارگاہ الہی میں بھیک مانگتے رہے، تیسرے دن اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ گردوں نے کام کرنا شروع کر دیا، یرقان اور پیٹ کے پانی میں کمی آئی شروع ہوئی اور ایک ہفتے کے اندر اندر حیرت انگیز طور پر مریض بالکل صحت یاب ہو گیا۔

شفا دے الہی شفا دے الہی

گنہ کے مرض کو مٹا دے الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دو نشتہ حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے رسول، رسول مقبول، سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گلشن کے ٹہکتے پھول صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک تم لوگ اپنے رب (عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے دلیل (یعنی ہدایت) پر ہو جب تک تم میں دو نشتہ ظاہر نہ ہوں، ایک جہالت کا نشتہ دوسرا دُنیوی زندگی سے مَحَبَّت کا نشتہ۔ پس تم لوگ (ابھی تو) نیکی کا حکم دیتے ہو اور بُرائیوں سے منع کرتے ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرتے ہو (لیکن) جب تم میں دُنیا کی مَحَبَّت پیدا ہو جائے گی تو تم نہ تو نیکی کا حکم دو گے اور نہ بُرائیوں سے منع کرو گے اور نہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرو گے۔ پس اُس وقت قرآن و سنت کی بات کہنے والا مہاجرین اور انصار میں سب سے پہلے ایمان لانے والوں کی طرح ہوگا۔

(مَجْمَعُ الزَّوَادِ ج ۷ ص ۵۳۳ حدیث ۱۲۱۵۹)

پڑھے لکھوں کی جہالتیں میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! فی زمانہ یہ دونوں ”مذموم نشتہ“ عام دیکھے جا رہے ہیں۔ جہالت کے نشتے میں آج ہماری غالب اکثریت بدست ہے۔ شاید آپ سمجھیں کہ تعلیم تو خوب عام ہو گئی ہے اور جگہ بہ جگہ اسکول اور کالج کھل چکے ہیں اب جہالت کہاں



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

رہی ہے؟ تو مُعَا ف کیجئے دُنویٰ تعلیم ”جہالت“ کا علاج نہیں۔ صحیح یہی ہے کہ اسلامی احکام پر مبنی فرضِ عُلُوم حاصل کرنے ہی سے دین سے جہالت دُور ہو سکتی ہے۔ فی زمانہ مسلمانوں کی بھاری اکثریت میں ضروری دینی معلومات کا بے حد فُقدان (یعنی نہ ہونا) ہے۔ آج دنیا جن لوگوں کو ”تعلیم یافتہ“ کہتی ہے اُن کی اکثریت دُرست مَخارج سے **قرآنِ کریم** نہیں پڑھ سکتی! یہ جہالت نہیں تو کیا ہے؟ ”پڑھ لکھوں“ سے **وضو اور غسل** کا صحیح طریقہ یا نماز کے ارکان پوچھ لیجئے شاید ہی کوئی بتا پائے، ان سے **جنازے کی دُعا** سنانے کی فرمائش کر دیکھئے شاید بغلیں جھانکنے لگیں! افسوس صد کروڑ افسوس! آج کل اکثر مسلمانوں کی توجہ صرف و صرف دُنویٰ تعلیم کی طرف ہے، اسی کی ہر طرف پذیرائی (یعنی مقبولیت) ہے، ساری دولت و قُوت اسی پر صرف کی جا رہی ہے جبکہ دینی تعلیم کے ادارے مُفت پڑھانے، مُفت رکھلانے اور قیام کی مُفت سہولتیں بہم پہنچانے کے باوجود ویران پڑے ہیں۔ یقیناً یہ سب ”دنیاوی زندگی کے نشے“ کے کرشمے ہیں۔

مجھے دَر پہ پھر بلانا مَدَنی مدینے والے

مئے عشق بھی پلانا مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش ص ۲۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِکْلُوْں کی مِثْلُ جَرِّ حضورِ نبی کریم، رَءُوفٌ رَحِیْمٌ عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوٰۃِ الشَّہِیْدِیْم کا ارشادِ عظیم ہے: ”بے شک میری اُمت میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہوں گے۔ جو اپنے اُگلوں (یعنی صحابہ کرام

رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی مِثْلُ اُجرو دیئے جائیں گے۔ یُنْکَرُوْنَ الْمُنْکَر وَہُرَّائِی سے مُنْع کرتے ہوں گے۔“

(مُسْنَدُ اِمَام احمد ج ۵ ص ۵۷۶ حدیث ۱۶۵۹۲)

حضرتِ علّامہ مولانا عبد الرّءوف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اس قوم کو جن کے ذریعے دین کو تقویّت ملے گی، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی مِثْلِ ثواب عطا فرمائے گا۔

(مُلَخَّص از فِیض القَدِیْر ج ۱ ص ۶۸۰ تحت الحدیث ۲۴۸۵)

گا۔



فَرَمَانِ بَصِطَةٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کوئی مبلغ کسی صحابی کے
برابر ہو ہی نہیں سکتا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ روایت سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ بُرائی سے منع کرنے والے مُلغین کو صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے برابری حاصل ہو جائے گی ہرگز ایسا نہیں، یہ طے شدہ امر ہے کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو جو شَرَفِ صحابیت حاصل ہے اس کا مقابلہ غیر صحابی اُمّتی کو ملنے والی کوئی بھی

فضیلت نہیں کر سکتی۔ سرورِ دو عالم، نورِ مجسم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي قُلُوبُ أَنْ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَابَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ یعنی میرے کسی صحابی کو گالی نہ دو اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ

کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو وہ ان کے ایک یا نصف مُد کو نہیں پہنچے گا۔ (بخاری ج ۲ ص ۵۲۲ حدیث ۳۶۷۳) مُد ایک پیمانہ ہے جو دو حجازی رطل کا ہوتا ہے اور رطل تقریباً آدھے سیر وزن کا ہوتا ہے اور کوئی غیر صحابی کروڑوں نیکیاں کر کے بھی کسی ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرتبے کو نہیں پہنچ سکتا جیسا کہ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ ”بہارِ شریعت“ جلد 1 صفحہ 253 پر

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بِدَرُ الطَّرِيقَةِ، حَضْرَتِ عَلَامَہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں: ”کوئی ولی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کتنے ہی بڑے مرتبے کا ہو، کسی صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رُتبے کو نہیں پہنچتا۔“ صَفْحَہ 247 پر فرماتے ہیں:

حدیث میں ہمارا ہیوانِ سیدنا امام مہدی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی نسبت آیا کہ: ”اُن میں ایک کے لیے پچاس کا آجر ہے،

صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کی: اُن میں کے پچاس کا یا ہم میں کے؟ فرمایا: بلکہ تم میں کے۔ ”تو اَجْر اُن (یعنی سپردنا امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں) کا زائد ہوا، مگر افضلیت میں وہ (لوگ) صحابہ (علیہم الرضوان) کے ہمسر (یعنی برابر)

بھی نہیں ہو سکتے، زیادت (یعنی زائد ہونا) درگنار، کہاں امام مہدی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی رفاقت (یعنی ساتھی ہونا) اور کہاں

خُصُورِ سیدِ عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحابیت! اِس کی نظیر (یعنی مثال) پلا تشبیہ یوں سمجھئے کہ سلطان (یعنی بادشاہ) نے کسی مُہم (یعنی جنگ) پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا، اس (جنگ) کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیئے اور وزیر کو

خالی پروانہ خوشنودی مزاج دیا تو انعام انھیں (افسروں) کو زائد ملا، مگر کہاں وہ (لاکھ لاکھ روپے پانے والے افسران) اور

کہاں (بادشاہ کی خوشنودی کی سند پانے والا) وزیرِ اعظم کا اعزاز! (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۲۴۷، ۲۵۳)

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کی شانِ عَظَمَتِ نشان کو حضرت سیدنا امیرِ مُعَاوِیَہ (مُ۔عَا۔وِیَہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں منقول ان دو حکایتوں سے سمجھئے: ﴿1﴾ حضرت سیدنا مُعَاوِیَہ بن عمران عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سے پوچھا گیا: کیا

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْخَفِیْظِ حضرت سیدنا امیرِ مُعَاوِیَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر ہیں؟ تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جلال آگیا اور فرمانے لگے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابی پر کسی (غیر صحابی) کو قیاس نہ کیا جائے، حضرت سیدنا امیرِ مُعَاوِیَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسولِ انور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کاتبِ وحی اور وحی

پر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے امین ہیں۔ (تاریخ بغداد ج ۱ ص ۲۲۴ و تاریخ دمشق ج ۵۹ ص ۲۰۸)

﴿2﴾ کسی نے حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْخَق سے پوچھا: حضرت سیدنا امیرِ مُعَاوِیَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْخَفِیْظِ میں سے کون افضل ہے؟ فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم!

رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی ہمراہی میں حضرت سیدنا امیرِ مُعَاوِیَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہونے والا غبار حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْخَفِیْظِ سے ہزار گنا بہتر ہے۔“ (فتاویٰ حدیثیہ ص ۴۰۱)

شیخ الاسلام حضرت علامہ ابنِ حَجَرِ ھِیْتَمِی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِی حکایت نمبر 2 کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے

ہیں کہ اس سے حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْخَق کی مُراد یہ ہے کہ حضرت سیدنا امیرِ مُعَاوِیَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضورِ نبی کریم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت و صحبت کا جو شرف پایا ہے اس کے برابر کوئی عمل یا

شرف ہو ہی نہیں سکتا۔ (ایضاً)

ہم کو اصحابِ محبوبِ خدا سے پیار ہے

إِنْ شَاءَ اللَّهُ دُجْہَاں میں اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّدٍ



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

اسلام کی ہیبت دلوں سے نکلنے کا سبب
افسوس! آج اُمت کی اکثریت دنیا کو بہت زیادہ اہمیت دینے کے سبب اسلام کی حقیقی مَحَبَّت سے محروم ہوتی جا رہی ہے، اس کے بھیا نک نتائج کے ضمن میں ایک حدیثِ پاک ملاحظہ ہو چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مگہ مکرمہ، سلطانِ مدینۃ منورہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب میری اُمت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت اس سے نکل جائے گی اور جب نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا چھوڑ دے گی تو وحی کی برکت سے محروم ہو جائے گی اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں مقامِ عزت سے گر جائے گی۔ (نوادِرُ الاصول ج ۱ ص ۶۷۹ حدیث ۹۳۳)

دنیا کی محبت سے دل پاک مرا کر دو

بلوا کے شہنشاہِ ابرار مدینے میں (وسائلِ بخشش ص ۱۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا کے بارے میں خصوصی معلومات پر مبنی مَدَنی پھول

دُنیا کھیل کود ہے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ جب اُمت دنیا کو خوب اہمیت دینے لگے گی تو اسلام کی ہیبت اس سے نکل جائے گی۔ واقعی دنیا کو ”بڑی چیز“ سمجھنا بہت بُرا ہے۔ ثوابِ آخرت کمانے کی نیت سے دُنیا کے بارے میں خصوصی معلومات پر مبنی کچھ مَدَنی پھول پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صَفْحہ 252 پر پارہ 7 **سُورَةُ الْأَنْعَامِ** آیت نمبر 32 میں فرمانِ ربِّ الانام عَزَّوَجَلَّ ہے:



فَوَاقِنْ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام و رُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

وَمَا الْحَيَوةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَلَهْوٌ ط
وَلَدَّامُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يَتَّقُونَ ط
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۳۲﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور دنیا کی زندگی نہیں مگر کھیل کود اور بے شک پچھلا گھر بھلا ان کے لئے جو ڈرتے ہیں تو کیا تمہیں سمجھ نہیں۔

صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی خَزَائِنُ الْعِرْفَان میں اس آیت مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: نیکیاں اور طاعتیں (یعنی عبادتیں) اگرچہ مومنین سے دنیا ہی میں واقع ہوں لیکن وہ اُمورِ آخرت میں سے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ اعمالِ متقین (یعنی نیک بندوں کے اعمال) کے سوا دنیا میں جو کچھ ہے سب لہو و لعب (یعنی کھیل کود) ہے۔

دنیا کے غموں کی تم لہو دوا دیدو

بلو کے غم اپنا دو سرکار مدینے میں (وسائلِ بخشش ص ۱۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 868 صفحات پر مشتمل کتاب ”اصلاح اعمال“ (جلد اول) صفحہ 128 تا 129 پر ہے:

دُنیا کا معنی! دُنیا کا لغوی معنی ہے: ”قریب“ اور دُنیا کو دُنیا اس لئے کہتے ہیں کہ یہ آخرت کی نسبت انسان کے زیادہ قریب ہے یا اس وجہ سے کہ یہ اپنی خواہشات و لذات کے سبب دل کے زیادہ قریب ہے۔ (الْحَدِیْقَةُ النَّدِیَّةُ ج ۱ ص ۱۷)

دُنیا کیا ہے؟ حضرت سیدنا علامہ بدر الدین عینی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بخاری شریف کی شرح ”عمدة القاری“ جلد 1 صفحہ 52 پر لکھتے ہیں: ”دارِ آخرت سے پہلے تمام مخلوق



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جَنّا کی۔ (عبدالرزاق)

دُنیا ہے۔“ (عمدۃ القاری ج ۱ ص ۵۲) پس اس اعتبار سے سونا چاندی اور ان سے خریدی جانے والی تمام ضروری و غیر ضروری اشیاء دُنیا میں داخل ہیں۔ (الْحَدِیْقَةُ النَّوْیَّةُ ج ۱ ص ۱۷)

دُنیاوی اشیاء کی تین قسمیں ہیں: ﴿۱﴾ وہ دُنیاوی اشیاء جو آخرت میں ساتھ دیتی ہیں اور ان کا نفع موت کے بعد بھی ملتا ہے، ایسی چیزیں صرف دو ہیں: عِلْم اور عَمَل، عمل سے مراد ہے، اخلاص کے ساتھ اللہ تَعَالٰی کی

کون سی دُنیا اچھی؟
کون سی قابلِ مذمت؟

عبادت کرنا اور دُنیا کی یہ قسم محمود (یعنی بہت عمدہ) ہے ﴿۲﴾ وہ چیزیں جن کا فائدہ صرف دُنیا تک ہی محدود رہتا ہے آخرت میں ان کا کوئی پھل نہیں ملتا جیسے گناہوں سے لذّت حاصل کرنا، جائز چیزوں سے ضرورت سے زیادہ فائدہ اٹھانا مثلاً زمین، جائیداد، سونا چاندی، عمدہ کپڑے اور اچھے اچھے کھانے کھانا اور یہ دُنیا کی مذموم (یعنی قابلِ مذمت) قسم میں شامل ہیں ﴿۳﴾ وہ اشیاء جو نیکیوں پر مددگار ہوں جیسے ضروری غذا، کپڑے وغیرہ۔ یہ قسم بھی محمود (اچھی) ہے لیکن اگر محض دُنیا کا فوری فائدہ اور لذّت مقصود ہو تو اب یہ دُنیا مذموم (قابلِ مذمت) کہلائے گی۔ (مُلَخَّصُ أَزْهَیَةِ الْعُلُومِ ج ۳ ص ۲۷۰، ۲۷۱)

دُنیا کے نظاروں سے بھلا کیا ہو سَر و کار

عُشّاق کو بس عشق ہے گلزارِ نبی سے (وسائلِ بخشش ص ۲۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیاوی کاموں کی تین اقسام ہیں: ﴿۱﴾ بعض کام وہ ہیں جن کے بارے میں یہ تصوّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ یہ اللہ تَعَالٰی کے لئے کئے گئے ہیں مثلاً ناجائز و حرام کام ﴿۲﴾ بعض وہ ہیں جو اللہ تَعَالٰی کے لئے بھی ہو سکتے ہیں اور اُس کے غیر کے لئے بھی مثلاً غور و تفکر کرنا اور خواہشات سے رُکنا کیونکہ اگر لوگوں میں اپنی

دُنیا کا کون سا کام اللہ تَعَالٰی کے لئے ہے اور کون سا نہیں؟



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُجْهُ بِرُؤُوسِهِمْ رُؤُوسَ شَرِيفٍ بِطَرَفِ غَائِلٍ قِيَامَتِ كَدْنِ أَسْ كِي خِفَاعَتِ كَرُؤْ كَا۔ (کنز العمال)

مقبولیت بڑھانے کے لئے اور بُرگی کے حُصُول کی خاطر غور و فکر کیا یا خواہشات کو صرف اس لئے چھوڑا کہ مال کی بچت ہو یا صحت اچھی رہے تو اب یہ کام رضائے الہی کے لئے نہ ہوں گے ﴿۳﴾ بعض کام وہ ہیں جو بظاہر نفس کے لئے ہوں مگر حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے کئے گئے ہوں جیسے غذا کھانا، نکاح کرنا وغیرہ۔ (ایضاً ص ۲۷۳)

تاج شاہی اس کے آگے بیچ ہے

مصطفیٰ کی جس کو اُلفت مل گئی (وسائل بخشش ص ۲۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا دار کی تعریف جب بندہ آخرت کی بہتری کی غرض سے دنیا میں سے کچھ لے گا تو اُسے دنیا دار نہیں کہیں گے بلکہ اس کے حق میں دنیا آخرت کی کھیتی ہوگی اور اگر ذاتی خواہش اور حُصُولِ لَذت کے طور پر یہ چیزیں حاصل کرتا ہے تو وہ دُنیا دار ہے۔ (ایضاً ص ۲۷۲)

دُنیاوی شِیاء کی لَذتوں کی حیرت انگیز حقیقت دنیا میں حقیقی لَذت کسی شے میں نہیں، البتہ لوگ تکالیف کا خاتمہ کرنے والی چیزوں کو لَذت کا نام دیتے ہیں مثلاً کھانے میں اس لئے لَذت ہے کہ وہ بھوک کی تکلیف کو ختم کرتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب بھوک ختم ہو جائے تو کھانے میں لَذت محسوس نہیں ہوتی۔ اسی طرح پانی اس لئے لذیذ لگتا ہے کہ پیاس کو ختم کرتا ہے، جب پیاس بجھ گئی تو لَذت بھی جاتی رہی۔ حقیقی لَذتیں تو جَنّت میں نصیب ہوں گی کیونکہ اہل جَنّت کو جب کوئی تکلیف ہی نہ ہوگی تو اس سے چھٹکارا دینے والی اشیا کا وُجُو د کہاں سے ہوگا؟ لہذا ان کی لَذات حقیقی ہوں گی مثلاً ان کے کھانے پینے کی لَذتیں اصلی ہوں گی، محض بھوک اور پیاس ختم کرنے کے لئے نہ ہوں گی۔ (الْحَدِیْقَةُ النَّوْبِيَّة ج ۱ ص ۱۹ مَلْخَصاً)



(ابو یعلیٰ)

فَرَمَانَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُرٌ رُودُ پَاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ابلیس کی بیٹی

حضرت سیدنا علیؑ اَصْحَبُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: دنیا ابلیس لعین (یعنی لعنتی شیطان) کی بیٹی ہے اور اس (یعنی دنیا) سے مَحَبَّت کرنے والا ہر شخص اُس کی بیٹی کا خاوند ہے،

ابلیس اپنی بیٹی کی وجہ سے اُس دنیا دار شخص کے پاس آتا جاتا رہتا ہے، لہذا میرے بھائی! اگر تم شیطان سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو اُس کی بیٹی (یعنی دنیا) سے رشتہ قائم نہ کرو۔

(الْحَدِیْقَةُ النَّبِیَّةُ ج ۱ ص ۱۹)

نیلی آنکھوں والی بدصورت بڑھیا

حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رَضِیَ اللہ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں، حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بروز قیامت ایک نیلی آنکھوں والی نہایت بدصورت بڑھیا جس کے دانت آگے کی طرف نکلے

ہوں گے لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگی اور ان سے پوچھا جائے گا: اِس کو جانتے ہو؟ لوگ کہیں گے: ہم اِس کی پہچان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتے ہیں۔ کہا جائے گا: یہ وہی دُنیا ہے جس پر تم فخر کیا کرتے تھے، اِسی کی وجہ سے قَطْعِ رَحْمٰی کرتے یعنی رشتے داریاں کاٹتے تھے، اِسی کے سبب ایک دوسرے سے حسد اور دشمنی کرتے تھے۔ پھر اُس (بڑھیا دُنیا) کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو پکارے گی: اے میرے پڑ و زَد گار! میری پیروی کرنے والے اور میری جماعت کہاں ہے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: اُن کو بھی اس کے ساتھ کر دو۔

(ذُمُّ الدُّنْیَا مع موسوعة الامام ابن ابی الدنیا ج ۵ ص ۷۲ رقم ۱۲۳)

دولتِ دنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے

میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار (وسائل بخشش ص ۳۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

دُنیا میٹھی تر سبز ہے! رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ معظم ہے: دنیا میٹھی تر سبز ہے، جو اس میں حلال طریقے سے مال کماتا ہے اور صحیح حُوق میں خرچ



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

چار چیزوں کے علاوہ دُنیا ملعون ہے

سلطانِ مدینہ، سُرورِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ہوشیار رہو، دنیا لعنتی چیز ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے وہ ملعون ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اُس (چیز) کے جو رب تعالیٰ کے قریب

کردے اور عالم اور طالبِ علم کے۔

(سُنَنِ تِرْمِذِي ج ۴ ص ۱۴۴ حدیث ۲۳۲۹)

مُفَسِّرِ شَہِیْرِ حَکِیْمِ الْأُمَمَاتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:

جو چیز اللہ و رسول سے غافل کر دے وہ دنیا ہے یا جو اللہ و رسول کی ناراضی کا سبب ہو وہ دنیا ہے۔ بال بچوں کی پرورش، غذا، لباس، گھر وغیرہ (شریعت کی نافرمانی سے بچتے ہوئے) حاصل کرنا سنتِ انبیاءِ کرام ہے یہ دنیا نہیں۔ (مرآۃ المناجیح ج ۷ ص ۱۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیا نہایت ذلیل و حقیر ہے اِس کو اہم سمجھ بیٹھنا عقلمندی نہیں کہ یہ تو مَچّہر کے پَر سے بھی بڑھ کر ذلیل ہے۔

دُنیا مچّہر کے پَر سے بھی بڑھ کر ذلیل ہے

دُعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ملفوظات اعلیٰ حضرت“ صَفْحَہ 464 تا 465 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دُنیا کی مذمت کے متعلق فرماتے ہیں: حدیث میں ہے: ”اگر دُنیا کی قَدْر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نزدیک ایک مَچّہر کے پَر کے برابر (بھی) ہوتی تو (پانی کا) ایک گھونٹ (بھی) اِس میں سے کافر کو نہ دیتا۔“ (ترمذی ج ۴ ص ۱۴۴ حدیث ۲۳۲۷)

(دُنیا) ذلیل ہے (اسی لیے) ذیلیلوں کو دی گئی، جب سے اِسے بنایا ہے کبھی اِس کی طرف نظر نہ فرمائی، دُنیا، آسمان و زمین کے درمیان بَچّہ (یعنی فُصّا) میں مُعَلَّق (یعنی لٹکی ہوئی) ہے۔ فریاد و زاری کرتی (یعنی روتی دھوتی) ہے اور کہتی ہے: اے میرے رب! تُو مجھ سے کیوں ناراض ہے؟ مُدّتوں کے بعد ارشاد ہوتا ہے: ”چُپْ خَیْشَہ!“ ﴿پھر فرمایا﴾ سونا چاندی خدا کے دشمن ہیں۔ وہ لوگ جو دُنیا میں سونے چاندی سے مَحَبَّت رکھتے ہیں قیامت کے دن پُکارے جائیں گے کہاں ہیں وہ

دشمن ہیں۔ وہ لوگ جو دُنیا میں سونے چاندی سے مَحَبَّت رکھتے ہیں قیامت کے دن پُکارے جائیں گے کہاں ہیں وہ



فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ كَ پَاسِ مِیْرَاذِ كَرِ ہواوردہ مجھ پر زُور دوشرف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔ (غریب تریب)

لوگ جو خدا کے دشمن سے مَحَبَّت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو اپنے محبوب (یعنی پیارے بندوں) سے ایسا دُور فرماتا ہے جیسے بلا تشبیہ بیمار بچے کو اُس سے مُضِر (یعنی نقصان دہ) چیزوں سے ماں دُور رکھتی ہے۔ (پارہ 15 سُورۃ بَنِیِّ اِسْرَآئِیْل آیت نمبر 11 میں ارشاد ہوتا ہے)

ترجمہ کنز الایمان: اور آدمی بُرائی کی دعا کرتا ہے جیسے بھلائی مانگتا ہے اور آدمی بڑا جلد باز ہے۔

وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ
وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ۝

آدمی اپنے مُنہ سے بُرائی مانگتا ہے جس طرح کہ اپنے لیے بھلائی مانگتا ہے، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) جانتا ہے کہ (جو کچھ وہ مانگ رہا ہے) اس میں کتنا ضرر (یعنی نقصان) ہے (لہذا) یہ (بندہ) دعا مانگتا ہے اور وہ (پُر زور و کارِ عَزَّوَجَلَّ) بندے کو نقصان سے بچانے کیلئے اُس کی مانگی ہوئی شے نہیں دیتا۔

(پھر فرمایا: پارہ 4 سُورۃ اِلْعَمْرُن کی آیت نمبر 196 اور 197 میں) ارشاد ہوتا ہے:

تم کو دھوکے میں نہ ڈال دے کافروں کا اہلے گہلے شہروں میں پھرنا، یہ تھوڑی پونجی ہے پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بُرا ٹھکانہ ہے۔

لَا يَغُرُّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ
مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَا لَهُمْ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ
الْبِهَادُ ۝

(ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۴۶۴ تا ۴۶۵)

یارب! غمِ حبیب میں رونا نصیب ہو

آنسو نہ رائیگاں ہوں غمِ رُوزگار میں (وسائلِ بخشش ص ۴۰۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْخُصْ كِي نَاك خَاك آلود وِجس كے پاس مِیرا ڈَكْر ہوا اور وہ مجھ پر ڈُرو پاك نہ پڑھے۔ (عام)

غیر مسلموں کی خوشحالی عارضی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہرگز اس دُشوار سے کو ذہن میں مت جمائیے کہ ہم مسلمان ہو کر دُنیا کی بہت ساری نعمتوں سے محروم و بے حال ہیں جبکہ غیر مسلم قومیں دُنیوی طور پر نہایت خوشحال و مالا مال ہیں۔ یقین رکھئے کہ مسلمانوں کیلئے جنت کی ابدی یعنی ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں جبکہ غیر مسلموں کیلئے مرنے کے بعد کوئی راحت نہیں اور ان کیلئے آخرت میں بھڑکتی آگ اور جہنم کا دائمی یعنی بیشکی کا عذاب ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صَفَحہ 904 پر پارہ 25 سُورَةُ الرَّحْرِف آیت نمبر 33 تا 35 میں ارشادِ رَبِّ الْعِبَادِ عَزَّوَجَلَّ ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر یہ نہ ہوتا کہ سب لوگ ایک دین پر ہو جائیں! تو ہم ضرور رحمن کے منکروں کے لئے چاندی کی چھتیاں اور سیڑھیاں بناتے جن پر چڑھتے اور ان کے گھروں کے لئے چاندی کے دروازے اور چاندی کے تخت جن پر تکیہ لگاتے اور طرح طرح کی آرائش اور یہ جو کچھ ہے جیتی دنیا ہی کا اسباب ہے اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لئے ہے۔

وَلَوْ لَا اَنْ يَكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً
لَّجَعَلْنَا لِسَانَ يَكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ سَقَفًا
مِّنْ فَضْلَةٍ وَمَعَٰرِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝۳۳
وَلِيُبَيِّنَ لَهُمْ اَبْوَابًا وَسُرًّا عَلَيْهَا يَتَكَبَّرُوْنَ ۝۳۴
وَدُّخْرَفًا ۝۳۵ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ۝۳۶ وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝۳۷

کر مغفرت مری جزی رحمت کے سامنے

میرے گناہ یا خدا ہیں کس شمار میں (وسائل بخشش ص ۴۰۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ

۱۔ یعنی اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا کہ کافروں کو فراموشی عیش میں دیکھ کر سب لوگ کافر ہو جائیں گے۔ (خزائن العرفان)



فَوَافِقُ فَصْلَةٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعَاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

مردہ بکری

مذکورہ آیات کریمہ میں مُتَّقِینَ یعنی ”پرہیزگار لوگوں“ کی وضاحت کرتے ہوئے صدرِ دینہ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہٰی فَرَمَاتے ہیں: ”(پرہیزگار لوگ وہ ہیں) جنہیں دُنیا کی چاہت (یعنی خواہش) نہیں۔“ **ترمذی** کی حدیث میں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا مچھر کے پر کے برابر بھی قدر رکھتی تو کافر کو اُس سے ایک پیاس پانی نہ دیتا۔ (ترمذی ج ۴ ص ۱۴۴ حدیث ۲۳۲۷)

دوسری حدیث میں ہے کہ **سید عالم** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نیاز مندوں کی ایک جماعت کے ساتھ تشریف لے جا رہے تھے، راستے میں ایک مردہ بکری دیکھی، فرمایا: دیکھتے ہو! اس کے مالکوں نے اسے بہت بے قدری سے پھینک دیا! دُنیا کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنی بھی قدر نہیں جتنی بکری والوں کے نزدیک اس مری بکری کی ہو۔ (ایضاً حدیث ۲۳۲۸)

حدیث: سید عالم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے پر کرم فرماتا ہے تو اُسے دُنیا سے ایسا بچاتا ہے جیسا تم اپنے بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔ (ایضاً ص ۴ حدیث ۲۰۴۴) حدیث: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔ (ایضاً ص ۱۴۵ حدیث ۲۳۳۱) [خزائن العرفان ص ۹۰۴]

کیوں کریں نہ رشک اُس پہ یہ جہاں کے تاجدار

ہاتھ جس کے عشق احمد کا خزینہ آگیا (وسائل بخشش ص ۳۱۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا فقیہ ابواللیث سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں: ایک روایت میں آیا ہے کہ گزشتہ زمانے میں ایک مومن اور ایک کافر، مچھلی کا شکار کرنے نکلے، کافر اپنے جھوٹے معبودوں کا نام لے کر خوب مچھلیاں پکڑتا رہا اور مچھلیوں کا ڈھیر لگ گیا۔ مومن اللہ کا نام لیکر جال پھینکتا رہا، لیکن ہاتھ کچھ نہ آیا۔ شام کو صرف ایک مچھلی بھنسی، وہ



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۲۶۹

نیکی کی دعوت کی فضیلت

(۱۱ھ صدی)

فَرْمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ رُؤُودِ شَرِيفٍ يَدْهَوِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَمَّ بِرِزْمَتٍ يَجِيءُكَ۔

بھی تڑپی، اُچھلی اور پھدک کر پانی میں جا پڑی۔ مُؤْمِن پلٹا تو خالی تھا اور کافر ٹوکری بھر کر لوٹا۔ مُؤْمِن پر مأمور (یعنی مقرر کردہ) فرشتہ افسوس کرنے لگا، اللہ تَعَالٰی نے اُس فرشتے کو جنت میں مُؤْمِن کا محل (اور عالیشان مقام) دکھایا تو وہ فرشتہ بے اختیار پکار اٹھا: خدا کی قسم! اِس عظیم الشان محل میں داخلے کے بعد اِس مسلمان مجھیرے کوچھیلوں کے شکار میں ناکامی والی مصیبت کی بالکل ہی پرواہ نہ ہوگی اور فرشتے کو جب اللہ تَعَالٰی نے جہنم میں کافر کا ٹھکانا دکھایا تو وہ بولا: خدا کی قسم! اِس عذاب کے مقام پر جب یہ پہنچے گا تو اسے (ڈھیر ساری مچھلیاں ہاتھ آنے والی) دنیا کی (عارضی) خوشی کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

(تَنْبِيْهُ الْغَافِلِيْنَ ص ۱۳۶)

نافرمان کو پسندیدہ چیزیں!
ملنا خطرے کی گھنٹی ہے!
مِلُّ مِثْطَہِ اِسْلَامِی بھائیو! اِس حکایت سے درس ملا کہ غیر مُسْلِموں کی دُیوی ترقیاں اور دولت کی فُراوانیاں (یعنی مال کی کثرت) قابلِ رشک نہیں، غریب و تنگدست اور دُکھیارے مسلمانوں کی محشر میں عید ہوگی نیک مسلمان کو اپنی خواہش کی اَشیاء نہ ملنے پر دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے کہ بے نمازوں اور گناہوں میں ڈوبے رہنے والوں کی ہر دُنیوی آرزو پوری ہوتی چلی جانا بھلائی کی دلیل نہیں، خطرے کی گھنٹی ہے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا عقیبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نَحْيُ اکرم، نورِ مُجَسِّم، رسولِ مُحتَشَم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِمْرَتِ نشان ہے: جب تم دیکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا میں گناہ گار بندے کو وہ چیزیں دے رہا ہے جو اُسے پسند ہیں تو یہ اُس کی طرف سے ڈھیل ہے۔

(مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد ج ۶ ص ۱۲۲ حدیث ۱۷۳۱۳)

حکومت کی طَلَبِ دل میں، نہ خواہش تاج شاہی کی

نظر میں عاشقوں کے بسِ مدینہ ہی سماتا ہے (وسائلِ بخشش ص ۳۱۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

269

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



فَرَمَانِ مُصَطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو، جب تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارا گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع مغیر)

ہاتھوں ہاتھ نرا کی حکمت

ہاتھوں ہاتھ سزا کی حکمت ﴿۱﴾ **مِثْمَثَہٗ اِسْلَامِی بھائیو! رَبُّ الْاِنَامِ عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں حکمت ہوتی ہے۔**

چاہئے کیوں کہ آفات و بلیات (یعنی بلائیں اور آفتیں)، **كَفَّارَةٌ سَيِّئَاتٍ** (یعنی گناہوں کے کفارے) اور باعِثِ تَرْقٰی دَرَجات ہوتی ہیں۔ چنانچہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، پیکرِ جوِ دو سخاوت، سرِ ایا رحمت وِرافت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے گناہ کی سزا فوری طور پر اُسے دینا ہی میں دے دیتا ہے۔“

(مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد ج ۵ ص ۶۳۰ حدیث ۱۶۸۰۶)

حضرت مولانا روم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَیُّوم فرماتے ہیں:

ہم خدا خواہی و ہم دُنیا ئے دُوں ایں خیال است و مُحال است و جُؤں
(تو خدا کو بھی چاہتا ہے اور ذلیل دُنیا کو بھی۔ تیرا یہ خیال، جُنوں یعنی یا گل پن اور مُحال یعنی ناممکن بات ہے)

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ ذر چاہئے

شاہ کوثر کی میٹھی نظر چاہئے (وسائل بخشش ص ۲۸۹)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سیدنا سلیم بن منصور علیہ رحمۃ اللہ العفو فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد منصور بن عمار علیہ رحمۃ اللہ العفو کو بعد وفات خواب میں دیکھ کر پوچھا:

مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے بتایا: میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے کرم کرنے کے بعد مجھ سے فرمایا: ”اے بد عمل بندھے! معلوم ہے کہ میں نے تجھے کیوں بخش دیا؟“ میں نے عرض کی: نہیں اے میرے معبود عَزَّوَجَلَّ! تو میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: تُو نے ایک اجتماع میں اپنے رَقَّتِ انگیز بیان سے



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

حاضرین کو رُلا دیا تھا اور اُس بیان میں میرا ایک ایسا بندہ بھی تھا جو کبھی بھی میرے خوف سے نہیں رویا تھا مگر تیرا بیان سُن کر وہ بھی رونے لگا۔ تو میں نے اُس بندے کی رگریہ وزاری پر رحم فرما کر اُس کو اور تمام شُرکائے اجتماع کو بخش دیا اسی لیے تیری بھی مغفرت ہوگئی۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۲۸۳) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے**

ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دم ترے خوف سے یا خدا یا الہی
ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یا الہی (وسائل بخشش ص ۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جوروتا ہے اُس کا کاہ ہوتا ہے **مدینۃ**
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس میں کوئی شک نہیں کہ اُن مُبَلِّغین کا درجہ بہت ہی بلند و بالا اور عظیمت والا ہے جو اپنے رِقَّت انگیز سنتوں بھرے بیان سے لوگوں کے دلوں میں رِقَّت پیدا کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ

بیکس پناہ سے نکھڑے ہوئے بندوں کو اپنے پُر سوز بیان کی کشش سے کھینچ کھینچ کر دربارِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں لاتے ہیں۔ یقیناً اخلاص کے ساتھ اچھی اچھی نیتیں کر کے **نیکی کی دعوت** کی دھوئیں مچانے والے سعادت مند اسلامی بھائی دونوں جہانوں میں کامیاب ہیں۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ **خوف خدا عَزَّوَجَلَّ سے جوروتا ہے اُس کا کام ہوتا ہے۔**

خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے رونا نہایت سعادت کی بات ہے بلکہ رونے والے کی بَرَکت سے نہ رونے والوں کا بھی بیڑا پار ہو جاتا ہے لہذا سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے اور ایسے اجتماعات میں مانگی جانے والی رِقَّت انگیز دعا میں حاضر رہنے کی بہت برکتیں ہوتی ہیں نہ جانے کس رونے والے کے صدقے سب حاضرین کی مغفرت کے اسباب ہو جائیں!

تڑپنے بھڑکنے کا دیدے سلیقہ

ترے ڈر سے رونے کا سکھلا طریقہ



فَوَاقِنِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رونے کے فضائل میں رونا ایک عظیم الشان ”نیکی“ ہے، اس لئے حصولِ ثواب کی نیت سے اس نیکی

کی ترغیب پر مبنی نیکی کی دعوت پیش کرتے ہوئے رونے کے فضائل بیان کئے جاتے ہیں۔ کاش! کہیں ہم بھی سنجیدگی اپنانے اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ و عشقِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں آنسو بہانے والے بنیں۔

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں

ذکرِ مَحَبَّتِ عام ہے لیکن سوزِ مَحَبَّتِ عام نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

رونے والوں کے صدقہ ستوں بھرے اجتماعات، سیکھنے سکھانے کے مدنی حلقوں اور اجتماعاتِ ذکر و نعت کی بھی کیا بات ہے! کوشش کر کے از ایذا تا انتہاء ان میں شرکت کرنی چاہئے، نہ جانے کب کسی کا دل چوٹ کھا جائے، اُس پر رقت طاری

ہو اور اخلاصِ قلبی کے ساتھ اُس کی آنکھیں چھلک پڑیں اور اُس کو رحمتِ اپنی آغوش میں لے لے اور اُس مخلص بندے کے **اخلاص** کی برکت سے وہاں موجود ہر مسلمان کی **مغفرت** کر دی جائے۔ اجتماعِ خیر میں رونے والے کی برکت سے اہلِ مغفرت کی کثرت کا اس حدیثِ مبارکہ سے اندازہ لگائیے۔ چنانچہ ایک مرتبہ سُرورِ کونین، رحمتِ دارین، نانائے حکین

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ دیا تو حاضرین میں سے ایک شخص رو پڑا۔ یہ دیکھ کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر آج تمہارے درمیان وہ تمام مؤمن موجود ہوتے جن کے گناہ پہاڑوں کے برابر ہیں تو انہیں اس ایک شخص کے رونے کی وجہ سے بخش دیا جاتا کیونکہ فرشتے بھی اس کے ساتھ رو رہے تھے اور دُعا کر رہے تھے: **اَللّٰهُمَّ شَفِّعِ الْبَکَّائِیْنَ فِیْمَنْ لَّمْ یَبْکِ** یعنی اے



فَرَمَانِ مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

اللہ عَزَّوَجَلَّ! نہ رونے والوں کے حق میں رونے والوں کی شفاعت قبول فرما۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۱ ص ۴۹۴ حدیث ۸۱۰)

حضرت مولانا روم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَبُورِ فرماتے ہیں:۔

ہر گُناہِ آبِ رَوَاں غُنجِ بُود ہر گُناہِ اَشکِ رَوَاں رَحمتِ بُود

(جب آسمان سے بارش برتی ہے تو زمین پر غُنج اور گُل کھلتے ہیں اور جب خوفِ خدا سے کسی کے آنسو جاری ہوتے ہیں تو رحمت کے پھول کھلتے ہیں)

بکھی کے برابر آنسو! فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: جس مُؤْمِن کی آنکھوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے آنسو نکلتے ہیں اگرچہ مکھی کے سر کے برابر ہوں، پھر وہ آنسو اُس

کے چہرے کے ظاہری حصے کو پہنچیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جہنم پر حرام کر دیتا ہے۔ (ایضاً ص ۴۹۱ حدیث ۸۰۲)

قلب مضطر چشم تر سوزِ جگر سینہ پیاں

طالبِ آہ و فغاں جانِ جہاں! عطار ہے (وسائلِ بخشش ص ۲۲۲)

ایک میل تک سینے حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیْنَ نقل فرماتے ہیں: حضرت سیدنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام تکی گڑ گڑا ہٹ کی آواز سنائی دیتی! جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب اس قدر گریہ و زاری فرماتے (یعنی روتے) کہ ایک میل کے فاصلے سے ان کے سینے میں ہونے والی گڑ گڑا ہٹ کی آواز سنائی دیتی۔

(احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۲۴)

جی چاہتا ہے پھوٹ کے روؤں تڑے ڈر سے

اللہ! مگر دل سے قساوت نہیں جاتی

سُبحَنَ اللہ! جس کا مرتبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں جتنا بڑا ہوتا ہے وہ اُسی قدر زیادہ خوفِ خدا کا حامل ہوتا ہے جیسا کہ ابھی آپ نے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے گریہ وزاری کا حال سنا۔

آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم الشان رُتبے کی بھی کیا بات ہے! جی ہاں، ہمارے مکی مدنی آقا میٹھے میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد ساری مخلوقات میں آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہی افضل ہیں! چنانچہ فقیر ملت حضرت علامہ مولانا مفتی جلال الدین امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی اپنی سُوال جواب پر مبنی کتاب ”اسلامی تعلیم“ صَفَحہ 194 تا 195 پر فرماتے ہیں: ”حُضُور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بڑے مرتبے والے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ پھر حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، پھر حضرت سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اور (پھر) حضرت سیدنا نوح نَجی اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، ان حضرات کو مُرسلین اَوَّلُ العزم کہا جاتا ہے۔“

(اسلامی تعلیم ص ۱۹۵ بتغییر)

شجر و خجڑ بھی رونے لگتے | دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 160 صفحات پر مشتمل کتاب، ”خوفِ خدا“ صَفَحہ 45 پر ہے: حضرت سیدنا یحییٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو (خوفِ خدا سے) اِس قدر روتے کہ دَرَخت اور مٹی کے ڈھیلے بھی ساتھ رونے لگتے حتیٰ کہ آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدِ محترم حضرت سیدنا زکریا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بھی دیکھ کر رونے لگتے یہاں تک کہ بے ہوش ہو جاتے۔ مسلسل بہنے والے آنسوؤں کے سبب حضرت سیدنا یحییٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے رُخسارِ مبارک (یعنی بائِرِ کت گالوں) پر زخم ہو گئے تھے۔ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاکیزہ رُخساروں پر پشیمینے (یعنی اُون) کی پٹیاں چسپاں دیتی تھیں۔ جب بھی آپ



فَوَافِقُ صَلَافِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

عَلَى نَبِينَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رونا شروع کر دیتے، جس کے نتیجے میں وہ اُونی پٹیاں بھیگ جاتیں۔ والدہ محترمہ (رُحمت - رَمہ) رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہا انہیں خشک کرنے کے لئے جب نچوڑتیں اور آپ عَلَی نَبِینَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام اپنی آنکھوں سے نکلنے والے پانی کو اپنی ماں کے بازو پر گرتا ہوا دیکھتے تو بارگاہِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں اس طرح عرض کرتے: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ میرے آنسو ہیں، یہ میری ماں ہے اور میں تیرا بندہ ہوں جبکہ تُو اَرْحَمُ الرَّاحِمِین یعنی سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔“

شرابِ مَحَبَّت کچھ ایسی پلا دے

کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یا الہی (وسائلِ بخشش ص ۸۱)

نبی ابنِ نبی حضرت سَیِّدُ نَا یَحْیٰ عَلَی نَبِینَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام ایک مرتبہ کہیں کھو گئے۔ آپ عَلَی نَبِینَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے والدِ محترم حضرت سَیِّدُ نَا زَکَرِیَّا عَلَی نَبِینَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام تین دن تک تلاشتے رہے، آخر کار ایک مقام پر اس حال میں نظر آئے کہ ایک گھدی ہوئی قَبْرِ میں کھڑے رو رہے ہیں۔ فرمایا: اے میرے لال! میں تین دن سے ڈھونڈ رہا ہوں اور تم یہاں قبر میں کھڑے آنسو بہا رہے ہو؟ عرض کی: بابا جان! کیا آپ عَلَی نَبِینَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ جَنَّت اور دوزخ کے درمیان ایک گھاٹی ہے جسے وہی طے کر سکتا ہے جو بھُت رونے والا ہو، تو آپ عَلَی نَبِینَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میرے بیٹے! رُو (رو - او) اور یہ فرما کر خود بھی ان کے ساتھ مل کر رونے لگے۔

(شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۱ ص ۹۳ حدیث ۸۰۹)

سرفراز اور سُرخرو مولیٰ

مجھ کو تو روزِ آخرت فرما (وسائلِ بخشش ص ۱۱۳)



فَوَاقِنِ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

آنسو کے قطرے سے ایک فرشتے کی پیدائش

سلطانِ انبیائے کرام، شاہِ خیرِ الانام صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کے پہلو اُس (عَزَّوَجَلَّ) کے خوف سے لرزتے رہتے ہیں، اُن کی آنکھ سے گرنے والے ہر

آنسو کے قطرے سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے، جو کھڑے ہو کر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کرنا شروع کر دیتا ہے۔

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۱ ص ۵۲۱ حدیث ۹۱۴)

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ

میں تھرتھر رہوں کانپتا یا الہی (وسائلِ بخشش ص ۷۸)

رحمتِ عالمیان، سردارِ دو جہان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”خوفِ خدا سے رونے والا ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا حتیٰ کہ دودھ تھن میں واپس آجائے۔“ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۱ ص ۴۹۰ حدیث ۸۰۰) مُفسِّر شہیر حَکیم الْأُمْت

رونے والا ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا

حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جیسے دوہے ہوئے دودھ کا تھن میں واپس ہونا ناممکن ہے ایسے ہی اس شخص کا دوزخ میں جانا ناممکن ہے۔ جیسے رب تعالیٰ فرماتا ہے:

حَتَّىٰ يَدِجَ الْجَبَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۖ (پ ۱۸ الاعراف ۴۰) ترجمہ کنز الایمان: جب تک سوئی کے ناکے اونٹ نہ داخل ہو۔

خوفِ خدا میں رونے کے بڑے فضائل ہیں اللہ تعالیٰ نصیب فرمادے۔ (مراجعة ص ۴۳۶)

قلب مضطر کی لاج رکھ مولیٰ

یہ صدا میری چشمِ نم کی ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۲۰)



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہا کی۔ (عبدالرزاق)

خوفِ خدا سے رونے والا بخش دیا جائے گا

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالک و مختار شہنشاہ ابرار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ خوشگوار ہے: جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے روئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بخشش فرما

(ابن عدی ج ۵ ص ۳۹۶)

دے گا۔

سَوِّشِ سَیْنِ وَ جگر دے دے

آرزو مجھ کو چشمِ نم کی ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۲۵)

اگر آپ نجات چاہتے ہیں تو۔۔۔

حضرت سیدنا عقیبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! نجات کیا ہے؟ فرمایا: ﴿1﴾ اپنی زبان کو روک رکھو (یعنی اپنی زبان وہاں کھولو جہاں فائدہ ہو، نقصان نہ ہو) اور ﴿2﴾ تمہارا گھر تمہیں کفایت

کرے (یعنی بلا ضرورت گھر سے نہ نکلو) اور ﴿3﴾ گناہوں پر زور نہ اختیار کرو۔ (سُنَنِ تِرْمِذِي ج ۴ ص ۱۸۲ حدیث ۲۴۱۴)

لَاقِ نَارَ ہِیْں مَرے اعمال

النجا یا خدا کرم کی ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۲۵)

موسلا دھار بارش شروع ہو گئی

خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ میں رونا مقدر والوں کا حصہ ہے، رونے کی سعادت پانے کے لئے رونے والوں کی صحبت نہایت مفید ہوتی ہے۔ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول میں آپ کو بکثرت رونے والے ملیں گے۔ آپ بھی عاشقانِ رسول کی صحبت اختیار کیجئے ان کے ساتھ مدنی قافلوں کے مسافر بنئے، اگر رونا نہیں آتا تھا تو آپ کو بھی اِنْ شَاءَ اللہ رونا آجائے گا۔ آپ کی ترغیب کیلئے ایک **مدنی بہار** پیش کی



فَوَمانُ فَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو مجھ پر رُوڑ جمعہ رُوڑ و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی خفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

جاتی ہے چنانچہ سُنّوں کی تربیت کا ایک مَدَنی قافلہ 12 دن کے لئے بابُ الاسلام سندھ کے ضلع ”تھر پارکر“ کے ایک گاؤں اسماعیل کی ڈھانی پہنچا۔ یہ علاقہ کئی سالوں سے برسات کی بَرَکات سے محروم تھا، اور اِس سبب سے لوگ بہت پریشان تھے۔ نماز کے بعد لوگوں نے مَدَنی قافلے والوں سے بارش کی دُعا کے لئے کہا، عاشقانِ رسول نے ہاتھ اٹھا دیئے، سارے نمازی بھی دُعا میں شامل تھے، ابھی دُعا جاری تھی کہ ایک دم کالے کالے باؤل اُمند آئے، رحمت کی گھنگھور گھٹا چھا گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے موسلا دھار بارش شروع ہو گئی جب کہ کچھ دیر قبل مَطْلَعِ بالکل صاف تھا اور سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ سارے گاؤں میں مَدَنی قافلے کی اِس بَرَکت کی دھوم مچ گئی۔ وہاں کے علماء و ائمہ کرام نے اِس برسنے والی بارش کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلے والے عاشقانِ رسول کی دعا کا ثمر (یعنی نتیجہ) قرار دیا۔

خوب ہوں بارشیں، دور ہوں خارِشیں قُط کے دن ٹلیں، قافلے میں چلو

بر سے برسات جب، باغ و گلزار سب لہلہانے لگیں، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

برسات کے پانی سے بیماریوں کا علاج
سُبْحَنَ اللہ! مَدَنی قافلے کی بھی کیا خوب بَرَکتیں ہیں! واقعی بارش بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے، قرآنِ پاک پارہ 26 سُورَةُ قِ آیت 9 میں بارش کو ”مَاءٌ مُّبْرَکًا“ ترجمہ کنز الایمان: ”برکت والا پانی“ کہا گیا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 40 صفحات پر مشتمل کتاب، ”راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ

میں خرچ کرنے کے فضائل“ صَفَحہ 30 پر ہے: حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص شفا چاہے تو قرآنِ عظیم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور بارش کے پانی سے دھوئے اور اپنی عورت سے اُس



(ابو یعلیٰ)

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ: بَجْهِ رُؤُوسِ يَاسٍ كَثُرَتْ كُرُوبُهُ شَكَّ يَتَبَاهَرُ لَهَا طَهَارَتُهَا.

کے مہر میں سے ایک درہم اُس کی خوشی سے لے اس کا شہد خرید کر پئے کہ بیشک شفا ہے۔

(الْمَوَاهِبُ اللَّذِيَّةُ ج ۳ ص ۴۸، فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۱۵۵)

ایک طبیب کا کہنا ہے: میں نے کئی مریضوں کو مختلف امراض میں شہد اور بارش کا پانی دیا ہے اسے دیگر نسخوں

سے بڑھ کر نفع بخش پایا ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَى مُحَمَّدٍ

خوفِ خدا سے رونا سنت ہے

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

أَفَيْنَ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْجِبُونَ ﴿۵۹﴾ ترجمہ کنز الایمان: تو کیا اس بات سے تم تعجب

وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ ﴿۶۰﴾ کرتے ہو، اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔ (پ ۲۷، النجم ۶۰، ۵۹)

تو اصحاب صُفِّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس قدر روتے کہ ان کے مبارک رخسار (یعنی پاکیزہ گال) آنسوؤں سے تر ہو گئے۔ انہیں روتا دیکھ کر رحمتِ عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی رونے لگے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے

بہتے ہوئے آنسو دیکھ کر وہ صاحبان اور بھی زیادہ رونے لگے۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص

جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے روتا ہو۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۱ ص ۴۸۹ حدیث ۷۹۸)

اللہ! کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا؟

رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں (حدائق بخشش شریف)

شرح کلام رضا: اس شعر میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن

خدائے غفار کے دربارِ گہر بار میں عرض گزار ہیں: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا جہنم کی آگ غلامانِ مصطفیٰ کے حق میں اب بھی



سرد نہ ہوگی! میرے پیارے پیارے پڑوڑ گار! تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اپنی اُمّت کی بخشش کیلئے دعائیں کرتے ہوئے اتاروئے ہیں اتاروئے ہیں گویا رو کر دریا بہا دیئے ہیں۔

خدائے غفار بخش دے اب تو لاج محبوب رکھ ہی لے اب

ہمارا غمخوار فکرِ اُمّت میں دیکھ آنسو بہا رہا ہے (وسائلِ بخشش ص ۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

روز جیسی صورت بنالے! امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”جو شخص رو سکتا ہو تو روئے اور اگر رو نہ آتا ہو تو روئے جیسی صورت بنالے۔“ (إحیاء العلوم ج ۴)

ص ۲۰۱) **بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** یقیناً اچھوں کی نقل بھی اچھی ہوتی ہے: **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 318 صفحات پر مشتمل کتاب، **”فضائلِ دعا“** صفحہ 81 پر دُعا کی قبولیت کے آداب میں ادب نمبر ۳۳ ہے: (دعا کے دوران) ”آنسو ٹپکنے میں کوشش کرے اگرچہ ایک ہی قطرہ ہو کہ دلیلِ اجابت (یعنی قبولیت کی دلیل) ہے۔ رونا نہ آئے تو رونے کا سامنہ بنائے کہ نیکوں کی صورت بھی نیک (یعنی اچھی) ہے۔“ دعا کے بیان کردہ ادب کی شرح میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یہ (رونی) صورت بنانا بِرَبِّتِ تَشَبُّہ (یعنی رونے والوں کی تقلید) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خُصُور (یعنی بارگاہِ الہی میں) ہے نہ کہ اوروں کے دکھانے کو کہ وہ (یعنی لوگوں کو دکھانے کیلئے کرنا) ریا ہے اور حرام، یہ نکتہ یاد رہے۔

ندامت سے گناہوں کا ازالہ کچھ تو ہو جاتا

مجھے رونا بھی تو آتا نہیں ہائے ندامت سے (وسائلِ بخشش ص ۲۳۸)



فَرَمَانُ مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

اپٹھوں کی تقالی کے ضمن میں ”معدنِ اخلاق“ حصہ اول صفحہ 54 پر دی ہوئی ایک دلچسپ حکایت کچھ تبدیلی کے ساتھ عرض کرتا ہوں:

ایک مسخرے نے مرتے وقت اپنے دوست کو وصیت کی کہ جب مجھے دفن کرنے لگو تو میری داڑھی اور سر کے بالوں میں ”آٹا چھڑک دینا“ دوست نے کہا: یار! تم زندگی میں تو مذاق مسخری کرتے رہے ہو اب آخری وقت میں تو اس سے باز رہو! اُس نے کہا: اگر تم واقعی میرے خیر خواہ ہو تو میں جو کہتا ہوں وہ کر دینا۔ دوست ہنس کر راضی ہو گیا اور انتقال کے بعد اُس نے دفن کرتے وقت اُس کی داڑھی اور سر کے بالوں پر آٹا چھڑک دیا۔ چند روز بعد اپنے مرحوم دوست کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ مرحوم بولا: مجھ سے سوال ہوا، تم نے آٹا چھڑکنے کی وصیت کیوں کی تھی؟ میں نے عرض کی: یا اللہ میں نے تیرے محبوب مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد سنا تھا: إِنَّ اللَّهَ يَسْتَحْيِي عَنْ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ^۱ (یعنی بلاشبہ اللہ تعالیٰ مسلمان کے بڑھاپے سے حیا فرماتا ہے) بوڑھا ہونا میرے اختیار میں نہ تھا اس لئے سوچا کہ لاؤ ”بڑھاپے کی صورت“ ہی بنا لوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جاؤ! میں نے تجھے بخش دیا۔

رحمت حق بہا، نہ مے بُوید

رحمت حق بہانہ مے بُوید

(اللہ کی رحمت قیمت نہیں مانگتی۔ اللہ کی رحمت بہانہ چاہتی ہے)

آج کل عُمومًا سن رسیدہ اسلامی بھائی سفید بالوں سے کتراتے ہیں حالانکہ مسلمان ہونے کی حالت میں بڑھاپے کی وجہ سے سفید بال آنا بڑی سعادت کی بات ہے چنانچہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سَفِيْدُ بَالٍ قِيَامَتٍ
مِیْن نُوْرٍ هُوْنَ گے

مدینہ

۱ (الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ ج ۴ ص ۸۲ حدیث ۵۲۸۶)



فَمَنْ مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (ترغیب و ترہیب)

ہے: سفید بالوں کو نہ اُکھاڑو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہونگے۔ جس کا ایک بال سفید ہوا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک نیکی لکھے گا اور اس کا ایک گناہ معاف فرمائے گا اور اُس کا ایک ذرہ بلند فرمائے گا۔
(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۸۶ حدیث ۶)

آنسو پونچھنے کی فضیلت
امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کسی کو خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے رونا آئے تو وہ آنسوؤں کو کپڑے سے صاف نہ کرے بلکہ رخساروں پر بہ جانے دے کہ وہ اسی حالت میں رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔“
(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۱ ص ۴۹۳ حدیث ۸۰۸)

روتا ہوا میں آؤں داغ جگر دکھاؤں

افسانہ بھی سناؤں میں اپنی نیکی کا (وسائل بخشش ص ۱۹۴)

گھر میں چھپ کر رونا اچھا ہے
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں بہنے والے آنسو بے شک نہیں پونچھنے چاہئیں مگر دوسروں کی موجودگی میں روتے ہوئے یہ غور کر لینا ضروری ہے کہ نہ پونچھنے سے مقصود

کہیں یہ تو نہیں کہ لوگ میرے آنسو دیکھ لیں تاکہ مجھ سے متاثر ہوں کہ واہ! واہ! بہت نیک آدمی یا بڑا عاشقِ رسول ہے! اگر معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسا ہے تو یہ ریا کاری ہے اب آنسو نہ پونچھنے کی فضیلت کیسی! اَللّٰہُمَّ جَنِّمْنَا کی حق داری ہے۔ جس کو سب کے سامنے رونے میں ”ریا کاری“ کا اندیشہ ہوا سے چاہئے کہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 74 صفحات پر مشتمل کتاب، ”**اخلاقِ صالحین**“ صَفْحہ 30 پر دی ہوئی اس حکایت کو پیش نظر رکھ چنانچہ

حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ سجدے میں رو رہا ہے، فرمایا: **نَعَمْ هَذَا لَوْ كَانَ فِي**

بَيْتِكَ حَيْثُ لَا يَرَاكَ النَّاسُ۔ یعنی یہ (رونا) اچھا کام ہے اگر گھر میں ہوتا، جہاں لوگ نہ دیکھتے۔ (تَنْبِيْہُ الْمُفْتَزِّيْنَ ص ۳۲)

میرے چہرے پر کفن ڈھک دیجئے ساتھیو رسوا مجھے مت کیجئے

بڑھتے جاتے ہیں گنہ عطار آہ! کچھ تو اظہارِ ندامت کیجئے (وسائل بخشش ص ۲۱۹)



فَوَمانِ فَصَلَّى اللّٰهَ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر رُودِ پاک نہ پڑھے۔ (عام)

آنسوؤں کو داڑھی سے صاف کرتے
حضرت سیدنا محمد بن منکدر (مُن۔ ک۔ در) عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَادِر جب روتے تو اپنے چہرے اور داڑھی پر آنسو لیتے اور فرماتے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آگ اُس جگہ کو نہ جھوئے گی جہاں خوفِ دینہ

خدا سے نکلنے والے آنسو لگے ہوں۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۰۱) اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔
امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یا خدا بہرِ رضا عطار کو وہ آنکھ دے

ہو غم محبوب میں آنسو بہانا جس کا کام (وسائل بخشش ص ۱۵۴)

رونا نہ آئے تو بکوشش روئیں
حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ”رویا کرو! اگر رونا نہ آئے تو رونا کی کوشش کرو، اُس ذات

کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کسی کو علم ہوتا تو وہ اس قدر چیختا کہ اُس کی آواز پھٹ جاتی اور اس طرح نماز پڑھتا کہ اُس کی پیٹھ ٹوٹ جاتی۔“ (الزہد لابن المبارک ص ۳۵۶ رقم ۱۰۰۷) یہ نقل کرنے کے

بعد حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِی احیاء العلوم جلد ۴ صفحہ ۲۳۰ پر فرماتے ہیں: گویا اُنہوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس حدیث مبارک کی طرف اشارہ کیا جس میں آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم وہ بات جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔“

(بخاری ج ۴ ص ۲۴۳ حدیث ۶۴۸۵)

سوزِ عشق میں جلتا ہی رہوں میں ہر دم

آنکھ سے غم میں ترے خون برستا دیکھوں (وسائل بخشش ص ۱۲۱)



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمِي لَمْ يَخْلُصْ بِرُؤُوسِ نَحْوِي وَدُودِي وَبِأُكْثَرِ مَا أَكَلْتُ مِنْ لَبَنٍ وَأَنْسُونِ (کنز العمال)

اللہ عزوجل ایک قطرہ آنسو سے آگ کے کئی سمندر بجھا دے گا مدینہ

حضرت سیدنا ابوسلیمان دارانی قُدس سرہ النورانی فرماتے ہیں: (خوفِ خدا عزوجل کے باعث) جو آنکھیں دُبڈُ بانیں گی (یعنی آنسوؤں سے بھر جائیں گی)، اُس چہرے پر قیامت کے دن سیاہی اور ذلت

نہیں چڑھے گی اور اگر ان دُبڈُ بانے والی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ اُن آنسوؤں کے پہلے قطرے کے ساتھ ہی آگ کے کئی سمندر بجھا دیگا اور جس قوم میں سے کوئی شخص (خوفِ خدا عزوجل سے) روتا ہے، اُس قوم پر رحم کیا جاتا ہے۔

آگ دوزخ کی جلا ہی نہیں سکتی ان کو

عشق کی آگ میں دل جن کے جلا کرتے ہیں (وسائل بخشش ص ۱۴۳)

ایک ہزار دینار صدقہ کرنے سے بہتر ایک قطرہ آشک مدینہ

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کے خوف سے آنسو کا ایک قطرہ بہنا میرے نزدیک ایک ہزار دینار صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔“

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۱ ص ۵۰۲ حدیث ۸۴۲)

دُرِ نایاب بلا شک ہیں وہ ہیرے انمول

اشک آقا کی جو یادوں میں بہا کرتے ہیں (وسائل بخشش ص ۱۴۳)

زمین پر گرنے والے آنسو کے قطرے کی فضیلت مدینہ

حضرت سیدنا کعب الٰہبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: خوفِ خدا عزوجل سے آنسو بہانا مجھے اپنے وزن کے برابر سونا صدقہ کرنے سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے کیوں کہ جو شخص اللہ عزوجل کے ڈر سے روئے اور اُس کے آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی زمین پر گر جائے تو آگ اُس (رونے والے) کو نہ چھوئے گی۔

(ذُرَّةُ النَّاصِحِينَ ص ۲۵۳)



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۲۸۵

نیکی کی دعوت کی فضیلت

(۱۸۹ صری)

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَعْجَ بَرٍّ رُؤُودٍ شَرِيفٍ يَدُوهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَمَّ بِرَزْمَتِ بَيْحِجْكَ -

یارب بچالے تُو مجھے نازِجیم سے

اولاد پہ بھی بلکہ جہنم حرام ہو (وسائل بخشش ص ۱۸۹)

حضرت سیدنا احمد بن ابوالحواری قُدس سرُّہ الثَّورَانِ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں ایک حُور کو دیکھا جس کے چہرے پر نور کی چمک تھی میں نے پوچھا: تمہارے چہرے کی یہ چمک دمک کس وجہ سے ہے؟ وہ بولی: تمہیں وہ رات یاد ہے جس میں تم روئے تھے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا:

خوفِ خدا سے نکلے ہوئے آنسو کا قطرہ حُور نے چہرے پر مل لیا۔

تمہارے آنسو مجھے لا کر دیئے گئے تو میں نے ان کو اپنے چہرے پر مل لیا چنانچہ میرے چہرے کی یہ چمک دمک آپ کے اُسی آنسو کی وجہ سے ہے۔ (رسالہ تفسیر یہ ص ۴۲۲) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے

امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

ایک عبادت گزار کا قول ہے: اگر کوئی شخص گناہ کرے اور ہنسے تو یقیناً جانو کہ اللہ تعالیٰ اُس بے باک کو جہنم میں ڈال دے گا اور وہاں وہ روئے گا اور اگر کوئی شخص طاعت و بندگی بجالائے پھر بھی خوفِ خدا

گناہ کے باوجود خوش رہنا جہنم میں گرا سکتا ہے!

عَزَّوَجَلَّ کے باعث روئے تو بالیقین اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا اور وہ وہاں خوشی سے رہے گا۔

(المنہات علی الاستعداد لیوم المعاد ص ۱۳۴)

عمر بدیوں میں ساری گزاری ہائے پھر بھی نہیں شرمساری

بخش محبوب کا واسطہ ہے، یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے (وسائل بخشش ص ۱۳۴)

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

285

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



فَوَافِقُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

بے باکی سے گناہ کرنا
بہت سخت بات ہے
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یوں تو ہر گناہ بُرا اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے مگر ہنس ہنس کر اور بے باکی (یعنی بے غوفی) کے ساتھ گناہ کرنا یہ بہت زیادہ تباہ کن ہوتا ہے، بے دھڑک گناہ کر ڈالنے والوں کو اللہ

عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غضب سے ڈر جانا چاہئے، خدا کی قسم! جہنم کی گرمی کوئی برداشت نہیں کر سکے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ 10 سُورَةُ التَّوْبَةِ کی آیت نمبر 81 تا 82 میں جہنم کی حالت کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴿٥١﴾

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ جہنم کی آگ سب سے سخت گرم ہے کسی طرح انھیں سمجھ ہوتی تو انہیں چاہئے کہ تھوڑا ہنسیں

اور بہت روئیں۔

تو تھوڑا ہنستے
اور زیادہ روئے
صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ
الہادی مذکورہ آیاتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: دنیا میں خوش ہونا اور ہنسنے
چاہے کتنی ہی دراز مُدّت کے لئے ہو مگر وہ آخرت کے رونے کے مُقابل تھوڑا

ہے کیونکہ دُنیا فانی (یعنی فنا ہونے والی) ہے اور آخرت دائم (یعنی ہمیشہ رہنے والی) ہے اور باقی ہے۔ یعنی آخرت کا رونا دنیا میں ہنسنے اور خبیث عمل (یعنی گناہ) کرنے کا بدلہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے: سید عالم صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ اگر تم جانتے وہ جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور بہت روئے۔ (صحیح بخاری ج ۴ ص ۲۴۳ حدیث ۶۴۸۵)

مرے اشک بہتے رہیں کاش! ہر دم

ترے خوف سے یا خدا یا الہی (وسائلِ بخشش ص ۷۸)



فَوَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

اے ہنس ہنس کر! اے ہنس کر گناہ کرنے والے نادانو! اس سے قبل کہ موت تمہاری غفلت بھری ہنسی کا خاتمہ کر دے سچی توبہ کر لو! خود کو ڈرانے، سنجیدہ بنانے اور جہنم میں روتے ہوئے جانے سے بچانے کیلئے اس روایت پر غور کرو! جس میں سرورِ مدینہ

عالم، نورِ مجسم، شہنشاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے: اے لوگو! رویا کرو اور اگر نہ ہو سکے تو رونے کی کوشش کیا کرو کیونکہ جہنم میں جہنمی روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو ان کے چہروں پر ایسے بہیں گے گویا وہ نالیاں ہیں، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون بہنے لگے گا اور آنکھیں زخمی ہو جائیں گی کہ ان میں اگر کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں۔ (شرح السنۃ للبغوی ج ۷ ص ۵۶۵ حدیث ۴۳۱) مُفسِّر شہیر حکیمُ الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اِس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جیتے جی اپنے گناہوں کے ڈر، رب (عَزَّوَجَلَّ) کے خوف، اُس کی رحمت کے شوق، اُس کے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے عشق میں جتنا ہو سکے رو لو ایسے رونے کا انجام اِنْ شَاءَ اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) خوشی و شادمانی ہے۔

(مرآۃ المناجیح ج ۷ ص ۵۴۵)

مجھ خطا کار پر بھی عطا کر بے حساب بخش دے رب اکبر

مجھ کو دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے (وسائل بخشش ص ۱۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

رِقَّتِ انگیز دعا کی چوٹ نے! کھان سے کھان پہنچا دیا! پانے، غم مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں آنسو بہانے اور اپنا سینہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں رونے کا جذبہ بڑھانے سچی توبہ کی سعادت پانے، غم مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں آنسو بہانے اور اپنا سینہ مدینہ بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے،



فَوَمانُ فَصَلَفَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھتے رہئے، نمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہئے، مَدَنی انعامات کے مطابق زندگی گزاریئے اور اس پر استقامت پانے کیلئے ہر روز ”فکرِ مدینہ“ کر کے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمے دار کو جمع کروادیتے اور اپنے اس مَدَنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے حصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھرا سفر کیجئے۔ آئیے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناؤں: تاندلیا نوالہ (ضلع سردار آباد پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے جب پہلی بار (۱۴۲۷ھ بمطابق 2005ء) میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف پاکستان) میں شرکت کی تو مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا اور اس قدر جذبہ ملا کہ باب المدینہ کراچی آ کر دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ میں درسِ نظامی کے اندر داخلہ لے لیا اور یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دورۂ حدیث کر رہا ہوں۔ میرا ایک دوست پہلے مَدَنی ماحول میں تھا مگر وہ شرابی دوستوں کی صحبت کے سبب خراب ہو گیا اور مَعَاذَ اللّٰہ نماز پڑھنی بھی چھوڑ دی۔ مجھے اس کا ہیئت قَلَق (یعنی ڈکھ) تھا۔ میں جب بھی اپنے گاؤں مُسرِیہ چک، تاندلیا نوالہ جاتا اُس پر انفرادی کوشش کرتا، وہ سُنی ان سُنی کر دیتا، مگر میں نے ہمت نہ ہاری۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے (۱۴۲۷ھ بمطابق 2006ء) میں پھر اُس کو بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف پاکستان) کی دعوت پیش کی۔ اجتماع آیا اور گزر گیا میری اُن سے ملاقات نہ ہو سکی۔ عید کے دن میں نے اپنے گھر میں سے جھانکا تو ایک ہلکی سی داڑھی والے با عمامہ اسلامی بھائی دُور سے ہمارے گھر کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے، میں ان کو پہچان نہ سکا، جب وہ قریب آئے تو میں خوشی سے اُچھل پڑا کیوں کہ یہ تو میرے وہی بچھڑے ہوئے



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

دوست تھے، میں نے دوڑ کر جوشِ مَحَبَّت میں ان کو سینے سے چمٹا لیا۔ اور **مَدَنی ماحول** میں واپسی پر مبارکباد پیش کی۔ جب اِس **مَدَنی انقلاب** کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگے: آپ کی دعوت پر تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ ملتان شریف پاکستان) میں حاضر ہوا تھا، وہاں اختتامی **رقت انگیز دعا** میں میرے دل پر **مَدَنی چوٹ** لگ گئی، دُعا میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب رونا دھونا مچا ہوا تھا، میرے ضمیر نے مجھے جھنجھوڑا کہ دیکھ تو سہی! نیک پرہیزگار عاشقانِ رسول تو گناہوں سے توبہ کرتے ہوئے اپنے پُروردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں گڑگڑا رہے اور آنسو بہا رہے ہیں جبکہ تو تو یقینی طور پر سرتاپا گناہوں میں گھرا ہوا ہے مگر تجھے اِس کا کوئی احساس نہیں! بس بھائی! میرا بھی بند ٹوٹا، میں بھی خوب رویا اور درو کر میں نے اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ کی اور اُسی وقت داڑھی شریف بڑھانے اور عمامہ پاک سجانے کی پکی نیت کر لی۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ انہوں نے پُر جوش انداز میں ”دعوتِ اسلامی“ کے **مَدَنی کاموں** کی دھو میں چانی شروع کر دیں۔ عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی حاضر ہو کر **مَدَنی قافلہ کورس** کرنے کی بھی سعادت حاصل کی اور ترقی کرتے کرتے آٹھ نومہ میں دعوتِ اسلامی کی ذیلی مشاورت کے نگران بن گئے۔

بُری صحبتوں سے کنارہ کشی کر کے اچھوں کے پاس آ کے پامَدَنی ماحول

تَنَزُّل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقی کا باعث بنا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص: ۶۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کلیجہ ہلا دینے والی
ایک سچی داستان
مَدَنیہ
ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! اِس مَدَنی بہار سے ہمیں یہ درس ملا کہ بالخصوص اپنے جاننے پہچاننے والوں کی بد اعمالیوں پر دل جلاتے رہنا اور ان پر انفرادی کوشش کا سلسلہ جاری رکھنا چاہئے کہ نہ جانے کب کسی کا دل چوٹ کھا جائے! نیز یہ بھی درس ملا کہ بُری صحبت سے ہمیشہ بچ کر رہنا چاہئے کہ یہ اچھے بھلے نیک انسان کو بھی شیطان کے

قدموں میں لاپٹختی ہے۔ یہ تو ان اسلامی بھائی کی خوش نصیبی کہ اپنے ہمدرد اسلامی بھائی کی گڑھن اور انفرادی کوشش کے صدقے شراپیوں کی صحتوں سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے، ورنہ بُری صحبت اور بالخصوص شراپیوں اور جواریوں کی سنگت ایسا تباہ کرتی ہے کہ تباہی بھی لرز اٹھتی ہے! جواریوں کی صحبت کے بھیانک انجام کی ایک سچی داستان سناتا ہوں، کلیجہ تھام کر سننے اور بُری صحبت سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے تو بہ کیجئے چنانچہ پنجاب (پاکستان) کے ایک محلے میں ایک عجیب و غریب بدبو محسوس ہونے لگی، علاقے والوں کی خوب جستجو کے بعد کہیں جا کر بدبو کا سراغ ملا، وہ بدبو ایک بندگانہ گھر سے آرہی تھی۔ چنانچہ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ جب پولیس والے لوگوں کی موجودگی میں تالا توڑ کر گھر کے اندر داخل ہوئے تو یہ دیکھ کر سب کے رُونگٹے کھڑے ہو گئے کہ وہاں چار پائی پر ایک جوان آدمی کی لاش پڑی تھی اور اس کے بعض حصے گل سڑ چکے تھے اور ان میں کیڑے رینگ رہے تھے۔ یہ منظر دیکھ کر بچوں سمیت کئی افراد بے ہوش ہو گئے۔ تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ یہ نو جوان محنت مزدوری کرنے کے لئے اس علاقے میں آیا تھا، کرائے کے مکان میں رہائش پذیر تھا اور بعض جواریوں سے اس کی دوستی تھی۔ ایک دن یہ نو جوان اپنے دوستوں سے جو امیں بہت ساری رقم جیت گیا، ہارے ہوئے جواری دوستوں نے ہاری ہوئی رقم لوٹنے کے لئے اس کے گلے میں پھندا کسا اور بجلی کے کرنٹ لگا لگا کر موت کے گھاٹ اتار دیا، پھر اسے بے گور و کفن چھوڑ کر تالا لگا کر فرار ہو گئے۔

اے جواری تُو جوئے سے باز آ ورنہ پھنس جائے گا جس دن تُو مرا

تُو نشے سے باز آ مت پی شراب دو جہاں ہو جائیں گے ورنہ خراب

ہو گیا تجھ سے خدا ناراض اگر

قبر سن لے آگ سے جا بیگی بھر (وسائلِ بخشش ص ۶۶۸، ۶۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فَرَمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

خدا سے نہ ڈرنا سب سے بڑا گناہ دینہ

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما (نیکی کی دعوت دیتے ہوئے گناہوں سے ڈرانے کیلئے) ارشاد فرماتے ہیں: **اے گناہ کرنے والے! تو ”بُرے“** خاتمے سے بے خوف نہ ہو اور جب تُو کوئی گناہ کر لے تو اُس کے بعد اُس سے

بڑا گناہ نہ کر، تیرا دائیں، بائیں جانب کے فرشتوں سے حیا میں کی کرنا اُس گناہ سے بڑا گناہ ہے جو تو نے کیا، اور تیرا گناہ کر لینے پر خوش ہونا اس سے بھی بڑا گناہ ہے حالانکہ تُو نہیں جانتا کہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ** تیرے ساتھ کیا سلوک فرمانے والا ہے، اور تیرا کسی گناہ کے چھوٹنے پر غمگین ہو جانا اس سے بھی بڑا گناہ ہے اور تُو (کس قدر نادان ہے کہ چھپ کر) گناہ (یاد کاری) کرتے ہوئے تیز ہوا سے **دروازے کا پردہ اٹھ جائے** تو ڈر جاتا ہے مگر تیرا دل اس بات سے نہیں ڈرتا کہ **اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے دیکھ رہا ہے۔** تیرا (خدا سے نہ ڈرنے کا) یہ عمل اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔

(ابن عساکر ج ۱۰ ص ۶۰، جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلْسُّيُوطِيِّ ج ۱۵ ص ۱۰۵ حدیث ۱۲۴۶۲)

سلسلہ آہ! گناہوں کا بڑھا جاتا ہے نہ نیا جرم ہر اک آن ہوا جاتا ہے

امتحان کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللہ بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۲۶)

گناہ کے بارے میں نیک اور بد کی اپنی اپنی کیفیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کس قدر عمدہ انداز میں نیکی کی دعوت ارشاد فرمائی ہے! واقعی گناہ پھر گناہ ہے اس سے باز ہی رہنا چاہئے **اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے نیک بندے

اس سے بہت زیادہ ڈرتے ہیں، مگر گناہوں کے عادی لوگ اس کی ذرا بھی پرواہ نہیں کرتے جیسا کہ ”بخاری شریف“ میں **فرمانِ مصطفیٰ** صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہے: ”مومن اپنے گناہوں کو اس انداز سے دیکھ رہا ہوتا ہے گویا کہ وہ کسی پہاڑ تلے بیٹھا ہے اور اسے ڈر ہے کہ کہیں یہ پہاڑ اس کے اوپر نہ آگرے جبکہ فاسق و فاجر کے نزدیک گناہوں کا معاملہ ایسا ہے گویا کوئی مکھی اس کی ناک پر



فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس نے مجھ برس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

بیٹھی اور اس نے ہاتھ کے اشارے سے اُڑادی۔“

(بُخاری ج ۴ ص ۱۹۰ حدیث ۶۳۰۸)

ریچھ بندر کا تماشا
دیکھنا حرام ہے
مدینہ ۳

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نیکی کی دعوت میں گناہ کرنے سے رہ جانے پر غمگین ہونے کے متعلق بھی ذکر ہے، اس ضمن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ملفوظات اعلیٰ حضرت“ صفحہ 286 پر دیئے ہوئے عبرت کے ”مدنی پھول“

ملاحظہ ہوں: چنانچہ میرے آقا علی حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ناجائز بات کا تماشا دیکھنا بھی ناجائز ہے، بندر نچا ناجائز ہے، اس کا تماشا دیکھنا بھی حرام ہے۔ دُرِ مُختار و حاشیہ علامہ طحطاوی میں ان مسائل کی تصریح (یعنی واضح بیان) ہے۔ آج کل لوگ ان (احکام) سے غافل ہیں۔ مُتقی لوگ جن کو شریعت کی احتیاط ہے، ناواقفی سے ریچھ یا بندر کا تماشا یا مرغوں کی پالی (یعنی ترکیب سے کروائی جانے والی مرغوں کی لڑائی) دیکھتے ہیں اور نہیں جانتے کہ اس سے گنہگار ہوتے ہیں۔ حدیث میں ارشاد ہے کہ ”اگر کوئی مجمع خیر (یعنی بھلائی کا اجتماع وغیرہ) کا ہوا و روہ نہ جانے پایا اور خبر ملنے پر اس نے افسوس کیا تو اُتنا ہی ثواب ملے گا جتنا حاضرین کو اور اگر مجمع شر (یعنی بُرائی کا مجمع مثلاً موزیکل پروگرام) ہوا اُس نے اپنے نہ جانے پر افسوس کیا تو جو گناہ اُن حاضرین پر ہوگا وہ اُس پر بھی (ہوگا)۔“

مولیٰ مجھ کو نیک بنادے اپنی اُلفت دل میں بسا دے

بہرِ صفا اور بہرِ مرّوہ یا اللہ مری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش ص ۱۰۷)

لوگوں کے سامنے ”نیک بننے“
والے کی قبر کا احوال



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

مجھے نیند نہ گھیر لیا اور میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک قَبْر پھٹی اور آواز آئی: ”یہ زنجیر پکڑو اور اس کے منہ میں داخل کر کے اس کی پچھلی شرمگاہ سے نکالو۔“ تو وہ مُردہ (گھبرا کر) کہنے لگا: ”یا رَبِّ عَزَّوَجَلَّ! کیا میں قرآن نہیں پڑھا کرتا تھا؟ کیا میں بَيْتُ اللَّهِ کا حج نہیں کرتا تھا؟“ اس طرح یکے بعد دیگرے وہ اپنی نیکیاں گنوانے لگا تو پھر آواز گونج اٹھی: بے شک تُو لوگوں کے سامنے تو یہ اعمال کرتا تھا مگر جب تنہائی میں ہوتا تو نافرمانیوں کے ذریعے مجھ سے اعلانِ جنگ کرتا اور مجھ سے نہیں ڈرتا تھا۔

(الزَّوْجَرُ عَنْ اقْتِرَافِ الْكِبَائِرِ ج ۱ ص ۳۱)

مرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو

(وسائلِ بخشش ص ۷۸)

کر اخلاص ایسا عطا یا الہی

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! لرز اٹھئے! گھبرا کر توبہ کر لیجئے!! یہاں وہ نیک نمازی اور بظاہر سنتوں کے عادی اسلامی بھائی بھی عبرت حاصل کریں جو سب کے سامنے محض دکھاوے کیلئے فرض تو فرض نفل بھی ادا کرتے ہیں مگر تنہائی میں عمل سے غفلت برتتے ہیں، نیک نظر آنے کیلئے عوام میں تو خوب **حُسنِ اخلاق** کے پیکر بننے ہر ایک کو احترام سے جھک کر سلام کرتے اور ”جی جناب“ سے مخاطب ہوتے ہیں مگر گھر میں ”شیرِ بَسر“ کی طرح دھاڑتے، خوب تو ٹکار اور دل آزار گفتگو کرتے بلکہ مار دھاڑتے سے بھی نہیں چوکتے ہیں۔

پھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ

وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے (حدائقِ بخشش شریف)

شرح کلامِ رضا: اس شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِہِ نِیکِی کی دعوت دیتے ہوئے فرماتے ہیں: اے گناہ کرنے والے! تُو نے لوگوں سے تو اپنے گناہ چھپا لئے، مگر یہ بھول گیا کہ جس پر وَرَدِ گارِ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں کی ہیں وہ تیرے ان کارناموں سے واقف ہے۔ آہ! اب محشر میں تیرا کیا ہوگا!

دکھاوے کے اعمال سے توبہ کر لیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے، دعوتِ اسلامی کے



فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُوهٌ بِرُؤُوسِهِمْ وَشَرِيفٌ بِرُءُوسِهِمْ قِيَامَتِ كَدُّ أَسْ كِي خِفَاعَتِ كَرُوكَا (کنز العمال)

اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1012 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جہنم میں لے جانے والے اعمال“

(جلد ۲) صفحہ 866 تا 867 پر ہے: تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان

ہے: ”گناہ پر نادم ہونے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے رحمت کا انتظار کرتا ہے اور گناہ پر اترانے (یعنی نادم نہ ہونے)

والا ناراضی کا انتظار کرتا ہے اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو! یاد رکھو! عنقریب ہر (اچھا یا برا) عمل کرنے والا اپنے عمل کی بنا پر

آگے بڑھے گا اور دُنیا سے جانے سے پہلے اپنے اچھے اور بُرے عمل کا بدلہ دیکھ لے گا اور اعمال کا دار و مدار خاتموں پر ہے

اور دن اور رات دوسو اریاں ہیں لہذا ان کے ذریعے آخرت کی طرف اچھا سفر اختیار کرو اور توبہ میں تاخیر کرنے سے بچو،

کیونکہ موت اچانک آجاتی ہے اور تم میں سے کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حلم (یعنی نرمی) سے ہرگز دھوکے میں نہ رہے، بے شک

آگ تم میں سے ہر ایک کے جوتے کے تسمے (تس۔ے) سے بھی زیادہ قریب ہے۔“ پھر شہنشاہِ مدینہ، قرآنِ قلب و سینہ

صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ (یعنی پارہ 30 سُورَةُ الزَّلَّال ساتویں اور آٹھویں) آیاتِ مبارکہ تلاوت فرمائیں:

فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۖ

ترجمہ کنز الایمان: تو جو ایک ذرہ بھرا بھلائی کرے

وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۖ

اُسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھرا بُرائی کرے اُسے دیکھے گا

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عالیشان

ہے: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ (یعنی گناہ پر) نادم ہونا ہی توبہ ہے۔

(سَنَنِ ابْنِ ماجہ ج ۴ ص ۴۹۲ حدیث ۴۲۰۲)

گناہوں پر ندامت
کا نام توبہ ہے

یعنی شرمندگی و ندامت توبہ کا ایک بہت بڑا رکن ہے جیسا کہ ایک حدیثِ پاک میں ہے:

”حُجُّوْ قَوْفِ عَرْفَ کَانَامَ هِے۔“ (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۴ حدیث ۸۹۰) ندامت میں یہ بھی

ضروری ہے کہ وہ نافرمانی، اُس کی قباحت (یعنی بُرائی) اور آخرت کے خوف کی وجہ سے

ندامت کی
وضاحت



(ابوبکر)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ رُؤُودِ پَاک کی کثرت کروے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ہو محض دُنوی بے عزتی یا گناہ میں مال ضائع ہونے کی وجہ سے نہ ہو۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رُوح پرور ہے: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کے گناہ پر نادم (یعنی شرمندہ) ہونے کو مٹا حفظ فرما کر اس کے توبہ کرنے سے پہلے ہی اسے معاف فرما دیتا ہے۔“

(الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۵ ص ۳۶۰ حدیث ۷۷۲۱)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

سِتّر ہزار کنیزوں کے جُھر مٹ میں چلنے والی حُورِ مدینہ

عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ہستا ہوا داخلِ جَنّت ہوگا۔ جَنّت کی آرزو میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ مَدَنی انعامات کے مطابق عمل کیجئے اور نیکی کی دعوت کی دھو میں مچاتے رہئے۔ نیکی کی دعوت دینے والوں کی بھی کیا خوب شان ہے کہ جَنّت کی عظیم الشان حُور اُس کی منتظر ہے چنانچہ حُجّة الاسلام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِی نقل کرتے ہیں، حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جَنّت میں ایک حُور جسے ”عیناء“ کہا جاتا ہے، جب وہ چلتی ہے تو اُس کی دائیں بائیں طرف 70 ہزار کنیزیں چلتی ہیں، وہ حُور کہتی ہے: نیکی کا حکم دینے والے اور بُرائی سے روکنے والے کہاں ہیں؟ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۳۱۰)

حُورُوں کے مُتعلّق تین فرامینِ مُصطفیٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مرحبا! نیکی کی دعوت دینے والوں کا رُتبہ کتنا بلند و بالا ہے کہ عینا جیسی عظیم الشان حُورِ جَنّت میں اُس کی منتظر ہے! ”حُور“ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کیا خوب مخلوق ہے! اس ضمن میں تین فرامینِ مُصطفیٰ



صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مُلَاخِظَةً فَرَمَیْے: ﴿۱﴾ جتنی عورتوں کے سر کا دوپٹا دُنیا وَمَافِیْہَا (یعنی دنیا اور جو کچھ اس میں ہے) سے بہتر ہے (بخاری ج ۲ ص ۲۵۲ حدیث ۲۷۹۶) ﴿۲﴾ ہر جتنی کو بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں میں سے دو بیویاں ایسی ملیں گی کہ 70 جوڑے پہنے ہوں گی پھر بھی ان لباسوں اور گوشت کے باہر سے ان کی پنڈلیوں کا مغز دکھائی دے گا جیسے سفید شیشے میں سُرخ شراب دکھائی دیتی ہے (الْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ ج ۱۰ ص ۱۶۰ حدیث ۱۰۳۲۱) ﴿۳﴾ ادنیٰ جتنی کے پاس دنیا کی بیویوں کے علاوہ 72 حُوریں ہوں گی۔

مرد کو خور ملے گی جنتی عورت کو کیا ملیگا؟

سوال: جنتی مرد کو حور ملے گی، جنتی عورت کیلئے کیا ترکیب ہوگی؟

جواب: جو میاں بیوی جنت میں جائیں گے وہ وہاں بھی اکٹھے رہیں گے اور جس عورت کا شوہر معاذ اللہ چھٹم میں جائے گا اُس کا کسی جنتی مرد کے ساتھ نکاح کر دیا جائیگا۔

کَمَسَن بَجِے کا جَنّت میں نکاح

سوال: کم سن بچہ جنت میں جائے گا تو کیا اُس کا بھی نکاح ہوگا؟

جواب: جی ہاں۔ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کم سن بچہ حشر میں دنیاوی عمر اور حسامت پر اٹھایا جائے گا پھر جنت میں داخلے کے وقت اس کی حسامت بڑھادی جائے گی اور وہ بالغ کی طرح داخل جنت ہوگا اور دنیاوی عورتوں اور خوروں کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جائے گا۔

(فتاویٰ حدیثیہ ص ۲۴۵)

کنوارے فوت ہونے والوں کا نکاح

سوال: جو مسلمان مرد و عورت گنوارین میں رخصت ہوئے ہوں کیا ان کے بھی نکاح کی کوئی صورت ہوگی؟



فَرَمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

جواب: جن مردوں یا عورتوں کا ساری زندگی نکاح نہیں ہوتا ان کا بھی جنت میں ایک دوسرے سے نکاح کر دیا جائے گا۔

جنتی عورتیں افضل یا خوریں؟

سوال: دنیا کی جنتی عورتیں افضل ہیں یا خوریں؟

جواب: دنیا کی جنتی عورتیں خوروں سے افضل ہیں۔ چنانچہ ”طبرانی“ کی ایک طویل حدیث پاک میں یہ بھی ہے: اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ

حضرت سیدتنا اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! دُنیا کی

عورتیں افضل ہیں یا بڑی آنکھوں والی جنتی خوریں؟“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”دُنیا

کی عورتیں بڑی آنکھوں والی جنتی خوروں سے افضل ہیں۔“ ام المؤمنین نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کس وجہ سے؟ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”یہ ان کے نماز اور روزے اور اللہ

عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے کی وجہ سے ہے۔“ (الْمُعْجَمُ الْکَبِیْرُ لِلطَّبْرَانِی ج ۲۳ ص ۳۶۷ حدیث ۸۷۰) ایک اور حدیث

پاک میں ہے: دنیا کی جنتی عورتیں خوروں سے ۷۰ ہزار درجے افضل ہیں۔ (التذکرۃ للقرطبی ص ۴۵۸) جلیل

القدر تابعی حضرت سیدنا حبان بن ابی جبلہ رَضَیَ اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دنیا کی وہ عورتیں جو جنت میں

جائیں گی اپنے نیک کاموں کی وجہ سے جنت کی خوروں سے افضل ہوں گی۔ (تفسیر قرطبی ج ۱۶ ص ۱۱۳)

کئی شوہروں والی جنت میں کس کے ساتھ ہو گی؟

سوال: اگلے شوہر کی فوتگی یا طلاق وغیرہ کی صورت میں جس عورت نے ایک سے زیادہ شادیاں کی ہوں وہ جنت میں

کون سے شوہر کے ساتھ رہے گی؟

جواب: اگر کوئی عورت یکے بعد دیگرے ایک سے زیادہ مردوں کے نکاح میں آئی تو ایک قول کے مطابق جس کے



فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زود و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (غریب و تریب)

نکاح میں سب سے آخر میں تھی جنت میں اُسی کے ساتھ ہوگی۔ جیسا کہ حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ روح پرور ہے: ”عورت جنت میں اپنے اس شوہر کے نکاح میں دی جائے گی جو دنیا میں اس کا سب سے آخری شوہر تھا۔“ (مسند الشامیین للطبرانی ج ۲ ص ۳۵۹ حدیث ۱۴۹۶) دوسرا قول یہ ہے جس کا اخلاق زیادہ اچھا ہوگا اسے ملے گی جیسا کہ اُم المؤمنین حضرت سیدتنا اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! بعض عورتیں دنیا میں دو، تین یا چار شوہروں سے (یکے بعد دیگرے) شادی کرتی ہیں، پھر مرنے کے بعد وہ جنت میں اکٹھے ہوں تو وہ عورت کس شوہر کے لیے ہوگی؟ ارشاد فرمایا: اُسے اختیار دیا جائے گا اور جس خاوند کا اخلاق دنیا میں سب سے اچھا ہوگا وہ اُس کو اختیار کرے گی، وہ کہے گی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میرے اس خاوند کا اخلاق سب سے اچھا تھا لہذا اس کے ساتھ میرا نکاح فرمادے۔ (الْمُعْجَمُ الْکَبِيرُ ج ۲۳ ص ۳۶۷ حدیث ۸۷۰) ان دونوں احادیث و اقوال میں کوئی تعارض (یعنی ٹکراؤ) نہیں۔ جیسا کہ حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل مَکِی شَافِعِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْمِ فرماتے ہیں: جس عورت نے یکے بعد دیگرے کئی نکاح کیے ہوں تو ایک صورت یہ ہے کہ ہر شوہر نے اُس کو طلاق دے دی ہو اور جب وہ فوت ہوئی تو کسی کے نکاح میں نہ تھی تو صرف اسی حالت میں اس کو اختیار دیا جائے گا اور جس خاوند کا اخلاق دنیا میں سب سے اچھا ہوگا اُسے ملے گی۔ جیسا کہ حضرت سیدتنا اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں مذکور ہے۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ اس نے مُتَعَدِّد نکاح کیے ہوں اور آخری خاوند نے اس کو طلاق نہ دی ہو اور وہ اس کے نکاح میں فوت ہوئی اس صورت میں وہ جنت میں آخری خاوند کے نکاح میں ہوگی جیسا کہ حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے۔

(مُلَخَّصُ اَزْ فُتَاوٰی حَدِیْثِیْہِ ص ۷۱، ۷۰)



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَسْخَصَ كِي نَاك خَاك آ لَوْدُو حَسْ كَ پَاس مِيرَاڈُ كَر هَوَا وَرُو هُ مَجْهُ پَرُورُو پَاك نَه پڑ هُے۔ (حَاك)

اخلاق ہوں اچھے برا کردار ہو سٹھرا

محبوب کا صدقہ تو مجھے نیک بنا دے (وسائل بخشش ص ۱۰۳)

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

لگوں کو نفع پہنچانا حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سلطانِ مکہ مکرمہ، تاجدارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ منفعت نشان ہے: مُؤْمِن سے اُلفت کی جاتی ہے اور اُس (شخص) میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ کسی سے اُلفت (یعنی مَحَبَّت) رکھے نہ اُس سے اُلفت کی جائے اور لوگوں میں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔ (شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۶ ص ۱۱۷ حدیث ۷۶۵۸)

ڈاکوؤں نے ساری بس لوٹ لی مگر مجھے چھوڑ دیا میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بندوں سے لوگ مَحَبَّت کرتے ہیں یہاں تک کہ بسا اوقات ڈاکو بھی نیک بندوں کا احترام کرتے ہوئے انہیں لوٹنے سے باز رہتے ہیں چنانچہ واڑھی، زلفوں سے مُزَّیْن سٹٹوں بھرے لباس میں

لبوسِ باعما مہ رہنے والے ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی جو کہ ”مَدَنی انعامات“ کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر اس کے ذمے دار بھی ہیں۔ ان کا کچھ اس طرح بیان ہے کہ ایک بار میں جیب میں کافی رقم لئے حیدر آباد (باب الاسلام سندھ پاکستان) سے بابُ المدینہ کراچی آنے کیلئے بس میں سوار ہوا۔ بس ابھی بمشکل آدھا گھنٹہ چلی ہو گی کہ اچانک مختلف نشستوں سے چار پانچ افراد ایک دم اسلحہ (آس۔ ل۔ ح) تان کر کھڑے ہو گئے۔ ان میں جو سب سے قد آور تھا اُس نے لپک کر ڈرائیور کو ایک زوردار طمانچہ جودیا اور اسے دھکیل کر ڈرائیونگ سیٹ پر قابض ہو گیا، بس ایک کچے راستے میں اُتار دی گئی، اب ڈاکوؤں نے چلتی بس میں ہر ایک کی جامہ تلاشی لینی اور لوٹنا شروع کر دیا۔ بس میں شدید خوف و ہراس تھا،



فَرَمَانِ مُصَلِّی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

ڈاکوؤں سے حفاظت کا راز

ان اسلامی بھائی کا مزید بیان ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ پہلے ڈاکوؤں سے حفاظت ہوئی اور بعد میں لٹے ہوئے مسافروں کی طرف سے آنے والی شامت دُور ہوئی۔ یہ مدنیہؓ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت کی ”مدنی بہار“ ہے کہ میں داڑھی، زلفوں

اور عمامہ شریف کا تاج سجائے سنتوں بھرے لباس میں ملبوس رہتا ہوں ورنہ مجھے بھی شاید بے دردی سے لوٹ لیا جاتا۔

مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں فُلِ ماؤرن رہتا اور اسٹیج ڈراموں میں کام کیا کرتا تھا۔ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کرم ہوا کہ مجھ گنہگار کو دعوتِ اسلامی نے توبہ کا راستہ دکھایا، نمازی بنایا، سنتوں کا رنگ چڑھایا، حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى علیہ کے سلسلے میں مُرید بننے کا شرف دلایا، نیک بننے کے نُسختے یعنی **مَدَنی انعامات** کا عامل اور

اپنے پیر صاحب کی طرف سے ملنے والے ”شجرہ قادریہ رضویہ“ کے کچھ نہ کچھ اُرد پڑھنے والا بنایا جس میں ایک ورد یہ بھی ہے: بِسْمِ اللَّهِ عَلَى دِينِي بِسْمِ اللَّهِ عَلَى نَفْسِي وَوُلْدِي وَآهْلِي وَمَالِي یعنی اللہ تعالیٰ کے نام کی بَرَکت سے

میرے دین، جان، اولاد اور اہل و مال کی حفاظت ہو۔ (ترجمہ پڑھنا ضروری نہیں، اول آخر ایک بار رُودِ شریف پڑھ لیجئے) فضیلت: یہ دعا جو روزانہ صبح و

شام تین تین بار پڑھ لے اُس کے دین، ایمان، جان، مال، بچے سب محفوظ رہیں۔ (إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ) اَلْحَمْدُ لِلَّهِ

عَزَّوَجَلَّ میں روزانہ صبح و شام یہ ورد پڑھتا ہوں، میرا احسن ظن ہے کہ ڈاکوؤں سے حفاظت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے اسی

ورد کی بَرَکت سے ہوئی ہے۔ جب دنیا میں اس کا یہ ثمر (یعنی فائدہ) ہے تو اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مرتے وقت ایمان بھی

سلامت رہے گا۔ میری تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے مَدَنی التجا ہے کہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے

ہر دم وابستہ رہیں اور مکتبۃ المدینہ سے مَدَنی انعامات کا رسالہ حاصل کر کے اُس کے مطابق زندگی گزارنے کی

کوشش کریں، اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہوگا۔

صبح و شام کی تعریف | **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بھی کیا خوب مَدَنی بہاریں ہیں! مذکورہ ورد کرنے کے اوقات یعنی ”صبح و شام“ کی

تعریف بھی سمجھ لیجئے، چنانچہ مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ **شجرہ قادریہ رضویہ** صفحہ 10 پر ہے: آدھی رات ڈھلے سے

سورج کی پہلی کرن چمکنے تک ”صبح“ ہے۔ اس سارے وقفے میں جو کچھ پڑھا جائے اُسے صبح میں پڑھنا کہیں گے

اور دوپہر ڈھلے (یعنی ابھرائے وقت ظہر) سے لے کر غروب آفتاب تک ”شام“ ہے۔ اس پورے وقفے میں جو کچھ پڑھا

جائے اُسے شام میں پڑھنا کہیں گے۔

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۳۰۲

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

گناہ کرنا دونوں جہانوں کیلئے باعث نقصان و خسّر ان ہے اور گناہگاروں کیلئے لوگوں کے دلوں سے بھی احترام نکل جاتا ہے، اس ضمن میں **دعوت اسلامی** نفرت کرتے ہیں

”جہنم لے جانے والے اعمال“ جلد اول صفحہ 66 تا 67 پر ”نیکی کی دعوت“ کے مدنی پھولوں کی خوشبوؤں سے

مہکتی 6 روایات ملاحظہ فرمائیے: ﴿1﴾ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت سیدنا

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تحریر بھجوائی: اَمَّا بَعْدُ (یعنی حمد و صلوٰۃ کے بعد) جب بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا کوئی عمل کرتا

ہے تو اُس کی تعریف کرنے والے لوگ اُس کی مذمت کرنے لگتے ہیں (الزہد للامام احمد بن حنبل ص ۱۸۶ حدیث

۹۱۷) ﴿2﴾ حضرت سیدنا ابوذر راء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اس بات سے ڈرو کہ مؤمنین کے دل تم سے نفرت کرنے

لگیں اور تمہیں اس کا شُعُور (پتا) بھی نہ ہو (الزہد لابن داود ص ۲۰۵ رقم ۲۲۹) ﴿3﴾ حضرت سیدنا فَضْل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں: جو بندہ تنہائی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ مؤمنین کے دلوں میں اُس کے لئے اپنی

ناراضی اس طرح ڈال دیتا ہے کہ اُسے اس کا شُعُور (پتا) بھی نہیں ہوتا ﴿4﴾ امام محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ السَّیِّدِ جب

مقرض ہوئے اور انہیں قرض کے سبب شدید غم لاحق ہوا تو فرمایا: میں اپنے اس غم کا سبب چالیس سال پہلے سرزد ہونے

والے ایک گناہ کو سمجھتا ہوں (حلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۳۰۷ رقم ۲۳۳۴) ﴿5﴾ حضرت سیدنا سُلَیْمَانُ تَیْمِی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

فرماتے ہیں: آدمی پوشیدہ طور پر ایک گناہ کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اس پر ذلت طاری ہو جاتی ہے (کتاب التوبة مع

موسوعة ابن ابي الدنيا ج ۳ ص ۴۲۴ رقم ۹۵) ﴿6﴾ حضرت سیدنا یحییٰ بن مُعَاذِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اُس

عاقل پر تَعَجُّب ہے جو اپنی دعائیں تو یہ کہتا ہے کہ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے مصیبت میں مبتلا کر کے میرے دشمنوں کو خوش نہ

کرنا، حالانکہ دشمن کو اپنی مصیبت پر خوش کرنے کے اسباب وہ خود ہی پیدا کرتا ہے! آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے پوچھا گیا: وہ

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

302

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کیسے؟ تو جواب فرمایا: وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے اور اس طرح قیامت کے دن اپنے دشمنوں کو خوش کرے گا۔

(الرَّوَاظِرُ عَنْ أَقْتَرِافِ الْكِبَائِرِ ج ۱ ص ۲۹، ۳۰)

یہاں بھی دے عزت، وہاں بھی دے عزت

الہی! پئے مصطفےٰ جانِ رحمت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انسانیت کی سب سے بڑی خدمت کون سی ہے؟
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا اور ان کو گناہوں سے بچانا بھی یقیناً بہت بڑا نفع پہنچانے والا کام ہے، بیماری، بے روزگاری، قرض داری وغیرہ پریشانیوں کے مواقع پر پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی

دُکھیاری اُمت کی حاجت برآری بھی بے شک نکو کاری ہے اور اس میں جنت کی حق داری ہے مگر انسانیت کی سب سے

بڑی خدمت یہی ہے کہ اُس کو جہنم سے بچانے کی تدبیر کی جائے۔ یہ انسان کو پہنچایا جانے والا سب سے بڑا نفع

ہے۔ منقول ہے: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ ان سے افضل کوئی خصلت نہیں ﴿۱﴾ اللہ تَعَالٰی پر ایمان لانا ﴿۲﴾ مسلمانوں کو نفع پہنچانا اور دو خصلتیں ایسی ہیں کہ ان سے زیادہ بُری کوئی خصلت نہیں ﴿۱﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ﴿۲﴾ مسلمانوں کو تکلیف دینا۔

(الْمَنَاهَات ص ۳)

کروں یا خدا مومنوں کی میں خدمت

نہ پہنچے کسی کو بھی مجھ سے اُذیت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زور دیا کہ لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

دنیا بھرتے بہتر اُھو راجہ دارمدینہ سُورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شہرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْہُہُ الْکَرِیْم سے ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذریعے کسی

شخص کو راہِ راست پر لے آئے تو یہ تمہارے لیے اُن تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (یعنی دنیا کی تمام چیزوں

سے بہتر ہے)

(الْفَتْحُ الْمُبِیْر لِلطَّبْرَانِی ج ۱ ص ۳۳۲ حدیث ۹۹۴)

سُرخ اُونٹوں سے بہتر میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب خوب نیکی کی دعوت کی دھو میں مچاتے رہئے، آپ کی نیکی کی دعوت سے اگر صرف ایک فرد ہی عشقِ رسول کا جامِ عَٹ غُٹا گیا، راہِ

ہدایت پا گیا، اسے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول بھا گیا، وہ سنت کی شاہراہ پر آ گیا، نمازوں کی لذتیں پا گیا، اپنے آپ کو

نیک بندوں میں کھا گیا تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ ایک اور روایت میں ہے: نبیِ حاضر، رسولِ

صاہر و شاہِ کر، محبوبِ ربِّ قَادِر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا

فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرخ اُونٹ ہوں۔ (صَحِیْح مُسْلِم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶)

سُرخ اُونٹوں سے کیا مراد ہے؟ حضرت علامہ یحییٰ بن شرف نووی (ن۔ و۔ ی) عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی اِس حدیثِ نبوی (ن۔ ب۔ و۔ ی) کی شرح میں لکھتے ہیں: سُرخ اُونٹ اہلِ عَرَب کا بیش قیمت مال سمجھا جاتا تھا، اِس لئے خُزْبُ الْمَثَل (یعنی کہات) کے طور پر سُرخ اُونٹوں کا ذکر

کیا گیا۔ اُخْرَوِی (اُخْرَوِی) اُمور کو دُنِیَوِی چیزوں سے تَشْبِیْہ (تَش۔ بِہ یعنی مثال) دینا صرف سمجھانے کے لئے ہے، ورنہ

حقیقت یہی ہے کہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت (کی نعمت) کا ایک ذرہ بھی دُنیا اور اِس جیسی جتنی دُنیا میں تھوڑی جاسکیں،

اُن سب سے بہتر ہے۔ (شرحِ مُسْلِم لِلنَّوَوِی ج ۱۵ ص ۱۷۸)

مفسرِ شہیرِ حَکِیْمُ الْأُمَمَتِ حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَمَّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں:



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

یعنی ایک کافر کو مسلمان بنانا، دُنیا کی بڑی (سے بڑی) دولت سے بھی بہتر ہے بلکہ کافر کو قتل کرنے سے بہتر (یہ) ہے کہ اُسے رغبت دے کر مسلمان کر لیا جاوے کہ (اللہ نے چاہا تو) اس سے اس کی (آئندہ) ساری نسل مسلمان ہوگی۔

(مرآۃ المناجیح ج ۸ ص ۴۱۶)

مُبلغ بنو کاش! میں سنُّوں کا

سدا دیں کی خدمت کروں یہ دُعا ہے (وسائلِ بخشش ص ۳۳۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

2 ماہِ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کی برکت سے "کینسر" چلا گیا! ۲۰۱۷ء

میں نے، نیکیوں کا ثواب کمانے، دل میں عشقِ رسول کی شمع جلانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی

ماحول سے ہر دم وابستہ رہے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھتے رہے، نمازوں کی پابندی جاری رکھے، سنتوں پر عمل کرتے رہے، مدنی انعامات کے مطابق زندگی گزاری اور اس پر استقامت پانے کیلئے ہر روز "فکرِ مدینہ" کر کے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرتے رہے اور ہر مدنی ماہ کی ابتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمے دار کو جمع کروا دیجئے اور اپنے اس مدنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے" کے حصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنُّوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنُّوں بھرا سفر کیجئے۔ آئیے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک مدنی بہار سناؤں، مرکز الاولیاء (لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ یوں ہے کہ تقریباً تین سال سے میری امی جان کینسر کے مرض میں مبتلا تھیں، ہر دو ماہ بعد ان کے ٹیسٹ ہوتے تھے۔ امی جان کے بڑھتے ہوئے مرض اور روز بروز ڈاکٹروں کے پاس چکر لگانے کی پریشانی مجھ سے دیکھی نہیں جاتی تھی۔ ایسے میں رَمَضانُ المبارک (۱۴۳۷ھ) کی تشریف آوری ہوئی اور میں نے عاشقانِ رسول



کے ساتھ اعتکاف کرنے کی سعادت حاصل کی، وہاں اپنی امی جان کے لیے خوب دعا کی اور مدنی ماحول کی برکت سے عاشقانِ رسول کے ساتھ 12 ماہ مدنی قافلے میں سفر کی نیت کر لی۔ 21 رمضان المبارک کو والدہ کے ٹیسٹ ہوئے اور دو دن بعد جب رپورٹس ملیں تو پڑھ کر میری خوشی کی انتہاء نہ رہی کیونکہ رپورٹس بالکل نارمل تھیں اور تین سال سے کینسر کا جو مرض امی جان کی جان نہیں چھوڑ رہا تھا وہ الحمد للہ عَزَّوَجَلَّ میرا احسن ظن ہے کہ مدنی قافلے میں 12 ماہ سفر کی نیت کرنے کی برکت سے ختم ہو چکا تھا۔

کینسر اور بیماری
گیلے مدنی نسخہ

مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کینسر جو کہ ڈاکٹروں کے نزدیک لا علاج بیماری مانی جاتی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اُس کا علاج ہو گیا۔ آئیے! کینسر، شوگر،

T.B.، دل اور گردے کے امراض بلکہ ہر بیماری کے علاج کیلئے ایک **مَدَنی نسخہ** سنتے ہیں۔ حضرت سیدنا وہب بن مُنَبِّہ رَضِیَ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب میں ہے کہ سحر زدہ (یعنی جس پر کسی نے جادو کروایا ہو وہ) شخص، بیری (یعنی پیر کے دَرخت) کے 7 سبز پتے لے کر انہیں دو پتھروں کے درمیان (مثلاً پتھر کی سل پر رکھ کر دوسرے پتھر سے) گُوٹ لے، پھر انہیں پانی میں ملا کر آیۃ الکرسی اور چار قُل پڑھ کر دم کرے، پھر اس پانی سے 3 گھونٹ پی کر بَقِیَّہ سے غسل کرے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بیماری دُور ہو جائے گی۔ یہ عمل اُس شخص کے لئے (بھی) انتہائی مفید ہے جسے (جادو کے ذریعے) بیوی سے روک دیا گیا ہو۔

(حامع معبر بن راشد مع مُصَنَّف عِنْد الرِّزَّاق، ج ۱۰، ص ۷۷، رقم ۱۹۹۳۳)

قسمت میں لاکھ بیچ ہوں سو بل ہزار کج

یہ ساری گتھی اک تری سیدھی نظر کی ہے (حداائق بخشش شریف)

شرح کلام رضا: اس شعر میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ فرماتے ہیں: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

تعالیٰ علیہ والہ وسلم! قسمت میں چاہے کتنی ہی الجبّین اور پریشانیوں لکھی ہوں، آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بس لطف و کرم کی ایک سیدھی نظر فرما دیجئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تقدیر کی ساری گتھیاں کھل اور پیچیدگیاں حل ہو جائیں گی۔

تاج شاہی کا میں نہیں طالب

کردو رحمت کی اک نظر آقا (وسائل بخشش ص ۳۵۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گناہوں کے علاج! ہمارے بُرگاہِ دین رَحْمَتُ اللہِ الْبَرِّ کی ”نیکی کی دعوت“ دینے کا ایک اپنا انداز ہوا کرتا تھا چنانچہ حضرت سیدنا ابراہیم بن ادم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَكْمَرِ کی خدمت

سراپا عظمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: یاسیدی! مجھ سے بہت گناہ سرزد ہوتے ہیں، برائے کرم! گناہوں کا علاج تجویز فرما دیجئے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے پہلی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: جب گناہ کرنے کا پکا ارادہ ہو جائے تو

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رِزق کھانا چھوڑ دو۔ اُس شخص نے حیرت سے عرض کی: حضرت! آپ کیسی نصیحت فرما رہے ہیں! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ جبکہ رَزَقَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہی ہے، تو میں اُس کی روزی چھوڑ کر بھلا کس کی روزی کھاؤں گا! فرمایا: دیکھو، کتنی بُری

بات ہے کہ جس پَرُوَزَ گار عَزَّوَجَلَّ کی روزی کھاؤ اُسی کی نافرمانی بھی کرو!۔ پھر دوسری نصیحت فرمائی: جب بھی گناہ کا ارادہ ہو جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُلک سے باہر نکل جاؤ۔ عرض کی: حُضُور! یہ بھی کیسے ہو سکتا ہے! مشرق، مغرب، شمال،

جُوب، دائیں، بائیں، اوپر، نیچے اَلْغَرَضُ جدھر جاؤں اُدھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کا مُلک پاؤں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُلک سے باہر کس طرح جاؤں! فرمایا: دیکھو! کتنی بُری بات ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُلک میں بھی رہو اور پھر اُس کی نافرمانی بھی کرو۔

تیسری نصیحت یہ ارشاد فرمائی: جب مَحْضَہ ارادہ ہو جائے کہ بس اب گناہ کر ہی ڈالنا ہے تو اپنے آپ کو اتنا چھپا لو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ نہ سکے۔ عرض کی: حُضُور! یہ کیونکر ممکن ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ نہ سکے، وہ تو دلوں کے احوال سے بھی باخبر



فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِ نَبِيٍّ مَرْتَبَةٍ ثَامِثٍ رُودِيَا كَإِذَا هُوَ قِيَامَتِ كَدْنِ مِيرِي خِفَاعَتِ لَطِيٍّ - (مَجْمَعُ الزَّوَادِ)

ہے۔ فرمایا: دیکھو! کتنی بُری بات ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سَمِیع و بَصِیر (یعنی سننے والا اور دیکھنے والا) بھی تسلیم کرتے ہو اور یہ بھی یقین کے ساتھ کہہ رہے ہو کہ ہر لمحے مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے مگر پھر بھی گناہ کئے جا رہے ہو۔ **چوتھی نصیحت** یہ ارشاد فرمائی: **جَب مَلَكُ الْمَوْتِ سَيِّدُ نَاعِرٍ رَائِلٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ** تمہاری رُوح قبض کرنے کیلئے تشریف لائیں تو اُن سے کہہ دینا، تھوڑی سی مُہلت (مُدّت) دے دیجئے تاکہ میں توبہ کر لوں۔ عرض کی: **هُجُور!** میری کیا اوقات اور میری سُنّے کون؟ موت کا وقت مقرر ہے اور مجھے ایک لمحہ بھی مُہلت نہیں مل سکے گی فوراً میری رُوح قبض کر لی جائیگی۔ فرمایا: جب تم یہ جانتے ہو کہ میں بے اختیار ہوں اور توبہ کی مُہلت حاصل نہیں کر سکتا تو فی الحال ملے ہوئے لمحات کو غنیمت جانتے ہوئے **مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ** کی تشریف آوری سے پہلے پہلے توبہ کیوں نہیں کر لیتے؟ پھر آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے **پانچویں نصیحت** یہ فرمائی: جب تمہاری موت واقع ہو جائے اور قَبْر میں مُتَمَكِّرٌ عَلَیْکِ تشریف لے آئیں تو اُنکو قَبْر سے ہٹا دینا۔ عرض کی: سرکار! یہ کیا فرما رہے ہیں! میں انہیں کیسے ہٹا سکوں گا! مجھ میں اتنی طاقت کہاں! آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: جب تم **عَلِیْرَیْنِ** (ن۔ کی۔ رَیْن) کو ہٹا نہیں سکتے تو اُن کے سوالات کے جوابات کی تیاری ابھی سے کیوں نہیں کر لیتے؟ چھٹی اور **آخری نصیحت** کرتے ہوئے فرمایا: اگر قیامت کے دن تمہیں جہنم کا حکم سنایا جائے تو کہہ دینا: ”نہیں جاتا۔“ عرض کی: **هُجُور!** وہاں تو گنہگاروں کو گھسیٹ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ فرمایا: جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی روزی کھانے سے بھی باز نہیں آ سکتے، اُس کے مُلک سے باہر بھی نہیں نکل سکتے، اُس سے نظر بھی نہیں بچا سکتے، مُتَمَكِّرٌ عَلَیْکِ کو بھی ہٹا سکتے اور اگر جہنم کا حکم سنا دیا جائے تو اُسے بھی نہیں ٹال سکتے تو پھر گناہ کرنا ہی کیوں نہیں چھوڑ دیتے! اُس شخص پر سیدنا ابراہیم بن اَدھم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْاَکْبَرِ کے تجویز کردہ **گناہوں کے علاج** کے ان چھ نصیحت آموز **مَدَنی پھولوں** کی خوشبوؤں نے بہت اثر کیا، زار و قطار روتے ہوئے اُس نے اپنے تمام گناہوں سے سچی توبہ کر لی اور مرتے دم تک توبہ پر قائم رہا۔

(مُلَخَّصٌ اَزْ تَذْکِرَةِ الْاَوْلِیَاءِ ص ۱۰۰)



فَوَاقِنْ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

اللہ دیکھ رہا ہے! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ حکایت میں تجویز کردہ گناہوں کے 6 علاج

نہایت مؤثر ہیں، گناہ کا ارادہ ہونے پر اگر ان کو پیش نظر رکھ لیا جائے تو گناہوں سے

بچنے کا بڑا زبردست سامان ہو سکتا ہے۔ یقیناً صرف یہی بات اگر ذہن میں راسخ (یعنی پٹی) ہو جائے کہ ”اللہ دیکھ رہا

ہے“ تو بندہ گناہوں کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ **دعوت اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے،

”گناہوں کا علاج“ صفحہ 12 تا 14 پر ہے: واقعی اگر کوئی اپنے اندر یہ احساس اُجاگر کر لے کہ گناہ کرتے وقت میرا

پالنے والا پُر و زور گارِ عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ رہا ہے، جھوٹ بولتے وقت فوراً خیال آ جائے کہ میں جھوٹ بول کر بندے کو تو

دھوکا دے رہا ہوں اور یہ بے چارہ مجھے سچا بھی جان رہا ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ رہا ہے، جی ہاں، اللہ تعالیٰ پر ہر

ایک کی نیت آشکار (یعنی ظاہر) ہے۔ **دعوت اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ

قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 866 پر پارہ 24 سُورَةُ الْمُؤْمِنِ آیت نمبر 19 میں ہے:

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ ۝۱۹ ترجمۃ کنز الایمان: اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ اور جو

(پ ۲۴، المؤمن: ۱۹) کچھ سینوں میں چھپا ہے۔

صدرُالافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی اس آیت کے تحت فرماتے

ہیں: یعنی نگاہوں کی خیانت اور چوری نا محرم کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں۔ (خزائن العرفان

ص ۸۶۶) زبان سے گالی نکالتے وقت یہ بات ذہن میں رَیج بس جائے کہ میرا رب عَزَّوَجَلَّ سمیع و بصیر ہے اور وہ سُن اور

دیکھ رہا ہے، یا بدنِ نگاہی کرتے وقت بھی یہ تصوّر بندھ جائے کہ میں جس کے ساتھ بدنِ نگاہی کر رہا ہوں اگرچہ اُس کو نہیں

معلوم مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دیکھ رہا ہے اور اُس عَزَّوَجَلَّ پر میری نیت بھی ظاہر و آشکار ہے۔ بعض لوگ اُمرد (خوبصورت

لڑکے) سے بدنِ نگاہی کرتے اور اپنی آنکھوں کو حرام سے پُر کرتے ہیں اور اُمرد یا وہاں موجود دیگر افراد کو اس کا پتا نہیں



(ابو یعلیٰ)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ بَرُّوْ دِيَاكِ كِي كَثْرَتِ كَرْوَبِ شَكِّ يَتِهَارِے لَے طِهَارَتِ هِے۔

دیکھئے، ان سے خلط ملط ہونے اور ان کے ساتھ بیٹھنے سے بچنے کے متعلق مبالغہ فرمایا۔

**اُمرو کے ساتھ
تنہائی خطرناک**
دینہ

ایک تابعی فرماتے ہیں: ”میں نو جوان سالک (یعنی عابد و زاہد نو جوان) کے ساتھ بے ریش لڑکے کے بیٹھنے کو سات درندوں سے زیادہ خطرناک سمجھتا ہوں۔“ مزید فرماتے: ”کوئی شخص ایک مکان میں کسی اُمرو کے ساتھ تنہا رات نہ گزارے۔“ بعض علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلَام نے عورت پر قیاس کرتے ہوئے گھر، دکان یا حمام میں اُمرو کے ساتھ خلوت (یعنی تنہائی) کو حرام قرار دیا کیونکہ، شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ، اَنِيسُ الْغَرِيبِينَ صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: ”جو شخص کسی عورت (اجنبیہ) کے ساتھ تنہا ہوتا ہے تو وہاں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔“

(سُنَنُ التَّيْمِذِي ج ۴ ص ۶۷ حدیث ۲۱۷۲)

**اُمرو عورت سے
بھی خطرناک ہے**
دینہ

حضرت سیدنا امام ابن حجر مکی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی لکھتے ہیں: جو اُمرو عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہوتا ہے اُس میں فتنہ بھی زیادہ ہوتا ہے، اس لئے کہ اس سے عورتوں کی نسبت بُرائی کا زیادہ امکان ہوتا ہے لہذا اس کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا بد رَجہ اولیٰ حرام ہے۔

(مُلَخَّصُ اَزَ الزَّوَاِجْرِ عَنِ اقْتِرَافِ الْكَبَائِرِ ج ۲ ص ۱۰)

**اُمرو کے ساتھ
17 شیاطین**
دینہ

حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی ایک حمام میں داخل ہوئے۔ آپ کے پاس اُمرو یعنی ایک بے ریش لڑکا آیا تو ارشاد فرمایا: اسے مجھ سے دُور کر دو کیونکہ میں ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان جبکہ ہر اُمرو کے ساتھ 17 شیاطین دیکھتا ہوں۔

(ایضاً)



(طبرانی)

فَوَإِنْ فَضِّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانُ بَعْدَ رُؤُودِ بَرْدِ هَوَاكَ تَهَارَاؤُ رُودِ مَجْهَتِكَ يَنْجُتَا هَبْ.

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ (جلد 3) صفحہ 442 پر ہے: لڑکا جب مُراہق (یعنی بالغ ہونے کے قریب) ہو جائے اور وہ

اُمرد کے ساتھ تنہائی جائز ہونے کی صورتِ مدینہ

خوبصورت نہ ہو تو نظر کے بارے میں اس کا وہی حکم ہے جو مرد کا ہے اور خوبصورت ہو تو عورت کا جو حکم ہے وہ اس کے لیے ہے یعنی شہوت کے ساتھ اس کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور شہوت نہ ہو تو اس کی طرف بھی نظر کر سکتا ہے اور اس کے ساتھ تنہائی بھی جائز ہے۔ شہوت نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسے یقین ہو کہ نظر کرنے سے شہوت نہ ہوگی اور اگر اس کا شبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے، بوسہ کی خواہش پیدا ہونا بھی شہوت کی حد میں داخل ہے۔ (ردُّ الْمُحْتَار ج ۹ ص ۶۰۲)

نفسیاتی اثر! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا جائے تو انسان کو انسان سے بہت ڈر لگتا ہے۔ مثلاً والدین یا آسیادہ کرام کے سامنے گالی دیتے ہوئے ڈرتے ہیں، مگر افسوس اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گماٹھ، (یعنی جیسا کہ اُس کا حق ہے) نہیں ڈرتے، اگر کوئی رُعب دار شخص سامنے موجود ہو تو اُس سے اتنا ڈرتے ہیں کہ آواز تک نہیں نکلتی، اُس سے عاجزی کے ساتھ بولنے سننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اے کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف ہمارے دلوں میں جاگزیں ہو جائے، ہر وقت اُسی کے خوف کا غلبہ رہے اور ہم جس طرح لوگوں کے سامنے بُرے کام کرنا پسند نہیں کرتے اُسی طرح تنہائی میں بھی بچتے رہیں۔ اے کاش! صد کروڑ کاش! ہمارے ذہن میں ہر وقت یہ بات راسخ رہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دیکھ رہا ہے اور یوں ہم اپنے گناہوں کا علاج کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

چُھپ کے لوگوں سے کئے جس کے گناہ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے

ارے او مجرم بے پروا دیکھ سر پہ تلوار ہے کیا ہونا ہے (حدائقِ بخشش شریف)

شرحِ کلامِ رضا: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ان اشعار کے اندر ایک مخصوص انداز میں ”نیکی کی دعوت“



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

ارشاد فرمائی ہے چنانچہ اِن اشعار کا مفہوم ہے: ﴿۱﴾ اے گناہ کرنے والے! تُو نے لوگوں سے تو اپنے گناہ چھپانے لگے مگر یہ بھول گیا کہ جس پَر وَرْدِ دُگَارِ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں کی ہیں وہ تیرے ان کارناموں سے واقف ہے۔ اب غور کر محشر میں تیرا کیا ہوگا! ﴿۲﴾ اے غفلت شعار مجرم! ہوش کر! تیرے سر پر ہر وقت موت کی تلوار لٹک رہی ہے، خدا سے ڈر! گناہوں سے کنارہ کر، اگر تو لا پر واہی سے گناہوں بھری زندگی گزار کر مر گیا تو تیرا کیا بنے گا!

زندگی کی شام ڈھلتی جا رہی ہے ہائے نفس! گرم روز و شب گناہوں کا ہی بس بازار ہے
مجرموں کے واسطے دوزخ بھی شعلہ بار ہے ہر گنہ قصد کیا ہے اسکا بھی اقرار ہے
بندۂ بدکار ہوں بے حد ذلیل و خوار ہوں

مغفرت فرما الہی! تُو بڑا غفار ہے (وسائل بخشش ص ۱۲۸، ۱۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ 54
صفحات پر مشتمل رسالہ، ”نصیحتوں کے مدنی پھول“ صَفْحَہ 5 تا
6 پر حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی

نِیکی کی دعوت کے
مگیا رہ مدنی پھول

عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَالِي نقل کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ﴿۱﴾ اے آدمی! تعجب ہے اُس پر جو موت پر یقین رکھنے کے باوجود بھی خوش ہوتا ہے ﴿۲﴾ تعجب ہے اس پر جو (قیامت کے) حساب و کتاب پر یقین رکھتا ہے پھر بھی مال جمع کرنے میں مصروف ہے ﴿۳﴾ تعجب ہے اُس پر جو قبر (میں دفن ہونے) پر یقین رکھنے کے باوجود دہشتا ہے ﴿۴﴾ تعجب ہے اُس پر جسے آخرت (کی ہولناکیوں) پر یقین ہے پھر بھی پُرسکون ہے ﴿۵﴾ تعجب ہے اُس پر جو دنیا (کی حقیقت کو جانتا) اور اس کے زوال (یعنی خاتمے) پر یقین رکھتا ہے پھر بھی اُس پر مطمئن ہے ﴿۶﴾ تعجب ہے اُس پر جو گفتگو تو عالموں جیسی کرتا ہے لیکن اُس کا دل جاہلوں جیسا ہے ﴿۷﴾ تعجب ہے اُس پر جو پانی کے ذریعے پاکی تو



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَاسٌ يَرَاؤُكَ وَهُوَ دُرٌّ شَرِيفٌ نَدْرُهُ تَوَدُّهُ لَوُغُولٌ مِّنْ سَعَةِ كُجُولِ تَرِينِ فَضْلِهِ هُوَ - (ترغیب و ترہیب)

حاصل کرتا ہے مگر اس کا دل (گناہوں اور غفلتوں کی غلاظتوں سے) آلودہ ہے ﴿۸﴾ تَعَجُّب ہے اُس پر جو لوگوں کے عیوب تلاش کرنے میں تو مصروف رہتا ہے لیکن اپنے عیبوں سے غافل ہے ﴿۹﴾ تَعَجُّب ہے اُس پر جو جانتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے ہر عمل سے باخبر ہے پھر بھی اُس کی نافرمانی کرتا ہے ﴿۱۰﴾ تَعَجُّب ہے اُس پر جو جانتا ہے کہ اسے اکیلے مرنا، اکیلے قبر میں داخل ہونا اور اکیلے ہی حساب دینا ہے پھر بھی لوگوں سے اُنسیست رکھتا ہے ﴿۱۱﴾ (اے آدمی! سن!) میں ہی معبودِ حقیقی ہوں اور محمد میرے خاص بندے اور رسول ہیں۔

راستوں میں بیٹھنے کے حقوق مدینۃ میں ہے، حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تنباہ، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار، دو عالم کے مالک و مختار، حبیبِ پُروردگار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) ارشاد فرمایا: تم لوگ راستوں میں بیٹھنے سے بچو! صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: ہم ان مجلسوں میں بیٹھ کر (ضروری) گفتگو کرتے ہیں اور یہ ہمارے لیے ضروری ہیں۔ فرمایا: جب تم مجالس میں آیا کرو تو راستے کو اس کا حق دو۔ عرض کی گئی: راستے کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ﴿۱﴾ نگاہیں نیچی رکھنا ﴿۲﴾ تکلیف دہ شے دُور کرنا ﴿۳﴾ سلام کا جواب دینا ﴿۴﴾ **نیکی کا حکم دینا** اور بُرائی سے منع کرنا۔ (صحیح بخاری ج ۴ ص ۱۶۵ حدیث ۶۲۲۹)

ادھر ادھر دیکھنے کا بھی مدینۃ **قیامت میں حساب ہوگا** مدینۃ بیٹھے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں راستے کے ”چار حقوق“ بیان کئے گئے ہیں: راستے کا حق (۱) نگاہیں نیچی رکھنا: واقعی اس کی بے حد اہمیت ہے۔ لہذا حصولِ ثواب آخرت کی نیت سے آنکھوں کے متعلق ”نیکی کی دعوت“ پیش کرتا ہوں۔ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: آنکھ کو ہر فضول بات (یعنی جس کی ضرورت نہ ہو اُس) سے بچائے، کیوں کہ



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَسْخَضَ كِي نَاك خَاك آلودہ وحش کے پاس میرا ڈکڑہا اور وہ مجھ پر ڈکڑہا پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ جس طرح ”فُضُولُ كَفْتَكُو“ کے بارے میں پوچھے گا اسی طرح بروز قیامت بندے سے ”فُضُولُ نَظَر“ (مثلاً) بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھنے) کے بارے میں بھی سوال کرے گا۔ (احیاء العلوم ج ۵ ص ۱۲۶) أَجْنَبِيَّہ (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو اُس) کو دیکھنے سے خود کو بچانا ضروری ہے۔ حدیث شریف میں ارشاد ہوا: ”الْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ“ یعنی آنکھیں زنا کرتی ہیں۔ (مسند امام احمد ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۸۸۵۲) اگر راہ میں نگاہیں چاروں طرف دوڑاتے رہیں تو بد نگاہی سے بچنا بے حد دشوار ہو جاتا ہے، خدا کی قسم بد نگاہی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

نگاہوں کی حفاظت کا قرآنی حکم دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 397 صفحات پر مشتمل کتاب، ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ سے بعض مُنَدَرَجَاتِ ملاحظہ ہوں: اللہ عَزَّوَجَلَّ مَرَدُوں کو نگاہوں کی حفاظت کی تاکید کرتے ہوئے پارہ 18 سُورَةُ التُّوْمَرِ کی آیت نمبر 30 میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَعْضُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ

ترجمہ کنز الایمان: مسلمان مَرَدُوں کو حکم دواپنی

نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔ (پ ۱۸، النور ۳۰)

عورتوں کیلئے ارشاد قرآنی ہے:

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَعْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ

ترجمہ کنز الایمان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دواپنی

نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔ (پ ۱۸، النور ۳۱)

آنکھوں میں آگ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَالِی نقل کرتے ہیں: جو کوئی اپنی آنکھوں کو نظرِ حرام سے پُر کرے گا قیامت کے روز اُس کی آنکھوں میں آگ بھردی جائے گی۔

(مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۱۰)



فَوَافِیْ فَصْلًا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار رُوِ دِیَا پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعَاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

آگ کی سَلَّائی حضرت علامہ أَبُو الْفَرَج عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ جُوزَى عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں: عورت کے حَاسَن (یعنی حُسن و جمال) کو دیکھنا ابلیس کے زہر میں جُکھے ہوئے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے ناخرم سے آنکھ کی حفاظت نہ کی اُس کی آنکھ میں بروزِ قیامت **آگ کی سَلَّائی** پھیری جائیگی۔

(بحرُ الدُّمُوع ص ۱۷۱)

”زینب“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے نظر کے بارے میں 4 احادیثِ مبارکہ

نظر پھیر لو ﴿1﴾ حضرت سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ دو عالم، نُورِ مُجَسِّم، شاہِ بنی آدم، رَسولِ مُحْتَشَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اچانک نظر پڑ جانے کے مُتَعَلِّق دریافت کیا: تو ارشاد فرمایا: اپنی نگاہ پھیر لو۔ (صحیحِ مُسلم ص ۱۱۹۰ حدیث ۲۱۵۹)

جان بوجھ کر ﴿2﴾ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مَکَہ مَکَرَّمہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شَیْرِ خَدَا كَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑی تو فوراً نظر ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔ (سُنَنِ ابْنِ دَاوُد ج ۲ ص ۳۵۸ حدیث ۲۱۴۹)

نظر کی حفاظت کی فضیلت ﴿3﴾ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ فرحت نشان ہے: جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی بار نظر کرے (یعنی بے خیالی میں نظر پڑ جائے) پھر اپنی آنکھ نیچی کر لے اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُسے ایسی عبادت عطا فرمائے گا جس کی وہ لَدَّت پائے گا۔

(مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد بن حَنْبَل ج ۸ ص ۲۹۹ حدیث ۲۲۳۴۱)



(۱۱ھ صدی)

فَوَمانُ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَعْدَ رُؤُودِ شَرِيفٍ بِرُؤُودِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتِ بَحِيحٍ كَا-

ابلیس کی زہریلا تیر ﴿۴﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحْبُوب، دَانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ حَلَاوَتِ نشان ہے کہ حدیثِ

قُدسی (یعنی فرمانِ خدائے رَحْمَن عَزَّوَجَلَّ) ہے: نظرِ ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر میں بچھا ہوا تیر ہے پس جو شخص میرے خوف سے اسے ترک کر دے تو میں اُسے ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی حَلَاوَت (یعنی مٹھاس) وہ اپنے دل میں پائے گا۔
(الْمُعْجَمُ الْكَبِيرُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۱۰ ص ۱۷۳ حدیث ۱۰۳۶۲)

عورت کی چادر بھی دیکھو حضرت سَیِّدُنا عَلَاءِ بْنِ زَیَادٍ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْجَوَادِ فرماتے ہیں: اپنی نظر کو عورت کی چادر پر بھی نہ ڈالو کیونکہ نظر دل میں شہوت پیدا کرتی ہے۔

(جلیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۲۷۷)

گفتگو میں نگاہ کہاں ہو؟

سوال: کیا گفتگو کرتے ہوئے نظر نیچی رکھنی ضروری ہے؟

جواب: اس کی صورتیں ہیں مثلاً مَرَد کا مُخَاطَب (یعنی جس سے بات کر رہے ہیں وہ) **أَمْرَد** ہو اور اُس کو دیکھنے سے شہوت آتی ہو (یا اجازتِ شرعی سے مرد کسی اَجْنَبِیَّہ سے یا عورت کسی اَجْنَبِیَّہ سے بات کر رہی ہو) تو نظر اس طرح نیچی رکھ کر گفتگو کرے کہ اُس کے چہرے بلکہ بدن کے کسی عُضْوِیَّتِی کہ لباس پر بھی نہ پڑے۔ اگر کوئی مانعِ شرعی (یعنی شرعی رُکاوٹ) نہ ہو تو مُخَاطَب (یعنی جس سے بات کر رہے ہیں اُس) کے چہرے کی طرف دیکھ کر بھی گفتگو کرنے میں شرعاً کوئی حَرَج نہیں۔ اگر نگاہوں کی حفاظت کی عادت بنانے کی نیت سے ہر ایک سے نیچی نظر کئے بات کرنے کا معمول بنائے تو یہ نیت ہی اچھی بات ہے کیوں کہ مُشَاہَدَہ یہی ہے کہ فی زمانہ جس کی نیچی نگاہیں رکھ کر گفتگو کرنے کی عادت نہیں ہوتی اُسے جب اَمْر دیا اَجْنَبِیَّہ سے بات کرنے کی نوبت آتی ہے اُس وقت نیچی نگاہیں رکھنا اُس کیلئے سخت دُشوار ہوتا ہے۔



فَوَاقِنِ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نگاہیں نیچی رکھنے کی برکتیں
مرحبا! آئیے! اس ضمن میں ایک انوکھی مَدَنی بہار سنتے
ہیں چنانچہ باب المدینہ (کراچی) کے ایک مبلغِ دعوت

مَدَنی چینل سے متاثر ہو کر 12 افراد کا قبولِ اسلام

اسلامی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ مدینۃ المنورۃ زادِ اللہ شرفاً و تعظیفاً میں بروز جمعۃ المبارک (۲ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۲ھ بمطابق 6 مئی 2011ء) کم و بیش 4 بجے دن سبز عمامے والے ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی دورانِ گفتگو انہوں نے انکشاف کیا: میں بمبئی (ہند) کا رہنے والا ہوں مجھ سمیت ہمارے گھر کے تمام یعنی 12 افراد نے (بروز جمعۃ المبارک ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۱ھ بمطابق 11-12-2010) اسلام قبول کیا۔ قبولِ اسلام کی وجوہات بتاتے ہوئے انہوں نے کچھ یوں کہا: ہمارے گھر والے کچھ عرصے سے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی چینل دیکھنے لگے تھے۔ اس کے سلسلوں میں مسلمانوں کا اسلامی خلیہ، اُن کے مسکراتے چہرے اور بیان کی سادگی ہمیں بہت اچھی لگتی تھی۔ حالانکہ اس سے پہلے ہم لوگ بے عمل مسلمانوں کی حرکتیں دیکھ کر انتہائی بدظن تھے مگر اب ”مَدَنی چینل“ پر اسلام کی حقیقی تصویر دیکھ کر ہم اسلام سے متاثر ہونے لگے۔ بالخصوص دعوتِ اسلامی کے مُبَلِّغین کا بار بار رنگاہیں جھکانے کی ترغیب دینا ہمیں بہت بھاتا اور آنکھوں کے قفلِ مدینہ کے فوائد کا تذکرہ سُن کر ہم بہت خوش ہوتے، میری والدہ سب سے کہتیں: اس گئے گزرے زمانے میں بھی یہ لوگ نگاہیں نیچی رکھنے کا درس دیتے ہیں، واقعی نگاہیں جھکا کر ہی رکھنی چاہئیں۔ مَدَنی چینل کے سلسلے دیکھتے دیکھتے ہمارے دل میں اسلام کی مَحَبَّت اتنی بڑھ گئی کہ گھر میں اسلام قبول کرنے کی باتیں ہونے لگیں مگر ہم خوفزدہ تھے کہ لوگ کیا کہیں گے؟ اس سوال کا جواب بھی ہمیں مَدَنی چینل سے ہی ملا، ہُو ایوں کہ نگرانِ شوریٰ و مبلغِ دعوتِ اسلامی حاجی ابو حامد محمد عمران عطّاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جب ”لوگ کیا کہیں گے؟“ کے موضوع پر سنتوں بھرا بیان

مدینہ

۱۔ یہ مَدَنی بہار ”پردے کے بارے میں سوال جواب“ میں نہیں ہے، الگ سے شامل کی گئی ہے۔



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۳۱۹

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

فرمایا تو سب گھر والوں کا ذہن بن گیا کہ اب ہمیں لوگوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہم کلمہ پڑھ کر اسلام کے دامن میں آ گئے۔ میں گورنمنٹ ملازم ہوں، قبولِ اسلام کے بعد میرا نام محمد ابراہیم رکھا گیا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی علیہ کے سلسلے میں مُرید بھی بن چکا ہوں۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی کا مزید بیان ہے کہ جب اس نو مسلم نوجوان نے ہمارے ساتھ سنہری جالیوں کے روبرو حاضری دی تو ان پر عجیب رقت طاری ہو گئی اور رو کر اس عرض کی تکرار کرنے لگے: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے آنکھوں کا قفلِ مدینہ عطا کر دیجئے۔“ پھر انہوں نے گنبدِ خضرا کے سائے میں اپنے عزم کا اظہار کیا کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اب میں دیگر غیر مسلموں کو بھی دامنِ اسلام سے وابستہ کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔ اللہ تَعَالٰی انہیں اور ان کے طفیل ہم سبھی کو اسلام اور دعوتِ اسلامی کے مددنی ماحول میں استقامت نصیب فرمائے۔ 12 افراد کی اسلام آوری کا سبب بننے والے سنتوں بھرے بیان ”لوگ کیا کہیں گے“ کی V.C.D. مکتبۃ المدینہ سے حاصل کی جاسکتی نیز دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی دیکھی اور سُنی جاسکتی ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں

اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو (وسائلِ بخشش ص ۱۹۳)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم -

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

نگاہِ مصطفیٰ کی ادائیں

سوال: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نظر فرمانے کے مختلف انداز بتا دیجئے۔

جواب: (۱) کسی کے چہرے پر نظریں نہ گاڑتے تھے (۲) کسی چیز کی طرف نہ دیکھنے کی حالت میں نگاہیں نیچی رکھتے

مكة المكرمة

مدينة المنورة

319

جنة البقیع

مكة المكرمة



فَوَمانِ فَصَلِّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

﴿۳﴾ آپ کی نظریں آسمان کی نسبت زمین کی طرف اکثر رہتی تھیں۔ مُراد یہ ہے کہ اکثر خاموشی کے وقت مبارک نگاہیں جھکی ہوتیں ﴿۴﴾ اکثر گوشہ چشم (یعنی آنکھوں کے وہ کنارے جو کپٹتی سے ملے ہوتے ہیں) سے دیکھتے۔ مطلب یہ ہے کہ حدّ رَجْشَرُم وحیا کی وجہ سے پوری آنکھ بھر کر نہ دیکھتے تھے ﴿۵﴾ جب کسی طرف توجّہ فرماتے تو پورے مُتَوَجِّہ ہوتے، یعنی نظر چراتے نہیں تھے اور بعض نے یہ فرمایا کہ صرف گردن پھیر کر کسی کی طرف مُتَوَجِّہ نہ ہوتے بلکہ پورے بدن مبارک سے پھر کر مُتَوَجِّہ ہوتے۔ (مُلَخَّص از جمع الوسائل فی شرح الشائل للقراری ص ۵۲، ۵۳، احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۴۲)

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا

اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام (حدائق بخشش شریف)

شرح کلام رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ اِس شعر میں فرماتے ہیں: ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نگاہِ کرم دنیا و آخرت میں جس طرف اُٹھی مُردہ جسموں میں جان اور روحوں میں تازگی آ گئی، ہمارے مکی مدنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رحمتوں اور عنایتوں بھری پاکیزہ نظر پر لاکھوں سلام ہوں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ تعالیٰ علیہ کے شعر پر حضرت مولانا اختر الحامدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ القوی نے کیا خوب تفسیریں (تفسیر - مین) باندھی ہے:

پڑ گئی جس پہ محشر میں بخشا گیا دیکھا جس سمت ابر کرم چھا گیا

رُخ جدھر ہو گیا زندگی پا گیا جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا

اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد



فَوَاقِنْ فُضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

مَقُول ہے: ”جو شخص شہوت سے کسی اَجَنَبِیَّہ کے حُسن و جمال کو دیکھے گا قیامت کے دن اُسکی آنکھوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا۔“ (ہدایہ ج ۲ ص ۳۶۸) یقیناً بھابھی

بھی اَجَنَبِیَّہ ہی ہے۔ جو دَیَوَر و جیٹھ اپنی بھابھی کو قصد اُدیکھتے رہے ہوں، بے تکلف بنے رہے ہوں، مذاق مسخری کرتے رہے ہوں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈر کر فوراً سے پیشتر سچی توبہ کر لیں۔ بھابھی اگر دَیَوَر کو چھوٹا بھائی اور جیٹھ کو بڑا بھائی کہدے اس سے بے پردگی اور بے تکلفی جائز نہیں ہو جاتی اور دَیَوَر و بھابھی بد نگاہی، آپسی بے تکلفی و ہنسی مذاق وغیرہ گناہوں کی دلدل میں مزید دھنستے چلے جاتے ہیں۔ یاد رکھئے! جیٹھ اور دیو رو بھابھی کا آپس میں بلا ضرورت و بے تکلفی سے گفتگو کرنا بھی مسلسل خطرے کی گھنٹی، بجاتا رہتا ہے! بھلائی اسی میں ہے کہ نہ ایک دوسرے کو دیکھیں اور نہ ہی آپس میں بلا ضرورت اور بے تکلفی سے بات چیت کریں۔

دیکھا ہے تو مدینہ دیکھئے

قصر شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مِش T.B. کا مریض تھا! شرم و حیا کا جذبہ پانے، بد نگاہی کی آفتوں سے خود کو ڈرانے، نگاہوں کی حفاظت کی ٹرپ بڑھانے، بات کرتے ہوئے نیچی نگاہیں رکھنے کی عادت بنانے کی خاطر تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے اور اپنے اس مدنی مقصد، ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے حصول کی خاطر



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے فکر مندر رہئے، نمازوں کی پابندی جاری رکھئے، سنتوں پر عمل کرتے رہئے، مَدَنی انعامات کے مطابق زندگی گزاریئے اور اس پر استقامت پانے کیلئے ہر روز ”فکرِ مدینہ“ کر کے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرتے رہئے اور ہر مَدَنی ماہ کی ابتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمے دار کو جمع کروادیتے اور پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھرا سفر کیجئے۔ آئیے! آپ کی ترغیب و تحریریں کیلئے آپ کو ایک مَدَنی بہار سناؤں، ضلع ننگرانہ (نن۔کانہ، پنجاب پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کو اپنے انداز میں پیش کرنے کی سعی کرتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ (یہ بیان دیتے وقت) میں تقریباً 12 سال سے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوں۔ وابستگی کا سبب بین الاقوامی تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع (صحرائے مدینہ، مدینۃ الاولیاء ملتان شریف) میں حاضری ہے۔ اجتماع کے تقریباً ساڑھے سات ماہ بعد سخت بیمار ہو گیا، ڈاکٹروں نے میرے مرض کو T.B. قرار دیا۔ بیماری بھگتتے ہوئے لگ بھگ ساڑھے چار ماہ گزر گئے اور ایک بار پھر تین روزہ سنتوں بھرے اجتماع کا موسم بہار آ پہنچا۔ میں جانے کیلئے بے قرار ہوا مگر گھر والے مانع (یعنی رکاوٹ) ہوئے۔ میں نے امی جان کا ذہن بنایا کہ وہاں کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول تشریف لاتے ہیں، مجھے جانے دیجئے، نیک بندوں کی صحبت اور وہاں ہونے والی رِقَّت انگیز دعا کی بَرَکت سے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں صحت کی نعمت لیکر پلٹوں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھے اجازت مل گئی۔ دوائیں وغیرہ ساتھ لے کر اجتماع میں شریک ہوا۔ اختتامی رِقَّت انگیز دُعا ختم ہونے والی تھی۔ میرے دل میں حسرت پیدا ہوئی دعائیں تو بہت ہوئیں مگر میرے مَرَضِ T.B. کیلئے صَرَاحۃً (یعنی صاف الفاظ میں) دعا نہیں مانگی گئی، کاش! T.B. کے مریضوں کیلئے بھی دعا ہو جاتی۔ ابھی یہ بات ذہن میں آئی تھی کہ کمال ہو گیا! دُعا کروانے والے کی کچھ اس طرح آواز مایک پر گونج اٹھی: یا اللہ! جو کینسر کے مریض ہیں، جو T.B. کے مریض ہیں ان کو بھی شفا کے کاملہ عطا فرما۔ دعائیں دو ایک اور بیماریوں کے بھی نام

لئے گئے جو میں بھول گیا ہوں۔ خیر T.B. سے شفا کی دُعا سنتے ہی میرے دل نے گویا پکار کر کہا: ”بس اب تُو ٹھیک ہو گیا۔“ اجتماع سے واپسی کے دوسرے ہی دن ”چیک اپ“ کروانے کیلئے پنجاب کے شہر ”شیخوپورہ“ گیا، ایکسرے وغیرہ کروائے، X.RAY دیکھ کر اسپیشلسٹ ڈاکٹر حیرت زدہ ہو گیا اور کہنے لگا: مبارک ہو آپ کی T.B. ختم ہو چکی ہے!

اگرچہ ہوئی ہی نہ گھبراؤ پھر بھی شفا حق سے دلوئے گا مدنی ماحول

تمہیں صحت و عافیت ہوگی حاصل تم اپنا کے دیکھو ذرا مدنی ماحول

بیماری کی عظیم الشان فضیلت! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے والے اسلامی

بھائی کی T.B. کی بیماری جاتی رہی۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عبادت پر قوت حاصل کرنے کیلئے صحت کے طلبگار ہیں، تاہم اگر کوئی بیماری ہو بھی جائے تو ہمت نہ ہاریئے، صبر کرتے ہوئے بیماری پر ملنے والے ثوابِ آخرت پر نظر رکھئے چنانچہ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب مسلمان کسی جسمانی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو فرشتے کو حکم ہوتا ہے: ”تو اس کی وہی نیکیاں لکھ جو یہ پہلے کیا کرتا تھا۔“ اگر اسے شفا دیتا ہے تو دھو دیتا اور پاک کر دیتا ہے اور اگر اسے موت دیتا ہے تو بخش دیتا ہے اور رحم فرماتا ہے۔

(شرح السنۃ للبغوی ج ۳ ص ۱۸۷ حدیث ۱۴۲۴)

عارضی آفتِ دنیا سے تو دل ڈرتا ہے بائے بے خوف عذابوں سے ہوا جاتا ہے

یہ ترا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے

اصل برباد گن امراض گناہوں کے ہیں

بھائی! کیوں اس کو فراموش کیا جاتا ہے (وسائلِ بخشش ص ۱۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۳۲۴

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

راستے کا حق نمبر (2) تکلیف دہ چیز دُور کرنا

کائنات دارشاخ ہٹانے والے کی مغفرت ہوگئی

اسی کتاب کے صفحہ نمبر 314 پر دی ہوئی بخاری شریف کی حدیث پاک ”راستوں میں بیٹھنے کے حقوق“ میں مذکورہ حق نمبر (۱) ”نگاہیں نیچی رکھنا“ کے متعلق ”نیکی کی دعوت“ کے ڈھیروں مدنی پھول حاضر

کئے گئے، اب اُسی روایت میں بیان کردہ راستے کا حق نمبر (2) ”تکلیف دہ شے دُور کرنا“ کے ضمن میں نیکی کی دعوت کے کچھ مدنی پھول پیش کئے جاتے ہیں، سماعت فرمائیے: یقیناً مسلمانوں کی راہوں سے تکلیف دہ چیزیں دُور کرنے کی بڑی فضیلت ہے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جنت میں لے جانے والے اعمال“ صفحہ 623 پر فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ”ایک شخص کسی راستے سے گزر رہا تھا، اُس نے اُس راستے پر ایک کائنات دارشاخ پائی تو اُسے راستے سے ہٹا دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اُس شخص کا یہ عمل پسند آیا اور اُس بندے کی مغفرت فرمادی۔“ (صحیح مسلم ص ۱۰۶۰ حدیث ۱۹۱۴)

سَبَقَتْ رَحْمَتِي عَلَى غَضَبِي ۱؎ تو نے جب سے سنا دیا یارب

آسرا ہم گناہ گاروں کا اور مضبوط ہو گیا یا رب (ذوقِ نعت)

راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کا ثواب

حضرت سیدنا ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: جس نے مسلمانوں کے راستے سے ایذا پہنچانے والی چیز ہٹادی اُس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ایک نیکی لکھی جائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس نیکی کے سبب اُسے جنت میں داخل فرمادے گا۔ (الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ ج ۱ ص ۱۹ رقم ۳۲)

۱؎

یعنی میری رحمت میرے غضب سے بڑھ کر ہے۔

مكة المكرمة

مدينة المنورة

324

جنة البقيع

مكة المكرمة



فَوَافِیْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

راستے کی تکلیف دہ چیزوں کی نشاندہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کی راہ میں ایسا رُوڑا، پتھر وغیرہ ہو جس سے ٹھوکر لگ سکتی ہو یا ٹوٹے ہوئے کانچ پڑے ہوں جس سے کسی کا پاؤں زخمی ہو سکتا ہو، یا سڑک پر کیلے پیسے یا آم وغیرہ کے چھلکے کسی نے

پھینکے ہوں جس سے آدمی پھسل کر گر سکتا ہو یہ اور اسی طرح کی ایسی چیزیں رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کی نیت سے ہٹا دینا کارِ ثواب ہے۔ اسی طرح سر راہ گڑھا ہو یا گتھر کا ڈھکن کھلا ہو تو ممکنہ صورت میں اُس کا بھی مناسب بندوبست کر دینا چاہئے۔ گھلے گتھر تو اس قدر خطرناک ہوتے ہیں کہ بعض اوقات بچے وغیرہ اس میں گر کر مر جاتے ہیں، جہاں لوہے کے ڈھکن چوری ہونے کا خطرہ ہو وہاں سیمنٹ کے ڈھکن لگانا مناسب ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ جو چیزیں دوسروں کیلئے تکلیف دہ ہوں مثلاً چھلکے، گندگی وغیرہ راستے میں نہ پھینکے۔ اگر اپنے گھر کا گتھر بھر گیا، گندہ پانی گلی میں آ گیا، یا گندے پانی کا باہری پائپ ٹوٹ گیا، اس طرح کے مسائل فوراً حل کر لینے چاہئیں، نیز کپڑے وغیرہ بھی دھو کر گھروں کے برآمدے میں اس طرح نہ سُکھائے جائیں کہ راہ گیروں پر پانی ٹپکے۔ کسی کے گھر کے آگے اس طرح کچرا ڈالنا کہ اُسے تکلیف پہنچے یہ گناہ ہے۔ حقوق عامہ تلف کرنا مثلاً اجتماع ذکر و نعت، چوک اجتماع یا کسی طرح کی دینی یا دنیوی تقریب کیلئے عام گزرگاہوں کا راستہ بند کر دینا ناجائز و گناہ ہے۔ اسی طرح چیزیں بیچنے کیلئے ٹھیلایا سٹال (STALL) لگا کر یا قصداً گاڑی پارک کر کے کسی کے گھر، دکان یا راہ گیروں کا راستہ تنگ کر دینا بھی شُرْعاً جائز نہیں۔ ہاں کسی نماز میں مسجد بھر گئی اور باہر صفیں بنا دی گئیں یا جنازے کے جلوس کی وجہ سے راستہ گھر گیا یہ گناہ نہیں۔ اسی طرح حاجیوں کی رخصت و استقبال کے جلوس اور جلوس میلاد میں بھی حرج نہیں۔

مسلمان کی راحت کا سامان کیجے

یوں خود پروردگار خدا آسان کیجے



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۳۲۶

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔ (عبدالرزاق)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

راستے کا حق نمبر (3) ”سلام کا جواب دینا“

100 میں سے 90 رحمتیں
اُسے ملتی ہیں جو دینہ

اسی کتاب کے صفحہ نمبر 314 پر دی ہوئی بخاری شریف کی حدیث
پاک ”راستوں میں بیٹھنے کے حقوق“ میں راستے کا حق نمبر (3)
”سلام کا جواب دینا“ کے متعلق نیکی کی دعوت پر مشتمل مدنی پھول

قبول فرمائیے: جب کوئی مسلمان سلام کرے تو اُس کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے
والا سُن لے۔ سلام و ملاقات کی بڑی فضیلت ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب دو مسلمان ملاقات

کرتے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے ساتھی کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زیادہ محبوب (یعنی پیارا) وہ ہوتا ہے جو
اپنے ساتھی سے زیادہ گرم جوشی سے ملاقات کرتا ہے، پھر جب وہ مُصافحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں تو ان پر سورِ رحمتیں نازل ہوتی ہیں ان
میں سے نوے رحمتیں (سلام میں) پہنل کرنے والے کے لئے اور دس مُصافحہ (یعنی ہاتھ ملانے) میں پہنل کرنے والے کے لئے ہیں۔

(مسند البزار ج ۱ ص ۴۳۷ حدیث ۳۰۸) فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جب دو مسلمان ملاقات کے وقت

آپس میں مُصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (ترمذی ج ۴ ص ۳۳۳ حدیث ۲۷۳۶)
حضرت علامہ مولانا عبد الرّؤف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی اس حدیث پاک کے الفاظ ”جب دو مسلمان ملاقات کے وقت آپس میں
مُصافحہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) ہیں“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی مرد مرد سے یا عورت عورت سے (ہاتھ ملاتے ہیں)۔

(قیض القدیر شرح الجامع الصغیر ج ۵ ص ۶۳۷ تحت الحدیث ۸۱۰۹)

تری رحمتوں پہ میں قربان یا رب

مرے بال بچے مری جان یا رب

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

326

جنة
الْبَقِيع

مكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۳۲۷

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَوَانِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوَافِ رُوحِ رُوحِ شَرِيفِ پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی خُفا عت کروں گا۔ (کنز العمال)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان کو عموماً سلام و جواب سلام اور مُصافحہ (مُصافحہ) کرنے یعنی ہاتھ

ملانے کی سعادت ملتی رہتی ہے۔ آئیے! ”نیکی کی دعوت“ کا مزید ثواب لوٹنے کیلئے اس بارے میں دعوتِ اسلامی کے

اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسالے، ”101 مَدَنی پھول“ سے کچھ ہمکے ہمکے مَدَنی پھول چٹنے کا شرف

حاصل کرتے ہیں: پیش کردہ ہر مَدَنی پھول کو سنتِ رسول مقبول عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ پر محمول نہ فرمائیے، ان میں

سنتوں کے علاوہ ہو سکتا ہے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ التَّعَالٰی سے منقول مَدَنی پھول کا بھی شُمول ہو۔ جب تک یقینی طور پر

معلوم نہ ہو کسی عمل کو ”سنتِ رسول“ نہیں کہہ سکتے۔

”السلامُ علیکم“ کے گیارہ حُرُوفِ کئی نسبتِ سلام کے 11 مَدَنی پھول

﴿1﴾ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سنت ہے۔ (اسلامی بہنیں بھی اسلامی بہنوں نیز تجارم کو سلام

کریں) ﴿2﴾ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1332 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت (جلد 3) صفحہ 459 پر

لکھے ہوئے جُزئیے کا خلاصہ ہے: ”سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اس کا مال اور

عزت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دُخْل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں“ ﴿3﴾

دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ

ثواب ہے ﴿4﴾ سلام میں پہل کرنا سنت ہے ﴿5﴾ سلام میں پہل کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مُقَرَّب (یعنی نزدیکی

پانے والا بندہ) ہے ﴿6﴾ سلام میں پہل کرنے والا تکبیر سے بھی بڑی (یعنی آزاد) ہے۔ جیسا کہ میرے مکی مَدَنی آقا

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

327

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۳۲۸

نیکی کی دعوت کی فضیلت

(ابو یعلیٰ)

فَرْمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

میٹھے میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبر سے بری ہے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۶ ص ۴۳ حدیث ۸۷۸۶) ﴿7﴾ سلام (میں پہلے) کرنے والے پر 90 رحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رحمتیں نازل ہوتی ہیں (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۳۹۴) ﴿8﴾ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ (یعنی تم پر سلامتی ہو) کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَةُ اللَّهِ (اور اللہ کی رحمت ہو) بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور وَبَرَکَتُہ (اور اس کی برکتیں ہوں) شامل کریں گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ ”جَنَّتِ الْمَقَامُ اور دُوزخُ الْحَرَامِ“ کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔ بلکہ بعض مَنْ چلے تو مَعَاذَ اللَّهِ یہاں تک تک جاتے ہیں: ”آپ کے بچے ہمارے غلام۔“ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمَنِ فتاویٰ رضویہ جلد 22 صفحہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور اس سے بہتر وَرَحْمَةُ اللَّهِ ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَکَتُہ شامل کرنا اور اس پر زیادت (یعنی زیادہ) نہیں۔ اُس نے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ کہے۔ اور اگر اُس نے السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ کہا تو یہ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ کہے اور اگر اُس نے وَبَرَکَتُہ تک کہا تو یہ بھی اتنا ہی کہے کہ اس سے زیادت نہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ﴿9﴾ اسی طرح جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَتُہ کہہ کر 30 نیکیاں حاصل کی جاسکتی ہیں ﴿10﴾ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے ﴿11﴾ سلام اور جواب سلام کا دُرست تلفُّظ یاد فرمالیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سُن کر دوہرائیئے: السَّلَامُ عَلَیْکُمْ (اَس۔ سَلَام۔ مُ۔ غَلِے۔ کُم) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرائیئے: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ (وَ۔ ع۔ لَیْکُ۔ مُس۔ سَلَام)۔

رضائے حق کیلئے تم سلام عام کرو
سلامتی کے طلبگار ہو سلام کرو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

328

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



مكة
المكرمة
(طبرانی)

مدينة
المنورة

۳۲۹

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانُ بَعْدَ رُؤُودِ بَرْدِ هَوَاكَ تَهَارَاؤُ رُؤُودِ جَهَنَّمَ تَكْ يَنْتَظِرُكَ هَبْ.

”ہاتھ ملا ناسنت ہے“ کے چودہ حروف کی نسبت سے ہاتھ ملاپنے کے 14 مدنی پھول

- ﴿1﴾ دو مسلمانوں کا بوقت ملاقات دونوں ہاتھوں سے مُصَافَحَہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملا ناسنت ہے ﴿2﴾
- ہاتھ ملانے سے پہلے سلام کیجئے ﴿3﴾ رخصت ہوتے وقت بھی سلام کیجئے اور (ساتھ میں) ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں
- ﴿4﴾ نَحْيِ مَكْرَمٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ معظم ہے: ”جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصَافَحَہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان سورِ رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے **نانوے رحمتیں** زیادہ پُر تپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔“ (الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ ج ۵ ص ۳۸۰ حدیث ۷۶۷۲) ﴿5﴾ ہاتھ ملانے کے دوران **دُرود شریف** پڑھئے ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے ﴿6﴾ ہاتھ ملا تے وقت دُرود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: ”يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ“ (یعنی اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے)
- ﴿7﴾ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دوران جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ قبول ہوگی اور ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿8﴾ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دور ہوتی ہے ﴿9﴾ مسلمان کو سلام کرنے، ہاتھ ملانے بلکہ مَحَبَّت کے ساتھ اس کا ویدار کرنے سے بھی ثواب ملتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحَبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل میں عداوت نہ ہو تو نگاہ کوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (الْمُعْجَمُ الْاَوْسَطُ ج ۶ ص ۱۳۱ حدیث ۸۲۵۱) ﴿10﴾ جتنی بار

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

329

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۳۳۰

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں ﴿11﴾ آج کل بعض لوگ دونوں طرف سے ایک ہاتھ ملا تے بلکہ صرف انگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ سب خلافِ سنت ہے ﴿12﴾ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چوم لینا مکروہ ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۷۲) (ہاتھ ملانے کے بعد اپنی ہتھیلی چوم لینے والے اسلامی بھائی اپنی عادت نکالیں) ہاں اگر کسی بزرگ سے ہاتھ ملانے کے بعد حصولِ برکت کیلئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو کراہت نہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر کسی سے مُصافحہ کیا پھر برکت کیلئے اپنا ہاتھ چوم لیا تو مُمَانَعَت کی کوئی وجہ نہیں جبکہ جس سے ہاتھ ملائے وہ اُن ہستیوں میں سے ہو جن سے برکت حاصل کی جاتی ہو۔ (جَدُّ الْمُتَنَارِ، کِتَابُ الْحُظَرِ وَالْإِبَاحَةِ، بَابُ الْاسْتِبْرَاءِ وَغَیْرَہِ مَقُولَہُ ۴۵۵۱، غیر مطبوعہ) ﴿13﴾ اگر اُمُرُد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے (یا کسی بھی مرد سے) ہاتھ ملانے میں شہوت آتی ہو تو اُس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے (دُرِّ مُخْتَارِ ج ۲ ص ۹۸) ﴿14﴾ مُصَافَحَہ کرتے (یعنی ہاتھ ملا تے) وقتِ سنت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۷۱)

غیر عورت سے ہاتھ ملانے کا عذاب

ایک طویل حدیثِ پاک میں یہ بھی ہے: جس نے کسی اَجَنَبِیَّہ (یعنی ایسی عورت جس سے نکاح ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو) عورت سے مُصافحہ کیا (یعنی ہاتھ ملایا) تو وہ بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اُس کا ہاتھ آگ کی زنجیر سے گردن کے ساتھ بندھا ہوا ہوگا۔ (قُرَّةُ الْعُیُونِ ص ۳۸۹) **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ (جلد 3) صَفَحہ 446 پر ہے: (اَجَنَبِیَّہ) سے مُصافحہ (یعنی ہاتھ ملانا) جائز نہیں اسی لیے حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم بوقتِ بیعت بھی عورتوں سے مُصافحہ نہ فرماتے صرف زبان سے بیعت لیتے۔ ہاں اگر وہ بہت زیادہ بوڑھی ہو کہ محکم شہوت نہ ہو تو اُس سے مُصافحہ میں حرج نہیں۔ یوہیں اگر مرد بہت

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

330

جنة
الْبَقِيعمكة
المكرمة



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ كَ پَاسِ مِیرَاؤِ كَر ہوا و ردہ مجھ پڑو د شریف نہ پڑھو تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (غریب و ریب)

(بہار شریعت ج ۳ ص ۴۶۶)

زیادہ بوڑھا ہو کہ فتنے کا اندیشہ ہی نہ ہو تو مصافحہ کر سکتا ہے۔

زَنَانِ غَیْرِ سَے بھائی مُصَافَحَہ مَت کر

بُؤا ہِے جُرْمِ یَہِ گَر کر لَے توبہ حق سے ڈر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسی کتاب کے صفحہ نمبر 314 پر دی ہوئی بخاری شریف کی حدیث پاک ”راستوں میں بیٹھنے کے حقوق“ میں سے راستے کا حق نمبر 4) نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے منع کرنا“ (4) ”نیکی کا حکم کرنا اور بُرائی سے منع کرنا“ کے متعلق نیکی کی دعوت کے

مدنی پھول حاضر ہیں: نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے کے ثواب کی تو کوئی انتہا نہیں، راستے میں اکثر اس کا ہیئت موقع ملتا ہے۔ مثلاً آپ بیٹھے تھے، کوئی ملاقات کیلئے آیا بغیر سلام کئے ہاتھ ملانے لگا تو اُس کو اس طرح نیکی کی دعوت دی جاسکتی ہے کہ بھائی جان! ملاقات کیلئے آنے والے کیلئے ہاتھ ملانے سے قبل سلام کرنا سنت ہے۔ بعض لوگ سلام کرتے وقت جھک جاتے ہیں اُن کو بھی موقع کی مناسبت سے اور اُن کے ظُرف (یعنی حوصلے) کے مطابق سمجھایا جاسکتا ہے، مثلاً ان سے کہا جائے: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب،

”بہار شریعت“ (جلد 3) صفحہ 464 پر مسئلہ نمبر 31 ہے: ”بعض لوگ سلام کرتے وقت جھک بھی جاتے ہیں، یہ جھکنا اگر حدِ رُکوع تک ہو تو حرام ہے اور اس سے کم ہو تو مکروہ ہے۔“ (بہار شریعت ج ۳ ص ۴۶۴) ہاں دشت بوسی کیلئے جھکنے میں حرج نہیں بلکہ بغیر جھکے ہاتھ چومنا ہی دُشوار ہے۔ اس کی نیکی کی دعوت کا احسن طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے پاس ”مدنی

بیگ“ اور اُس میں مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ دیگر رسالوں کے ساتھ ساتھ 101 مدنی پھول نامی چند رسائل بھی موجود ہوں اور آپ اُسی رسالے میں سے نکال کر یہ ”مدنی پھول“ دکھادیں۔ زہے نصیب! دکھانے کے بعد اچھی اچھی



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہوجس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (عام)

نبیوں کے ساتھ وہ رسالہ ہی اُس ملاقاتی کو تحفے میں پیش کر دیں۔ جی ہاں! اچھی اچھی نیتیں تو ہر کام سے قبل کرنی ہی ہوں گی اگر ایک بھی اچھی نیت نہ ہوئی تو ثواب نہیں ملے گا۔ مثلاً رسالہ دیتے وقت یہی نیت کر لیجئے کہ ”رضائے الہی کیلئے تحفہ پیش کر کے ایک مسلمان کا دل خوش کر رہا ہوں“ اگر بغیر اچھی نیت کے نیکی کی دعوت دیں گے، ”انفرادی کوشش“ کریں گے، سنتیں بتائیں گے، سنتوں بھرے اجتماع اور مدنی قافلوں میں سفر کی دعوت دیں گے، مدنی انعامات کی ترغیب دلائیں گے ثواب نہیں ملے گا۔

انفرادی کوشش ”نیکی“
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! نیکی کی دعوت کی روح ”انفرادی کوشش“ ہے۔ جس مسلمان پر نیکی کی دعوت پیش کرنے کیلئے انفرادی کوشش کرنی ہو اُس کیلئے یہ ذہن بنانا چاہئے کہ میں جس سے ملنے لگا

ہوں وہ ایک مسلمان ہے، مسلمان چاہے کتنا ہی گنہگار ہو مگر دولتِ ایمان سے مشرف ہونے کی وجہ سے اُس کا اپنا ایک مقام ہے اور میں نے ملنا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین کی سربلندی اور آخرت کی بہتری کیلئے ہے، اس نیت سے میرا ملنا عبادت کا ذریعہ رکھتا ہے، اگر ان نبیوں کے ساتھ ملاقات کریں گے تو اس موقع پر اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ رحمتوں کا نازل ہو گا اور برکتیں ملیں گی۔ ایک خاص مدنی پھول یہ بھی ذہن میں رہے کہ اُس کے عُیُوب کی کٹول میں مت پڑیئے، اُس کی عَقل سے ماورا (یعنی اُس کی سمجھ میں نہ آئے ایسی) بات مت کیجئے اور گہرے مسائل مت چھیڑیئے۔

**”یا خدا مجھے نرمی دے“ کے پندرہ حروف کی
 نسبت سے انفرادی کوشش کی 15 نیتیں**

انفرادی کوشش کرتے ہوئے حسبِ حال یعنی موقع کی مناسبت سے بے شمار نیتیں کی جاسکتی ہیں، ان میں



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۳۳۳

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَوَانِ فَصْلَةً صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

سے 15 پیش کی جاتی ہیں:

- ﴿1﴾ اللہ کی رضا کیلئے نیکی کی دعوت دینے کیلئے انفرادی کوشش کرتا ہوں ﴿2﴾ سلام و جواب سلام کے بعد گرم جوشی سے ہاتھ ملاؤں گا ﴿3﴾ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! کہہ کر دُرُود شریف پڑھاؤں گا اور پڑھوں گا ﴿4﴾ چونکہ سامنے والے کے چہرے پر نظریں گاڑ کر گفتگو کرنا سنت نہیں لہذا حتی الامکان نیچی نگاہیں کئے بات چیت کروں گا (نیچی نگاہیں کر کے انفرادی کوشش کرنے سے نیکی کی دعوت کا فائدہ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کئی گنا بڑھ جائے گا) ﴿5﴾ سنت پر عمل کی نیت سے مسکرا کر بات کروں گا ﴿6﴾ طُغْر بَازِی اور غیر سنجیدہ گفتگو سے بچوں گا ﴿7﴾ سامنے والے کی نفسیات کے مطابق گفتگو کی کوشش کروں گا ﴿8﴾ گہرے مسائل چھیڑ کر اُس کو تشویش میں نہیں ڈالوں گا ﴿9﴾ بلا ضرورت موجودہ سیاست اور دہشت گردی وغیرہ کے تذکرے نہیں کروں گا ﴿10﴾ 12 ستوں بھرے اجتماع میں شرکت، مدنی قافلے میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کا ذہن دینے کی سعی کروں گا ﴿13﴾ نئے اسلامی بھائی کو ایک دم سے داڑھی رکھنے اور عمامہ شریف پہننے کی تلقین کے بجائے نماز کی فضیلت وغیرہ بتاؤں گا۔ (ہاں جس سے بات کر رہے ہیں وہ ”ہیوڈ“ ہے اور ظن غالب ہے کہ اس کو داڑھی بڑھانے کا کہیں گے تو مان جائے گا تب تو اُس کو داڑھی منڈانے سے منع کرنا واجب ہو جائے گا، مگر غموماً نئے اسلامی بھائی پر ”ظن غالب“ ہونا دشوار ہوتا ہے، عمل کے جذبے کی کمی کا دور ہے، نئے اسلامی بھائی کو داڑھی رکھنے کا اصرار کرنے پر ہوسکتا ہے آئندہ آپ کے سامنے آنے ہی سے کترائے) ﴿14﴾ سامنے والے کا لہجہ اگر ناگوار یا طُغْر بھرا ہوا تو سمجھ جانے کے باوجود اس کا اُس پر اظہار کئے بغیر صبر اور نرمی کے ساتھ عاجزانہ انداز میں بات جاری رکھوں گا ﴿15﴾ اگر انفرادی کوشش کا اچھا نتیجہ سامنے آیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کرم سمجھوں گا اور شکرِ الہی بجالاؤں گا، اور اگر کوئی ناخوشگوار بات پیش آئی تو سامنے والے کو سخت دل وغیرہ سمجھنے کے بجائے اسے اپنے اخلاص کی کمی تَصَوُّر کروں گا۔

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

333

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



(۱۱ھ ہجری)

فَوَمانِ فَصَلِّیْ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : مجھ پر رُودِ شریف پڑھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔

مَبْلَغِ کَلْبِیَہِ اَہَمِّ مَرِّئِیْنِ مَدَنِی پھول ! حوصلہ بڑا رکھنا چاہئے، ناکامی کی تو کوئی وجہ ہی نہیں کیوں کہ اچھی نیت کی صورت میں نیکی کی دعوت پر مشتمل انفرادی کوشش کرنے والا ثوابِ آخرت کا

حقدار تو ہو ہی گیا۔ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیْ نُقْل فرماتے ہیں: کسی بزرگ نے اپنے فرزند کو نصیحت کا مَدَنی پھول عنایت کرتے ہوئے فرمایا: ”نیکی کی دعوت“ دینے والے کو چاہئے کہ اپنے آپ کو صبر کا ڈوگر (یعنی عادی) بنائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نیکی کی دعوت کے ملنے والے ثواب پر یقین رکھے۔ جس کو ثواب کا کامل یقین ہو اُس کو اس مبارک کام میں تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۱۰)

میں نیکی کی دعوت کی دھوئیں بچاؤں

بدی سے بچوں اور سب کو بچاؤں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَسَلْسَلِ انفرادی کوشش کا پھل ! ضیاء کوٹ (سیالکوٹ، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان کچھ اس

میراؤ جو دسرتا پاگنا ہوں سے آلو دتھا۔ لوگوں سے جھگڑا وغیرہ کرنے کے لیے میں نے اپنا ایک علیحدہ (علا۔ ح۔ دہ) گروپ بنا رکھا تھا، میری بدکلامی اور فحش گوئی سے میرے اسکول کے طلبہ، اساتذہ اور ہیڈ ماسٹر وغیرہ سبھی تنگ تھے، راہ چلتے بدزنگا ہی کرنا میرا معمول تھا، نہ صرف عشقِ مجازی میں گرفتار تھا بلکہ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسی نازیبا حرکات کا مرتکب تھا جن کو بیان کرنے کی اب ہمت نہیں پاتا۔ شرعی معلومات سے ناابلہ (یعنی ناواقف) ہونے کی وجہ سے میں اتنا بھی نہ جانتا تھا کہ فرضِ غسل کس طرح اُترتا ہے اور رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں بڑے بڑے گناہ گار بھی اپنے گناہوں کا سلسلہ ختم کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مصروف ہو جاتے ہیں مگر افسوس صد افسوس! میں رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں بھی



فَوَإِنْ فَضَّلْتَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

بازاروں کی زینت بنارہتا اور بدنِ گناہی کے ذریعے اپنے قلبِ سیاہ کی تسکین کا سامان کرتا، میری عیدیں پارکوں میں اور 12 ربیع النور شریف کا مبارک دن بازاروں اور مختلف تفریح گاہوں میں گزرتا، جب بَسَنَتِ آتی تو ساری ساری رات اپنے گروپ کے ساتھ بَسَنَتِ منانے والوں کی طرح دُرو لباس میں ملبوس ناچ رنگ کی محافل میں مشغول رہتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غفلت کا یہ عالم تھا کہ مہینوں مسجد کا رُخ نہ کرتا۔ میرے والد صاحب ایک نمازی اور پرہیزگار شخص تھے، وہ لاکھ پندرہ نصیحت کرتے مگر میرے کان پر جوں تک نہ رہتی، میرے گناہوں کی جُست اتنی زیادہ تھی کہ جو کوئی میری صُحبت اختیار کرتا وہ بھی پیکرِ گناہ بن جاتا۔ اپنے انہی کالے کرتوتوں کے سبب میں سب کی نظروں میں قابلِ نفرت بن کر رہ گیا تھا۔ آخر کار میری کا یا کچھ اس طرح پلٹی کہ ایک روز مسجد کے قریب سے گزرتے ہوئے ایک عاشقِ رسول نے مجھے نماز کی دعوت دی، میرے انکار کرنے پر اُس نے اصرار کیا اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے مَحَبَّت سے مسجد میں لے گیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک اسلامی بھائی نے دُرُش شروع کیا، میں بھی اُس میں شریک ہو گیا، دُرُش کے دوران میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت و مغفرت کے متعلق حِکایات سُنیں تو مجھے کچھ حوصلہ ملا، دُرُش کے بعد جب اسلامی بھائیوں نے انتہائی مَحَبَّت بھرے انداز میں مجھے نیکی کی دعوت دی تو میرے دل کی دنیا زیروزبر ہو گئی، کیونکہ عقل و شعور کی دِلنیز پر قدم رکھنے کے بعد میری زندگی کا یہ پہلا موقع تھا کہ مجھ جیسے قابلِ نفرت شخص کو کسی نے اس قدر مَحَبَّت سے نوازا تھا۔ مجھ پر انفرادی کوشش کرنے والے اپنے ہم عمر مبلغ سے میں نے اپنے گناہوں کا فسانہ بیان کیا تو اس نے رحمتوں بھری باتوں کے ذریعے کچھ اس انداز میں دُھارس بندھائی کہ میرا دل مطمئن ہو گیا، کہ نہیں نہیں میرے لئے توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ بخشنے والا مہربان ہے چنانچہ میں نے اپنے تمام سابقہ گناہوں سے توبہ کر لی۔ میری زندگی کا پہلا دن تھا کہ جس میں میں نے پہلی بار پانچوں نمازیں ادا کیں۔ پھر جب سالانہ امتحان کے بعد چھٹیاں ہوئیں تو میرا یہ معمول بن گیا کہ اُس عاشقِ رسول کے ساتھ صُبح مسجد میں جاتا تو تقریباً بارہ بجے تک مسائل نماز اور سُننیں سیکھنے



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

سکھانے کا سلسلہ جاری رہتا۔ کچھ عرصے بعد شیطان نے ایک چال چلی اور مجھے کچھ ایسے نادانوں کی صحبت ميسر آئی کہ جنہوں نے مجھے اُس مبلغِ دعوتِ اسلامی سے بدنِ کن کر دیا آہ! میں اپنے اُس محسن اور خیر خواہ کو اپنا دشمن اور بد خواہ سمجھ بیٹھا اور ایک عاشقِ رسول کی غیبتیں سننے کے باعث اچھی صحبتیں چھوڑ کر تقریباً ایک سال تک پھر بُرے لوگوں کی سنگت میں گرفتار رہا اور اِس دوران میں نے پھر وہی ”حرکتیں“ شروع کر دیں۔ مگر سرکارِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ تَحْمِلُہُ اللہُ الْاَکْبَرُ کی غلامی مقدّر میں لکھ دی گئی تھی، لہذا قسمت نے ایک بار پھر یاوری کی، وہ یوں کہ ایک دن میں فیکٹری سے چُھٹی کر کے واپس آ رہا تھا اور حسبِ عادت پریشان نظری کا شکار، بدنِ گاہی کی آفتِ بد میں گرفتار، راہ چلتے لوگوں سے چھیڑ چھاڑ کرتا جا رہا تھا کہ اچانک میری نظر سفید لباس میں ملبوس، سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے، حیا سے اپنی نگاہوں کو جھکائے، اپنی طرف آتے ہوئے ایک عاشقِ رسول پر پڑی، ان کے چہرے پر تقویٰ کا نور دیکھ کر مجھے اپنے گناہوں پر ندامت سی ہونے لگی، میں نے اُن سے ملاقات کی، وہ نہایت گرم جوشی سے ملے، ان سے تعارف ہوا اور پھر رفتہ رفتہ میں اُن کی صحبت میں رہنے لگا، اُن اسلامی بھائی کی نمازوں میں استقامت قابلِ رشک تھی۔ دعوتِ اسلامی کے بارے میں میرا حسنِ ظن اَزْسَرِ ثَوَاقِمِ ہو گیا، وہ اسلامی بھائی مجھے بین الاقوامی سنّتوں بھرے اجتماع میں بھی اپنے ہمراہ لے گئے، اجتماع سے واپسی پر میرے سر پر سفید ٹوپی تھی، بعد میں عمامہ شریف بھی سجالیا اور یہ لکھتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں قافلہ کورس کر رہا ہوں۔

مُحَرَّف ہوں گناہ کرنے میں کوئی چھوڑی نہیں کُسر آتا

پھنس گیا ہوں گنہ کی دُندل میں ہو کرم شاہِ بَحر و بر آقا

میں گنہگار ہوں مگر قرباں

تیری رحمت کی ہے نظر آقا (وسائلِ بخشش ص ۳۵۰، ۳۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! بار بار گناہوں میں پڑنے والا بالآخر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے راہِ راست پر آ ہی گیا۔ یقیناً سارے ہی گناہ قابلِ تڑک ہیں، ان میں کسی قسم کی بھلائی نہیں۔ گناہوں سے بچنے والوں کی پذیرائی اور اپنی عبادتوں کی تعریف سے بچنے کی تلقین پر مبنی قرآنی ”نیکی کی دعوت“، ملاحظہ ہو۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 973 پر پارہ 27 سُورَةُ التَّجْوِیٰتِ آیت نمبر 32 میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو سترانہ بناؤ۔ وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں۔

أَلَّذِينَ يَحْتَنِبُونَ كَبِيرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّيْمَ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجْنَةٌ فِي بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ۖ

صدرُ الأفاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ

آیتِ مبارکہ کی تفسیر

الہادی فرماتے ہیں: گناہ وہ عمل ہے جس کا کرنے والا عذاب کا مستحق ہو۔ بہر حال گناہ کی دو قسمیں ہیں صغیرہ اور کبیرہ۔ کبیرہ وہ جس کا عذاب سخت ہو اور بعض علمائے فرمایا کہ صغیرہ وہ جس پر وعید نہ ہو کبیرہ وہ جس پر وعید ہو اور فَوَاحِش وہ جن پر حد ہو۔ آیت مبارکہ کے اس حصے ”مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے“ کے تحت فرماتے ہیں: کہ اتنا تو کبائر سے بچنے کی برکت سے معاف ہو جاتا ہے۔ اس حصہ آیت: ”بے شک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے وہ تمہیں خوب جانتا ہے“ کے تحت فرماتے ہیں: **شانِ نزول:** یہ آیت اُن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی جو نیکیاں کرتے تھے اور اپنے عملوں کی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہمارے حج۔ اس

حصہ آیت ”تو آپ اپنی جانوں کو تھرا نہ بتاؤ“ کے تحت فرماتے ہیں: یعنی تَقَاخُرُ (بطور فخر) اپنی نیکیوں کی تعریف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے حالات کا خود جاننے والا ہے۔ وہ اُن کی ابتداء بہستی سے آخرِ ایام (یعنی شروع سے لیکر موت تک) کے جملہ احوال جانتا ہے۔ اس آیت میں ریا اور خود نمائی اور خود سرائی کی ممانعت فرمائی گئی لیکن اگر نعمتِ الہی کے اعتراف اور اطاعت و عبادت پر مسرت اور اُس کے ادائے شکر کے لئے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو جائز ہے۔ اس حصہ آیت ”وہ خوب جانتا ہے جو پرہیز گار ہیں“ کے تحت فرماتے ہیں: اور اُسی کا جاننا کافی، وہی جزا دینے والا ہے، دوسروں پر اظہار اور نام و نمود دے کیا فائدہ!

(خزائن العرفان ص ۹۷۳)

سَب سے پیارے اعمال! قبیلہ خَثْعَم کا ایک آدمی بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوا، کہنے لگا: ”وہ آپ ہی ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں؟“ فرمایا: ”ہاں۔“ پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہاں سب سے زیادہ پیارا عمل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانا۔ عرض کی: پھر کون سا؟ ارشاد ہوا، صَلَّہ رَحِمِی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ حسن سلوک) کرنا۔ عرض کی، پھر کون سا؟ ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا۔ (مَجْمَعُ الزَّوَادِ ج ۸ ص ۲۷۷ حدیث ۱۳۴۵۴، مُسْنَدُ أَبِي یَعْلٰی ج ۶ ص ۵۵ حدیث ۶۸۰۴)

اے کعبہ! تیری فضا کتنی چھپی ہے! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک افضل و اہم ترین عمل ایمان ہے اور تمام نیک اعمال کے اُخروی (اُخ۔ ر۔ وی) فوائد بھی ایمان پر خاتمے کے ساتھ ہی مشروط ہیں جیسا کہ ”بخاری شریف“ میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِمِ یعنی اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔ (بخاری ج ۴ حدیث ۶۶۰۷) یقیناً جو مسلمان ہے وہ بڑا ہی خوش قسمت ہے۔ مسلمان کی فضیلت کے بھی کیا کہنے! شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعِثِ نُّزُولِ سَکِینَہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کعبہ معظمہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: ”تُو خود اور تیری فضا کتنی اچھی ہے، تُو کس قدر عظیمت والا ہے اور تیری حُرْمَت (یعنی عزت) کیسی عظیم ہے، اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام و رُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

نے مزید بتایا: جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اَوَّلین و آخِرین (یعنی سب اگلوں پچھلوں) کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا، پھر فرشتے نازل ہو کر صفیں بنائیں گے۔ اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: اے جبرائیل (عَلَيْهِ السَّلَام)!

جہنم کو لے آؤ۔ تو حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام جہنم کو اس طرح لے کر آئیں گے کہ اس کی ستر ہزار لگاموں کو کھینچا جا رہا ہوگا، پھر جب جہنم مخلوق سے سو برس کی راہ کے فاصلے پر رہ جائے گی تو اس زور سے گرجے گی کہ جس سے مخلوق کے دل

دہل جائیں گے، پھر جب دوبارہ گرجے گی تو ہر مُقَرَّب فرشتہ اور نبی مُرْسَل گھٹنوں کے بل گر جائے گا، پھر جب تیسری مرتبہ گرجے گی تو لوگوں کے دل گلے تک پہنچ جائیں گے اور عقلیں گھبرا جائیں گی، یہاں تک کہ حضرت سیدنا ابراہیم

خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عَرَض کریں گے: یا الہی! میں تیرے خلیل ہونے کے صدقے سے صرف اپنے لئے سوال کرتا ہوں۔ حضرت سیدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عَرَض گزار ہوں گے: یا الہی عَزَّوَجَلَّ! میں

اپنی مناجات کے صدقے صرف اپنے لئے سوال کرتا ہوں۔ حضرت سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عَرَض کریں گے: یا الہی عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے جو عزت دی ہے اُس کے صدقے میں صرف اپنے لئے سوال کرتا ہوں، اُس

مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے (بھی) سوال نہیں کرتا جس نے مجھے جتا ہے۔ (الزَّوْجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْكِبَائِرِ ج ۱ ص ۴۹)

یٹھے یٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے جہنم کی ہولناکیوں کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اس روایت میں انبیاء کرام عَلَیْہِ السَّلَام کے مقام خوف کا بھی بیان ہے، مگر یاد رہے کہ یہ حضرات معصوم ہیں اور روایت میں بیان کردہ صورت حال قیامت کے بعض اوقات میں ہوگی ورنہ انہیں محشر میں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے لوگوں کی شفاعت فرمائیں گے اور خود بلند ترین مقامات پر جلوہ فرما ہوں گے۔

مجھے نار دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ہو مجھ ناتواں پر کرم یا الہی
جلا دے نہ مجھ کو کہیں نار دوزخ کرم بہر شاہ اُمم یا الہی
تُو عطار کو بے سبب بخش موئی
کرم کر کرم کر کرم یا الہی

(وسائل بخشش ص ۸۲، ۸۳)



فَوَإِنْ فَضَّلْتَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسِّ كَيْتِ مِيرَاذٍ كَرِهَ هُوَاؤُاسُ نَعْمَ بَرُّوْ دُشْرِيفِ نَهْ پُهَاؤُاسُ نَعْمَ جَنَّا كِي۔ (عبدالرزاق)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

نیکی کی دعوت دینا خاموش رہنے سے بہتر ہے! زبان کی آفتیں بے شمار ہیں اور ان سے بچنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ زبان پر قُضِلِ مدینہ لگا لیا جائے، یعنی آدمی خاموشی کی عادت بنا لے، البتہ جو زبان کی لغزشوں سے بچنا جانتا ہو اور شریعت کے عین تقاضے کے مطابق بولنے پر قدرت رکھتا ہو اُس کیلئے نیکی کی دعوت دینا خاموشی سے افضل ترین عمل ہے۔ جیسا کہ خاتَمُ الْمُرْسَلِینَ، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِینَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: اِکْرَمْتُ اَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهٰی عَنِ الْمُنْکَرِ (یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا) کرو تو یہ خاموش رہنے سے زیادہ بہتر ہے۔ (شُعَبُ الْاِیْمَانِ ج ۶ ص ۹۲ حدیث ۷۵۷۸)

ثَوَابُ مَلْنِ کُلِّ مَسْیِدٍ حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں دوسروں کو نیکی کا حکم دیتا ہوں اور خود اگرچہ وہ کام نہیں کرتا لیکن پھر بھی مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اجر ملنے کی اُمید ہے۔ (کَنْزُ الْعَمَالِ ج ۳ ص ۲۷۰ رقم ۸۴۳۸) یعنی جب کسی کو نیک کام کرنے کا حکم دیا تو مجھے اجر مل گیا اگرچہ میں وہ کام خود نہ بھی کرتا ہوں۔

قَبْرِ کِي رُشْنِي کَا سَامَانِ اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلِیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: ”بھلائی کی باتیں خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ، میں بھلائی سیکھنے اور سکھانے والوں کی قبروں کو روشن فرماؤں گا تاکہ ان کو کسی قسم کی وحشت نہ ہو۔“ (جَلِیَّةُ الْاَوَّلِیَّاءِ ج ۶ ص ۵ رقم ۷۶۲۲)

مُسْلِمِیْنَ کِي قَبْرِیْنَ مِٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت سے نیکی کی بات سیکھنے سکھانے کا اجر و ثواب معلوم ہوا۔ سنتوں بھرا بیان کرنے یا دُرُس دینے اور سننے والوں کے تَوَارِے ہی نیارے ہو جائیں گے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قبریں اندر سے جگمگ جگمگ کر رہی

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۳۴۲

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُوهَ يَرُورُ جَعْدُورُ وَشَرِيفَ بَطْنِ قُيَاسٍ قِيَامَتِ كَدْنِ أَسْ كِي خَفَاعَتِ كَرُونِ كَا۔ (کنز العمال)

ہوں گی اور انہیں کسی قسم کا خوف محسوس نہیں ہوگا۔ **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے **نیکی کی دعوت** دینے والوں، سنتوں کی تربیت کے **مدنی قافلے** میں سفر اور **فکرِ مدینہ** کے **مدنی انعامات** کا رسالہ روزانہ پُر کرنے کی ترغیب دینے والوں اور **سنتوں بھرے اجتماع** کی دعوت پیش کرنے والوں نیز **مُبلِّغین کی نیکی کی دعوت** سننے والوں کی قُبور بھی اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ حُضُورِ مُفِیضِ النُّورِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نور کے صدقے نوڑ علی نور ہوں گی۔

قبر میں لہرائیں گے تاختر چشے نور کے

جلوہ فرما ہوگی جب طَلَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ كِي (حدائق بخشش شریف)

مشکل الفاظ کے معانی: **طَلَعَتْ**: یعنی چہرہ۔ صورت۔ نظارہ

شرح کلام رضا: اے عاشقانِ رسول! جھوم اٹھو! جب محبوب رب، تاجدارِ عرب صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اپنا نورانی چہرہ چمکاتے ہوئے مومن کی قبر میں جلوہ فرما ہوں گے، تو روشنی ہی روشنی ہو جائے گی اور تاقیام قیامت قبر میں نور کے چشمے لہراتے رہیں گے۔

اندھیرا گھپ اندھیرا ہے شہا و خشت کا ڈیرا ہے

کرم سے قبر میں تم آؤ گے تو روشنی ہوگی (وسائل بخشش ص ۲۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

مریضِ طیب بن گیا! حضرت سیدنا ابوبکر شبلی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی ایک مرتبہ بیمار ہو گئے۔ لوگوں نے **شفابخانے** میں داخل کروادیا۔ آپ کے عقیدت مند وزیر علی بن عیسیٰ کی درخواست پر خلیفہ بغداد نے دربارِ شاہی کے نصرانی (کریچین) **رَئِیسُ الْأَطِبَّاءِ** (رئی۔ سُل۔ اَطِب۔ با۔ یعنی ڈاکٹروں کے سردار) کو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے علاج کے لیے بھیج دیا۔ اُس نے بڑی توجہ سے علاج کیا مگر کوئی فائدہ

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

342

جنة
الْبَقِيعمكة
المكرمة



(ابو یعلیٰ)

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِمَجْهُدٍ رُودٍ يَأْكُفُّ كَثْرَتَ كُرْبٍ يَشْكُ بِهِ تَهَارُءٌ لِمَنْ لَمْ يَطْهَرِ بِهِ.

نہیں ہوا۔ ایک دن رَئِیسُ الْأَطِبَّاءِ نے کہا: اے شبلی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ میرے بدن کے کسی ٹکڑے میں آپ کا علاج ہے تو مجھے آپ کے لیے اپنا عَضُو کاٹ دینے میں بھی کوئی تَرَدُّد (ت۔ رد۔ د یعنی انکار) نہیں ہوگا۔ حضرت سیدنا شبلی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”میرا علاج آپ کے ایک عَضُو کاٹنے کے مقابلے میں بہت ہی آسان چیز میں ہے۔“ اُس نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ تم اپنا اُتار کاٹ ڈالو اور اسلام قبول کر لو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مارے خوشی کے میرا مَرَض جاتا رہے گا۔ طبیب نے فوراً اُتار کاٹا، کُفر سے توبہ کی، کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گیا اُسی وقت حضرت سیدنا شبلی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی تندرست ہو کر بسترِ بیماری سے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ خلیفہ بغداد کو جب یہ خبر پہنچی تو اُس نے تعجب سے کہا کہ میں نے تو طبیب کو مریض کے پاس بھیجا تھا، مجھے کیا خبر تھی کہ مریض کو طبیب کے پاس بھیج رہا ہوں۔ (رُوحُ البیان ج ۲ ص ۶۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مَغْفِرَت ہو۔

مِنَّا رَسْمٌ کَہْتُمْ ہِیْنَ! مِٹھے مِٹھے اسلامی بھائیو! ایک دھاگا ہندو اپنے گلے اور بغل کے درمیان ڈالے رہتے ہیں اسے رُتار یا جَنیو (ج۔ نیو) کہتے ہیں اسی طرح وہ دھاگا یا زنجیر جو

کرچین، مَجوسی (یعنی آتش پرست) اور یہودی اپنی کمر میں باندھتے ہیں رُتار کہلاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس حکایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے اولیائے کرام رَحْمَتُ اللہِ السَّلَام نیکی کی دعوت، خَلْقِ خُدا کی ہدایت اور اسلام کی اشاعت کے نہایت ہی شیدائی تھے، کسی غیر مسلم کے اسلام قبول کر لینے سے انہیں اتنی عظیم مَسَرَّت حاصل ہوتی تھی کہ خوشی کے مارے بسا اوقات اُن کی خطرناک بیماریاں دُور ہو جاتی تھیں۔

مجھے تم ایسی دو ہمت آتا دوں سب کو نیکی کی دعوت آتا

بنا دو مجھ کو بھی نیک خُصْلَت نبی رَحمت شَفِیع اُمّت (وسائلِ بخشش ص ۱۹۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



(طبرانی)

فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانُ بَعْدِي بِرُؤُودٍ يَهْوُكُمُ تَهَارَاؤُ رُودٍ مَجْهَتُكُمُ يَنْجَتَا بِهٖ۔

خليفة سليمان روپڑا مدینہ

خليفة دمشق سليمان بن عبد الملك أموي بڑے کزوفر (گر۔ رو۔ فر یعنی شان و شوکت) کا بادشاہ تھا۔ اُس نے ایک مرتبہ مشہور محدث سیدنا امام طاووس علیہ رحمۃ اللہ القدوس

کو دربار میں بلایا، آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے موقع پا کر ”نیکی کی دعوت“ دیتے ہوئے استفسار فرمایا (یعنی پوچھا): اے امیر المؤمنین! کیا آپ کو معلوم ہے کہ سب سے زیادہ عذاب کس کو ہوگا؟ خلیفہ نے کہا: آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ ہی ارشاد فرمائیے! تو آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے یہ حدیث پاک پڑھ کر سنائی: ”جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی سلطنت میں بادشاہی عطا فرمائی پھر اُس نے ظلم کیا تو اُس شخص کو قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب دیا جائے گا۔“ یہ سن کر خلیفہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرز اٹھا اور دھاڑیں مار کر رونے لگا یہاں تک کہ روتے روتے تخت پر چٹ لیٹ گیا۔ اُس کے تمام درباری اُس کو اسی حالت میں چھوڑ کر چلے گئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ بیان کی تاثیر کے لیے جہاں سننے والوں کو دل و دماغ حاضر رکھتے ہوئے سننا ضروری ہے وہاں مبلغ کا بھی باعمل، اخلاص کا پیکر اور ہر قسم کی حرص اور ذاتی غرض سے پاک ہونا لازمی ہے۔

جہاں یہ دونوں چیزیں جمع ہوں گی، اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وہاں بیان کا ثوب اثر ظاہر ہوگا اور اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک چیز مفقود (مف۔ قُود۔ یعنی غائب) ہوگی تو بیان کے ثمرات (یعنی فوائد) ملنا دشوار ہوں گے۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بادشاہ اگر ظلم کریگا تو عذابِ نار کا سب سے زیادہ حقدار بنے گا۔ جو لوگ اقتدار کے طلبگار رہتے ہیں وہ ایک طرح سے اپنے آپ کو بہت بڑے پُر خطر غار میں دھکیلنے کے درپے ہوتے ہیں۔ اس ضمن میں دو فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللَّهُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ﴿1﴾ جس کو رعایا کا ذمّے دار بنایا گیا پھر اُس نے رعایا کی خیر خواہی نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو تک نہ پاسکے گا۔ (بخاری ج ۴ ص ۴۵۶ حدیث ۷۱۵۰) ﴿2﴾ تم سب نگہبان ہو اور ہر ایک سے اُس کی رعایا

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۳۴۵

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

(یعنی ماتحتوں اور محکوم لوگوں) کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ جسے لوگوں پر امیر بنایا گیا وہ نگہبان ہے، اُس سے اُن کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے اہل خانہ پر نگہبان ہے، اُس سے اہل خانہ کے بارے میں سوال کیا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کی اولاد پر نگہبان ہے، وہ اُن کے بارے میں جواب دہ ہوگی، غلام اپنے آقا کے مال پر نگہبان ہے، اُس سے اس بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ سُن لو! تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعایا (ماتحتوں اور محکوم لوگوں) کے بارے میں پُر سش (یعنی پوچھ گچھ) ہوگی۔ (صَحیح بخاری ج ۲ ص ۱۵۹ حدیث ۲۵۵۴)

اب ایک حکایت ملاحظہ ہو جو کہ ارباب اقتدار کیلئے نہایت عبرت خیز ہے چنانچہ تاریخ الخلفاء میں ہے: عطاء بن اَبی رباح رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زوجہ محترمہ فاطمہ بنت عبد الملک رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا نے مجھ سے فرمایا کہ جب حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو خلافت تَقْوِیْض (تَف - وَیْض) کی گئی (یعنی ملی) تو آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ گھر میں آئے اور مُصَلَّے پر بیٹھ کر گریہ و زاری کرنے لگے اور اتنا روئے کہ داڑھی مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔ میں نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ کیوں رورہے ہیں؟ فرمایا: اے فاطمہ! مسلمانوں کی نگہداشت (یعنی نگرانی) اور اُن کی فلاح و بہبود (یعنی بھلائی اور خیر خواہی) کا سارا بوجھ میری گردن پر ڈال دیا گیا ہے۔ میں ننگے، بھوکوں، فقیروں، مریضوں، مظلوم قیدیوں، مُسافر وں، ضعیفوں، بچوں اور عیالداروں (یعنی بال بچے داروں) غرض کہ اپنی رعایا کے تمام مُصِیبت زدوں کی خبر گیری کے بارے میں غور کرتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ کہیں ان میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی اللہ تَعَالَى نے مجھ سے باز پُرس (یعنی پوچھ گچھ) فرمائی اور مجھ سے جواب نہ بن پڑا تو میرا کیا بنے گا! میں اسی فکر میں رورہا ہوں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۸۹)

اُنکو رکھانے سے بھی خوف! (یعنی جانمدا و مال) حاصل کیا جاتا ہے مگر ربِّ ذوالجلال عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

345

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسِّ كَيْسَ مِيرَاذُ كَرِيمٍ وَرُوْدُ شَرِيفٍ نَهْزُهُ لَوْدُ لَوْدُ مِثْلٍ سَعْدٍ كَبُورٍ تَرِيْنٍ فَضْلٍ هَـ (ترغیب و ترہیب)

کا حال اس سے مختلف ہوتا ہے، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے مالا مال ہونے کے سبب وہ ایسے موقع پر رَوْر و کرُنڈِ حال ہو جاتے ہیں۔ وہ حضرات پھونک پھونک کر قدم رکھتے اور بات بات پر ڈرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت سَيِّدُ نَاعُوْنِ بْنِ مُعَمَّرٍ

رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ کا بیان ہے کہ ایک روز حضرت سَيِّدُ نَاعْمَرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اپنی زوجہ محترمہ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهَا سے فرمانے لگے: فاطمہ! تمہارے پاس ایک درہم ہو تو دے دو آج انگور کھانے کو جی چاہتا ہے، انہوں نے عرض کی: میرے پاس درہم کہاں! کیا آپ امیر المؤمنین ہو کر ایک درہم کی بھی حیثیت نہیں رکھتے؟ (بے قرار ہو کر) فرمایا: انگور نہ کھانا اس سے کہیں زیادہ آسان ہے کہ کل میں جہنم کی زنجیریں پہنوں۔ (تاریخ الخلفاء ص ۴۷۱) **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت**

ہو اور اُن کے صدقہ ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

انگوڑے کے حساب آخرت کا درجہ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حضرت سَيِّدُ نَاعْمَرِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ مرحبا! انگور بے شک حلال و طیب ہیں لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہیں اور بروز قیامت ہر نعمت کا حساب دینا ہوگا، آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خوفِ آخرت کے سبب

انگور کھانے سے باز رہے۔ آہ! آج ہم ایک سے ایک لذیذ نعمتیں کھاتے اور بُرتے (یعنی استعمال کرتے) ہیں اور مزید بہتر سے بہترین کی جستجو (یعنی تلاش) میں رہتے ہیں، عُمَدہ سے عُمَدہ ترین کوٹھی بھی ناکافی محسوس ہوتی ہے، بڑے سے بڑا بنگلہ (VILLA) حاصل کرنے کے درپے رہتے ہیں جبکہ پارہ 30 سُورَةُ التَّكْوِيْنِ کی آخری آیت خوفِ خدا رکھنے والوں کو بے قرار کئے دیتی ہے۔ چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ

قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 1118 پر ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: پھر بے شک ضرور اُس دن

لَمْ لَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝۸

تم سے نعمتوں سے پرسش ہوگی۔

(پ ۳۰، التکاثر ۸)



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِي لَمْ يَجْعَلْهُ دُورًا وَرُودِيَاكَ بِرُحْمَا أَسْ كَدُّ دُورِ سَالِ الْكَفَّارِ (کنز العمال)

میں بندے کی اپنی کوشش کا دخل نہ ہو۔ جیسا کہ چاند، سورج، ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان وغیرہ) کے بارے میں دو سوالات ہوں گے:

(۱) کہاں خرچ کی؟ (۲) اس کا کیا شکر یہ ادا کیا؟

(نور العرفان ص ۹۶۶)

آہ! عمدہ عمدہ غذا ہیں! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی بڑے خوف کی بات ہے، آج ہم عمدہ سے عمدہ ترین غذاؤں اور نعمتوں کے حریص بنے ہوئے ہیں مگر قبر میں کیرٹوں کی غذا بننے اور حساب آخرت میں پھنسنے کے اندیشے کو بھولے ہوئے ہیں۔ ہمیں اچھے میں اچھا اور لذیذ ترین کھانا چاہئے اور وہ بھی گرم ہو، ایک تو ”عمدہ غذا“ بذاتِ خود نعمت اور اس کا گرم ہونا نعمت و درنعمت، سادہ چائے سے بھی گزارہ نہیں، دودھ پتی ہو اور وہ بھی میٹھی میٹھی اور گرما گرم ہو، یوں ہماری ایک چائے بھی کئی نعمتوں کا مجموعہ بن جاتی ہے! اسی طرح حلوہ پوری، پڑے پراٹھے، انواع و اقسام کی مٹھائیاں، طرح طرح کے تازہ پھل اور خشک میوے (یعنی ڈرائی فروٹ)، خوش ذائقہ فالودے، ٹھنڈے میٹھے مزیدار شربت، بادام پستے والا شیر خرم، ٹھنڈی بوتلیں (COLD DRINKS)، آئسکریمیں، مکھن، ملائی، کسٹرڈ، کباب سمو سے، گرما گرم پکوڑے، تلی ہوئی مچھلی، تلی ہوئی چانپیں، تندوری ران، چکن تلتہ، سیخ کباب، بزرگ اور نہ جانے کیا کیا ہمارا لالچی نفس طلب کرتا اور کھاتا پیتا ہے۔ اگرچہ مذکورہ تمام غذائیں کھانا حلال ہے مگر ان پر اور تمام نعمتوں پر بروز آخرت سوالات کئے جائیں گے۔ کاش! ہمارا کھاؤ پیو (کھا۔ او۔ پی۔ یو) نفس قابو میں آجائے۔ کاش! اچھی اچھی نیتوں کے نہ ہونے کی صورت میں فقط تفریحاً اور محض حصولِ لذت کیلئے کھانے پینے کی عادت سے ہماری جان چھوٹ جائے۔

ماں کھانے کے! ہم چند منٹ کی لذت کی خاطر کتنا بڑا خطرہ مول لے رہے ہیں اس بات کو اس روایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 504 صفحات پر مشتمل کتاب، ”منہاج العابدین“ صفحہ 141 پر حُجَّةُ الْإِسْلَام شافعیین غور فرمائیں!



(۱۲۸ھ)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِهِ رُؤُودُ شَرِيفٍ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتِ بَيْتِهِ كَا۔

حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: منقول ہے: ”بے شک سگراتِ موت کی شدت دنیا کی لذتوں کے مطابق ہے۔“ تو جس نے زیادہ لذتیں اٹھائیں اُسے نزع کی تکلیف بھی زیادہ ہوگی۔

(منہاج العابدین ص ۹۴)

نزع کی سختیوں کی جھلک! نزع کی سختیوں کی جھلک ملاحظہ ہو چنانچہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی نقل کرتے ہیں: موت دنیا و آخرت کی ہولناکیوں میں سب سے زائد ہولناک ہے، یہ آروں کے چیرنے سے، قیچیوں کے کاٹنے سے، ہانڈیوں کے اُبالنے سے زائد ہے۔ اگر مردہ زندہ ہو کر شہداءِ موت (یعنی موت کی سختیاں) لوگوں کو بتا دیتا تو ان کا عیش اور نیند سب کچھ ختم ہو جاتا۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۳۳)

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا قبر و حشر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
جاں کئی کی تکلیفیں دَنج سے ہیں بڑھ کر کاش! مُرغ بن کے طیبہ میں دَنج ہو گیا ہوتا
آہ! کثرتِ عصیاں ہائے! خوفِ دوزخ کا کاش! اس جہاں کا میں نہ بشر بنا ہوتا
شور اٹھا یہ محشر میں خُلد میں گیا عطار

گر نہ وہ بچاتے تو نار میں گیا ہوتا (وسائلِ بخشش ص ۲۵۸، ۲۵۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

فانی لذتوں سے اپنے آپ کو بچانے کا جذبہ بڑھانے اور دُنیوی نعمتوں کے سبب ہونے والے حسابِ آخرت سے خود کو ڈرانے کیلئے دل ہلا دینے والے 9 فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حَسَبَاتِ نِعْمَتِ کے بارے میں! ۹ فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ملاحظہ ہوں: ﴿1﴾ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تَعَالٰی اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو بلا کر اپنے سامنے کھڑا کر



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

دے گا اور اُس سے اُس کے جاہ و مرتبے کے مُتَعَلِّق اسی طرح سُوال کرے گا جس طرح اس کے مال کے بارے میں سُوال فرمائے گا۔ (المعجم الاوسط ج ۱ ص ۱۴۰ حدیث ۴۴۸) ﴿2﴾ بندہ کوئی بھی قدم اٹھاتا ہے تو قیامت میں اُس سے سُوال ہو گا کہ وہ قدم کس لئے اٹھایا تھا؟ (تاریخ دمشق ج ۶ ص ۵۴) ﴿3﴾ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے یہ سُوال ہو گا کہ کیا میں نے تیرا جسم بند رُست نہیں رکھا تھا؟ کیا میں نے تجھے ٹھنڈے پانی سے سیراب نہ کیا تھا؟ (تُو نے ان کے کُھُوق ادا کئے یا نہیں؟) (المستدرک ج ۵ ص ۱۹۱ حدیث ۷۲۸۵) ﴿4﴾ مالک اور مملوک (یعنی غلام) کو اور رَزَّوَج (یعنی شوہر) اور رَزَّوَجہ کو لایا جائے گا پھر ان سے حساب ہوگا، یہاں تک کہ مُردے کہا جائے گا تُو نے فُلاں فُلاں دن لذت کے ساتھ پانی پیا اور شوہر سے کہا جائے گا کہ فُلاں عورت سے نکاح کے اور بھی طلبگار تھے لیکن تُو نے اُس کا نکاح چاہا تو میں نے ان سب کو چھوڑ کر اس کا نکاح تیرے ساتھ کر دیا۔ (کیا تُو نے ان نعمتوں کا حق ادا کیا؟) (مجمع الزوائد ج ۱۰ ص ۶۳۳ حدیث ۱۸۳۹۰) ﴿5﴾ قیامت میں مؤمن سے ہر عمل کا سُوال ہوگا یہاں تک کہ اس سے اپنی آنکھوں میں سُرمہ ڈالنے کے مُتَعَلِّق بھی سُوال کیا جائے گا (حلیۃ الاولیاء ج ۱۰ ص ۳۱) ﴿6﴾ بندہ جو حُطْبہ پڑھتا (یعنی وعظ اور بیان کرتا) ہے اس کے بارے میں بھی اُس سے سُوال ہوگا کہ اس سے تیرا کیا ارادہ تھا؟ (الصمتع موسوعة ابن ابی الدنیا ج ۷ ص ۲۹۴ حدیث ۵۱۴) ﴿7﴾ جو شخص کسی شے کی جانب بُلّائے گا قیامت کے دن اسے اُس کی دعوت (یعنی بُلانے) کے ساتھ کھڑا کیا جائے گا، خواہ ایک ہی آدمی کو دعوت کیوں نہ دی ہو! (ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۳۷ حدیث ۲۰۸) (اس روایت میں حُلُوص کی طرف اشارہ ہے مثلاً نیکی کی دعوت محض رضائے الہی کیلئے دی تھی یا کوئی اور مقصد تھا! انفرادی کوشش کرنے والے مبلغین بھی غور فرمائیں) ﴿8﴾ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم جس نعمت کے مُتَعَلِّق قیامت میں سُوال کئے جاؤ گے وہ ٹھنڈا سایہ اور عمدہ کھجور اور ٹھنڈا پانی ہے۔ (ترمذی ج ۴ ص ۱۶۳)



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

حدیث (۲۳۷۶) ﴿۹﴾ قیامت میں ہر غنی و فقیر (یعنی ہر امیر و غریب) آرزو کرے گا کہ کاش! دنیا میں اس کے پاس صرف ثُوت ہوتا (ابن ماجہ ج ۴ ص ۴۲ حدیث ۴۱۴۰) (ثُوت یعنی صرف اتنا کھانا ہوتا جس سے زندگی بچ سکے اور بس)

ماں زیادہ و باں زیادہ ۱ ﴿۱﴾ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جتنا مال زیادہ ہوگا اتنا حساب زیادہ ہوگا۔ (البدور السافرة فی امور الآخرة ص ۲۶۴)

﴿۲﴾ حضرت سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قیامت میں ایک درہم والے کے مقابلے میں دو درہم والے کا حساب زیادہ سخت ہوگا۔ (الزهد للامام احمد بن حنبل ص ۱۷۰ حدیث ۷۹۷) ﴿۳﴾ جلیل القدر تابعی سیدنا معاویہ بن قُرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قیامت میں سب سے سخت حساب تند رُست فارغ النبال (یعنی خوش حال) شخص سے ہوگا۔

(تاریخ مدینہ دمشق ج ۵۹ ص ۲۷۱)

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب

بخش بے پوچھے لُجائے کو لُجانا کیا ہے (صداق بخش شریف)

مشکل الفاظ کے معانی: صدقہ: وسیلہ۔ بے پوچھے: بے حساب۔ لُجائے: شرمندہ۔ لُجانا: شرمندہ کرنا

شرح کلام رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شعر کے اندر بارگاہِ خداوندی میں عرض کر رہے ہیں: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شرم و حیا کا واسطہ! مجھے محشر میں پوچھ گچھ کئے بغیر ہی بخش دے، میں تو اپنے گناہوں پر پہلے ہی شرمندہ ہوں میرے اعمال کا حساب لے کر مزید شرمندہ نہ فرما۔

امتحان کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللہ

بے سبب بخش دے مولیٰ تیرا کیا جاتا ہے (وسائل بخشش ص ۱۲۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد



فَوَاقِنْ فُصْطَفَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

12 سائل تک حساب و کتاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آخرت کے حساب کا معاملہ نہایت سنگین ہے۔ عبرت کیلئے ایک حکایت پیش کی جاتی ہے، سنئے اور خوب گڑھئے چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ناظم نظام اُمّت، صاحب خوف و خشیت، سردار ساکنانِ جنت امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر ملال کے بعد مجھے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اُخروی (اُخروی) معاملات جاننے کی شدید خواہش تھی۔ ایک دن میں نے خواب میں ایک محل دیکھا تو پوچھا: یہ کس کا ہے؟ فرشتے نے بتایا: ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا۔“ اتنے میں وزیرِ حضور انور، ساکنانِ جنت کے سرور، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس محل سے باہر اس حال میں تشریف لائے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ایک چادر تھی گویا ابھی غسل فرمایا ہے۔ میں نے عرض کی: مَا فَعَلَ اللہ بِکَ؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اچھا معاملہ فرمایا۔ پھر مجھ سے پوچھنے لگے: مجھے تم سے جدا ہوئے کتنا عرصہ گزرا ہے؟ میں نے عرض کی: 12 سال۔ فرمانے لگے: اب جا کر حساب و کتاب سے فارغ ہوا ہوں۔ (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر ج ۴ ص ۴۸۳) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جُرم

دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا (ذوقِ نعت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فَوَاقِنْ فُضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

صحابہ میں سب سے مالدار صحابی
مکے حساب قیامت کا احوال
بُٹھے بٹھے اسلامی بھائیو! عدل و انصاف کے پیکر، پرہیزگاروں کے افسر، متقیوں کے رہبر حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ حکایت ہمیں بہت کچھ سمجھا رہی ہے۔ عَشْرَہ مُبَشِّرَہ کے روشن ستارے حضرت سیدنا

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ میں سب سے زیادہ مالدار تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سارا ہی مال یقینی طور پر حلال تھا اور کثرتِ مال غفلت شعاری کے بجائے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے خشیتِ الہی کا سبب بن گئی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حسابِ قیامت کی حکایت بھی سراپا عبرت ہے، ملاحظہ فرمائیے چنانچہ ایک بار سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے پاس تشریف لا کر فرمایا: ”اے اصحابِ محمد! آج رات اللہ تَعَالَى نے جنت میں تمہارے مکان اور منزلیں نیز میرے مکان سے کس کا کتنا دُور مکان ہے سب مجھے دکھائے۔“ پھر آپ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جلیل القدر اصحابِ کرام کی منزلیں فرداً فرداً بیان کرنے کے بعد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ”اے عبدالرحمن (میں نے دیکھا) کہ تم مجھ سے بہت دُور ہو گئے یہاں تک کہ مجھے تمہاری ہلاکت کا خدشہ ہونے لگا پھر کچھ دیر بعد تم پسینے میں شرابور مجھ تک پہنچے تو میرے پوچھنے پر تم نے بتایا: ”مجھے حساب کے لیے روک لینے کے بعد مجھ سے پوچھ گچھ شروع ہو گئی کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ راوی کہتے ہیں، حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سُن کر رو پڑے اور عرض کی: یا رسول اللہ! یہ سو اُونٹ جو آج ہی رات مضر سے مال تجارت سمیت آئے ہیں، آپ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گواہ بنا کر انہیں مدینہ پاک کے غریبوں اور یتیموں پر صدقہ کرتا ہوں۔ (تاریخ دمشق ج ۳۵ ص ۲۶۶) حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُمُّ الْمُؤْمِنِینِ حضرت سیدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں عرض کی: مجھے اندیشہ ہے کہ کثرتِ مال کہیں (آخرت میں) مجھے ہلاکت میں نہ ڈال دے! انہوں نے فرمایا: اپنا مال راہِ خدا میں خرچ کرتے رہا کرو۔ (استیعاب فی معرفۃ الاصحاب ج ۲ ص ۳۸۹)



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۳۵۴

نیکی کی دعوت کی فضیلت

(طبرانی)

فَوَمانُ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْشَنُ مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

بِالذَّائِرِينَ كَيْلَ لِمِ رَفِيقِهِ **يُثْبِتُ اسلَامِي بھائیو! یقینی قَطْعی حلال مال رکھنے والے اپنا مالِ حلال**
دونوں ہاتھوں سے راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں لٹانے والے کے حساب قیامت کی اس

لرزہ خیز حکایت پر نظر رکھتے ہوئے مال داروں کو غور کرنا اور قیامت کے ہوشِ بآ احوال (یعنی دہشتوں اور گھبراہٹوں) سے
ڈرنا چاہئے اور جو لوگ محض دُنیوی حرص کے سبب مال اکٹھا کئے جاتے، اس کیلئے دُر بدر بھٹکتے پھرتے اور مال بڑھانے کے
نظام کو بہتر سے بہترین بناتے چلے جاتے ہیں انہیں اپنی اس رُوش پر نظر ثانی کر لینی چاہئے اور جو صورت دنیا و آخرت
دونوں کیلئے بہتر ہو وہ اختیار کرنی چاہئے۔

مَالٌ وَدَوْلَتٌ مُتَعَلِّقٌ **حلال مال جمع کرنا فی نفسہ مباح ہے (یعنی نہ اس میں ثواب ہے نہ گناہ)۔ اگر کوئی علمِ نیت**
رکھنے والا اس کی اچھی اچھی نیتیں کر لے تو خواہ مالِ حلال کے ذریعے اربوں پتی بن
جائے اُس کا مال اُس کی آخرت کیلئے نقصان دہ نہیں۔ مگر یاد رہے! رُشی طور پر صرف زبانی

سے نیت کے الفاظ ادا کر لینے کو نیت نہیں کہتے، نیت دل کے ابھار اور پکے ارادے کا نام ہے یعنی جو نیت کر رہا ہے وہ اُس
کے دل میں اس طرح موجود ہو کہ میں نے 100 فیصدی ایسا کرنا ہی کرنا ہے۔ مال و دولت کے بارے میں نیت کی
رغبت دلاتے ہوئے حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: مال
لینے، چھوڑنے، خرچ کرنے اور روکنے میں نیت صحیح ہونی چاہئے۔ مال اس لئے حاصل کرے کہ عبادت پر مدد حاصل
ہو اور مال چھوڑنا ہو تو زُہد (یعنی دنیا سے بے رغبتی) کی نیت سے اور اُسے حقیر سمجھتے ہوئے چھوڑے۔ جب یہ طریقہ اختیار
کرے گا تو مال کا موجود ہونا اُسے نقصان نہیں پہنچائے گا، اسی لئے امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، علیؑ
الْمُرْتَضٰی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص تمام رُوئے زمین کا مال حاصل کرے اور اس کا ارادہ

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

354

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



فَوَمانُ فَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

رضائے الہی کا حصول ہو تو وہ زائد (یعنی دنیا سے بے رغبت) ہے اور اگر تمام مال چھوڑ دے لیکن رضائے خداوندی مقصود نہ ہو تو وہ زائد نہیں ہے۔ پس آپ کی تمام حرکات و سکنات اللہ تعالیٰ کے لیے ہوں اور عبادت سے باہر نہ ہوں یا عبادت پر مددگار ہوں۔ جو چیزیں عبادت سے زیادہ دُور ہیں وہ کھانا کھانا اور قضاے حاجت (یعنی استنجا) ہے لیکن یہ دونوں بھی عبادت پر مددگار ہیں جب ان سے آپ کا مقصود یہ ہوگا یعنی عبادت پر قوت اور دل جتنی حاصل کرنے کی نیت ہوگی تو یہ کام بھی آپ کے حق میں عبادت ہوں گے۔ اسی طرح جو چیزیں آپ کی حفاظت کرتی ہیں مثلاً قیص، ازار (یعنی پاجامہ) بچھونا اور برتن وغیرہ تو ان سب میں بھی اچھی نیت ہونی چاہئے کیوں کہ دین کے سلسلے میں ان تمام چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اور جو کچھ ضرورت سے زائد ہو اُس سے بندگان خدا کو نفع پہنچانے کی نیت ہونی چاہئے اور جب کسی شخص کو اس کی ضرورت ہو تو انکار نہ کرے جو شخص اس طرح کا عمل کرے گا اُس نے مال کے سانپ (یہاں مال کو ”سانپ“ سے تشبیہ دی گئی ہے) سے اُس کا (مفید حصہ یعنی) جوہر اور تریاق (زہر مہرہ یعنی زہر کی دوا جو زہر کا اتار کرتی ہے) بھی لے لیا اور (خود سانپ کے) زہر سے محفوظ (بھی) رہا، ایسے آدمی کو مال کی کثرت نقصان نہیں پہنچاتی لیکن یہ کام وہی شخص کر سکتا ہے جس کے قدم دین میں مضبوط ہوں اور اُس کے پاس کثیر علم دین ہو۔ امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی نے آگے چل کر مال و دولت سے بچ کر رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں: جس طرح نایدینا کا پینا (یعنی آنکھ والے) کی طرح پہاڑوں کی چوٹیوں اور دریاؤں کے کناروں تک پہنچنا اور کانٹے دار راستوں سے گزرنا ممکن نہیں اسی طرح عام آدمی کا مال و دولت کی آفتوں سے بچنا بھی ناممکن ہے۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۳۲۵) مال و دولت پر ہیزگار اور بکثرت علم دین رکھنے والا ہی چاہے تو لے سکتا ہے کہ شریعت کے مطابق اسے حاصل اور شریعت ہی کے مطابق اسے استعمال کر سکتا ہے اور مال کی آفتوں سے خود کو بچا سکتا ہے۔

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیّدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی نقل فرماتے ہیں: ایک بُرگ رُک رُک اللہ تعالیٰ علیہ رور ہے تھے، لوگ اُن کے گرد اکٹھے ہو گئے

نَجْمِ دِلِّی وَالْاَزْوَاجِ



فَوَمانِ فَصَلِّیْ اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام و رُو پا ک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

اور خُرس کھاتے ہوئے کہنے لگے: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، کیا مسئلہ ہو گیا ہے، کیوں رورہے ہیں؟ فرمایا: میرے دل میں ایک زخم ہے جسے خائفین (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے لوگ) اپنے دلوں میں پاتے ہیں، لوگوں نے عرض کی: وہ زخم کس طرح کا ہوتا ہے؟ فرمایا: اُس پیشی کے خوف کا زخم جب بروز قیامت بارگاہِ الہی میں حساب کتاب کیلئے پیش ہونے کے لئے اعلان ہوگا۔ (احیاء العلوم ج ۴ ص ۲۳۰) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

عیب دنیا میں تُو نے چھپائے خشر میں بھی نہ اب آنچ آئے

آہ! نامہ مرا گھل رہا ہے یا خدا تجھ سے میری دعا ہے (دوساٹلی بخشش ص ۱۳۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

نَفَرَتِ مَحَبَّتِ مِیں بَدَل گئی! مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! معلومات بڑھانے، دُرست اسلامی عقائد ذہن میں بٹھانے، شیطان کو دُور بھگانے، ایمانیات کے بارے میں

آنے والے دُساؤں سے جان پُھرانے، غفلت کی نیند اُڑانے، رُوحانی کَیف و سرور پانے اور اپنے آپ کو با کردار مسلمان بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے اور اپنے اس مدنی مقصد، ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے حُصول کی خاطر اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے فکر مند رہنے، نمازوں کی پابندی جاری رکھنے، سنتوں پر عمل کرتے رہنے، مدنی انعامات کے مطابق زندگی گزارنے اور اس پر استقامت پانے کیلئے ہر روز ”فکرِ مدینہ“ کر کے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرتے رہنے اور ہر مدنی ماہ کی ابتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمے دار کو جمع کروادیتے اور پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھرا سفر



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۳۵۷

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

کیجئے۔ آئیے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک **مَدَنی بہار** سناؤں، **چچہ وطنی** (ضلع ساہیوال، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے غفلتوں کی وادی میں گزرے ہوئے اپنے لمحاتِ زندگی کے بارے میں کچھ اس طرح بیان کیا: میری زندگی بھر پور غفلت میں گزر رہی تھی، میرے اُجڑے ہوئے گلزار میں رُشد و ہدایت کی بادِ بہار **دعوتِ اسلامی** سے وابستہ ایک عاشقِ رسول کی بابرکت صحبت کی بدولت چلی۔ ان کی **انفرادی کوشش** نے مجھے دعوتِ اسلامی کے قریب تر کر دیا اور میں مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔ جب میں پہلی بار ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوا تو میں نے اوّل تا آخر بیان سننے کی سعادت حاصل کی، یہ سب کچھ مجھے یُہُت اچھا لگا لیکن جب اجتماع میں شریک اسلامی بھائی بیک (بہ۔ یک) آواز دیوane وار ذکر اللہ میں مصروف ہوئے تو مجھے بے اختیار ہنسی آ گئی کہ یہ لوگ کیا پاگلوں کی طرح شروع ہو گئے ہیں! (الْعَبَادُ لِلَّهِ) میں اسی طرح کے احمقانہ وسوسوں میں مگن تھا کہ یکا یک رُوحانیت کا ایک ایسا جھونکا آیا کہ میں خود بخود ذکر اللہ میں لگ گیا اور ایسا مِشت ہوا کہ اپنے گرد و پیش کی خبر ہی نہ رہی، دل پر عجیب کیف و سرور طاری ہو گیا، اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ اس ذکر و دعا کی بَرکت سے میری طبیعت میں سنجیدگی پیدا ہو گئی اور سابقہ گناہوں سے توبہ کر کے میں صلوٰۃ و سنت کی راہ پر گامزن ہو گیا۔ میں نے چہرے پر داڑھی مبارک اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجالیا۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں اجتماعی اعتکاف کی بَرکتیں حاصل کرنے کی سعادت بھی میسر آئی، اب میرے والد محترم نے بھی داڑھی شریف سجالی ہے اور تمام گھر والے سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر میں **مَدَنی انعامات** کے خادم کی حیثیت سے مَدَنی کام کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اندھیرائی اندھیرا تھا اُجالا کر دیا دیکھو

اسی ماحول نے ادنیٰ کو اعلیٰ کر دیا دیکھو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مكة المكرمة

مدينة المنورة

357

جنة البقیع

مكة المكرمة



فَوَافِقُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمعہ روزِ وِشرف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی غفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

ایک بندہ نیک کے سبب پڑوس کے 100 گھروں سے بلائیں دُور ہوں
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے! اگر آپ مذہبی وضع قطع کے مالک ہیں تو سنجیدہ رہئے اور خوب مَلَنَسارین جائیے، آپ کا منصب ایسا ہے کہ آپ کی ایک مسکراہٹ کسی کی آئندہ نسلوں کی تقدیر بدل سکتی ہے اور ایک باریک بینی یا چھٹک کسی کی آنے والی نسلوں کو بھی معاذ اللہ گمراہی کے گڑھے میں جھونک سکتی ہے لہذا ہمیشہ ہر ملنے جلنے والے کے ساتھ نرمی اور نرمی سے پیش آئیے اور اُن کو نیکی کی دعوت دینے میں سستی نہ فرمائیے۔ کیا پتا آپ کی ایک پرانے آدمی کو شش کسی کے خاندان بھر کی اصلاح کا باعث بن جائے! جیسا کہ ابھی آپ نے مدنی بہار میں ملاحظہ فرمایا کہ جب ایک فرد پر انفرادی کوشش کارگر ہوئی تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھر بھر کو اس کا فیضان پہنچا۔ اچھوں کی برکتوں کے بھی کیا کہنے! **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 853 صفحات پر مشتمل کتاب، ”**جہنم میں لے جانے والے اعمال**“ جلد اول صفحہ 809 پر ہے: حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک مسلمان کی وجہ سے اس کے پڑوس کے 100 گھروں سے بلا دور فرما دیتا ہے۔“ پھر آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ

(پ ۲، البقرہ: ۲۵۱)

لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر اللہ لوگوں میں بعض سے

بعض کو دفع نہ کرے تو سرور زمین تباہ ہو جائے۔

(الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۳ ص ۱۲۹ حدیث ۴۰۸۰)

تُو نیکیوں کا فیضان مولیٰ عطا کر

معافِ فضل سے میری ہر ایک خطا کر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



(ابو یعلیٰ)

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِمَجْهُدٍ رُودٍ يَأْكُفُّ كَثْرَتَ كُرْبٍ يَشْكُ بِهِ تَهَارَهُ لِنَظَرِ طَهَارَتِهِ هـ۔

اللہ والوں کی نیکی کی دعوت دینے کا انداز بھی نرالا ہوتا ہے۔ اس ضمن میں ایک **تین مدنی فیسین** دینہ

عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْكَرِيمِ کو ایک مالدار شخص نے بِاصرار دعوتِ طعام دی، فرمایا: میری یہ **تین شرطیں** مانو تو آؤنگا، ﴿۱﴾ میں جہاں چاہوں گا بیٹھوں گا ﴿۲﴾ جو چاہوں گا کھاؤں گا ﴿۳﴾ جو کہوں گا وہ تمہیں کرنا پڑے گا۔ اُس مالدار نے وہ تینوں شرطیں منظور کر لیں۔ ولسی اللہ کی زیارت کیلئے بہت سارے لوگ جمع ہو گئے۔ وقتِ مقررہ پر حضرت سیدنا حاتمِ اصم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْكَرِيمِ بھی تشریف لے آئے اور جہاں لوگوں کے جُوتے پڑے تھے وہاں بیٹھ گئے۔ جب کھانا شروع ہوا، سیدنا حاتمِ اصم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْكَرِيمِ نے اپنی جھولی میں ہاتھ ڈال کر سُکھی روٹی نکال کر تناول فرمائی۔ جب سلسلہ طعام کا اختتام ہوا، میزبان سے فرمایا: ”چو لہالا واور اُس پر تو ارکھو،“ حکم کی تعمیل ہوئی، جب آگ کی تپش سے تو اسُرخ انگارہ بن گیا تو آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَىٰ عَلَیْہِ اُس پر ننگے پاؤں کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ”میں نے آج کے کھانے میں سُکھی روٹی کھائی ہے۔“ یہ فرما کر تُوے سے نیچے اُتر آئے اور حاضرین سے فرمایا: اب آپ حضرات بھی باری باری اس تُوے پر کھڑے ہو کر جو کچھ ابھی کھایا ہے اُس کا حساب دیجئے۔ یہ سُن کر لوگوں کی چیخیں نکل گئیں، بیک زبان بول اُٹھے: یاسیدی! ہم میں اس کی طاقت نہیں، (کہاں یہ گرام گرام تو اور کہاں ہمارے مُرم مُرم قدم! ہم تو گنہگار دنیا دار لوگ ہیں) آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَىٰ عَلَیْہِ نے فرمایا: جب اس دُنیوی گرام تُوے پر کھڑے ہو کر آج صُرف ایک وقت کے کھانے کی نعمت کا حساب نہیں دے سکتے تو کل بروز قیامت آپ حضرات زندگی بھر کی نعمتوں کا حساب کس طرح دیں گے! پھر آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَىٰ عَلَیْہِ نے پارہ 30 سورۃ التَّكْوِيْن کی آخری آیت کی تلاوت فرمائی:

یہ رقت انگیز ارشاد سن کر لوگ دھاڑیں مار کر رونے اور گناہوں سے توبہ توبہ پکارنے لگے۔

یا الہی! جب حساب خندہ بے جاڑ لائے چشمِ گریانِ شفیعِ مَرْتَجی کا ساتھ ہو

یا الہی ! جب ہمیں آنکھیں حسابِ جُرم میں

اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو (ہدایۂ بخشش شریف)

مشکل الفاظ کے معانی: **تَبَسُّمِ رَیْزِ:** مُسکرا نے والے۔ **خَنْدَہ** ہے جا: **فُضُولِ ہنسی۔** چشم گریاں: رونے والی آنکھیں۔

شفیع مَرْتَجی: شفاعت کرنے والا جس سے امیدیں وابستہ کی جائیں۔

شرح کلام رضا: ”حداائق بخشش شریف“ کی مناجات کے مذکورہ دوسرے شعر میں یہ عرض کی گئی ہے:

یا اللہ برومخشر جب میری نافرمانیوں کا حساب مجھے خوفزدہ کرے اور آنکھوں سے سیلِ اشک رواں ہو جائے، اے کاش!

اُس وقت دُکھا دلوں کے چَین، سرور کو نین، نانائے حَسَنین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مسکراتے ہونٹوں کی دُعا میرے



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمُكَ يَسِيرُ إِذْ كَرِهَ وَارْدَهُ مَجْهُدٌ رُزْزُودٌ شَرِيفٌ نَهْزُهُ تَوَدُّهُ لَوَاكُوفٌ مِّنْ سَعَةِ كُجُوفٍ تَرِيحُ خُصْبٍ هَبِّهِ - (ترغیب و ترہیب)

ہوں گے اُن کو دیکھتا ہوگا، ہر ایک اپنے اپنے گناہوں کو پڑھ کر پریشان ہو رہا ہوگا، اس سے کہا جائے گا کہ آ اور جواب دے کہ تُو نے ایسا کیوں کیا؟ ویسا کیوں کہا؟ کیوں بیٹھا اور کیوں اُٹھا؟ کیوں دیکھا اور کیوں سوچا؟ اِگر مَعَاذَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ جواب نہ دے سکے گا تو اُس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا! اُس وقت کہے گا: کاش! میں خُوک (یعنی سُور) یا سگ (یعنی سُتّا) پیدا ہوا ہوتا تو خاک ہو جاتا کیونکہ وہ (جانور) اس عذاب سے محفوظ اور آزاد ہیں۔ پس جو شخص (بے عمل ہونے کی صورت میں) سُور اور گتے سے بدتر ہو اُس کو تکبر اور فخر کرنا کس طرح زیبا ہے! (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۷۱۷)

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے مت تُو بن آنجان آخر موت ہے

پیشتر مرنے کے کرنا چاہئے موت کا سامان آخر موت ہے

باربا علی تجھے سمجھا چکے

مان یا مت مان آخر موت ہے

پیدائش ہونے والا
قابل رشک ہے
قابل رشک دینہ
ابھی دنیا میں نہیں آئے اُن کا انتظار کرنے والوں یعنی بے اولادوں کے لئے غور کرنے کا مقام ہے کہ انتظار میں اُن کی کیا نیت ہے! **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صفحات پر مشتمل کتاب، ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“

صفحہ 5 تا 6 پر دیا ہوا مضمون اپنے اندر بہت کچھ عبرت رکھتا ہے چنانچہ لکھا ہے: آج دنیا میں جو بے اولاد ہوتا ہے وہ عموماً خوب دل جلاتا ہے اور بچہ پانے کیلئے نہ جانے کیسے کیسے جتن کرتا ہے۔ اگر اس کا مَطْمَحِ نظر (یعنی مقصدِ اصلی) فقط گھر کی زینت اور دُنیا کی راحت ہے، حصولِ اولاد سے مقصود آخرت کی مَنْفَعَت کی کوئی اچھی نیت نہیں، تو ایسا بے اولاد آدمی نادانستہ طور پر گویا ”کسی“ کے دُنیا میں پیدا ہونے اور پھر بہت بڑے امتحان میں مبتلا ہونے کی آرزو کر رہا ہے! میری یہ بات



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَسْخَصَ كِي نَاك خَاك آ لودو جس كے پاس میرا ڈكر هو اور وہ مجھ پر ڈر و پاك نہ پڑھے۔ (عام)

شاید وہی شخص سمجھ سکتا ہے جو ”بڑے خاتمے کے خوف“ میں مبتلا ہو۔ ایک خائف بُرگ حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے فرمان کا خلاصہ ہے: مجھے بڑے سے بڑے نیک بندے پر بھی رشک نہیں آتا جو کہ قیامت کی

ہولنا کیوں کا مشاہدہ کرے گا، مجھے صرف اُس پر رشک آتا ہے جو ”کچھ بھی“ نہ ہو۔ (یعنی پیدا ہی نہ ہو) (حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۹۳ رقم ۱۱۴۷۰ مَلْخَصًا) امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے غلبہ خوف کے وقت فرمایا:

کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جَنّا ہوتا! (الطَّبَقَاتُ الْکُبْرٰی لابن سعد ج ۳ ص ۲۷۴) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت

هو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا

(نزع کی سختیوں، بھڑکی ہولنا کیوں، مجشر کی دشواریوں اور جہنم کی خوفناک وادیوں کا تصور باندھ کر خوف خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزٹے ہوئے آشکارا نگہوں سے اس کلام کو پڑھئے)

کاش! کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا
آہ! سَلْبِ اِیْمَاں کا خوف کھائے جاتا ہے
آکے نہ پھنسا ہوتا میں بطور انساں کاش!
دو جہاں کی فکروں سے یوں نجات مل جاتی
کاش! ایسا ہو جاتا خاک بن کے طیبہ کی
میں بجائے انساں کے کوئی پودا ہوتا یا
گلشنِ مدینہ کا کاش! ہوتا میں سبزہ
جاں کنی کی تکلیفیں دُج سے ہیں بڑھ کر کاش!

قَبْر و حَشْر کا ہر غم ختم ہو گیا ہوتا
کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جَنّا ہوتا
کاش! میں مدینے کا اُونٹ بن گیا ہوتا
میں مدینے کا سچ مچ کُٹّا بن گیا ہوتا
مصطفےٰ کے قدموں سے میں لپٹ گیا ہوتا
نخل بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا
یا بطور تنکا ہی میں وہاں پڑا ہوتا
مُرغ بن کے طیبہ میں دُج ہو گیا ہوتا

شور اُٹھا یہ محشر میں خُلد میں گیا عطار

گر نہ وہ بچاتے تو نار میں گیا ہوتا



(۱۱۸۷ھ)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِهِ بَرُّ رُودِ شَرِيفٍ بِرُوحِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتِهِ يَحْيَاكَ۔

فاروق و مشتاق کے **مزار کی مَدَنی بہار** **مَدَنیہ**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دنیا و آخرت کی بھلائیاں پانے اور خود کو قبر و حشر کی ہولناکیوں سے بچانے کی کوشش کا ذہن بنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے ”مَدَنی ماحول“ سے ہر دم وابستہ رہئے، نیکی

کی **دعوت** کے مَدَنی کاموں میں بھرپور حصہ لیجئے، مَدَنی انعامات کے مطابق اپنی زندگی گزارئیے، سنتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرے سفر کی ترکیب فرماتے رہئے۔ آئیے! اس کی ترغیب کیلئے

”ایک مَدَنی بہار“ سنتے ہیں: چنانچہ گلزارِ طیبہ (سرگودھا، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے حلفیہ (یعنی قسم کھا کر دیئے ہوئے) بیان کا لُبِ لباب ہے، غالباً (۱۴۲۸ھ یعنی 2006ء) میں مجھے اپنے ایک عزیز کے ہمراہ **صحرائے مدینہ**،

بابِ المدینہ (کراچی) میں دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران، خوش الحان نعت خوان، بلبلِ روضہ رسول الحاج قاری ابو عبید **مشتاق عطاری** عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی اور مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکنِ **مفتی دعوتِ اسلامی** حضرت

علامہ مولانا الحافظ القاری الحاج ابو عمر **محمد فاروق عطاری** عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی کے مزاراتِ طیبات پر حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ دوپہر کا وقت تھا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عینِ بیداری کے عالم میں ہم دونوں کو حاجی **مشتاق عطاری** عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی کے مزارِ پرانوار سے **اذانِ ظہر** کی آواز صاف سنائی دی۔ پھر کچھ دیر بعد **مفتی دعوتِ اسلامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی آواز میں **اقامت** سنی پھر حاجی **مشتاق** صاحب کی **تکبیر تحریمہ** اور دیگر **تکبیرات انتقالات** کی آوازوں سے یہی

سمجھ آئی کہ وہ مزارِ شریف میں **امامت** فرما رہے ہیں۔ جماعت ختم ہونے کے بعد دعا کی آواز بھی صاف سنائی دی، دعا ختم ہونے کے بعد ہمیں **خوشبو کی مہک** محسوس ہوئی۔ میں نے حیرت و استعجاب کے عالم میں گلزارِ طیبہ (سرگودھا) کے ایک ذمّے دار اسلامی بھائی سے موبائل فون پر رابطہ کیا، اور واقعہ بیان کیا۔ اس پر انہوں نے مبارک باد دیتے ہوئے

اس ایمان افروز ”مَدَنی بہار“ کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں اولیائے کرام رَحْمَتُ اللہِ السَّلام کے تصرفات و



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْهَ وَسَلَّمُ : مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

اختیارات اور دعوتِ اسلامی کی برکات سے آگاہ کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ یہ سن کر میں جھوم اٹھا، اللہ تعالیٰ کا کڑو رہا کڑو و شکر کہ اُس نے مجھے اس نازک دور میں دعوتِ اسلامی کا مُشکبار مَدَنی ماحول عطا فرمایا۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں شب و روز مصروفِ عمل رہتے ہوئے سنتوں بھری زندگی گزارنے اور ایمان و عافیت کے ساتھ مرنے کی سعادت عنایت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَکْمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دعوتِ اسلامی نے دنیا بھر میں دُھوم مچائی ہے

سارے جہاں میں عشقِ محمد کی خوشبو پھیلانی ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! اس مَدَنی بہار سے معلوم ہوا کہ دعوتِ اسلامی والوں پر پُروردگار عَزَّوَجَلَّ اور مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بے حد و بے شمار کرم ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کا اپنے مزار میں نماز پڑھنا کوئی اچھے (یعنی حیرت) کی بات نہیں۔ اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے ایسا ثابِت ہے چنانچہ تاہی بُرگ حضرت سیدِ ناٹابِت بُنائی غَدِسِ سِرُّہُ الثُّورَانِ نے دعا مانگی: ”اے اللہ! اگر تو کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت دیتا ہے تو مجھے بھی اجازت دینا۔“ وفات کے بعد دیکھا گیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

(حِلّیۃ الاولیاء ج ۲ ص ۳۶۲ رقم ۲۵۶۸)

انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی حیات ہیں اور اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں چنانچہ اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُورِہُمْ یُصَلُّوْنَ

اَنْبِیَاءٌ قُبُورِہُمْ فِیْہُمْ
نَمَازِیْنِ پڑھتے ہیں



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

یعنی انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔ (ابو یعلیٰ ج ۳ ص ۲۱۶ حدیث ۳۴۱۲) حضرت سیدنا شیخ عبد الوہاب شعرائی قُدَسِ سِرُّہُ اللہُ دَانِی فرماتے ہیں: **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی قَبْرِ انور میں زندہ ہیں اور اذان و اقامت کے ساتھ نماز ادا فرماتے ہیں، ایسے ہی دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی نماز ادا فرماتے ہیں۔

(كَشَفُ الْغُمَّةِ عَنْ جَمِيعِ الْأُمَّةِ، الجزء الثاني ص ۶۳)

چلو اچھا ہوا کام آگئی دیوانگی اپنی و گرنہ ہم زمانے بھر کو سمجھانے کہاں جاتے

نہ جلتی شمع محفل میں تو پروانے کہاں جاتے نہ ہوتا در نبی کا تو یہ دیوانے کہاں جاتے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

رُوضۃ النور سے اذان و اقامت کی آواز 63 سن ہجری میں واقعہ حُرہ پیش آیا جس میں ظالم یزیدیوں نے مدینہ منورہ دادھا اللہ شَرَفًاو تَعَفُّيًا پر چڑھائی کی، 700 صحابہ کرام رَضَوْنَ اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِم اَجْمَعِیْنَ اور مزید عام مسلمان ملا کر دس ہزار سے زائد حضرات شہید کئے گئے، **اہل مدینہ** کو

خوب لُٹا گیا، ہزاروں بار کرہ (یعنی کُنواری) لڑکیوں کے ساتھ مَعَاذَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ ”زیادتی“ کی گئی۔ مَسْجِدُ النَّبَوِیِّ الشَّرِیف عَلَی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سُنُونوں سے گھوڑے باندھے گئے، تین دن تک مسجد شریف میں لوگ نماز سے مُشَرَّف نہ ہو سکے۔ اس موقع پر صرف مشہور تابعی بزرگ حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَضِی اللہُ تَعَالَى عَنْہُ اپنے آپ کو دیوانہ بنا کر وہاں حاضر رہے، دیوانہ سمجھ کر یزیدی لوگ آپ رَضِی اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کو شہید کرنے سے باز رہے۔ آپ رَضِی اللہُ تَعَالَى عَنْہُ فرماتے ہیں: حُرہ کے دنوں میں لوگوں کے واپس آنے تک میں ہمیشہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قَمَرِ مَبَارَک سے اذان و اقامت کی آواز سنتا تھا۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجید دین و ملت مولانا شاہ امام **احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمۃُ الرَّحْمٰنِ حدائقِ بخشش



فَوَافِیْ فَصْلَہٗ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس نے کتاب میں مجھ پر ڈرو پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

شریف میں عرض کرتے ہیں:

تو زَندہ ہے وَاللّٰہُ تُو زَندہ ہے وَاللّٰہُ
مرے چشمِ عالم سے بھپ جانے والے!

(یعنی یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! آپ حیات میں، خدا کی قسم! آپ زندہ ہیں، ظاہری آنکھوں سے مجھے میرے نظر نہ آنے والے!)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مؤمن کی فراست سے ڈرو! امام الطائفہ حضرت سیّدنا شیخ ابوالقاسم جُنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی نے فرمایا:

(میرے پیرو مرشد) حضرت سیّدنا شیخ سَرِی سَقَطِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مجھ سے فرمایا کرتے تھے کہ لوگوں میں وَعَظ و نصیحت کیا کرو مگر میں خود کو اس کا اہل نہیں سمجھتا تھا اس لئے ہمت نہ ہوتی تھی۔ ایک شب مجھے جناب رسالت مآب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خواب میں نواز کر مجھ سے فرمایا: ”لوگوں کو نصیحت کرو۔“ میں بیدار ہوا اور صُحُح کا انتظار کیے بغیر (اپنے پیرو روشن ضمیر) حضرت سیّدنا شیخ سَرِی سَقَطِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

(میرے عرض کرنے سے پہلے ہی) انہوں نے (غیب کی خبر دیتے ہوئے) فرمایا: ”جب تک سرکارِ نادر، مدینے کے تاجدار

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود نہ فرمایا تم نے میرے کہنے کا اعتبار نہیں کیا۔“ حضرت سیّدنا شیخ جُنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

الہَادِی نے اُسی صُحُح سے جامع مسجد میں بیان شروع کر دیا۔ لوگوں میں یہ بات فوراً پھیل گئی کہ آج سے جُنید بغدادی عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی بیان فرمانے لگے ہیں۔ ایک دن کسی نوجوان نے اجتماع میں کھڑے ہو کر سوال کیا۔ اے شیخ! بتائیے حضور

اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس ارشادِ مبارک: اِتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّہٗ یَنْظُرُ بِنُورِ اللّٰہِ یعنی ”مؤمن کی

فراست سے ڈرو کیوں کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نور سے دیکھا کرتا ہے۔“ (ترمذی ج ۵ ص ۸۸ حدیث ۳۱۳۸) کا کیا مطلب ہے؟ اُس کا

سوال سن کر چند لمحوں کیلئے حضرت سیّدنا شیخ جُنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی نے سر جھکا لیا پھر سر مبارک اٹھا کر (غیب کی خبر



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ نَے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا: اے نوجوان! تو نصرانی (یعنی کرسچین) ہے اور اب تیرے مسلمان ہونے کا وقت آن پہنچا ہے، ایمان لے آ۔ وہ جوان جو کہ واقعی کرسچین تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یہ کرامت دیکھ کر اُسی وقت مسلمان ہو

گیا۔ (رَوْضُ الرِّیَاحِین ص ۱۵۷) اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب

مَغفِرَت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی

بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابنہ اپنے اولیاء کو علم غیب عطا فرماتا ہے

مُتَّحِنُ اللہ! سیدنا شیخ جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی بطورِ انکساری اپنے

آپ کو بیان کیلئے نا اہل تصور فرماتے تھے، حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم

سے آپ رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ زبردست عالم تھے، آپ رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ پر کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ خواب میں تشریف لا کر رسول

اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان کا حکم فرمایا۔ اس حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا

کہ میرے مَلٰئِکَہِ مَصْطَفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عَطَاے رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ غیب کا علم رکھتے ہیں، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معلوم تھا کہ جنید بغدادی کو ان کے پیروں میں کہہ رہے ہیں پھر بھی یہ بیان کرنے سے جھجکتے ہیں، لہذا بِنَفْسِ

نَفِیْسِ خواب میں تشریف لا کر بیان کا حکم صادر فرمایا۔ یہ بھی جاننے کو ملا کہ فِیْضَانِ مَصْطَفٰے صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے

حَضْرَاتِ اولِیَآءِ کو بھی علم غیب ہوتا ہے جیسی تو حضرت سیدنا سمری سَقَطِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے اپنے مُرید خاص کا خواب

جان لیا۔ نیز حضرت سیدنا شیخ جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی نے بھی تو نصرانی یعنی کرسچین کو مومنانہ فراسات سے پہچان

کر غیب کی خبر سے مالا مال اُچھوتے انداز میں اُسے نیکی کی دعوت عنایت فرمائی اور وہ کرامت بھری نیکی کی دعوت کی برکت سے ہاتھوں ہاتھ اسلام کے دامنِ رحمت میں آ گیا۔

فراست کی تعریف حدیث مبارکہ میں ”فراست“ کا ذکر ہے اس کے معنی بھی سمجھ لیجئے۔ فراست کا معنی ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے اولیاء کے دلوں میں وہ چیز ڈالتا ہے جس سے انہیں بعض لوگوں کے حالات کا علم ہو جاتا ہے۔ (انصاریج ۳ ص ۲۸۳) سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنے پیارے پیارے آقا مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِلْمِ غیب شریف سے مالا مال نگاہ بے مثال کا اوج و کمال بیان کرتے ہوئے کیا خوب شعر موزوں کیا ہے۔

سر عرش پر ہے تری گزردل فرش پر ہے تری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

مشکل الفاظ کے معانی: سر عرش: عرش کے اوپر۔ ملکوت: فرشتوں کے رہنے کی جگہ۔ عیاں: ظاہر۔

شرح کلامِ رضا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرش کے اوپر اور فرش یعنی زمین کے اندر کا سب کچھ آپ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیشِ نظر ہے۔ دنیا جہان میں کوئی بھی ایسی شے نہیں جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ظاہر نہ ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میرے دوست کا خواب میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میرے مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غیب کی باتیں جانتے ہیں۔ آئیے اس ضمن میں قیامِ دعوتِ اسلامی

کے قبل کا سنا ہوا ایمان افروز خواب سماعت فرمائیے: چنانچہ ایک اسلامی بھائی نے سگِ مدینہ عُمّی عہ کو جو کچھ بتایا اُس کا خلاصہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مجھے خواب میں جناب رسالت مآب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی سعادت



فَمَنْ مُصِطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

ملی، ہمت کر کے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا آپ کو علم غیب ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ اس کے بعد سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک آیت قرآنی سنائی، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لب ہائے مبارکہ سے تلاوت، آپ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوش آوازی اور ادائگی حُرُوف کا حَسَن اُسْلُوب (یعنی حُرُوف کی اپنے خارج سے ادائیگی کی خوبصورتی) مرحبا! ایسی عمدہ اور شیریں آواز و قراءت میں نے کبھی نہیں سنی تھی، آیت شریفہ میں بھول گیا ہوں، ہاں اتنا یاد پڑتا ہے کہ اُس کے آخر میں لفظ ”بِضْنِیْن“ تھا اس پر میں نے (یعنی سب مدینہ عُنَی عَنَہُ) پارہ 30 سورۃ التَّکْوِیْرِ کی آیت نمبر 24 سنائی: ”وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضْنِیْنٍ“ وہ اسلامی بھائی بول اُٹھے: ہاں ہاں یہی آیت کریمہ تھی۔ سب مدینہ عُنَی عَنَہُ نے اُن کو آیت کریمہ کا ترجمہ بتایا اور عرض کی کہ یقیناً سرکارِ دُعا عالم صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت و عنایت سے علم غیب ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے کوئی اس وشو سے میں نہ پڑے کہ لو بھئی! خوابوں سے علم غیب ثابت کیا جا رہا ہے حالانکہ غیر نبی کا دیکھا ہوا خواب تو حُجَّت (یعنی دلیل) ہی نہیں۔ سب مدینہ عُنَی عَنَہُ اقرار کرتا ہے کہ واقعی ہر مسئلہ خواب سے حل نہیں کیا جاتا، مگر یہاں خواب سے نہیں خواب میں عطا کردہ جواب میں بیان کردہ قرآنی آیت سے علم غیب کا ثبوت پیش کیا جا رہا ہے اور وہ آیت کریمہ واقعی علم غیبِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دال (یعنی دلیل) ہے۔ لہذا مذکورہ آیت مع ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضْنِیْنٍ ﴿۳۰﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

(پ ۳۰ التکویر ۲۴)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غیب بتاتے ہیں اور ظاہر (یعنی UNDERSTOOD) ہے کہ بتائے گا وہی جس کو علم ہوگا۔ تو بے شک، بلاشبہ ربِّ العالمین عَزَّوَجَلَّ کی عنایت سے



فَوَافِیْ فَصْلَہٗ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم علم غیب کی دولت سے مالا مال ہیں۔ بارگاہ رسالت میں عاشقِ ماہِ رسالت اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ عرض کرتے ہیں:

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپاؤں یہ کروڑوں دُرود (حدائق بخشش شریف)

شرح کلامِ رضا: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کی شانِ عَظَمَتِ نشان کے کیا کہنے! شبِ معراج عین

جاگتی حالت میں آپ نے اپنے مبارک سر کی آنکھوں سے اپنے پاک پَر وَرَد گار عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا، تو یوں اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کہ غیبِ الغیب ہے وہ بھی اپنے فضل و کرم سے آپ پر ظاہر و آشکار ہو گیا تو اب کوئی اور غیب آپ سے کس طرح نہاں یعنی چھپا رہ سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

”بخاری شریف“ میں ہے: حضرت سَیِّدُنَا اُنْس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینۃ منورہ، سردارِ مگہ مکرمہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرت سَیِّدُنَا ابوبکر صدیق، حضرت سَیِّدُنَا عمر فاروق اعظم اور حضرت سَیِّدُنَا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ

عنہم اُحد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو وہ (خوشی کے مارے) ہلنے لگا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے ٹھوکر مار کر فرمایا:

اُتْبْتُ اُحْدًا فَاِنَّمَا عَلَیْكَ نَبِیٌّ وَصَدِیْقٌ وَشَهِیْدَانِ۔ اُحْدُ اُتْھَر جاکو نکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۵۲۴ حدیث ۳۶۷۵)

ایک ٹھوکر میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا

رکتی ہیں کتنا وقار اللہ اکبر آئیاں (حدائق بخشش شریف)



فَوَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جحاک۔ (عبدالرزاق)

مذکورہ حدیث سے علم **غیب ثابت ہوتا ہے**
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ”بخاری شریف“ کی مذکورہ حدیث پاک سے اَظْهَرَ مِنَ الشَّمْسِ وَ أَبَيَّنُّ مِنَ الْأَمْسِ (یعنی سورج سے زیادہ روشن اور روزگزار سے زیادہ قابل یقین) ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مدنی

مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو عطاءِ الہی سے علم غیب ہے جیسی تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جبکہ اُحد شریف سے ارشاد فرمادیا کہ تجھ پر ”ایک نبی“ ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ کسی کے بارے میں اُس کے جیتے جی بتا دینا کہ یہ شہید ہے، یہ غیب کی خبر نہیں تو اور کیا ہے۔ اس حدیث پاک کے تحت مُفسِّر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ مراۃ جلد 8 صفحہ 408 تا 409 پر فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے مقبول بندے ساری خَلْقَت (یعنی شجر و حجر دریا و پہاڑ سبھی) کے محبوب (اور پیارے) ہوتے ہیں، ان کی تشریف آوری سے سب خوشیاں مناتے ہیں، انہیں پتھر اور پہاڑ بھی جانتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: یہ بھی معلوم ہوا کہ خُصُور (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) سب کے انجام (یعنی اچھا یا بُرا خاتمہ ہونے) سے خبردار ہیں کہ فرمایا: ان میں سے دو صحابہ شہید ہو کر وفات پا جائیں گے۔

(مراۃ ج ۸ ص ۴۰۸)

رب کی عطا سے سب کچھ جانے دیکھے بغیر و قریب

غیب کی خبریں دینے والا اللہ کا وہ حبیب

اللہ اللہ، اللہ ہو، لا اِلهَ اِلَّا هُوَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غیب کی تعریف
مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ ”تفسیر نعیمی“ میں فرماتے ہیں: غیب کے (لفظی) معنی غائب یعنی چھپی ہوئی چیز۔ اصطلاح (یعنی



فَوَاصِلٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو مجھ پر رُوِ جمعہ رُوِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی غفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

مخصوص۔ مُرادِ معنی) میں غیب وہ چیز کہلاتی ہے جو کہ ظاہری باطنی حواس (یعنی محسوس کرنے کی قوتوں) اور عقل سے چُھپی ہو یعنی نہ تو آنکھ، ناک، کان وغیرہ سے معلوم ہو سکے اور نہ غور و فکر سے عقل میں آ سکے۔ (تفسیر نعیمی ج ۱ ص ۱۲۱) مَثَلُ جَنَّتِ ہمارے لیے اس وقت غیب ہے کیونکہ اس کو ہم حواس (یعنی آنکھ، ناک، کان وغیرہ) سے معلوم ہی نہیں کر سکتے۔ غیب وہ ہے جو ہم سے پوشیدہ ہو اور ہم اپنے حواسِ خمسہ یعنی دیکھنے، سُننے، سونگھنے، چکھنے اور چُھونے سے جان نہ سکیں اور غور و فکر سے عقل اُسے معلوم نہ کر سکے۔ (مُلَخَّص از تفسیر بیضاوی ج ۱ ص ۱۱۶ وغیرہ)

علم غیب کے متعلق اکابرین اُمت کے اقوال
فیضانِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کو بھی علم غیب عطا کیا جاتا ہے چنانچہ اس ضمن میں اکابرینِ اُمت کے اقوال ملاحظہ فرمائیے: حضرت علامہ علی قاری علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الباری فرماتے ہیں: ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ

ترقی مقامات پا کر صفتِ روحانی تک پہنچتا ہے اُس وقت اُسے علم غیب حاصل ہوتا ہے۔ (مِرْقَاۃُ الْمَفَاتِیْح ج ۱ ص ۱۲۸) مزید ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: نورِ ایمان کی قوت بڑھنے سے بندہ حقائقِ اشیاء (یعنی چیزوں کی حقیقتوں) پر مُطَّلَع ہوتا ہے اور اُس پر نہ صرف غیب بلکہ غیبِ الغیب یعنی غیب کا غیب بھی روشن ہو جاتا ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۹)

امام ابنِ حَجَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر فرماتے ہیں: اولیاء کو کسی واقعے یا وقائع (یعنی واقعات) میں علم غیب حاصل ہوتا ہے یہ بالکل دُرست ہے، ان میں سے کافی حضرات سے ایسا ظاہر ہو کر مُشْتَبَہ (مُش - ت - ہر یعنی مشہور بھی) ہوا۔

(اعلام بقواطع الاسلام ص ۳۵۹)

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے امام حضرت سیدِ ناعزیزان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر فرمایا کرتے: ”اس گروہِ اولیا کی نظر میں زمین دسترخوان کی طرح ہے۔“ (نَفْحَاتُ الْاَنَس ص ۳۸۷) یعنی جس طرح دسترخوان کی ہر چیز نظر آ جاتی ہے اسی طرح زمین کی ہر چیز اُن کو دکھائی دیتی ہے۔ حضرت خواجہ بہاؤ الحق والدین نقشبندی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی یہ قول نقل کر کے فرماتے:



(ابوبکر)

فَوَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَعْضُ رُؤُودِ يَاسَاقِ كَثْرَتِ كُرُوبِ شَكِّ يَتَهَارِے لَے طَهَارَتِ هِے۔

”ہم کہتے ہیں کہ (زمین ان کے لئے) ناخن کی سطح کی طرح ہے، کوئی چیز اُن کی نظر سے غائب نہیں۔“ (ایضاً ص ۳۸۷-۳۸۸)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ اللہ تفسیر نعیمی جلد ۴ صفحہ ۳۷۱ پر ”تفسیر روح المعانی“ کے حوالے سے لکھتے ہیں: ”بعض اہل کشف اولیاء اللہ بھی غیوب (یعنی غیوب) پر مطلع کئے جاتے ہیں مگر نبی کے واسطے سے، بلا واسطہ نہیں۔“

(روح المعانی ج ۴ ص ۴۷۵)

ہمارے غوث اعظم علیہ رحمۃ اللہ اکرم ”قصیدہ غوثیہ“ میں فرماتے ہیں:

نَظَرْتُ إِلَى بِلَادِ اللَّهِ جَمْعًا كَخَرْدَلَةٍ عَلَى حُكْمِ التَّصَالِي

(ترجمہ: میں نے اللہ عزوجل کے سارے شہروں کو اس طرح دیکھ لیا جیسے رائی کے چند دانے ملے ہوئے ہوں)

حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ”اخبار الاخیر“ صفحہ ۱۵ پر غوث الاعظم علیہ رحمۃ اللہ اکرم کا یہ ارشاد معظم نقل کیا ہے: ”اگر شریعت نے میرے منہ میں لگام نہ ڈالی ہوتی تو میں تمہیں بتا دیتا کہ تم نے گھر میں کیا کھایا ہے اور کیا رکھا ہے، میں تمہارے ظاہر و باطن کو جانتا ہوں کیونکہ تم میری نظر میں آ رہا نظر آنے والے شیشے (یعنی کانچ) کی طرح ہو۔“ حضرت مولانا روم علیہ رحمۃ اللہ القیوم مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

لَوْ حَفِظَ اسْتِ بَیْشِ اُولِیَاءِ

اَزْجِ حَفِظَ اسْتِ مَحْفُوظِ اَزْ خَطَا

(یعنی لو کہ محفوظ اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے پیش نظر ہوتی ہے جو کہ ہر خطا سے محفوظ ہوتی ہے)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی تفسیر عزیزی میں ”سورة الجن“ کی تفسیر میں لکھتے ہیں: ”لو کہ محفوظ کی خبر رکھنا اور اُس کی تحریر دیکھنا بعض اولیاء اللہ سے بطریق تواتر (یعنی تسلسل کے ساتھ) منقول ہے۔“



(طبرانی)

فَوَاقِنْ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُود و پڑھو کہ تمہارا رُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

لوح محفوظ کے بارے میں دلچسپ معلومات
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہوش سنبھالنے کے بعد تقریباً ہر مسلمان لوح محفوظ کا نام سُن لیتا ہے لیکن سب کو لوح محفوظ کے بارے میں معلومات بھی ہوں یہ ضروری نہیں، آئیے! معلوم کرتے ہیں کہ لوح محفوظ کیا ہے۔ لوح محفوظ کا

تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ 30 سُورَةُ الْبُرُوجِ آیت نمبر 21 اور 22 میں ارشاد فرماتا ہے:

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ ﴿٢١﴾ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ ﴿٢٢﴾ ترجمۃ کنز الایمان: بلکہ وہ کمال شرف والا قرآن ہے لوح محفوظ میں۔

حضرت علامہ محمد بن احمد انصاری قرطبی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی تفسیر قرطبی جلد 10 صفحہ 210 پر ان آیات کے تحت لکھتے ہیں: یعنی قرآن کریم ایک لوح میں لکھا گیا ہے جو شیاطین کی پہنچ سے دُور، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس محفوظ ہے۔ علماء کرام رَحْمَتُہُمُ اللّٰہُ السَّلَام لکھتے ہیں: لوح محفوظ میں مخلوق کی تمام اقسام اور ان کے مُتَعَلِّق تمام امور مثلاً موت، رزق، اعمال اور اس کے نتائج اور ان پر نافذ ہونے والے فیصلوں کا بیان ہے۔ (تفسیر قرطبی ج 10 ص 210)

لوح محفوظ کہاں ہے؟
 حضرت سیدنا مِقَاتِل رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: لوح محفوظ عرش کی دائیں (یعنی سیدھی) جانب ہے۔ (تفسیر قرطبی ج 10 ص 210)

لوح محفوظ سفید
 حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوح محفوظ سفید موتی سے بنی ہے، اس کا قلم نور اور کتابت (یعنی لکھائی) بھی نور ہے۔ (ماخوذ از جِلْدِیۃ الاولیاء ج 4 ص 338 رقم 5767)

سب سے پہلے لوح محفوظ میں کیا لکھا گیا؟
 حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلی چیز لوح محفوظ میں یہ لکھی کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی عبادت کا مُسْتَحَق نہیں! (محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۳۷۷

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَرَمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) میرے رسول ہیں۔ جس نے میرے فیصلے کو تسلیم کر لیا اور میری نازل کی ہوئی مصیبت پر صبر کیا اور میری نعمتوں کا شکر ادا کیا تو میں نے اس کو صدیق لکھا ہے اور اس کو صدیقین کے ساتھ اٹھاؤں گا اور جس نے میرے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا اور میری نازل کی ہوئی مصیبت پر صبر نہیں کیا اور میری نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا وہ میرے سوا جسے چاہے اپنا معبود بنالے۔

(تفسیر قرطبی ج ۱۰ ص ۲۱۰)

کحاج بن یوسف نے حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دھمکی آمیز **تم نفس کے پیچھے لگ گئے ہو!** مکتوب بھیجا تو آپ رَضَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے جواب میں لکھا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر روز لوح محفوظ میں تین سو ساٹھ مرتبہ نظر فرماتا ہے، وہ عزت اور ذلت دیتا ہے، تنگی اور فراخی (یعنی گشادگی) فرماتا ہے اور وہ جو چاہے کرتا ہے، شاید ان نظروں میں سے ایک نظر نے تمہیں تمہارے نفس کے ساتھ ایسا مشغول کر دیا ہے کہ تم اس سے فراغت ہی نہیں پاتے۔

(تفسیر قرطبی ج ۱۰ ص ۲۱۰)

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوح محفوظ کو پیدا فرمایا، اس کی لمبائی ایک سو سال کی مسافت (فاصلہ۔ دُوری) تھی پھر اس نے مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے قلم کو فرمایا تو میری مخلوق کے بارے میں میرا علم لکھ دے پس اُس نے قیامت تک ہونے والا سب کچھ لکھ دیا۔ (العظما لابی الشیخ ص ۸۶ رقم ۲۲۳)

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوب صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوح محفوظ میں لکھا: ”اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا“ بلاشبہ میں اللہ ہوں اور میرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے تین سو دس سے کچھ زائد (قسموں کی) مخلوق پیدا فرمائی

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

377

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



فَمَنْ فَضَّلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (ترغیب و ترہیب)

ان میں سے جس مخلوق نے بھی یہ شہادت دی ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ وہ جنت میں داخل ہوگی۔“ (تفسیر ذر منثور ج ۸ ص ۴۷۲)

جنت کا حقدار کون؟!
حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: ”لوح محفوظ پر لکھا ہے اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا دین اسلام ہے اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ و سلم) اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ جو اس پر ایمان لایا اور اس کا وعدہ سچا کیا اور اس کے رسولوں کی اتباع (یعنی پیروی) کی تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔“

(تفسیر بغوی ج ۴ ص ۴۴۱)

عَجَب نہیں کہ لکھا لوح کا نظر آئے

جو نقش یا کا لگاؤں غبار آنکھوں میں (سامان بخشش)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّد

بیٹا پیدا ہونے کی بشارت!
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم علیہ رحمۃ اللہ الکریم فرماتے

ہیں: میں ایک بار حضرت سیدنا خواجہ قطب الدین مختیار کا کی علیہ رحمۃ اللہ الباقی کے مزارِ منور کی زیارت کے لئے

گیا۔ اُن کی روح مبارک ظاہر ہوئی اور فرمایا: ”تمہارے یہاں فرزند پیدا ہوگا اُس کا نام قطب الدین احمد رکھنا۔“

چونکہ رُوح بڑھاپے کو پہنچ گئی تھیں اس لئے میں نے خیال کیا شاید اس ارشاد سے مراد بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا ہوگا۔ حضرت

سیدنا خواجہ قطب الدین مختیار کا کی علیہ رحمۃ اللہ الباقی میرے اس ولی خیال پر فوراً مطلع ہو گئے اور فرمایا: ”میری یہ مراد

نہیں ہے بلکہ وہ فرزند تمہاری صُلب (یعنی پیٹھ) سے ہوگا۔“ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مزید فرماتے ہیں: والد

ماجد علیہ رحمۃ اللہ الواحد نے ایک مدت کے بعد دوسری خاتون سے عقد (یعنی نکاح) فرمایا تو یہ کاتبِ الحُرُوف فقیر ولی

اللہ پیدا ہوا۔ شروع میں یہ واقعہ یاد نہ رہا تو ”ولی اللہ“ نام رکھ دیا اور کچھ عرصے کے بعد یاد آیا تو دوسرا نام (حضرت سیدنا



فَوَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَسْخَصَ كِيَاكَ خَاكَ أَلُوْدُ وَجَسَ كَ بَاسِ مِيرَاذُ كَرِهَا وَرُوْدَهْ مَجْهَ بَرُوْدُ وَبَاكَ نَهْ بَرُ هَے۔ (حاکم)

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَاقِی کے فرمان کے مطابق (قُطْبُ الدِّین احمد رکھا)۔ (أنفاس العارفين ص ۷۹)
اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقہ ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اُمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاُمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پہلے خیال پر کیوں نہ نکلے؟! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے حضرت سیدنا شیخ جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی بھی دلوں کے حال جان لیتے تھے چنانچہ حضرت سیدنا خیر الشَّاسِح رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

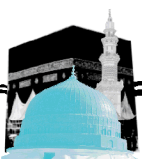
فرماتے ہیں: میں اپنے گھر میں تھا کہ دل میں خیال آیا کہ حضرت سیدنا شیخ جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی دروازے پر تشریف لائے ہیں مگر میں نے توجہ ہٹادی مگر پھر دوبارہ اور سہ بارہ (یعنی تیسری بار) یہی خیال آیا، نکلا تو واقعی آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ دروازے پر تھے، مجھ سے فرمایا: پہلے خیال پر کیوں نہ نکلے!
(رسالۃ قُشَیرِیہ ص ۲۷۴)

سُبْحٰنَ اللہ! دیکھا آپ نے! حضرت سیدنا شیخ جنید بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی نے غیب کی خبر ارشاد فرمادی کہ ”یہی بار خیال آتے ہی کیوں نہ نکلے!“ جب اولیا کے علم غیب کا یہ حال ہے تو بیٹھے بیٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم غیب کا کیا مقام ہوگا! حضرت سیدنا امام بُوَصْرِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی اپنے مشہور زمانہ ”قصیدہ بردہ شریف“ میں عرض کرتے ہیں:

فَإِنَّ مِنْ جُودِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتْهَا وَمِنْ عُلُومِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

(یعنی یا رسول اللہ! دنیا و آخرت دونوں حضور کے جود و بخشش میں سے ایک حصہ ہیں اور لوح و قلم کا علم (جس میں تمام مآکان و مَا یَکُون یعنی جو ہوا اور ہوگا سب لکھا ہے) آپ کے علوم کا ایک حصہ ہیں۔

میرے آقا علی حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہیں:



ایک رکت نماز افضل ہے! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے معلوم ہوا کہ حضرت سیدنا ابو جعفر قاری علیہ رحمۃ الجاری کو اپنی وفات کے بعد ”ابوحازم“ کی صحبتوں کی بھی

معلومات تھیں اور بظاہر ایسا لگتا ہے کہ ”ابوحازم“ رات **بُری صحبتوں** میں بیٹھتے ہوں گے اس لئے سلام و پیام کے ذریعے **بُری بیٹھکوں** سے خبردار کرتے ہوئے انہیں ”نیکی کی دعوت“ پیش کی۔ **بُری صحبت** سے ہم سبھی کو بچنا چاہئے کہ اس سے اچھا خاصا نیک انسان بھی بگڑ جاتا ہے۔ ہمیشہ نیک بندوں اور **عاشقانِ رسول** کی صحبت اختیار کرنی چاہئے۔ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِی **کیمیائے سعادت** میں فرماتے ہیں: ایسے انسان کو تلاش کرے جس کی صحبت اور باتوں سے دنیا کی رغبت کم اور آخرت کی طرف طبیعت مائل ہو جس آدمی کی باتوں میں ایسی تاثیر نہ ہو اُس کی صحبت کو ”علمی مجلس“ نہیں کہا جائے گا، منقول ہے: علمی مجالس میں حاضر ہونا ایک ہزار رکعت نوافل بڑھنے سے زیادہ افضل ہے۔

(کیمیائے سعادت ص ۱۶۱)

حضرت مولانا روم عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَیُّوْمِ **مثنوی شریف** میں فرماتے ہیں:

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

(تھوڑی سی دیر کی اولیا کی صحبت سو سالہ بے ریا یعنی خالص عبادت سے بہتر ہے)

چوہے اور مینڈک
مکی دوستی

عارف باللہ حضرت مولانا روم علیہ رحمۃ اللہ القیوم بُری صحبت کا نقصان سمجھاتے ہوئے فرماتے ہیں: اِتِّفَاقًا اَیْکَ نَدٰی کے کنارے پر ایک چوہے کی مینڈک سے ملاقات ہوگئی اور دونوں میں دوستی ہوگئی، چوہے نے کہا کہ کبھی ملنے کو دل چاہے تو آپ پانی کی گہرائی میں ہوتے ہیں جہاں آواز بھی نہیں پہنچ سکتی تو پھر آپ کو اطلاع کس طرح ہو؟ آخر طے یہ پایا کہ ایک تاگا (دھاگا) چوہے کے پاؤں میں اور اس کا دوسرا سر امینڈک کے پاؤں میں باندھ دیا جائے۔ وقت



فَوَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

ضرورت اطلاع کی ترکیب ہو جائے گی، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ ایک دن اچانک کٹوے نے چوہے پر چھپنا مارا اور اس کو منہ میں لے کر اڑا تو مینڈک بھی دھاگے میں بندھا ہونے کے سبب اس کے ساتھ کھنچا کھنچا ہوا میں چلا جا رہا تھا، مینڈک نے کہا کہ یہ چوہے جیسے ناجنس (یعنی نالائق) سے دوستی کی سزا ہے۔ معلوم ہوا، ناجنسون (نالائقوں) اور بُری بُری صحبتوں کے سبب یہت آفات پہنچتی ہیں۔

اے فُغاں از یارِ ناجنس اے فُغاں

بہمنشین نیک جوئید اے مہاں

(فریادو! ناجنس! یعنی نالائق) دوست سے فریادو ہے۔ اے دوستو! نیک ساتھی تلاش کرو)

(مشنوی، دفتر ششم ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۸۵ بتغییر)

عاشقانِ رسول کی صحبتوں میں بیٹھو کہ ان کی مَحَبَّت اور صُحبت سے خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ اور عشقِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ

تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حاصل ہوتا ہے۔ حدیثِ قدسی ہے: **وَجِبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ**

وَالْمُتَرَاوِرِّينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: جو لوگ میری وجہ سے آپس میں مَحَبَّت رکھتے

ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں اُن سے میری

مَحَبَّت واجب ہوگئی۔ (موطأ امام مالک ج ۲ ص ۴۳۹ حدیث ۱۸۲۸)

حضرت سیدنا عبد ان بن محمد مَرْوَزِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے

حافظ یعقوب بن سُفیان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ اَمَّنَان کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: **مَا فَعَلَ**

وَاِلَیْهِ مُبْلَغُ کَیِّ حِکَايَتِ **مَدِیْنَةِ اللہِ بِکَ؟** یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ

عَزَّوَجَلَّ نے میری مغفرت کردی اور فرمایا کہ تم جس طرح دنیا میں حدیث بیان کرتے تھے، آسمان پر بھی بیان کرو، چنانچہ



فَوَاصِلُ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

میں نے چوتھے آسمان پر حدیث پاک بیان کی اور فرشتوں نے اُس (حدیث شریف) کو سُنہری قلموں سے لکھا، حضرت سیدنا جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی لکھنے والوں میں شامل تھے۔ (شَرْحُ الصُّدُور ص ۲۹۳)

والدِ مرحوم سبز لباس میں اٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے علمائے دین اور حدیثوں کے مُبْلِغِیْنَ کا کتنا بلند رتبہ ہے! بعد وفات مغفرت کی بشارت بھی عنایت ہوئی اور چوتھے آسمان پر فرشتوں کے درمیان حدیث پاک بیان کرنے کی سعادت

بھی ملی، اور فرشتوں نے بِقُومُلِ سِرِّدَارِ ملائکہ سیدنا جبریل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اُس حدیثِ مبارک کو سُنہری قلموں سے تحریر فرمایا۔ آخرت میں جنت کی طَلَب رکھنے والو! آپ بھی **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں بھرے اجتماعات اور سنّتوں کی تربیت کے **مَدَنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں بھرے سفر کے ذریعے عِلْمِ دین کا خزانہ اکٹھا کیجئے اور مَدَنی انعامات پر عمل، سنّتوں بھرے بیانات اور روزانہ **فیضانِ سنّت** سے کم از کم دو دُرُس دیکر جنت الفردوس کے حصول کی سعی پیہم (یعنی مسلسل کوشش) جاری رکھئے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک **مَدَنی بہار** گوش گوار کی جاتی ہے چنانچہ نیشتر بستی (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے جو کچھ بیان کیا وہ بالتَّصَرُّفِ عرض کرتا ہوں: میں نے اپنے والدِ مرحوم کو خواب میں انتہائی کمزوری کی حالت میں بڑھنہ (ب۔ ر۔ ہ۔) کسی کے سہارے پر چلتا ہوا دیکھا۔ مجھے تشویش ہوئی۔ میں نے **ایصالِ ثواب** کی نیت سے ہر ماہ تین دن کے **مَدَنی قافلے** میں سفر کی نیت کر لی اور سفر شروع بھی کر دیا۔ تیسرے ماہ مَدَنی قافلے سے واپسی کے بعد جب گھر پر سویا تو میں نے خواب میں یہ دلکش منظر دیکھا کہ والدِ مرحوم سبز سبز لباس زیب تن کئے بیٹھے مسکرا رہے ہیں اور ان پر بارش کی ہلکی پھلکی پُھوار برس رہی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی قافلے** میں سفر کی اہمیت مجھ پر خوب اُجاگر ہوئی اور اب پکی نیت ہے کہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر ماہ تین دن کیلئے **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سفر جاری رکھوں گا۔



فَوَافِقُ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : جس نے کتاب میں مجھ پر زور دیا کہ لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

مانگو آ کر دُعا، قافلے میں چلو پاؤ گے مُدعا، قافلے میں چلو
خوب ہو گا ثواب اور ٹلے گا عذاب ہو گا فضلِ خدا، قافلے میں چلو
فوتگئی ہو گئی، غم گیا ہے کوئی مانگنے کو دُعا، قافلے میں چلو
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

کیا خواب سے یقینی علم آیا؟
حاصل ہو جاتا ہے؟
نبی کا خواب وحی پر مشتمل ہوتا ہے جب کہ غیر نبی کے خواب کی یہ حیثیت نہیں اور
اس کا خواب حُجَّت یعنی دلیل نہیں ہوتا۔ مثلاً آپ نے خواب میں بارگاہِ

رسالت سے یہ بشارت سنی ہے کہ ”آپ جتنی ہیں۔“ اس سے قطعی جتنی ہونا مراد نہیں لیا جائے گا کیوں کہ معاملہ خواب کا ہے۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو جس نے خواب میں دیکھا اُس نے حق دیکھا کہ شیطان آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی صورتِ مبارکہ میں نہیں آ سکتا۔ جو بات ارشاد فرمائی وہ بھی حق اور حق کے سوا کچھ نہیں۔ تاہم خواب میں چونکہ حواس مُضْمَحِل (یعنی کمزور) ہوتے ہیں اس لئے یقین کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جو کچھ فرمایا گیا وہ خواب دیکھنے والے نے حَرْف بہ حَرْف دُرُست سنا، سننے اور سمجھنے میں غلط فہمی کا ہر امکان موجود ہے، لہذا خواب میں دیئے ہوئے حکم پر عمل کرنے سے پہلے حکمِ شریعت کو دیکھنا ہوگا۔ اگر خواب والی بات شریعت سے نہیں ٹکراتی تو بے شک اُس پر عمل کیا جاسکتا ہے تاہم خواب میں ملے ہوئے حکم پر عمل کرنا شرعاً واجب نہیں اور اگر وہ بات ہی خلافِ شرع ہے تو عمل نہیں کیا جائے گا۔ اس بات کو اس مثال سے سمجھئے جس میں

خواب میں شراب نوشی کا حکم دیا یا منع فرمایا؟
میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، ہروانہ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالمِ شریعت، پیر



فَوَمانِ فَصَلَّى اللّٰهَ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

طریقۃ، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں، ایک شخص نے خواب دیکھا کہ جناب رسالت مآب صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (مَعَاذَ اللّٰہ) اسے شراب نوشی کا حکم دے رہے ہیں۔ سیدنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمت میں معاملہ پیش کیا گیا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: ”رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تجھے شراب پینے سے روکا ہے، تیرے سننے میں اُلٹا آیا۔“ اور یہ بھی یاد رکھا جائے کہ اس معاملے میں فاسق و مُتَّقِی برابر ہیں۔ چنانچہ نہ تو مُتَّقِی کا خواب میں کسی حکم کا سننا، اس حکم کے صحیح ہونے کی دلیل ہے اور نہ ہی فاسق کا بیان یقینی طور پر چھوٹا۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ مُخَرَّج ج ۵ ص ۱۰۰)

مرے تم خواب میں آؤ مرے گھر روشنی ہوگی

مری قسمت جگا جاؤ عنایت یہ بڑی ہوگی (وسائل بخشش ص ۲۷۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جَبَّ اَیْکُ نُوْجُوْانُ کُوْا اَیْکُ بُرْکُ بَغْدَادِ شَرِیْفِ کَیْ سَیْ عَلاَقَیْ سَیْ کَزَر رَہِیْ تَہِ، اُنہوں نے ایک نوجوان کو دیکھا جو اچھے طریقے سے وضو نہ کر رہا تھا تو بڑے پیار بھرے انداز میں اُس سے فرمایا: ”اے نوجوان! وضو ٹھیک سے کیجئے، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا و آخرت میں آپ پر احسان فرمائے۔“ یہ فرما کر وہ تشریف لے گئے۔ وہ نوجوان اُن بُرْکُ کی نیکی کی دعوت دینے کے بیٹھے بیٹھے انداز سے بے حد مُسْتَأْثِر ہوا اور وضو کے بعد اُن بُرْکُ کی خدمت میں حاضر ہو کر نصیحت کا طالب ہوا، اُنہوں نے (نیکی کی دعوت دیتے ہوئے) تین مدنی پھول ارشاد فرمائے: (۱) جان لیجئے! جس نے ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی معرفت پالی (یعنی اللّٰہ تَعَالٰی کو پہچان لیا) وہ نجات پا گیا (۲) جس نے اپنے دین کے معاملے میں خوف کیا (یعنی اللّٰہ تَعَالٰی سے ڈرا) وہ تباہی سے بچ گیا (۳) جس نے دُنیا میں زُہد (یعنی بے رغبتی کو) اختیار کیا وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے جب کل یعنی بروز

مُحَرَّر اس کا ثواب دیکھے گا تو اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ (پھر فرمایا) کیا کچھ مزید نہ بتاؤں؟ عرض کی: ضرور ارشاد ہو۔ فرمایا: جس میں تین خوبیاں جمع ہو گئیں اُس کا ایمان مکمل ہو گیا: ﴿1﴾ جو نیکی کا حکم دے اور خود بھی اُس پر عمل

کرے ﴿2﴾ جو بُرائی سے منع کرے اور خود بھی اُس سے باز رہے اور ﴿3﴾ جو حُدُودِ الہی عَزَّوَجَلَّ کی حفاظت کرے۔ (یعنی شرعی احکامات بجالائے اور شرعی ممنوعات سے خود کو بچائے) پھر فرمایا: کیا کچھ اور بھی بتاؤں؟ عرض کی: کیوں نہیں، ضرور ارشاد فرمائیے۔ فرمایا: دُنیا سے بے رغبت اور آخرت کا شوق رکھنے والے ہو جائیے اور اپنے ہر کام میں ربُّ الانام عَزَّوَجَلَّ سے سچ کا معاملہ کیجئے نجات پانے والوں کے ساتھ نجات پا جائیں گے۔ یہ فرما کر وہ تشریف لے گئے۔

اُس نوجوان نے ان بُرگ کے مُتعلّق معلومات کی تو اسے بتایا گیا: یہ حضرت سیدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی تھے۔ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۵۴ بِتَقْیْرِ) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مَغْفِرَت ہو۔

بے جا تنقید کے بجائے اِصْلَاح کرنے والے بنیں

مُحَرَّر اُٹھے اُٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کروڑوں شافعیوں کے پیشوا حضرت سیدنا محمد بن ادریس، المعروف ”امام شافعی“ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے کتنی مَحَبَّت و شفقت کے ساتھ انفرادی کوشش فرمائی اور اچھے طریقے

سے وضو نہ کرنے والے نوجوان کے وضو کی اصلاح بھی کی اور اسے نیکی کی دعوت بھی دی۔ کاش! ہم بھی یہی انداز اختیار کرنے میں کامیاب ہو جائیں، ہمیں بھی یہ توفیق نصیب ہو جائے کہ جب کسی کی وضو میں غلطیاں اور نماز میں کوتاہیاں دیکھیں، جھوٹ، غیبت و پُغلی کے گناہوں میں کسی کو مبتلا پائیں تو پیچھے سے اُس پر بے جا تنقید اور اُس کی بُرائی کر کے خود غیبت کی گہری کھائی میں چھلانگ لگانے کے بجائے اُس کو گناہوں کی دلدل سے نکالنے کی سعی کریں، نہایت نرمی اور پیار سے اُس کو سمجھانے اور ثوابِ آخرت کے خزانے سمیٹنے والے بنیں۔ ہم خلوصِ نیت کے ساتھ کسی کو



فَوَاقِنِ فَصْلَةً صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

سمجھائیں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ضرور فائدہ ہوگا اور فائدہ کیوں نہ ہو کہ سمجھانے سے فائدہ پہنچنے کا خود رب الانام جل جلالہ اپنے سچے کلام میں اِعلام فرما چکا (یعنی خبر ارشاد فرما چکا ہے) چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 964 پر پارہ 27 سُورَةُ الذَّرِيَّتِ آیت نمبر 55 میں ہے:

وَذَكَرْنَاكَ الذِّكْرَ الَّذِي تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ۝۵۵ ترجمہ کنز الایمان: اور سمجھاؤ کہ سمجھانا مسلمانوں کو فائدہ دیتا ہے۔

جسے نیکی کی دعوت دوں، سنے دل سے کرم یارب!

زباں میں دے اثر کروے، عطا زور قلم یارب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

مُضَوُّكَ طَرِيقَہٗ (خَفِیّ) ۝۵۵ مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ حکایت میں حضرت سیدنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے نو جوان کے وُضُو کی اصلاح فرمانے کا تذکرہ ہے، جب اُس دور میں بھی

لوگ وُضُو میں غلطیاں کر جاتے تھے تو آج کا دور تو اُس سے بھی نازک تر ہے بلکہ اس بات کا مشاہدہ ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت دُرست طریقے پر وُضُو کرنا نہیں جانتی لہذا آئیے! ہم بھی وُضُو کا طریقہ سیکھتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 496 صفحات پر مشتمل کتاب، ”نماز کے احکام“ صفحہ 7 تا 13 پر ہے: کعبۃ اللہ شریف کی طرف منہ کر کے اونچی جگہ بیٹھنا مُسْتَحَب ہے۔ وُضُو کیلئے نیت کرنا سُنّت ہے، نیت نہ ہو تب بھی وضو ہو جائیگا مگر ثواب نہیں ملے گا۔ نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں، دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے لہذا زبان سے اس طرح نیت کیجئے کہ میں حُکْمِ الہی عَزَّوَجَلَّ بجالانے اور پاکی حاصل کرنے کیلئے وُضُو کر رہا ہوں۔ بِسْمِ اللّٰہ کہہ لیجئے کہ یہ بھی سُنّت ہے بلکہ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیجئے کہ جب تک با وُضُو رہیں گے فرشتے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (مَجْمَعُ



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِ نَبِيٍّ مَجْدٍ مَرْتَبَةٍ شَامٍ وَرُودٍ يَأْكُفُّ بِهَا أَسْفَافَ قِيَامَتِ كَعْدِ مِيرَى خِفَافَتِ طَلْقَى - (مَجْمَعُ الزَّوَادِ)

الرَّوَايَةُ ج ۱ ص ۱۳۰ حدیث ۱۱۱۲) اب **دونوں ہاتھ تین تین بار پہنچوں** تک دھویئے، (تل بند کر کے) دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال بھی کیجئے۔ کم از کم تین تین بار دائیں بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں **مسواک** کیجئے اور ہر بار مسواک دھولیں۔ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ”مسواک کرتے وقت نماز میں قرآن مجید کی قِرَاءَت (قرائت) اور **ذِکْرُ اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے منہ پاک کرنے کی نیت کرنی چاہئے“ (احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۸۲) اب سیدھے ہاتھ کے تین چٹو پانی سے (ہر بار تل بند کر کے) اس طرح **تین گلیاں** کیجئے کہ ہر بار منہ کے ہر پُرزے پر (حلق کے کنارے تک) پانی بہ جائے، اگر روزہ نہ ہو تو **غُرْغُرہ** بھی کر لیجئے۔ پھر سیدھے ہی ہاتھ کے تین چٹو (اب ہر بار آدھا چٹو پانی کافی ہے) سے (ہر بار تل بند کر کے) **تین بار ناک** میں غُرم گوشت تک پانی چڑھائیے اور اگر روزہ نہ ہو تو ناک کی جوت تک پانی پہنچائیے، اب (تل بند کر کے) اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کر لیجئے اور چھوٹی انگلی ناک کے سوراخوں میں ڈالئے۔ **تین بار سارا چہرہ** اس طرح دھویئے کہ جہاں سے عادتاً سر کے بال اگنا شروع ہوتے ہیں وہاں سے لیکر ٹھوڑی (ٹھڈی) کے نیچے تک اور ایک کان کی نو سے دوسرے کان کی نو تک ہر جگہ پانی بہ جائے۔ اگر **داڑھی** ہے اور احرام باندھے ہوئے نہیں ہیں تو (تل بند کرنے کے بعد) اس طرح **خلال** کیجئے کہ انگلیوں کو گلے کی طرف سے داخل کر کے سامنے کی طرف نکالئے۔ پھر پہلے سیدھا ہاتھ انگلیوں کے سرے سے دھونا شروع کر کے گھنٹیوں سمیت تین بار دھویئے۔ اسی طرح پھر **الٹا ہاتھ** دھولیں۔ دونوں ہاتھ آدھے بازو تک دھونا مُشْتَب ہے۔ **اکثر** لوگ چٹو میں پانی لیکر پہنچے سے تین بار چھوڑ دیتے ہیں کہ کھنی تک بہتا چلا جاتا ہے اس طرح کرنے سے کھنی اور کلائی کی کروٹوں پر پانی نہ پہنچنے کا اندیشہ ہے لہذا ایمان کردہ طریقے پر ہاتھ دھویئے۔ اب چٹو بھر کر کھنی تک پانی بہانے کی حاجت نہیں بلکہ (غیر اجازت صحیحہ ایسا کرنا) **اسراف** ہے۔ اب (تل بند کر کے) **سر کا مسح** اس طرح کیجئے



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جَنّا کی۔ (عبدالرزاق)

کہ دونوں اُنگوٹھوں اور کلمے کی اُنگلیوں کو چھوڑ کر دونوں ہاتھ کی تین تین اُنگلیوں کے سرے ایک دوسرے سے ملا لیجئے اور پیشانی کے بال یا کھال پر رکھ کر کھینچتے ہوئے گدّی تک اس طرح لے جائیے کہ ہتھیلیاں سر سے جدا رہیں، پھر گدّی سے ہتھیلیاں کھینچتے ہوئے پیشانی تک لے آئیے، کلمے کی اُنگلیاں اور اُنگوٹھے اس دوران سر پر بالکل مش نہیں ہونے چاہئیں، پھر کلمے کی اُنگلیوں سے کانوں کی اندرونی سَطّ کا اور اُنگوٹھوں سے کانوں کی باہری سَطّ کا مَسّ کیجئے اور چھنگلیاں (یعنی چھوٹی اُنگلیاں) کانوں کے سوراخوں میں داخل کیجئے اور اُنگلیوں کی پشت سے گردن کے پچھلے حصے کا مَسّ کیجئے۔ بعض لوگ گلے کا اور دھلے ہوئے ہاتھوں کی کہنیوں اور کلائیوں کا مَسّ کرتے ہیں یہ سنت نہیں ہے۔ (فتاویٰ رضویہ منہجہ جلد 4 صفحہ 621 پر مَسّ کا ایک طریقہ یہ بھی تحریر ہے: اس میں بالخصوص اسلامی بہنوں کیلئے زیادہ سہولت بھی ہے چنانچہ لکھا ہے: ”مَسّ سر میں ادائے سنت کو یہ بھی کافی ہے کہ اُنگلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھے اور ہتھیلیاں سر کی کروٹوں پر اور ہاتھ جما کر گدّی تک کھینچتے جائے۔“)

سر کا مَسّ کرنے سے قبل ٹونٹی اچھی طرح بند کرنے کی عادت بنا لیجئے بلا وجہ نل کھلا چھوڑ دینا یا ادھورا بند کرنا کہ پانی ٹپک کر ضائع ہوتا رہے اسراف و نّاہ ہے۔ پہلے سیدھا پھر الٹا پاؤں ہر بار اُنگلیوں سے شروع کر کے ٹخنوں کے اوپر تک بلکہ مُشْتَبّ ہے کہ آدھی پنڈلی تک تین تین بار دھو لیجئے۔ دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرنا سنت ہے۔ (خلال کے دوران نل بند رکھئے) اس کا مُشْتَبّ طریقہ یہ ہے کہ اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیاں سے سیدھے پاؤں کی چھنگلیاں کا خلال شروع کر کے اُنگوٹھے پر ختم کیجئے اور اُلٹے ہی ہاتھ کی چھنگلیاں سے اُلٹے پاؤں کے اُنگوٹھے سے شروع کر کے چھنگلیاں پر ختم کر لیجئے۔

(عامۃ کُتُب)

حُجّۃُ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحْمَةُ اللّٰہِ التّٰوَالِی فرماتے ہیں: ہر غُضُو دھوتے وقت یہ

(احیاء العلوم ج ۱ ص ۱۸۳ مَلْخَصاً)

اسید کرتا رہے کہ میرے اس غُضُو کے گناہ نکل رہے ہیں۔



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جُوهَرُ رُؤُوسِ جَعْدُ رُؤُوسِ شَرِيفٍ بِطَرَفِ غَائِلٍ قِيَامَتِ كَدْنِ أَسْ كِي خِفَاعَتِ كَرُولِ گَا۔ (کنز العمال)

وضو کے بچے ہوئے پانی میں 70 بیماریوں سے شفا

لوٹے وغیرہ سے وضو کرنے کے بعد بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیناسنٹ بھی ہے اور شفا بھی چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ”فتاویٰ رضویہ“ مَخْرَجہ جلد 4 صَفْحہ

575 تا 576 پر فرماتے ہیں: **بَقِیَّہُ وَضُو** (یعنی وضو کے بچے ہوئے پانی) کے لیے شَرَعًا عَظْمَتِ واحترام ہے اور نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت کہ حُضُور نے وَضُو فرما کر بَقِیَّہُ آب (یعنی بچے ہوئے پانی) کو کھڑے ہو کر نوش فرمایا اور ایک حدیث میں روایت کیا گیا کہ **اس کا پینا ستر مرض سے شفا ہے۔** (الْفَرْدُوسُ ج ۲ ص ۳۶۲ حدیث ۳۶۱۷) تو وہ ان اُمور میں آبِ زَمْزَم سے مشابہت رکھتا ہے ایسے (یعنی وضو کے بچے ہوئے) پانی سے استنجا مناسب نہیں۔ ”تنویر“ کے آداب وضو میں ہے: ”وضو کے بعد وضو کا پشماندہ (یعنی بچا ہوا پانی) قبلہ رخ کھڑے ہو کر پئے۔“ (تنویر الابصار ج ۱ ص ۲۷۵) علامہ عبدُ الغَنِی نَابُلْسِی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے تجربہ کیا ہے کہ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وضو کے بَقِیَّہ (ب. قی. یہ) پانی سے شفا حاصل ہو جاتی ہے۔ نبی صادق صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس صحیح طبِ نبوی میں پائے جانے والے ارشادِ گرامی پر اعتماد کرتے ہوئے میں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۱ ص ۲۷۷) **وَاللّٰہُ سُبْحٰنُہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ بِالْاَصْوَاب۔**

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث پاک میں ہے: جس نے اچھی طرح وضو کیا اور پھر آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور کلمہ شہادت پڑھا اُس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے اندر داخل ہو۔

**جَنَّتْ کے آٹھوں
دروازے کھل جاتے ہیں**

(سُنَنِ دَارِمِی ج ۱ ص ۱۹۶ حدیث ۷۱۶)



(ابوبکر)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر رُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

نظر کبھی کمزور نہ ہو
جو وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھ لیا کرے
اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اُس کی نظر کبھی کمزور نہ ہوگی۔ (مسائل القرآن ص ۲۹۱)

وضو کے بعد تین بار سورۃ قدر پڑھنے کے فضائل
حدیث مبارک میں ہے: جو وضو کے بعد ایک مرتبہ سورۃ قدر پڑھے تو وہ صدیقین میں سے ہے اور جو دو مرتبہ پڑھے تو شہداء (شہداء) میں شمار کیا جائے اور جو تین مرتبہ پڑھے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ میدانِ محشر میں اسے اپنے انبیاء کے ساتھ رکھے گا۔
(جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلْسُّيُوطِيِّ ج ۷ ص ۲۵۱ حدیث ۲۲۸۱۷)

وضو کے بعد پڑھنے کی دعا
جو وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے:

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ
اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ
وَأَتُوبُ اِلَيْكَ
ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے اور تیرے لئے
ہی تمام خوبیاں ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے
سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں
اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

تو اس پر مہر لگا کر عرش کے نیچے رکھ دیا جائے گا اور قیامت کے دن اس پڑھنے والے کو دے دیا جائے گا۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۲۱ رقم ۲۷۵۴)

وضو کے بعد یہ دعا بھی پڑھ لیجئے
(اول آخر)

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ
وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ
ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے کثرت سے
توبہ کرنے والوں میں بنادے اور مجھے پاکیزہ

(سنن ترمذی ج ۱ ص ۱۲۱ حدیث ۵۵)

رہنے والوں میں شامل کر دے۔

40 مَدَنی پھولوں کا رضوی گلدستہ

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے وُضُو وغیرہ کے مُتعلّق عنایت کردہ مُتفرّق (یعنی جُدا جُدا) رنگ برنگ خوشنما 40 مَدَنی پھولوں کا رضوی گلدستہ قبول فرمائیے۔ آپ

کی معلومات کو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ مدینے کے 12 چاند لگ جائیں گے۔ یہ تمام مَدَنی پھول فتاویٰ رضویہ مُخرّجہ (جلد 4) کے آخر میں دیئے ہوئے ”نوائدِ جلیلہ“ صَفَحہ 613 تا 746 سے لئے گئے ہیں۔

✽ وُضُو میں آنکھیں زور سے نہ بند کرے مگر وُضُو ہو جائے گا (ص ۶۱۳) ✽ اگر لب (یعنی ہونٹ) خوب زور سے بند کر کے وُضُو کیا اور کُلی نہ کی وُضُو نہ ہوگا (ایضاً ص ۶۱۴) ✽ وُضُو کا پانی روزِ قیامت نیکیوں کے پلے میں رکھا جائیگا۔ (ایضاً) (مگر یاد رہے اُضرِ ورت سے زیادہ پانی گرانا اسراف ہے) ✽ مسواک موجود ہو تو اُنکلی سے دانت ماخِضا ادائے سنت وُضُو ثواب کے لیے کافی نہیں، ہاں مسواک نہ ہو تو اُنکلی یا کھر کھرا (یعنی گھر در) کپڑا ادائے سنت کر دے گا اور عورتوں کے لیے مسواک موجود ہو جب بھی مَسِّ کافی ہے (ص ۶۱۵) ✽ انگوٹھی ڈھیلی ہو تو وُضُو میں اُسے پھرا کر پانی ڈالنا سنت ہے اور تنگ ہو کہ بے جُنبِش دیے پانی نہ پہنچے تو قَرْض۔ یہی حکم بالی (یعنی کان کے زیور) وغیرہ کا ہے (ص ۶۱۶) ✽ اعضاء کا مل مل کر دھونا وُضُو اور غُسل دونوں میں سنت ہے (ایضاً) ✽ اعضاء وُضُو دھونے میں حدِ شرعی سے اتنی خفیف تحریر (یعنی ہر طرف سے معمولی سا) بڑھانا جس سے حدِ شرعی تک استیعاب (یعنی مکمل ہونے) میں شُبہ نہ رہے واجب ہے (ایضاً) ✽ وُضُو میں کُلی یا ناک میں پانی ڈالنے کا تَرک مکروہ ہے اور اس کی عادت ڈالے تو گنہگار ہو گا۔ یہ مسئلہ وہ لوگ خوب یاد رکھیں جو کُلیاں ایسی نہیں کرتے کہ خلق تک ہر چیز کو دھوئیں اور وہ کہ پانی جن کی ناک کو (نقط) چھو جاتا ہے سونگھ کر اوپر نہیں چڑھاتے یہ سب لوگ گنہگار ہیں اور غُسل میں تو ایسا نہ ہو تو سرے سے نہ غُسل ہو گا نہ نماز (ایضاً) ✽ وُضُو میں ہر غُضُو کا پورا تین بار دھونا سنتِ مؤکدہ ہے، تَرک کی عادت سے گنہگار ہوگا (ماخوذ از ایضاً)



فَوَمانُ فَصَلَّیَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

✽ **وُضُو** میں جلدی نہ چاہئے بلکہ دَرَنگ (یعنی اطمینان) و احتیاط کے ساتھ کرے۔ عوام میں جو مشہور ہے کہ ”وُضُو جانوں کا سا، نماز بوڑھوں کی سی“ یہ وُضُو کے بارے میں غلط ہے (ایضاً ص ۶۱۷) ✽ مَنہ دھونے میں نہ گالوں پر ڈالے نہ ناک پر نہ زور سے پیشانی پر، یہ سب افعال بُجھال (یعنی جالوں) کے ہیں بلکہ با آہستگی بالائے **پیشانی** (یعنی پیشانی کے اوپر) سے ڈالے کہ **ٹھوڑی** سے نیچے تک بہتا آئے (ایضاً ص ۶۱۸) ✽ وُضُو میں منہ سے گرتا ہوا پانی مثلاً کلائی پر لیا اور (کلائی پر) بہا لیا (یعنی منہ دھونے میں منہ سے گرنے والے پانی سے ہاتھ کی کلائی نہیں دھو سکتے کہ) اس سے **وُضُو** نہ ہوگا اور **غُسل** میں (معاذِ جَد ہے) مثلاً سر کا پانی پاؤں تک جہاں جہاں گزرے گا پاک کرتا جائیگا وہاں نئے پانی کی ضرورت نہیں (ایضاً) ✽ آدمی وُضُو کرنے بیٹھا پھر کسی مانع (یعنی رُکاوٹ) کے سبب تمام (یعنی مکمل) نہ کر سکا تو جتنے افعال کیے اُن پر ثواب پائیگا اگرچہ وُضُو نہ ہوا (ایضاً) ✽ جس نے خود ہی قُصَد (یعنی ارادہ) کیا کہ آدھا وُضُو کرے گا وہ ان افعال پر ثواب نہ پائیگا، یونہی جو وُضُو کرنے بیٹھا اور بلا عذر ناقص (یعنی ادھورا) چھوڑ دیا وہ بھی جتنے افعال بجا لایا اُن پر مُسْتَحَقَّ ثواب نہ ہونا چاہیے (ایضاً) ✽ اگر سر پر مینہ (یعنی بارش) کی بوندیں اتنی گریں کہ چہارم (یعنی چوتھائی) سر بھیگ گیا مَسْح ہو گیا اگرچہ اس شخص نے ہاتھ لگایا نہ قُصَد (یعنی نہ نیت و ارادہ) کیا (ایضاً ص ۶۱۹) ✽ اوس (یعنی شبنم) میں سر برہنہ (یعنی نگے سر) بیٹھا اور اُس سے چہارم سر کے قَدَر بھیگ گیا مَسْح ہو گیا (ایضاً) ✽ اتنے گُڑم یا اتنے سَر دپانی سے وُضُو نہ کرے جو بدن پر اچھی طرح نہ ڈالا جائے، تکمیل سقّت نہ کرنے دے، اور اگر کوئی **فرض** پورا کرنے سے مانع (یعنی رُکاوٹ) ہوا تو وُضُو ہی نہ ہوگا (ایضاً ص ۶۲۰) ✽ پانی بیکار صَرَف (یعنی خرچ) کرنا یا پھینک دینا **حرام** ہے۔ (ایضاً ص ۶۲۱) (اپنے یا دوسرے کے پینے کے بعد گلاس یا جگ کا بچا ہوا پانی خواہ مخواہ پھینک دینے والے توبہ کریں اور آئندہ اس سے بچیں) ✽ ناف سے زرد پانی بہ کر نلکے وُضُو جاتا رہے (ایضاً ص ۶۲۲) ✽ خون یا پیپ آنکھ میں بہا مگر آنکھ سے باہر نہ گیا تو وُضُو نہ جائے گا اُسے کپڑے سے پونچھ کر پانی میں ڈال دیں تو (پانی) ناپاک نہ ہوگا (ایضاً ص ۶۲۴) ✽ زخم پر پٹی بندھی ہے اُس میں خون وغیرہ لگ گیا اگر اس قابل تھا کہ بندش نہ ہوتی توبہ جاتا تو وُضُو کیا ورنہ نہیں، نہ پٹی ناپاک (ایضاً) ✽ قطرہ اُتر آیا خون وغیرہ ڈگر



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۳۹۴

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَوَمانُ مُصَلِّفٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسْ كَے پاس مِیراؤُ کر ہوا رو دھجھ پُرُؤ دوشرف نہ پڑھو تو دھلوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔ (غریب وریب)

(یعنی عضو تناسل) کے اندر بہا جب تک اُس کے سُورخ سے باہر نہ آئے وُضُو نہ جائیگا اور پیشاب کا صرف سُورخ کے منہ پر چمکنا (وضو توڑنے کیلئے) کافی ہے (ایضاً) ﴿نابالغ نہ کبھی بے وضو ہو نہ جُنُب (یعنی بے غسل)﴾۔ انہیں (یعنی نابالغان کو) وُضُو وُغُشَل کا حکم عادت ڈالنے اور آداب سکھانے کے لیے ہے ورنہ کسی حَدَث (یعنی وضو توڑنے والے عمل) سے ان کا وُضُو نہیں جاتا نہ جماع سے ان پر غُشَل فرض ہو (ایضاً ص ۶۳۳) ﴿با وضو نے ماں باپ کے کپڑے یا ان کے کھانے کے لیے پھل یا مسجد کا فرش ثواب کے لیے دھویا پانی مُسْتَعْمَل نہ ہوگا اگرچہ یہ افعال قُرْبَت (یعنی رضائے الہی) کے ہیں﴾ (ایضاً ص ۶۳۶) ﴿نابالغ کا پاک ہاتھ یا بدن کا کوئی جز اگرچہ بے وضو ہو پانی میں ڈالنے سے قابلِ وضو ہے گا﴾ (ایضاً ص ۶۳۷) ﴿بدن سُتھر ارکھنا، میل دُور کرنا، شُرْع میں مُطلُوب ہے کہ اسلام کی بنا (یعنی بنیاد) سُتھر ائی (یعنی پاکیزگی و صفائی) پر ہے۔ اس نیت سے با وضو نے بدن دھویا تو قُرْبَت (یعنی کارِ ثواب) بے شک ہے مگر پانی مُسْتَعْمَل نہ ہوا﴾ (ایضاً) ﴿مُسْتَعْمَل پانی پاک ہے اس سے کپڑا دھو سکتے ہیں مگر اس سے وضو نہیں ہو سکتا اور اس کا پینا یا اس سے آٹا گوندھنا مکروہ (تزیہی) ہے﴾ (ایضاً ص ۶۳۷) ﴿پر ایسا پانی بے اجازت لے گیا اگرچہ زبردستی یا چُر اکر اس سے وضو ہو جائے مگر حرام ہے۔ البتہ کسی کے مُملُوک (یعنی ملکیت کے) کنویں سے اُس کی مُمانعت پر بھی پانی بھر لیا اس کا استعمال جائز ہے﴾ (ایضاً ص ۶۵۰) ﴿حس پانی میں مائے مُسْتَعْمَل کی دھار پہنچی یا واضح قطرے گرے اس سے وضو نہ کرنا بہتر﴾ (ایضاً) ﴿جاڑے میں وضو کرنے سے سردی بہت معلوم ہوگی اس کی تکلیف ہوگی مگر کسی مرض کا اندیشہ نہیں تو تِیْم کی اجازت نہیں﴾ (ایضاً ص ۶۶۲) ﴿شیطان کے تھوک اور چھونک سے نماز میں قطرے اور ریح کا شُبہ ہو جاتا ہے، حکم ہے کہ جب تک ایسا یقین نہ ہو جس پر قسم کھا سکے اس (وُضُو سے) پر لحاظ نہ کرے، شیطان کہے کہ تیرا وضو جاتا رہا تو دل میں جواب دے لے کہ غیبیث تو جھوٹا ہے اور اپنی نماز میں مشغول رہے﴾ (ایضاً ص ۶۹۷) ﴿مسجد کو ہر گھن کی چیز سے بچانا واجب ہے اگرچہ پاک ہو جیسے عُباب و ہِن (منہ کی رال، تھوک، بلغم) آبِ بنی (مُکَلَّ رینڈ یا ناک سے نزلے کا بننے والا پانی) آبِ وضو﴾ (ایضاً ص ۷۰۶) ﴿تَنْبِیْہ: بعض لوگ کہ وضو کے بعد اپنے منہ اور ہاتھوں سے پانی پونچھ کر مسجد میں ہاتھ

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

394

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَسْخَضَ كِي نَاك خَاكْ أَلُوْدُ بُوْحَسْ كَے پَاس مِیر اُوْ كَر ہوا اور وہ مجھ پُر اُوْ دِوَاكْ نَد پڑھے۔ (حاکم)

جھاڑتے ہیں (یہ) محض حرام اور ناجائز ہے۔ (ایضاً) پانی میں پیشاب کرنا مطلقاً مکروہ ہے اگرچہ دریا میں ہو (ایضاً ص ۷۲۵) جہاں کوئی نجاست پڑی ہو تلاوت مکروہ ہے (ایضاً ص ۷۲۷) پانی ضائع کرنا حرام ہے (ایضاً ص ۷۲۸) مال ضائع کرنا حرام ہے (ایضاً ص ۷۲۸) زمرم شریف سے غُسل ووضو بلا کراہت جائز ہے (اور پیشاب وغیرہ کر کے) ڈھیلے (سے خشک کر لینے) کے بعد (آب زم زم سے) استنجا مکروہ اور نجاست دھونا مثلاً پیشاب کے بعد رُشو پیپ وغیرہ سے سکھائے بغیر) گناہ (ایضاً ص ۷۴۲) (وہ) اشراف کہ (جو) ناجائز و گناہ ہے (وہ) صرف (ان) دو صورتوں میں ہوتا ہے، ایک یہ کہ کسی گناہ میں صرف (یعنی خرچ) و استعمال کریں، دوسرے بیکار محض مال ضائع کریں (ایضاً ص ۷۴۳) غسل میت سکھانے کے لیے مُردے کو نہلایا اور اُسے غُسل دینے کی نیت نہ کی وہ بھی پاک ہو گیا اور زندوں پر سے بھی فرض اتر گیا کہ فعل بالقصد کافی ہے، ہاں بے نیت ثواب نہ ملے گا۔ (ایضاً ص ۷۰۷)

دین کی باتیں رہوں سنتا سنتا یا خُدا

اور رہوں اِس پر عمل کرتا کرانا یا خُدا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وضو کے ضروری احکام جاننے کیلئے نماز کے احکام میں شامل 63 صفحات پر مشتمل رسالہ **وضو کا طریقہ** (حُنفی) کا ضرور مطالعہ فرمائیے۔

گناہ سے منع کرنا
مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! بے شک سنّوں بھرا بیان کرنا کارِ ثواب اور بہت بڑی سعادت کی بات ہے مگر یہ ذہن میں رہے کہ وعظ و نصیحت پر مبنی بیان کرنا مُستحب کام ہے، اگر نہیں کیا تو کچھ گناہ نہیں مگر کسی کو گناہ کرتے دیکھا اور گمان غالب ہے کہ اس کو بتائے گا تو باز آجائے گا تو کئی گھنٹوں کے بیان کے مقابلے میں اُس کو گناہ سے منع کرنے میں زیادہ ثواب ہے کیونکہ اب



(۱۲۰۰ھ)

فَوَمانِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ رُؤُودِ شَرِيفٍ يَدْهَوِ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتٍ يَبْجِيهِ كَا-

سُننے سے توبہ کر لے۔“ اُس نے عرض کی: ”میں نے توبہ کی۔“ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کشف کے باعث چونکہ لوگوں کے عُیُوب ظاہر ہو جاتے تھے لہذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں اِس کشف کے ختم ہو جانے کی دُعا مانگی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُعا قبول فرمائی جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وُضُو کرنے والوں کے گناہ جھڑتے نظر آنا بند ہو گئے۔

(المیزان الکبریٰ ج ۱ ص ۱۳۰)

جَان بوجھ کر کسی کا
عَیْب معلوم کرنا کیسا؟
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کروڑوں خفیوں کے پیشوا امام اعظم، فقیہ اَفْخَم، حضرت سیدنا امام ابوحنیفہ عثمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چشمِ ولایت لوگوں کی وُضُو کے ذریعے جھڑنے والی مَعْصِیَت یعنی نافرمانیاں دیکھ لیتی تھی! بے شک یہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظیم کرامت تھی تاہم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں کے عُیُوب پر مُطَّلَع ہونا گوارا نہ ہوا اور دعا کے ذریعے اپنا یہ کشف ختم کروادیا! یہاں وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو کہ امام اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکَرِیْم کی مَحَبَّت کا دم تو بھرتے ہیں مگر زبردستی آڑے تڑچھے سوالات (CROSS QUESTIONS) کر کے لوگوں کے عُیُوب کی ٹٹول میں بھی رہتے ہیں، یاد رکھئے! بلا مَضْلَحَتِ شَرعی ارادۃ کسی مسلمان کا عیب معلوم کرنا گناہ و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع

خزائن العرفان“ صفحہ 950 پر پارہ 26 سُورۃُ الْحُجُرَات آیت نمبر 12 میں صاف وارد ہے:

وَلَا تَجَسَّسُوا

ترجمۃ کنز الایمان: اور عیب نہ ڈھونڈو۔

عالم کی غلطی بیان
کرنا دوسرے کے لیے
اور اگر اُس عیب کو دوسرے پر اس طرح ظاہر کیا کہ اُس کو پتا ہو کہ یہ فلاں کا عیب ہے تو یہ ایک اور گناہ ہوا، اگر وہ عیب کسی عالم دین کا تھا اور اُس کو ظاہر کیا تو گناہ میں اور بھی بڑھوٹری ہوگی۔ چنانچہ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن



فَرَمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی **کیمیائے سعادت** میں فرماتے ہیں: عالم کی غلطی بیان کرنا دو وجہ سے حرام ہے۔ ایک تو اس لیے کہ یہ **غیبت** ہے۔ دوسرے اس لیے کہ لوگوں میں جُورَات (جُور - ات) پیدا ہوگی اور وہ اسے دلیل بنا کر اُس کی پیروی کریں گے (یعنی بے باکی کے ساتھ اُسی طرح کی غلطیاں کریں گے) اور شیطان بھی اس (غلطیوں میں پیروی کرنے والے) کی مدد کے لیے اُٹھ کھڑا ہوگا اور (گناہوں پر دلیر بنانے کیلئے) اس سے کہے گا کہ تُو (بھی یوں اور یوں کر کہ) فُلاں عالم سے بڑھ کر پرہیزگار تو نہیں ہے۔ (کیمیائے سعادت ج ۱ ص ۱۰۷) جتنے زیادہ لوگوں کو اُس خطا پر مُطَّع کرے گا، گناہوں میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ مسلمان کو چاہئے کہ اول تو لوگوں کے عُیُوب جاننے سے بچے اگر کوئی بتانے لگے تب بھی سننے سے خود کو بچائے۔ بالفرض کسی طرح کسی کا عیب نظر آ گیا یا معلوم ہو گیا ہو تو اُس کو دبا دے۔ بلا مصلحتِ شرعی ہرگز کسی پر ظاہر نہ کرے۔

عَیْبِ پوشی کے مُتَعَلِّق
3 فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عَیْبِ پوشی کے حوالے سے 3 فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ملاحظہ ہوں: ﴿1﴾ جو اپنے مسلمان بھائی کی عیب پوشی کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی عیب پوشی فرمائے گا اور جو اپنے مسلمان بھائی کا عیب ظاہر کرے

اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا عیب ظاہر فرمائے گا یہاں تک کہ اُسے اُس کے گھر میں رُسا کر دے گا (ابن ماجہ ج ۳ ص ۲۱۹ حدیث ۲۵۴۶)

﴿2﴾ جو کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی

عیب پوشی کرے تو خُداے ستار عَزَّوَجَلَّ قیامت کے روز اس کی عیب پوشی فرمائے (مسلم حدیث ۶۵۸۰ ص ۱۳۹۴) ﴿3﴾ جو شخص

اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اس کی پردہ پوشی کر دے تو وہ جَنَّت میں داخل کر دیا جائے گا۔ (مسند عبد بن حمید ص ۲۷۹ حدیث ۸۸۵)

یہاں جو مثالیں دی جا رہی ہیں ان میں عیبوں کی ٹول (یعنی عیبوں کی تلاش) کے ساتھ ساتھ ضَمْنًا غیبتیں، ہمتیں اور بدگمانیاں وغیرہ بھی شامل ہیں۔ اکثر ایسی مثالیں ہیں جن میں نیت کے ساتھ احکام مُرتَب ہوں گے مثلاً نوکر رکھنے، شراکت داری (یعنی

عَیْبِ ڈھونڈنے کی 59 مثالیں



فَوَاصِلُ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

پارٹرشپ کرنے) یا کہیں شادی کا ارادہ ہے تو حسبِ ضرورت معلومات کرنا گناہ نہیں بلکہ اس طرح کے معاملے میں جس سے پوچھا گیا اُس پر واجب ہے کہ دُرست بات بتائے اور اگر اس قسم کے معاملات کی وجہ سے سوال نہ کیا گیا ہو تو **غیبتوں** اور تہمتوں کے ذریعے اپنے لئے جہنم میں جانے کا سامان کرنے کے بجائے عیب پوشی سے کام لیکر جنت کا حقدار بنے۔ مگر عموماً طرح طرح کے سوالات کے ذریعے **عیبوں کی ٹٹول** (یعنی عیوب کی معلومات اور گریڈ) میں یہ نیت نہیں ہوتی، بس لوگ پوچھنے کی خاطر پوچھتے رہتے ہیں اور بسا اوقات خود بھی گناہوں میں پڑتے اور بار بار جواب دینے والے کو بھی گنہگار کر دیتے ہیں۔

❁ کسی نے مکان کرائے پر لیا تو پوچھنا: مکان مالک کیسا ہے؟ یہ سوال فی نفسہ گناہ نہ سہی مگر کئی گناہوں کا سبب بن سکتا ہے، مثلاً کرائے دار نے جواباً کہا: معاملات کا صاف نہیں، بہت بد اخلاق اور کنجوس ہے، اس طرح **تین عیب کھولے** وہ بھی اگر اُس میں موجود ہوں تو ہی عیب کہلائیں گے اور اب یہ بتانا **تین غیبتیں** ہوئیں ورنہ **تہمتیں**۔ اور اگر صرف اس لئے پوچھا کہ مکان مالک کے عیوب معلوم ہوں تو اب یہ ”عیب ڈھونڈنا“ ہوا جو کہ گناہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

❁ کسی نے مکان کرائے پر دیا تو پوچھنا: کرائے دار کیسا ہے؟ یہ سوال بھی فی نفسہ گناہ نہ سہی مگر کئی گناہوں کا سبب بن سکتا ہے، مثلاً مالک مکان نے جواباً کہا: بڑا ہی چالبا ز ہے، کبھی وقت پر کرایہ نہیں دیتا، خواہ مخواہ کی ٹھوکا ٹھاکر کے میرے مکان کا غلیہ لگا کر رکھ دیا ہے۔ اس طرح **تین عیب کھولے** وہ بھی اگر اُس میں موجود ہوں تو ہی عیب کہلائیں گے اور اب یہ بتانا **تین غیبتیں** ہوئیں ورنہ **تہمتیں**۔

❁ آپ کا نیا نوکر برابر کام کرتا ہے یا نہیں؟ یہ بھی بلا اجازتِ شرعی پوچھنا عیب ڈھونڈنا ہے اور اس سوال کے جواب میں پورا خطرہ ہے کہ جس سے پوچھا گیا وہ نوکر کے بارے میں کام چور ہے، حرام خور ہے وغیرہ کہہ کر گنہگار ہو جائے۔

❁ رات دیر تک جاگتے رہتے ہو، فجر بھی پڑھتے ہو یا نہیں؟



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

آپ نماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟ ❀ آپ کے والد صاحب نمازی ہیں یا نہیں؟

❀ تم نے ابھی تک نئے کپڑے نہیں پہنے اُمید کی نماز بھی پڑھی یا نہیں؟

❀ رَمَہان کے مہینے میں کسی سے پوچھنا: واہ بھئی! آج بڑے فریش (fresh یعنی تازہ دم) لگ رہے ہو! روزہ بھی رکھا ہے یا نہیں؟

❀ اِس بار رَمَضانُ المبارک میں آپ نے کتنے روزے رکھے؟ ❀ کوئی تَرَاوِج چھوڑی تو نہیں؟

❀ تم پوری زکوٰۃ نکالتے ہو یا نہیں؟

❀ آپ کی بیوی شریف تو ہے نا؟ ❀ لڑتی تو نہیں؟ (یہی سوالات عورتوں میں ”شوہر“ کے بارے میں عیبوں کی کُھول والے ہیں)

❀ شادی عُہدہ بیٹی کی ماں سے پوچھنا: آپ کی بیٹی کی ساس اچھی ہے یا نہیں؟ ❀ لڑاکی تو نہیں؟ ❀ روٹی دیتی ہے یا

نہیں؟ ❀ بیٹی کو ستاتی تو نہیں؟ ❀ اپنے بیٹے کے کان تو نہیں بھرتی؟ ❀ وہ جو اُس کی طلاق دے کر میں بیٹھی ہے وہ

مسائل تو نہیں کھڑے کرتی؟

❀ بیٹے کی شادی کے بعد اُس کی ماں سے پوچھنا: اب بیٹا آپ کا خیال رکھتا ہے یا نہیں؟ ❀ پہلے کی طرح تنخواہ لا کر

آپ کے ہاتھ میں دیتا ہے یا اپنی جُور و کے حوالے کر دیتا ہے؟ ❀ بہو نے کالاً علم کرا کے اُسے اپنی طرف تو نہیں کر لیا؟ بہو

اچھی ہے یا نہیں؟ ❀ تعویذ گنڈے تو نہیں کرتی؟ ❀ زبان دراز تو نہیں؟ ❀ آپ کی عزت کرتی ہے یا نہیں؟

❀ اُس دن فلاں کے گھر سے تیز گفتگو کی آواز آرہی تھی کون کون لڑ رہے تھے؟

❀ ہاں بھئی! اُس کا شوہر بڑا ظالم ہے کہیں بچاری کی بے قُصور پٹائی تو نہیں لگاتا؟

❀ دولہا سے پوچھنا: سُسَر صاحب نے جہیز دینے میں مُخل سے تو کام نہیں لیا؟

❀ اُس دن خوب بن ٹھن کر سُسَر ال پیچھے تھے، سُسَر صاحب نے لُفٹ بھی کرائی کہ نہیں؟ ❀ صحیح طریقے پر آؤ بھگت کی یا نہیں؟

❀ شادی عُہدہ اسلامی بھائی سے سُوال کرنا: آپ کے بچوں کی امی پانچ وقت کی نمازی ہے یا نہیں؟ ❀ آپ کے



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۴۰۱

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

بھائیوں سے پردہ کرتی ہے یا نہیں؟ ❀ بے پردہ تو نہیں گھومتی؟

❀ آپ کا باس (BOSS-سیٹھ) صحیح آدمی ہے یا نہیں؟ ❀ کنجوس تو نہیں؟ ❀ بد اخلاق تو نہیں؟ ❀ ملازموں کو گالیاں تو نہیں نکالتا؟

❀ طلبہ سے بلا حاجت پوچھنا: آپ کے فلاں استاد صاحب کیسا پڑھاتے ہیں؟ ❀ اُن کا پڑھانا کچھ سمجھ میں بھی آتا ہے یا نہیں؟

❀ کسی کا مہمان بننے والے سے پوچھنا: ہاں بھئی! ان کی میزبانی کا لطف آرہا ہے یا نہیں؟ ❀ انہیں مہمان نواز پایا یا نہیں؟

❀ دعوتِ اسلامی کے فلاں حلقے کی مُشاوَرَت کا نیا نگران آپ کو کیسا لگا؟ ❀ اسلامی بھائیوں کو جھاڑتا تو نہیں؟

❀ نگران سے پوچھنا: فلاں مبلغ آپ کی اطاعت کرتا ہے یا اپنی چلاتا ہے؟

❀ فلاں کو تنظیمی ذمے داری سے ہٹا دیا، کیا اس کا کردار کمزور تھا؟ ❀ فلاں مَدَرِّس یا ناظم کو فارغ کر دیا، اُس نے کیا گڑبڑ کی تھی؟

❀ کسی مبلغ سے پوچھنا: سچ بتائیے گا کہ آپ نے آج کا بیان اپنی واہ واہ کروانے کے لئے کیا ریاضائے الہی کی خاطر؟

❀ کسی محفلِ نعت میں غیر حاضر رہنے والے نعت خواں سے پوچھنا: فلاں جگہ تم نعت خوانی میں اس لئے نہیں آئے تھے نا

کہ یہاں ”کچھ“ ملے گا نہیں؟

❀ آپ صرف مَدَنی چینل ہی دیکھتے ہیں یا دوسرے چینلز پر گناہوں بھرے پروگرام بھی دیکھ لیتے ہیں؟ ❀ فلمیں

ڈرامے تو نہیں دیکھتے؟

❀ فلاں افسر نے آپ کا کام فری (free یعنی مُفت) میں ہی کیا ہے نا! پیسے ویسے تو نہیں مانگے؟

❀ فلاں کی گاڑی سے ٹکرا کر آپ زخمی ہوئے، قصور اس کا تھا یا آپ کا؟

❀ فلاں ڈاکٹر نے صحیح طرح چیک بھی کیا یا مُفت میں فیس وصول کر لی؟

❀ طلاق دینے والے دوست سے پوچھنا: یار! تم نے اسے کیوں طلاق دے دی؟ (اس سوال پر عموماً ٹھیک ٹھاک گناہوں کا دروازہ کھلتا ہے)

❀ (خواہ مخواہ پوچھنا) وہ دکاندار کیسا ہے؟ ❀ ٹھگ تو نہیں؟ ❀ لُٹا تو نہیں؟ (یعنی بہت مہنگا مال تو نہیں بیچتا؟)

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

401

جنة
الْبَقِيْع

مكة
المكرمة



(طبرانی)

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِشَخْصٍ مَجْهُدٍ رُؤُوسَ بَاطِلٍ يَزِيدُ بَهْلًا وَيُزِيلُ جَنَّةً كَارِاسَةً يَهْوِلُ عَلَيْهَا.

وہ دیکھنے میں تو بڑا شریف لگتا ہے، آپ کو معلوم ہوگا، کہیں پھدّے باز تو نہیں؟

آپ کا نیا پڑوسی کیسا ہے؟ بیچ کر رہنا مجھے تو صحیح آدمی نہیں لگتا!

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور

سین نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یارب (وسائل بخشش ص ۹۹)

أَمِينٍ بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! فضول سوالوں اور لوگوں کے عیبوں کی ٹٹول اور معلومات کی منحوس عادات نکالنے، کوئی کسی کے عیب بیان کرنے لگے تو اُس کو حکمتِ عملی سے ٹالنے اور ممکنہ صورت میں اُس کی عیب کھولنے کی بُری خصلت مٹانے کا جذبہ پانے، غیبتوں،

چُغلیوں اور بدگمانیوں سے بچنے اور بچانے وغیرہ کی گڑھن اپنانے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھتے رہنے، نمازوں کی پابندی

جاری رکھنے، سنتوں پر عمل کرتے رہنے، مدنی انعامات کے مطابق زندگی گزارنے اور اس پر استقامت پانے کیلئے ہر

روز ”فکرِ مدینہ“ کر کے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کرتے رہنے اور ہر مدنی ماہ کی ابتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے

یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمے دار کو جمع کروادیتے اور اپنے اس مدنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی

اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے حصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنتوں کی تربیت کے مدنی

قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھرا سفر کیجئے۔ آئیے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک مدنی بہار

سناؤں چنانچہ بابِ المدینہ (کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ اس طرح بیان ہے: نیک صحبت سے دُوری کے سبب



فَوَإِنْ فَضِّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

میں گانے باجے سننے اور فلمیں ڈرامے دیکھنے جیسے گناہوں میں ڈوبا ہوا تھا، میری زندگی کے شب و روز نافرمانیوں میں گزر رہے تھے۔ میری بہتری کا سبب یہ بنا کہ ایک روز اپنے علاقے کے ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی عاشقِ رسول سے میری ملاقات ہو گئی، سلام و مصافحہ (مصافحہ یعنی ہاتھ ملانے) کے بعد انتہائی احسن (یعنی عمدہ) انداز میں انہوں نے اپنا تعارف پیش کر کے مجھ سے بھی میرا نام وغیرہ دریافت کیا اور اپنے مدنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے تحت انفرادی کوشش کرتے ہوئے نیکیوں کی رغبت اور گناہوں سے نفرت کا ذہن دینا شروع کیا اور اس ضمن میں مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے بیانات کی برکت سے رُوئما ہونے والی حیرت انگیز ”مدنی بہاریں“ بطور ترغیب سنائیں۔ ان کی شیریں مقالی یعنی میٹھی میٹھی باتوں نے میرے دل کی دنیا ہی بدل ڈالی اور میں دعوتِ اسلامی کے مشکبار مدنی ماحول سے زندگی بھر کے لیے وابستہ ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مدنی ماحول کی برکت سے گناہوں سے نفرت، نیکیوں سے محبت اور نمازوں کی پابندی کی سعادت نصیب ہو گئی اور حُوقُ اللہ کے ساتھ ساتھ حُوقُ العباد کی ادائیگی کا بھی ذہن بن گیا۔

بے فلاح و کامرانی نری و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

ذوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طغیانی میں جس کی کشتی ہو محمد کی نگہبانی میں

نری کی اہمیت ۱۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ”میٹھے بول“ میں بڑی تاثیر ہوتی ہے اور اس سے

نری پیش نظر رکھنی چاہئے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد 3 صفحہ 572 پر حدیثِ پاک ہے: جو نری سے محروم ہوا خیر (بھلائی) سے محروم ہوا۔

(صحیح مسلم ص ۱۳۹۸ حدیث ۷۰-۷۱ (۲۰۹۲))



فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ برس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

الہی حُسنِ اخلاق اور نرمی کی سعادت دے

گناہوں پر ندامت دے، صداقت دے شرافت دے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اگر مَدَنی ماحول والے یا والی کے مزاج میں غصہ، چڑچڑاپن اور بد اخلاقی ہوئی تو کامیابی مشکل ہے، لہذا اپنے اخلاق دُرست کیجئے اور ویسے بھی جسے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کی دُھن ہو اُس کیلئے ٹھنڈے مزاج کا ہونا ضروری ہے

کہ بے جا سختی کرنے سے بارہا کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہیں۔ نرَمی کی اہمیت کو اس حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے

چُنَانِچِ مَقْضُول ہے کہ کسی شخص نے مامُون الرَّشید پر احتساب کیا (یعنی کسی بظاہر ٹوکا) اور اُس سے سختی کے ساتھ گفتگو کی تو مامُون الرَّشید نے کہا: اے جو! حق تعالیٰ نے تجھ سے بہتر افراد کو جب مجھ سے بدتر فرد کے پاس بھیجا تو اُن کو حُکْم دیا

کہ اُس سے نرمی سے بات کرو، یعنی حضراتِ سیدِ یناموسیٰ اور ہارون علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو (جو مجھ سے بہتر تھے) فرعون (جو مجھ سے بدتر تھا) کے پاس جب بھیجا تو فرمایا:

تَرْجَمَهُ كَنُزُ الْإِيمَانِ: تو اُس سے نرم بات کہنا۔

فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لِّیْنَا (پ ۱۶ طه: ۴۴)

(إتحاف السادة للزبيدي ج ٨ ص ١٠٤ مَلَخَصاً)

شرابی کو پولیس کے حوالے کرنا کیسا؟

صحابی رسول حضرت سیدنا عقیبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب حضرت سیدنا ابوہیثم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا عقیبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی: ”میرے پڑوسی شراب نوشی کرتے ہیں اور میں پولیس کو بلا کر انہیں گرفتار کروانا چاہتا ہوں۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایسا مت کر، انہیں وَعْظ و نصیحت کر۔ عرض کی: میں نے انہیں مَنع کیا ہے، لیکن



فَوَمانُ فَصَلَّى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

وہ باز نہیں آتے، (تو اب) میں پولیس کے ذریعے ان کو پکڑوانا چاہتا ہوں۔ یہ سُن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ایسا مت کر، بے شک میں نے مَحْرَنِ جود و سخاوت، پیکرِ عَظَمَت و شرافت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: جس نے کسی کا عیب چھپایا گویا اُس نے زندہ دُرُگور (یعنی قبر میں ڈالی گئی) بچی کو اُس کی قبر میں زندہ کیا (یعنی اُس کی جان بچائی)۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ج ۱ ص ۳۶۷ حدیث ۵۱۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شراب پینا بے شک بہت بڑا اور بُرا گناہ ہے مگر جو چُھپ کر ایسا کرتا ہو بے شک

اُسے نیکی کی دعوت دے کر توبہ کیلئے آمادہ کیا جائے مگر اُس کی پردہ پوشی لازمی ہے۔

1. شرابِ خود بخود؟ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شرابی کیلئے دنیا و آخرت میں خرابی ہے اُسے توبہ کر لینی چاہئے حُصولِ عبرت کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 132 صفحات پر مشتمل کتاب، ”**توبہ کی روایات و حکایات**“ میں وارد دو

ایمان افروز حکایات ضرور تار و بدل کے ساتھ پیش خدمت ہیں: امیر المؤمنین، امام العادلین، مُتَمِّمُ الْأَرَبَعین، حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بار مدینۃ منورہ رَاکَا اللہ شَرَفًا وَعَظَمًا کی ایک پاکیزہ گلی سے گزر رہے تھے کہ ایک نوجوان سے آمنا سامنا ہو گیا، اس نے کپڑوں کے نیچے ایک بوتل چھپا رکھی تھی۔ حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا: ”اے نوجوان! یہ کپڑوں کے نیچے کیا اٹھا رکھا ہے؟“ اُس بوتل میں شراب تھی، نوجوان کو اُسے شراب کہنے کی ہمت نہ پڑی، اُس نے دل ہی دل میں دُعا کی: ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے شرمندہ اور رُسوانہ فرمانا، ان کے ہاں میری پردہ پوشی فرمالے، میں توبہ کرتا ہوں، آئندہ کبھی شراب نہیں پیوں گا۔“ اُس کے بعد نوجوان نے عرض کی: ”یا امیر المؤمنین! میں سُرکہ (کی بوتل) اٹھائے ہوئے ہوں۔“ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”مجھے دکھاؤ!“ جب اُس نے وہ بوتل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کی اور حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دیکھا، تو واقعی وہ سُرکہ تھا۔ (مکاشفۃ القلوب ص ۲۷-۲۸) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر**



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُجْهُ بِرُؤُوسِ جَعْدُودٍ وَشَرِيفٍ بِطَهَّاءِ غَائِلٍ قِيَامَتِ كَدُّ أَسْ كِي خَفَاتِ كَرُولِ كَا۔ (کنز العمال)

رَحْمَتِ هُو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سُبْحَنَ اللّٰہ! توبہ کی بھی کیا خوب بہار ہے کہ توبہ کی برکت سے شراب ”سر کے“

میں تبدیل ہو گئی! ایک اور شرابی نوجوان کی حکایت سماعت فرمائیے، جس نے توبہ

کر کے بہت بلند مقام حاصل کیا۔ چنانچہ حضرت سیدنا عتبۃ الغلام عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ

السلام نوجوان تھے اور (توبہ سے پہلے) فسق و فجور اور شراب نوشی میں مشہور تھے۔ ایک دن حضرت سیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ

القوی کی مجلس میں آئے۔ حضرت سیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ القوی اس آیت مبارکہ کی تفسیر کر رہے تھے:

ترجمہ کنز الایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ

اَلَمْ یَأْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ

آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔

(پ ۲۷، الحديد: ۱۶)

لِذِکْرِ اللّٰہِ

آپ نے اس قدر مؤثر بیان فرمایا کہ لوگوں پر گر یہ (یعنی رونا) طاری ہو گیا۔ ایک نوجوان کھڑا ہوا اور کہنے لگا:

”یا سیدی! کیا اللہ تعالیٰ مجھ جیسے فاسق و فاجر کی توبہ قبول کرے گا جب میں توبہ کروں؟“ شیخ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے

فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ تیری توبہ قبول کرے گا۔ جب عتبۃ الغلام عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ السلام نے یہ بات سنی تو ان کا چہرہ زرد

پڑ گیا، سارا بدن کاٹنے لگا، چلائے اور غش کھا کر گر پڑے۔ جب انہیں ہوش آیا تو حضرت سیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ القوی

نے اس کے قریب آ کر یہ اشعار پڑھے:

اَیَا شَابًا لِّرَبِّ الْعَرْشِ عَاصِی

اَتَدْرِی مَا جَزَاءُ ذَوِی الْمَعَاصِی

(اے ربُّ العرش کی نافرمانی کرنے والے نوجوان! کیا تو جانتا ہے کہ گنہگاروں کی سزا کیا ہے؟)



(ابوبکر)

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُدٌ رُودِيَاكِ كِي كَثْرَتِ كِرْوَبِ شَكِّ يَتَهَارِے لَے طَهَارَتِ هِے۔

سَعِيرٌ لِلْعَصَا لَهَا زَفِيرٌ

وَعِظُ يَوْمٍ يُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي

(نافرمانوں کے لیے گر جنے والا جہنم ہے جس میں گرج ہوگی اور جس دن پیشانیوں سے پکڑے جائیں گے، اُس دن غضب ہوگا)

فَإِنْ تَصَبَّرْ عَلَى النَّيِّرَانِ فَاعْصِهِ

وَالَا تُكُنْ عَنِ الْعُصْيَانِ قَاصِي

(پس اگر تُو آگ پر صبر کر سکے، تو نافرمانی کر لے، ورنہ نافرمانی سے دور ہو جا)

وَفِيمَا قَدْ كَسَبْتَ مِنَ الْخَطَايَا

رَهْنَتِ النَّفْسِ فَاجْهَدْ فِي الْخَلَاصِي

(تو نے جو گناہ کئے ہیں ان میں تُو نے اپنے نفس کو پھنسا دیا، تو اب نجات کے لیے کوشش کر)

عُتْبَةُ الْغُلَامِ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَامِ پر رقت طاری تھی، جب افاقہ ہوا، تو کہنے لگے: ”اے شیخ! کیا مجھ جیسے کینے کی

توبہ بھی رب رحیم عَزَّوَجَلَّ قبول فرمائے گا؟“ شیخ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى علیہ نے فرمایا: ”کیوں نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے گنہگار بندے

کی توبہ اور معافی قبول فرماتا ہے۔“ پھر حضرت سیدنا عُبَيْدُ اللَّهِ الْغُلَامِ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ السَّلَام نے تین دعائیں کیں:

﴿1﴾ ”اے میرے اللہ! اگر تُو نے میری توبہ قبول کر لی اور میرے گناہ مُعَاف فرما دیے ہیں تو مجھے ایسی فہم (یعنی

سمجھداری) ویا داشت عنایت کر، کہ عُلُومِ دین اور قرآنِ کریم سے جو سُنوں حِفْظ (یعنی یاد) ہو جائے ﴿2﴾ اے اللہ! مجھے

پُرسوز آواز کے اعزاز سے نواز کہ اگر کوئی پشّھر دل بھی میری قراءت سُنے تو اُس کا دل نرم ہو جائے ﴿3﴾ اے اللہ!

رِزقِ حلال عطا فرما اور وہاں سے روزی دے کہ جس کا مجھے گُمان بھی نہ ہو۔“ اللہ تَعَالَى نے ان کی تمام دعائیں قبول

فرمائیں۔ ان کا حافظہ خوب مضبوط ہو گیا، جب وہ قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے تو ان کی تلاوت سُن کر گنہگار تائب ہو



جاتے، ان کے گھر میں روزانہ سالن کا ایک پیالہ اور دو روٹیاں رکھی ہوتیں اور پتا نہیں چلتا تھا کہ کون رکھ جاتا ہے۔ اسی حالت میں ان کا انتقال ہوا۔ (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ ص ۲۸، ۲۹) **اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے**

ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْعَمِیْن اپنے ملنے جلنے والوں کی اصلاح کیلئے کوشاں رہا کرتے تھے چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ

561 صفحات پر مشتمل کتاب، ”ملفوظات اعلیٰ حضرت“ صفحہ 309 پر دیئے

ہوئے مضمون کا خلاصہ ہے: عصر کی نماز کے بعد بڑا ہی پر کیف سماں تھا، دُور و نزدیک سے آئے ہوئے لوگ مُجدِّ دِ دین و ملت، اعلیٰ حضرت رَضِیَہُ اللہ تعالیٰ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر ایک سچے عاشق رسول کی زیارت و ملاقات سے اپنے دلوں

کوٹھڑ کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک صاحبِ طلائی (یعنی سونے کی) انگٹھی پہنے حاضر ہوئے تو حامی سنت، اعلیٰ حضرت

رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نَهَىٰ عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی بُرائی سے روکنے) کا فریضہ انجام دیتے ہوئے کچھ یوں ارشاد فرمایا: ”مرد کو سونا پہننا حرام ہے، صرف ایک نگ کی چاندی کی انگوٹھی جو ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم کی ہو اُس

کی اجازت ہے۔ جو کوئی (مرد) سونے، تانبے یا پیتل وغیرہ کسی بھی دھات (یعنی میٹل) کی انگوٹھی پہننے یا چاندی کی

ساڑھے چار ماشے یا اس سے زیادہ وزن کی ایک انگوٹھی پہنے یا کئی انگوٹھیاں پہنے اگرچہ سب مل کر ساڑھے چار ماشے سے کم ہوں تو اسکی نماز مکروہ تحریمی ہے۔“ (ماخوذ از ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۳۰۹) یعنی جس کا اعادہ کرنا (یعنی

دوبارہ پڑھنا) واجب ہے۔ فقہائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: جس چیز کا بندوں کو حکم ہے اس کے بجالانے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو اُس خرابی کو دُور کرنے کیلئے وہ عمل دوبارہ بجالانا اِعادہ کہلاتا ہے۔ (دُرْمُخْتَار و رَدُّ الْمُحْتَار

ج ۲ (ص ۶۲۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت**



فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس نے مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کاش! ہم سب غلامانِ اعلیٰ حضرت بھی ”نیکی کی دعوت“ دینے اور لوگوں کو گناہوں سے باز رکھنے کے معاملے میں چاق و بندوق بندرہا کریں، یہ یاد رکھئے کہ اگر کسی شخص نے ناجائز انگٹھی یا دھات کا پھل یا گلے میں کسی بھی دھات کی زنجیر پہنی ہو اور دیکھنے والے کو ظن غالب ہو کہ منع کروں گا تو یہ مان لے گا تو اُس پر منع کرنا واجب ہے، منع نہیں کریگا تو کنہ کار ہوگا۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“

(جلد 3) صفحہ 424 سے پہلے دو احادیثِ مبارکہ ملاحظہ ہوں، اس کے بعد انگٹھی کے متعلق نیکی کی دعوت کے کچھ مزید مدنی پھول قبول فرمالیجئے۔

صحیح مسلم میں عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی

انگٹھی دیکھی تو اُس کو اتار کر پھینک دیا اور یہ فرمایا کہ کیا کوئی اپنے ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے! جب حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لے گئے۔ کسی نے ان سے کہا: اپنی انگٹھی اٹھا لو (اور پہننے کے بجائے) اور کسی کام میں لانا۔ انھوں نے کہا: خدا کی قسم! میں اُسے کبھی نہ لوں گا جبکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے پھینک دیا۔

(صحیح مسلم ص ۱۱۵۷ حدیث ۲۰۹۰)

ترمذی والبوداؤ و نساہی نے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص پیتل کی انگٹھی پہنے ہوئے تھے، حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ”کیا بات ہے کہ تم سے بُت کی بُو آتی ہے؟ انھوں نے وہ انگٹھی پھینک دی، پھر لوہے کی انگٹھی



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ كَاسِ يَمِيزُ أَذْكَرَ هَوَادِرٍ مَجْهُدٍ رُؤُودٍ شَرِيفٍ نَهْزَهُ لَوْدُهُ لَوُكُلٍ مِثْلَ سَ كُجُوسٍ تَرِيقِ شُحُوسٍ هَـ (ترغيب و ترہیب)

پہن کر آئے، فرمایا: کیا بات ہے کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنے ہوئے ہو؟ اسے بھی پھینکا اور عَرَض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! کس چیز کی انگوٹھی بناؤں؟ فرمایا: چاندی کی بناؤ اور ایک مثقال پورا نہ کرو۔ (یعنی ساڑھے چار ماشے سے کم کی ہو) (سنن ابوداؤد ج ۴ ص ۱۲۲ حدیث ۴۲۲۳)

”انگوٹھی کے ضروری احکام“ کے انیس حروف ہی نسبت سے انگوٹھی کے 19 مدنی پھول

❁ مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے۔ ”سلطانِ دو جہان، رَحْمَتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا“ (بخاری ج ۴ ص ۶۷ حدیث ۵۸۶۳) ❁ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہننا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہوگا۔ اسی طرح بچوں کے ہاتھ پاؤں میں بلا ضرورت مہندی لگانا ناجائز ہے۔ عورت خود اپنے ہاتھ پاؤں میں لگا سکتی ہے، مگر لڑکے کو لگائے گی تو گنہگار ہوگی۔ (بہار شریعت ج ۳ ص ۴۲۸، دُرِّ مُخْتَارِو رَدُّ الْمُحْتَارِ ج ۹ ص ۵۹۸) بچوں کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگانے میں خرچ نہیں ❁ لوہے کی انگوٹھی جہنمیوں کا زیور ہے (ترمذی ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۱۷۹۲) ❁ مرد کیلئے وہی انگوٹھی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صرف ایک انگلی کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی انگلیں ہوں تو اگرچہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے ناجائز ہے (رَدُّ الْمُحْتَارِ ج ۹ ص ۵۹۷) ❁ بغیر انگلیں کی انگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں جھلے ہے ❁ حُرُوفِ مُقَطَّعَاتِ (م - ط - عات) کی انگوٹھی پہننا جائز ہے مگر حُرُوفِ مُقَطَّعَاتِ والی انگوٹھی بغیر وُضُو پہننا اور چھو نایا مُصافحے کے وقت ہاتھ ملانے والے کا اس انگوٹھی کو بے وُضُو چھو جانا جائز نہیں ❁ اسی طرح مردوں کے لیے ایک سے زیادہ (جائز والی) انگوٹھی پہننا یا (ایک یا زیادہ) جھلے پہننا بھی ناجائز ہے کہ یہ (چھلے) انگوٹھی نہیں۔ عورتیں جھلے پہن سکتی ہیں (بہار شریعت



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَسْخَصَ كِيَاكَ خَاكَ آلُودِوَجَسَ كَپَاسِ مِيرَاؤُكِرْ هَوَاوِرُوهُ جَهْ بِرُؤُودِپَاكِ نَهْ پُرْ هَے۔ (حاکم)

ج ۳ ص ۴۲۸) چاندی کی ایک انگوٹھی ایک نگ (یعنی نگینے) کی کہ وژن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو، پہننا جائز ہے اگرچہ بے حاجت مہر، (مگر) اس کا تزک (یعنی جس کو اسٹامپ کی ضرورت نہ ہو اس کیلئے جائز انگوٹھی بھی نہ پہننا) افضل ہے اور (جن کو انگوٹھی سے اسٹامپ لگانی ہو ان کے لئے) مہر کی غرض سے (پہننے میں) خالی جواز (یعنی صرف جائز ہی) نہیں بلکہ سقت ہے، ہاں تکبیر یا زنا نہ پن کا سنگار (یعنی لیڈ یا سائل کی ٹیپ ٹاپ) یا اور کوئی غرض مذموم (یعنی قابلِ مذمت مقصد) نیت میں ہو تو ایک انگوٹھی (ہی) کیا اس نیت سے (تو) اچھے کپڑے پہننے بھی جائز نہیں (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۱۴۱) عیدین میں انگوٹھی پہننا مستحب ہے۔ (بہار شریعت ج ۱ ص ۷۷۹، ۷۸۰) مگر مرد وہی جائز والی انگوٹھی پہنے انگوٹھی انھیں کے لیے سنت ہے جن کو مہر کرنے (یعنی اسٹامپ STAMP لگانے) کی حاجت ہوتی ہے، جیسے سلطان وقاضی اور علما جو فتوے پر (انگوٹھی سے) مہر کرتے (یعنی اسٹامپ لگاتے) ہیں، ان کے علاوہ دوسروں کے لیے جن کو مہر کرنے کی حاجت نہ ہو سنت نہیں البتہ پہننا جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۵) فی زمانہ انگوٹھی سے مہر کرنے کا عرف (یعنی معمول و رواج) نہیں رہا، بلکہ اس کام کے لئے ”اسٹام“ بنوائی جاتی ہے، لہذا جن کو مہر نہ لگانی ہو ان قاضی وغیرہ کے لئے بھی انگوٹھی پہننا سنت نہ رہا۔ مرد کو چاہیے کہ انگوٹھی کا نگینہ تھیلی کی جانب اور عورت نگینہ ہاتھ کی پشت (یعنی ہاتھ کی پیٹھ) کی طرف رکھے (الہدایۃ ج ۴ ص ۳۶۷) چاندی کا چھلا خاص لباس زنان (یعنی عورتوں کا پہناوا) ہے مردوں کو مکروہ (تحریمی، ناجائز و گناہ ہے) (فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۱۳۰) عورت سونے چاندی کی جتنی چاہے انگوٹھیاں اور چھلے پہن سکتی ہے، اس میں وژن اور نگینے کی تعداد کی کوئی قید نہیں۔ لوہے کی انگوٹھی پر چاندی کا خول چڑھا دیا کہ لوہا بالکل نہ دکھائی دیتا ہو، اس انگوٹھی کے پہننے کی (مرد و عورت کسی کو بھی) ممانعت نہیں (عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۵) دونوں میں سے کسی بھی ایک ہاتھ میں انگوٹھی پہن سکتے ہیں اور چھنگلیا یعنی سب سے چھوٹی انگلی میں پہنی جائے (ردالمحتار ج ۹ ص ۵۹۶) مت کا یاد م کیا ہوا دھات (METAL) کا کڑا بھی مرد کو پہننا ناجائز و گناہ ہے اسی طرح



(۱۱۸۷ھ)

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْهَ وَسَلَّم: بَجْهُ رُؤُودِ شَرِيفٍ يَدْهُو اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتِ بَيْتِهِ كَا۔

گھیب (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُبِ لُبَاب ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل مَعَاذَ اللَّهِ میں نمازوں سے کوسوں دور گناہوں کے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا اور بڑے جوش و خروش سے گھر میں T.V. پر فلمیں ڈرامے دیکھنے، گانے باجے سننے میں اپنا وقت برباد کرتا تھا۔ راہِ توبہ پر میرے سفر کا آغاز کچھ اس طرح ہوا کہ رَمَضَانُ الْمُبَارَك ۱۴۲۹ھ (بمطابق 2008ء) کے ایک دن کیبل پر مختلف چینل دیکھتے ہوئے میری نظر **مدنی چینل** پر پڑ گئی۔ میں نے دیکھا تو دیکھتا رہ گیا! مدنی چینل مجھے بہت اچھا لگا اور بس میں نے مدنی چینل دیکھنے کا معمول بنالیا۔ مدنی چینل کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ میں آہستہ آہستہ مدنی ماحول کے قریب ہونے لگا۔

سَوَالُ الْمُكْرَم (۱۴۲۹ھ) کے آخری عشرے میں دعوتِ اسلامی کا **بین الاقوامی سٹون بھرا اجتماع مدنی چینل پر براہ راست (LIVE) دکھایا جا رہا تھا۔** اجتماع کے آخری دن خصوصی نشست میں مدنی چینل پر مبلغِ کارِقت انگیز بیان بَعَثُوا ”ظلم کا انجام“ سن کر ہم سب گھر والے خوفِ خدا سے لرز اٹھے، سب نے گہرا کراہی وقت اپنے گناہوں سے توبہ کی اور اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ سب کے سب حضورِ رَغُوثِ اعْظَمُ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْاَكْرَم کے سلسلے میں مُرید ہو کر قادری رضوی بن گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے ہمارے خاندان میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا اور ہمارے رشتے دار بھی انفرادی کوشش کی برکت سے مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر غوثِ پاک رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ کے سلسلے میں مُرید ہو گئے۔ تادم تحریر میں نے علمِ دین کے مدنی پھول سمیٹنے کی خاطر دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے جامعۃ المدینہ میں دُرُسِ نظامی کے لئے داخلہ بھی لے لیا ہے۔

اے گناہوں کے مریضو! چاہتے ہو گرِ شفا آن کرتے ہی رہو تم مدنی چینل کو سدا

اس میں عصیاں سے حفاظت کا بہت سامان ہے اِنْ شَاءَ اللَّهُ خُلد میں بھی داخلہ آسان ہے

مدنی چینل میں نبی کی سنتوں کی دھوم ہے

اس لئے شیطان لعین زنجور ہے مَغْثُوم ہے (بقدرت و سائل بخشش ص ۲۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهُ وَسْلَمُ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

أَفَصَبْتُمْ أَثْبَا خَلَقْنَاهُ عِبَادًا وَأَنْتُمْ الْبِنَا

لَا تَرْجِعُونَ ﴿۱۵﴾

ترجمہ کنز الایمان: تو کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تمہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کریمہ کے تحت

فرماتے ہیں: اور (کیا تمہیں) آخرت میں جزا کے لئے اُٹھنا نہیں؟ بلکہ تمہیں عبادت کے لئے پیدا کیا کہ تم پر عبادت لازم کریں اور آخرت میں تم ہماری طرف لوٹ کر آؤ تو تمہیں تمہارے اعمال کی جزا دیں۔ (خزائن العرفان)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم سبھی کو اپنی زندگی کے حقیقی مقصد کے حصول کے لئے ہر دم کوشاں رہنا چاہئے،

گناہوں سے بچنا اور ثواب کے کاموں کو کرتے رہنا چاہئے۔ **مدنی چینل** دیکھتے دکھاتے رہئے کہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ مدنی چینل کے سلسلے دیکھنا اور دوسروں کو دیکھنے کی دعوت دینا بھی باعثِ رضائے ربِّ الانام عَزَّوَجَلَّ اور جنت میں لے جانے والا کام ہے۔ موت کی ہر دم یاد رکھئے! موت دُلہا کو عینِ بارات سے اور دُلہن کو جگہ عروسی میں بسترِ راحت و مسرت سے یکدم اُچک لیتی ہے۔

بولی غلوت میں اجل دولہا دولہن سے وقتِ عیش

ہے تمہیں بھی قبر کے گوشے میں سونا ایک دن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ

الرحمن کا نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ مرحبا! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نیکی کی دعوت

کا ثواب کمانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے چنانچہ خلیفہ اعلیٰ حضرت،

ملک العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی ظفر الدین بہاری علیہ رحمۃ اللہ الباری لکھتے ہیں: ایک صاحب جنہیں ”نواب صاحب“

جب مسجد میں زور سے قدم رکھا
پر چلنا بھی منع ہے تو دینہ



فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زور دیا کہ لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

کہا جاتا تھا، مسجد میں نماز پڑھنے آئے اور کھڑے کھڑے بے پروائی سے اپنی چھڑی (یعنی ہاتھ میں رکھنے کی لکڑی WALKING STICK) مسجد کے فرش پر گرادی، جس کی آواز حاضرین نے سنی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے (نیکی کی دعوت دیتے ہوئے) فرمایا: ”نواب صاحب! مسجد میں زور سے قدم رکھ کر چلنا بھی مَنع ہے، پھر کہاں چھڑی کو اتنی زور سے ڈالنا!“ نواب صاحب نے میرے سامنے وعدہ کیا کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اعلیٰ حضرت پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مَسْجِد میں موبائل فون کی گھنٹی بند رکھیے! ہٹھے ہٹھے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ مسجد کا احترام کرے، مسجد میں چلتے وقت پاؤں کی دھک (دھ۔مک) پیدا نہ ہو اس کا خیال رکھنا ضروری ہے نیز چھڑی (WALKING STICK)، چھتری، ہاتھ کا پنکھا، پچیل، تھیلیا (BAG)، برتن وغیرہ کوئی چیز بھی اس طرح نہ ڈالے کہ آواز پیدا ہو۔ اگر موبائل فون ہو تو مسجد میں اس کی گھنٹی بند رکھی جائے، افسوس! اس کی احتیاط کم کی جاتی ہے یہاں تک کہ مسجد الحرام شریف میں اور وہ بھی عین خانہ کعبہ کے طواف میں لوگوں کے موبائل فون کی گھنٹیاں بلکہ مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میوزیکل ٹیونز گونجتی رہتی ہیں، حالانکہ میوزیکل ٹیون تو مسجد کے علاوہ بھی ناجائز ہے۔

”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ“ کے اُنیس حُرُوف
ہی نسبت سے مسجد کے متعلق 19 مَدَنی پھول

احترام مسجد کے ضمن میں دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1574 صفحات پر مشتمل کتاب، فیضانِ سنت (جلد اول) صفحہ 1202 تا 1207 پر بیان کردہ مَدَنی پھول کہیں کہیں رد و بدل کے



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

ساتھ پیش کئے جا رہے ہیں انہیں قبول فرما کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجالیجئے:

﴿1﴾ مَزُودِی ہوا کہ ایک مسجد اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُورِ شَکَایَت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں۔

ملائکہ اُسے آتے ہوئے ملے اور بولے: ہم ان (مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے والوں) کے ہلاک کرنے کو بھیجے گئے

ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۶ ص ۳۱۲)

﴿2﴾ روایت کیا گیا ہے کہ ”جو لوگ غیبت کرتے اور جو لوگ مسجد میں دنیا کی باتیں کرتے ہیں ان کے منہ سے گندی بدبو نکلتی ہے

جس سے فرشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور ان کی شکایت کرتے ہیں۔“ سُبْحَنَ اللّٰہ! جب مباح و جائز بات بلا ضرورت

شُرعیہ کرنے کو مسجد میں بیٹھنے پر یہ آفتیں ہیں تو (مسجد میں) حرام و ناجائز کام کرنے کا کیا حال ہوگا! (ایضاً)

﴿3﴾ درزی کو اجازت نہیں کہ مسجد میں بیٹھ کر کپڑے سینے۔ ہاں اگر بچوں کو روکنے اور مسجد کی حفاظت کیلئے بیٹھا تو حرج

نہیں۔ اسی طرح کاتب کو (مسجد میں) اُجرت پر کتابت کرنے کی اجازت نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۱۰)

﴿4﴾ مسجد کے اندر کسی قسم کا کُوڑا ہرگز نہ پھینکیں۔ سپَدِ نَاشِخِ عَبْدِ الْحَقِّ مُحَمَّدِ دِلہوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی ”جَذَبُ الْقُلُوبِ“

میں نقل کرتے ہیں کہ مسجد میں اگر خُش (یعنی معمولی سا تنکا یا ڈَرّہ) بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجد کو اس قَدَر

تکلیف پہنچتی ہے جس قَدَر تکلیف انسان کو اپنی آنکھ میں خُش (یعنی معمولی ڈَرّہ) پڑ جانے سے ہوتی ہے۔

(جَذَبُ الْقُلُوبِ ص ۲۲۲)

﴿5﴾ مسجد کی دیوار، اس کے فرش، پٹائی یا درِی کے اوپر یا اس کے نیچے تھوکنہ، ناک، سَنَکنا، ناک یا کان میں سے میل

نکال کر لگانا، مسجد کی درِی یا چٹائی سے دھاگہ یا تیزکا وغیرہ ٹوچنا سب ممنوع ہے۔

﴿6﴾ ضرورتاً (مسجد کے اندر) اپنے رومال وغیرہ سے ناک پونچھنے میں کوئی مُصَایَقَہ نہیں۔

﴿7﴾ مسجد میں جھاڑو دینے میں جو گز داور کُوڑا وغیرہ نکلے وہ ایسی جگہ مت ڈالئے جہاں بے ادبی ہو۔

﴿8﴾ **خوتے** اُتار کر مسجد میں ساتھ لے جانا چاہیں تو گُردوغیرہ باہر جھاڑ لیجئے۔ اگر پاؤں کے تلووں میں گُرد کے ذَرَّات لگے ہوں تو اپنے رُومال وغیرہ سے پونچھ کر مسجد میں داخل ہوں۔ مسجد میں گُرد کا کوئی ذرہ نہ کرنے پائے اس کا خیال رکھئے۔

﴿9﴾ **مسجد** کے وُضُو خانے پر وُضُو کرنے کے بعد پاؤں وُضُو خانے ہی پر اچھی طرح خشک کر لیجئے، گیلے پاؤں لیکر چلنے سے مسجد کا فرش گندا اور دریاں میلی اور بدئُما ہو جاتی ہیں۔

اب میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے ملفوظات شریفہ سے بعض آدابِ مسجد پیش کئے جا رہے ہیں:

﴿10﴾ **مسجد** میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے دھکم پیدا ہونے ہے۔

﴿11﴾ وُضُو کرنے کے بعد اعضاء وُضُو سے ایک بھی چھینٹ پانی فرشِ مسجد پر نہ گرے۔ (یاد رکھئے! اعضاء وُضُو سے وُضُو کے پانی کے قطرے فرشِ مسجد پر گرانا، ناجائز و گناہ ہے)

﴿12﴾ **مسجد** کے ایک ذرے سے دوسرے ذرے کے داخلے کے وقت (مثلاً صحن میں داخل ہوں تب بھی اور صحن سے اندرونی حصے میں جائیں جب بھی) سیدھا قدم بڑھایا جائے حتیٰ کہ اگر صفِ پنجھی ہو اس پر بھی سیدھا قدم رکھیں اور جب وہاں سے ٹھیل تب بھی سیدھا قدم فرشِ مسجد پر رکھیں (یعنی آتے جاتے ہر پنجھی ہوئی صف پر پہلے سیدھا قدم رکھیں) یا حُطیب جب منبر پر جانے کا ارادہ کرے پہلے سیدھا قدم رکھے اور جب اُترے تو (بھی) سیدھا قدم اُتارے۔

﴿13﴾ **مسجد** میں اگر چھینک آئے تو کوشش کریں آہستہ آواز نکلے اسی طرح کھانسی۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔ اسی طرح ڈکار کو ضبط کرنا چاہیے اور نہ ہو تو حتیٰ الامکان آواز دبائی جائے اگرچہ غیر مسجد میں ہو۔ خصوصاً مجلس میں یا کسی مُعْظَم (یعنی بزرگ) کے سامنے بے تہذیبی ہے۔



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

حدیث میں ہے: ایک شخص نے دربارِ اقدس صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں دُکار لی آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”ہم سے اپنی دُکار دُور رکھ کہ دنیا میں جو زیادہ مدت تک پیٹ بھرتے تھے وہ قیامت کے دن زیادہ مدت تک بھوکے رہیں گے۔“ (شَرْحُ السُّنَّة ج ۷ ص ۲۹۴ حدیث ۲۹۴۴) اور جمہابی میں آواز کہیں بھی نہیں نکالنی چاہیے۔ اگرچہ مسجد سے باہر تنہا ہو کیونکہ یہ شیطان کا قُبَّہ ہے۔ جمہابی جب آئے حَتَّى الْاِمْكَانِ مِنْهُ بَدْرُ رُكْبَتَيْهِ مِنْهُ كَهْلُ الشَّيْطَانِ سے شیطان منہ میں تھوک دیتا ہے۔ اگر یوں نہ رکے تو اوپر کے دانتوں سے نیچے کا ہونٹ دبا لیں اور اس طرح بھی نہ رکے تَوْحَتِ الْاِمْكَانِ مِنْهُ كَهْلُ الشَّيْطَانِ اور اُلْتَا ہاتھ اُلٹی طرف سے منہ پر رکھ لیں۔ چُونکہ جمہابی شیطان کی طرف سے ہے اور اُنْثِيَا عِکْرَامِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اس سے محفوظ ہیں۔ لہذا جمہابی آئے تَوِيَهُ تَصَوُّرُ كَرِيْسٍ كَهْ اُنْثِيَا عِکْرَامِ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کو جمہابی نہیں آتی۔ ”اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَوْرًا رُكَّ جَائے گی۔ (رَدُّ الْفُتْحَا ج ۲ ص ۴۹۸، ۴۹۹)

﴿14﴾ تَمَسْخُرُ (مَسْحَرہ پن) ویسے ہی ممنوع ہے اور مسجد میں سخت ناجائز۔

﴿15﴾ مسجد میں ہنسنا منع ہے کہ قبر میں تاریکی (یعنی اندھیرا) لاتا ہے۔ موقع کے لحاظ سے تَسْمٌ میں حَرَج نہیں۔

﴿16﴾ مسجد کے فرش پر کوئی چیز پھینکی نہ جائے بلکہ آہستہ سے رکھ دی جائے۔ موسم گرما میں لوگ پنکھا جھلٹے جھلٹے پھینک دیتے ہیں (مسجد میں ٹوپی، چادر وغیرہ بھی نہ پھینکیں اسی طرح چادر یا رومال سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو) یا لکڑی، چھتری وغیرہ رکھتے وقت دُور سے چھوڑ دیا کرتے ہیں۔ اس کی مُنَافَعَت ہے۔ غرض مسجد کا احترام ہر مسلمان پر فرض ہے۔

﴿17﴾ مسجد میں حَدَث (یعنی رِتَح خارج کرنا) منع ہے ضرورت ہو تو (جو اِعْتِكَاف میں نہیں ہیں وہ) باہر چلے جائیں۔ لہذا اِعْتِكَاف کو چاہیے کہ ایامِ اِعْتِكَاف میں تھوڑا کھائے، پیٹ ہلکا رکھے کہ قَضَائے حاجت کے وقت کے سوا کسی وقت اِخْرَاجِ رِتَح کی حاجت نہ ہو۔ وہ اس کے لئے باہر نہ جاسکے گا۔ (البیتہ احاطہ مسجد میں موجود بیتُ الْاَحْلَا میں رِتَح خارج کرنے کیلئے جاسکتا ہے)



فَوَمانِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام و رُود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

﴿18﴾ قبلے کی طرف پاؤں پھیلا نا تو ہر جگہ منع ہے۔ مسجد میں کسی طرف نہ پھیلائے کہ یہ خلافِ آدابِ دربار ہے۔ حضرت سَری سَقَطی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَّابِ مسجد میں تنہا بیٹھے تھے، پاؤں پھیلا لیا، گوشہ مسجد سے ہاتھ نے آواز دی: ”سَری! بادشاہوں کے حُضُور میں یوں ہی بیٹھتے ہیں؟“ معاً (یعنی فوراً) پاؤں سمیٹے اور ایسے سمیٹے کہ وقت انتقال ہی پھیلے۔ (سبع سنابل ص ۱۳۱) (چھوٹے بچوں کو بھی پیار کرتے، اُٹھاتے، لٹاتے وقت احتیاط کریں کہ ان کے پاؤں قبلہ کی طرف نہ ہوں اور مُتاتے (پوٹی کرواتے) وقت بھی ضروری ہے کہ اُس کا رُخ یا پیٹھ قبلہ کی طرف نہ ہو)

﴿19﴾ استعمال شدہ جو تا مسجد میں پہن کر جانا گستاخی و بے ادبی ہے۔

(مُلَخَّص از ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۳۱۷ تا ۳۲۳)

الہی کَرَم بَہر شاہِ عَرَب ہو

ہمیں مسجدوں کا مُیَسِّر اَدَب ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دَعْوَتِ اسلامی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بے حد کَرَم ہے۔ بارہا سننے میں آیا کہ ڈاکٹروں نے جن مریضوں کو لا علاج قرار دے دیا ان کا مدنی قافلوں میں سفر کر کے دعائیں مانگنے کے سبب خیر سے علاج ہو گیا چنانچہ ماٹری پور (باب المدینہ کراچی) کے کسی اسلامی بھائی نے ایک ایمان افروز واقعہ لکھ کر دیا جس کا مضمون کچھ یوں تھا: ہا کس بے (باب المدینہ کراچی) کے مقیم ایک اسلامی بھائی جو کہ ”کینسر“ کے مریض تھے، انہوں نے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دَعْوَتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر کی سعادت حاصل کی۔ دورانِ سفر بے چارے کافی سہمے ہوئے اور مایوس سے تھے۔ عاشقانِ رسول ڈھارس بندھاتے اور

کینسر کا مریض
ٹھیک ہو گیا



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

ان کیلئے دعائیں بھی فرماتے۔ ایک دن صُبح کے وقت بیٹھے بیٹھے اچانک انہیں فُے ہوئی اور اُس میں ایک گوشت کی بوٹی حَلَق سے نکل پڑی! فُے کے بعد اُن کو کافی سُکون مل گیا۔ **مَدَنی قافلے** سے واپسی پر جب ڈاکٹر سے رُجوع کیا اور دوبارہ ٹیسٹ کروائے تو حیرت بالائے حیرت کہ اُن کا مَرَضِ سَرطَان یعنی **کینسر ختم** ہو چکا تھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہ۔

مَرَضِ نِسَان ہو چاہے سَرطَان ہو، کوئی سی ہو بِلَا قافلے میں چلو

دُور بیماریاں اور پریشانیاں ہوں بِفَضْلِ خُدَا، قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی قافلے کے مریض مسافروں کے بارے میں 5 مَدَنی پھول
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ تعالیٰ نے مَدَنی قافلے کی بَرَکت سے کینسر کے مریض کو صحتِ عَنایت فرمادی۔ مَدَنی قافلے کے مریض مسافروں کے بارے میں 5 مَدَنی پھول قبول فرمائیے: (۱) اللہ تَبَارَكَ

وَتَعَالٰی ہٰی حَقِیْقَت میں شَافِیُّ الْأَمْرَاض یعنی بیماریوں سے شِفَا دینے والا ہے۔ سبھی جانتے ہیں کہ بعض اوقات بڑے بڑے ماہرِ طِبیب بہتر سے بہترین دوائیں دیتے ہیں مگر ”مَرَضِ بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی“ کے مُضِدّاق مَرَض میں مسلسل اِضافہ ہوتا اور بالآخر مریض دم توڑ دیتا ہے۔ لہٰذا مَدَنی قافلے میں کسی مریض کو اگر شِفَا نہ ملے تو شیطان کے وَشوسوں میں نہ آئیں (۲) ایسے مریضوں کو مَدَنی قافلے میں سفر نہ کروائیں نیز اِعتِکاف میں بھی نہ بٹھائیں جن سے دوسروں کو گھن آئے یا ایذا پہنچے۔ ایک بار دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** باب المدینہ کراچی کے اندر ایک کینسر کے مریض مُعْتَكِف ہو گئے، وہاں ہزاروں مُعْتَكِفِیْن ہوتے ہیں، حَلَقے بنائے جاتے ہیں، ایک حلقے میں وہ بھی شامل کر لئے گئے۔ اسلامی بھائی جب سحری اور افطاری کرتے وہ اُن کے ساتھ بیٹھ بھی جاتے تو منہ یا گلے کا کینسر ہونے کے سبب بے چارے کھا نہیں سکتے تھے، بے شک وہ غریب بڑے قَابِلِ رَحْم تھے مگر ہر شخص یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْجُوهَ بَرْدٍ رُوحٍ شَرِيفٍ يَظْهَرُ غَائِبٌ قِيَامَتِ كَدْنِ أَسْ كِي خِفَاعَتِ كَرَوْنِ گَا۔ (کنز العمال)

اُن کے حلقے والے مُعْتَكِفِین کو اُس مریض کے سبب کس قدر کوفت (یعنی تکلیف) کا سامنا ہوتا ہوگا! واقعی اگر کوئی کھانے سے معذور مریض جب بیٹھے بیٹھے کسی کے نوالے تاڑے گا تو اُس کھانے والے پر جو کچھ گزرے گی وہ ہر ذی شُعُور آدمی سمجھ سکتا ہے (۳) بعض مریضوں کے زخم خراب ہو چکے ہوتے ہیں، اُن سے مواد رستا اور بدبو اٹھ رہی ہوتی ہے گو وہ ہر طرح سے ہمدردی کے لائق اور قابلِ رحم ہیں مگر ان کا مَرَض دوسروں کیلئے تکلیف دہ ہوتا ہے اس لئے انہیں اِغْتِکَاف اور مَدَنی قافلے میں سفر نہیں کرنا چاہئے اس حالت میں مسجد میں داخل ہونا بھی شرعاً حرام ہے کہ بدبو سے عام مسلمانوں اور فرشتوں کو ایذا ہوتی ہے (۴) ایسا آدمی جس کے منہ سے رال بہتی ہو، جس نے URINE BAG یا STOOL BAG لگائی ہو نیز جُذَامی (یعنی کوڑھی) وغیرہ بھی مَدَنی قافلے میں سفر اور اِغْتِکَاف نہ کریں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن **فتاویٰ رضویہ** (جلد 24) صفحہ 220 پر نقل کرتے ہیں: ایک جُذَامی عورت کعبہ معظمہ کا طواف کر رہی تھی امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس سے فرمایا: اے اللہ کی بندی! لوگوں کو ایذا نہ دے، اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو، پھر وہ گھر سے نہ نکلیں (موطا امام مالک ج ۱ ص ۳۸۸ رقم ۹۸۸) (۵) ایسے نفسیاتی مریض یا آسیب زدہ بھی مَدَنی قافلے اور مسجد سے دُور رکھے جائیں، جو دورہ پڑنے کی صورت میں بے ہوش ہو جاتے یا چیختے یا بے تحاشا ہاتھ پیر اُچھال کر مسجد کی بے آوabi اور دوسروں کیلئے پریشانی کا سبب ہوں۔ اس طرح کے مریضوں کو اِغْتِکَاف میں بٹھانے یا مَدَنی قافلوں میں سفر کروانے کے بجائے ان کے نمائندے سفر کریں یا اِغْتِکَاف کر کے ان کیلئے دعا کریں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایسا مریض یا اُن کے گھر والے ایک اسلامی بھائی کا یا حسبِ توفیق جتنوں کا دے سکیں اتنوں کا خرچ و دیکر تین دن، 12 دن، 30 دن، 12 ماہ یا 25 ماہ کے مَدَنی قافلے میں ثواب کی نیت سے سفر کروائیں۔ مریض کا نمائندہ دعائیں مانگتا رہے گا اللہ غفور رحیم اپنی رحمت سے شفا دیدیگا۔ مگر یاد رہے! تم صرف دعوتِ اسلامی کی طرف سے ناگزیر و قافلہ زنہ دار کو جمع



(ابو یعلیٰ)

فَرَمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کروائی جائے کہ وہ اپنی ترکیب سے سفر کروائیں گے، آپ کسی کو رقم دے بھی دیں تو ضروری نہیں کہ وہ سفر کرے یا ممکن ہے اڈھورے سفر سے واپس لوٹ جائے۔ یاد رہے! مریض کی بے جادل آزاری نہ ہونے پائے، اُس کی عیادت کی جائے، اُس سے میل ملاپ بھی رکھا جائے بلکہ جہاں مدنی قافلہ بجائے مسجد کے کسی کے مکان وغیرہ پر ٹھہرتا ہو اور مدنی قافلے والے متفقہ طور پر کسی گھن لانے والے مریض کو اپنے ساتھ رکھنا چاہیں تب بھی حرج نہیں۔ لیکن اس میں یہ دیکھ لیا جائے کہ باہر سے آنے والے عام اسلامی بھائیوں کے آنے سے کثرانے یا ایذا پانے کا اندیشہ نہ ہو۔

صدقہ نبی دی آل دا بخشے خدا شفا

منگو دعاواں میرے بے بیمار واسطے

ہر بیماری کی دوا ہے ^۱ ^۲ ^۳ ^۴ ^۵ ^۶ ^۷ ^۸ ^۹ ^{۱۰} ^{۱۱} ^{۱۲} ^{۱۳} ^{۱۴} ^{۱۵} ^{۱۶} ^{۱۷} ^{۱۸} ^{۱۹} ^{۲۰} ^{۲۱} ^{۲۲} ^{۲۳} ^{۲۴} ^{۲۵} ^{۲۶} ^{۲۷} ^{۲۸} ^{۲۹} ^{۳۰} ^{۳۱} ^{۳۲} ^{۳۳} ^{۳۴} ^{۳۵} ^{۳۶} ^{۳۷} ^{۳۸} ^{۳۹} ^{۴۰} ^{۴۱} ^{۴۲} ^{۴۳} ^{۴۴} ^{۴۵} ^{۴۶} ^{۴۷} ^{۴۸} ^{۴۹} ^{۵۰} ^{۵۱} ^{۵۲} ^{۵۳} ^{۵۴} ^{۵۵} ^{۵۶} ^{۵۷} ^{۵۸} ^{۵۹} ^{۶۰} ^{۶۱} ^{۶۲} ^{۶۳} ^{۶۴} ^{۶۵} ^{۶۶} ^{۶۷} ^{۶۸} ^{۶۹} ^{۷۰} ^{۷۱} ^{۷۲} ^{۷۳} ^{۷۴} ^{۷۵} ^{۷۶} ^{۷۷} ^{۷۸} ^{۷۹} ^{۸۰} ^{۸۱} ^{۸۲} ^{۸۳} ^{۸۴} ^{۸۵} ^{۸۶} ^{۸۷} ^{۸۸} ^{۸۹} ^{۹۰} ^{۹۱} ^{۹۲} ^{۹۳} ^{۹۴} ^{۹۵} ^{۹۶} ^{۹۷} ^{۹۸} ^{۹۹} ^{۱۰۰} ^{۱۰۱} ^{۱۰۲} ^{۱۰۳} ^{۱۰۴} ^{۱۰۵} ^{۱۰۶} ^{۱۰۷} ^{۱۰۸} ^{۱۰۹} ^{۱۱۰} ^{۱۱۱} ^{۱۱۲} ^{۱۱۳} ^{۱۱۴} ^{۱۱۵} ^{۱۱۶} ^{۱۱۷} ^{۱۱۸} ^{۱۱۹} ^{۱۲۰} ^{۱۲۱} ^{۱۲۲} ^{۱۲۳} ^{۱۲۴} ^{۱۲۵} ^{۱۲۶} ^{۱۲۷} ^{۱۲۸} ^{۱۲۹} ^{۱۳۰} ^{۱۳۱} ^{۱۳۲} ^{۱۳۳} ^{۱۳۴} ^{۱۳۵} ^{۱۳۶} ^{۱۳۷} ^{۱۳۸} ^{۱۳۹} ^{۱۴۰} ^{۱۴۱} ^{۱۴۲} ^{۱۴۳} ^{۱۴۴} ^{۱۴۵} ^{۱۴۶} ^{۱۴۷} ^{۱۴۸} ^{۱۴۹} ^{۱۵۰} ^{۱۵۱} ^{۱۵۲} ^{۱۵۳} ^{۱۵۴} ^{۱۵۵} ^{۱۵۶} ^{۱۵۷} ^{۱۵۸} ^{۱۵۹} ^{۱۶۰} ^{۱۶۱} ^{۱۶۲} ^{۱۶۳} ^{۱۶۴} ^{۱۶۵} ^{۱۶۶} ^{۱۶۷} ^{۱۶۸} ^{۱۶۹} ^{۱۷۰} ^{۱۷۱} ^{۱۷۲} ^{۱۷۳} ^{۱۷۴} ^{۱۷۵} ^{۱۷۶} ^{۱۷۷} ^{۱۷۸} ^{۱۷۹} ^{۱۸۰} ^{۱۸۱} ^{۱۸۲} ^{۱۸۳} ^{۱۸۴} ^{۱۸۵} ^{۱۸۶} ^{۱۸۷} ^{۱۸۸} ^{۱۸۹} ^{۱۹۰} ^{۱۹۱} ^{۱۹۲} ^{۱۹۳} ^{۱۹۴} ^{۱۹۵} ^{۱۹۶} ^{۱۹۷} ^{۱۹۸} ^{۱۹۹} ^{۲۰۰} ^{۲۰۱} ^{۲۰۲} ^{۲۰۳} ^{۲۰۴} ^{۲۰۵} ^{۲۰۶} ^{۲۰۷} ^{۲۰۸} ^{۲۰۹} ^{۲۱۰} ^{۲۱۱} ^{۲۱۲} ^{۲۱۳} ^{۲۱۴} ^{۲۱۵} ^{۲۱۶} ^{۲۱۷} ^{۲۱۸} ^{۲۱۹} ^{۲۲۰} ^{۲۲۱} ^{۲۲۲} ^{۲۲۳} ^{۲۲۴} ^{۲۲۵} ^{۲۲۶} ^{۲۲۷} ^{۲۲۸} ^{۲۲۹} ^{۲۳۰} ^{۲۳۱} ^{۲۳۲} ^{۲۳۳} ^{۲۳۴} ^{۲۳۵} ^{۲۳۶} ^{۲۳۷} ^{۲۳۸} ^{۲۳۹} ^{۲۴۰} ^{۲۴۱} ^{۲۴۲} ^{۲۴۳} ^{۲۴۴} ^{۲۴۵} ^{۲۴۶} ^{۲۴۷} ^{۲۴۸} ^{۲۴۹} ^{۲۵۰} ^{۲۵۱} ^{۲۵۲} ^{۲۵۳} ^{۲۵۴} ^{۲۵۵} ^{۲۵۶} ^{۲۵۷} ^{۲۵۸} ^{۲۵۹} ^{۲۶۰} ^{۲۶۱} ^{۲۶۲} ^{۲۶۳} ^{۲۶۴} ^{۲۶۵} ^{۲۶۶} ^{۲۶۷} ^{۲۶۸} ^{۲۶۹} ^{۲۷۰} ^{۲۷۱} ^{۲۷۲} ^{۲۷۳} ^{۲۷۴} ^{۲۷۵} ^{۲۷۶} ^{۲۷۷} ^{۲۷۸} ^{۲۷۹} ^{۲۸۰} ^{۲۸۱} ^{۲۸۲} ^{۲۸۳} ^{۲۸۴} ^{۲۸۵} ^{۲۸۶} ^{۲۸۷} ^{۲۸۸} ^{۲۸۹} ^{۲۹۰} ^{۲۹۱} ^{۲۹۲} ^{۲۹۳} ^{۲۹۴} ^{۲۹۵} ^{۲۹۶} ^{۲۹۷} ^{۲۹۸} ^{۲۹۹} ^{۳۰۰} ^{۳۰۱} ^{۳۰۲} ^{۳۰۳} ^{۳۰۴} ^{۳۰۵} ^{۳۰۶} ^{۳۰۷} ^{۳۰۸} ^{۳۰۹} ^{۳۱۰} ^{۳۱۱} ^{۳۱۲} ^{۳۱۳} ^{۳۱۴} ^{۳۱۵} ^{۳۱۶} ^{۳۱۷} ^{۳۱۸} ^{۳۱۹} ^{۳۲۰} ^{۳۲۱} ^{۳۲۲} ^{۳۲۳} ^{۳۲۴} ^{۳۲۵} ^{۳۲۶} ^{۳۲۷} ^{۳۲۸} ^{۳۲۹} ^{۳۳۰} ^{۳۳۱} ^{۳۳۲} ^{۳۳۳} ^{۳۳۴} ^{۳۳۵} ^{۳۳۶} ^{۳۳۷} ^{۳۳۸} ^{۳۳۹} ^{۳۴۰} ^{۳۴۱} ^{۳۴۲} ^{۳۴۳} ^{۳۴۴} ^{۳۴۵} ^{۳۴۶} ^{۳۴۷} ^{۳۴۸} ^{۳۴۹} ^{۳۵۰} ^{۳۵۱} ^{۳۵۲} ^{۳۵۳} ^{۳۵۴} ^{۳۵۵} ^{۳۵۶} ^{۳۵۷} ^{۳۵۸} ^{۳۵۹} ^{۳۶۰} ^{۳۶۱} ^{۳۶۲} ^{۳۶۳} ^{۳۶۴} ^{۳۶۵} ^{۳۶۶} ^{۳۶۷} ^{۳۶۸} ^{۳۶۹} ^{۳۷۰} ^{۳۷۱} ^{۳۷۲} ^{۳۷۳} ^{۳۷۴} ^{۳۷۵} ^{۳۷۶} ^{۳۷۷} ^{۳۷۸} ^{۳۷۹} ^{۳۸۰} ^{۳۸۱} ^{۳۸۲} ^{۳۸۳} ^{۳۸۴} ^{۳۸۵} ^{۳۸۶} ^{۳۸۷} ^{۳۸۸} ^{۳۸۹} ^{۳۹۰} ^{۳۹۱} ^{۳۹۲} ^{۳۹۳} ^{۳۹۴} ^{۳۹۵} ^{۳۹۶} ^{۳۹۷} ^{۳۹۸} ^{۳۹۹} ^{۴۰۰} ^{۴۰۱} ^{۴۰۲} ^{۴۰۳} ^{۴۰۴} ^{۴۰۵} ^{۴۰۶} ^{۴۰۷} ^{۴۰۸} ^{۴۰۹} ^{۴۱۰} ^{۴۱۱} ^{۴۱۲} ^{۴۱۳} ^{۴۱۴} ^{۴۱۵} ^{۴۱۶} ^{۴۱۷} ^{۴۱۸} ^{۴۱۹} ^{۴۲۰} ^{۴۲۱} ^{۴۲۲} ^{۴۲۳} ^{۴۲۴} ^{۴۲۵} ^{۴۲۶} ^{۴۲۷} ^{۴۲۸} ^{۴۲۹} ^{۴۳۰} ^{۴۳۱} ^{۴۳۲} ^{۴۳۳} ^{۴۳۴} ^{۴۳۵} ^{۴۳۶} ^{۴۳۷} ^{۴۳۸} ^{۴۳۹} ^{۴۴۰} ^{۴۴۱} ^{۴۴۲} ^{۴۴۳} ^{۴۴۴} ^{۴۴۵} ^{۴۴۶} ^{۴۴۷} ^{۴۴۸} ^{۴۴۹} ^{۴۵۰} ^{۴۵۱} ^{۴۵۲} ^{۴۵۳} ^{۴۵۴} ^{۴۵۵} ^{۴۵۶} ^{۴۵۷} ^{۴۵۸} ^{۴۵۹} ^{۴۶۰} ^{۴۶۱} ^{۴۶۲} ^{۴۶۳} ^{۴۶۴} ^{۴۶۵} ^{۴۶۶} ^{۴۶۷} ^{۴۶۸} ^{۴۶۹} ^{۴۷۰} ^{۴۷۱} ^{۴۷۲} ^{۴۷۳} ^{۴۷۴} ^{۴۷۵} ^{۴۷۶} ^{۴۷۷} ^{۴۷۸} ^{۴۷۹} ^{۴۸۰} ^{۴۸۱} ^{۴۸۲} ^{۴۸۳} ^{۴۸۴} ^{۴۸۵} ^{۴۸۶} ^{۴۸۷} ^{۴۸۸} ^{۴۸۹} ^{۴۹۰} ^{۴۹۱} ^{۴۹۲} ^{۴۹۳} ^{۴۹۴} ^{۴۹۵} ^{۴۹۶} ^{۴۹۷} ^{۴۹۸} ^{۴۹۹} ^{۵۰۰} ^{۵۰۱} ^{۵۰۲} ^{۵۰۳} ^{۵۰۴} ^{۵۰۵} ^{۵۰۶} ^{۵۰۷} ^{۵۰۸} ^{۵۰۹} ^{۵۱۰} ^{۵۱۱} ^{۵۱۲} ^{۵۱۳} ^{۵۱۴} ^{۵۱۵} ^{۵۱۶} ^{۵۱۷} ^{۵۱۸} ^{۵۱۹} ^{۵۲۰} ^{۵۲۱} ^{۵۲۲} ^{۵۲۳} ^{۵۲۴} ^{۵۲۵} ^{۵۲۶} ^{۵۲۷} ^{۵۲۸} ^{۵۲۹} ^{۵۳۰} ^{۵۳۱} ^{۵۳۲} ^{۵۳۳} ^{۵۳۴} ^{۵۳۵} ^{۵۳۶} ^{۵۳۷} ^{۵۳۸} ^{۵۳۹} ^{۵۴۰} ^{۵۴۱} ^{۵۴۲} ^{۵۴۳} ^{۵۴۴} ^{۵۴۵} ^{۵۴۶} ^{۵۴۷} ^{۵۴۸} ^{۵۴۹} ^{۵۵۰} ^{۵۵۱} ^{۵۵۲} ^{۵۵۳} ^{۵۵۴} ^{۵۵۵} ^{۵۵۶} ^{۵۵۷} ^{۵۵۸} ^{۵۵۹} ^{۵۶۰} ^{۵۶۱} ^{۵۶۲} ^{۵۶۳} ^{۵۶۴} ^{۵۶۵} ^{۵۶۶} ^{۵۶۷} ^{۵۶۸} ^{۵۶۹} ^{۵۷۰} ^{۵۷۱} ^{۵۷۲} ^{۵۷۳} ^{۵۷۴} ^{۵۷۵} ^{۵۷۶} ^{۵۷۷} ^{۵۷۸} ^{۵۷۹} ^{۵۸۰} ^{۵۸۱} ^{۵۸۲} ^{۵۸۳} ^{۵۸۴} ^{۵۸۵} ^{۵۸۶} ^{۵۸۷} ^{۵۸۸} ^{۵۸۹} ^{۵۹۰} ^{۵۹۱} ^{۵۹۲} ^{۵۹۳} ^{۵۹۴} ^{۵۹۵} ^{۵۹۶} ^{۵۹۷} ^{۵۹۸} ^{۵۹۹} ^{۶۰۰} ^{۶۰۱} ^{۶۰۲} ^{۶۰۳} ^{۶۰۴} ^{۶۰۵} ^{۶۰۶} ^{۶۰۷} ^{۶۰۸} ^{۶۰۹} ^{۶۱۰} ^{۶۱۱} ^{۶۱۲} ^{۶۱۳} ^{۶۱۴} ^{۶۱۵} ^{۶۱۶} ^{۶۱۷} ^{۶۱۸} ^{۶۱۹} ^{۶۲۰} ^{۶۲۱} ^{۶۲۲} ^{۶۲۳} ^{۶۲۴} ^{۶۲۵} ^{۶۲۶} ^{۶۲۷} ^{۶۲۸} ^{۶۲۹} ^{۶۳۰} ^{۶۳۱} ^{۶۳۲} ^{۶۳۳} ^{۶۳۴} ^{۶۳۵} ^{۶۳۶} ^{۶۳۷} ^{۶۳۸} ^{۶۳۹} ^{۶۴۰} ^{۶۴۱} ^{۶۴۲} ^{۶۴۳} ^{۶۴۴} ^{۶۴۵} ^{۶۴۶} ^{۶۴۷} ^{۶۴۸} ^{۶۴۹} ^{۶۵۰} ^{۶۵۱} ^{۶۵۲} ^{۶۵۳} ^{۶۵۴} ^{۶۵۵} ^{۶۵۶} ^{۶۵۷} ^{۶۵۸} ^{۶۵۹} ^{۶۶۰} ^{۶۶۱} ^{۶۶۲} ^{۶۶۳} ^{۶۶۴} ^{۶۶۵} ^{۶۶۶} ^{۶۶۷} ^{۶۶۸} ^{۶۶۹} ^{۶۷۰} ^{۶۷۱} ^{۶۷۲} ^{۶۷۳} ^{۶۷۴} ^{۶۷۵} ^{۶۷۶} ^{۶۷۷} ^{۶۷۸} ^{۶۷۹} ^{۶۸۰} ^{۶۸۱} ^{۶۸۲} ^{۶۸۳} ^{۶۸۴} ^{۶۸۵} ^{۶۸۶} ^{۶۸۷} ^{۶۸۸} ^{۶۸۹} ^{۶۹۰} ^{۶۹۱} ^{۶۹۲} ^{۶۹۳} ^{۶۹۴} ^{۶۹۵} ^{۶۹۶} ^{۶۹۷} ^{۶۹۸} ^{۶۹۹} ^{۷۰۰} ^{۷۰۱} ^{۷۰۲} ^{۷۰۳} ^{۷۰۴} ^{۷۰۵} ^{۷۰۶} ^{۷۰۷} ^{۷۰۸} ^{۷۰۹} ^{۷۱۰} ^{۷۱۱} ^{۷۱۲} ^{۷۱۳} ^{۷۱۴} ^{۷۱۵} ^{۷۱۶} ^{۷۱۷} ^{۷۱۸} ^{۷۱۹} ^{۷۲۰} ^{۷۲۱} ^{۷۲۲} ^{۷۲۳} ^{۷۲۴} ^{۷۲۵} ^{۷۲۶} ^{۷۲۷} ^{۷۲۸} ^{۷۲۹} ^{۷۳۰} ^{۷۳۱} ^{۷۳۲} ^{۷۳۳} ^{۷۳۴} ^{۷۳۵} ^{۷۳۶} ^{۷۳۷} ^{۷۳۸} ^{۷۳۹} ^{۷۴۰} ^{۷۴۱} ^{۷۴۲} ^{۷۴۳} ^{۷۴۴} ^{۷۴۵} ^{۷۴۶} ^{۷۴۷} ^{۷۴۸} ^{۷۴۹} ^{۷۵۰} ^{۷۵۱} ^{۷۵۲} ^{۷۵۳} ^{۷۵۴} ^{۷۵۵} ^{۷۵۶} ^{۷۵۷} ^{۷۵۸} ^{۷۵۹} ^{۷۶۰} ^{۷۶۱} ^{۷۶۲} ^{۷۶۳} ^{۷۶۴} ^{۷۶۵} ^{۷۶۶} ^{۷۶۷} ^{۷۶۸} ^{۷۶۹} ^{۷۷۰} ^{۷۷۱} ^{۷۷۲} ^{۷۷۳} ^{۷۷۴} ^{۷۷۵} ^{۷۷۶} ^{۷۷۷} ^{۷۷۸} ^{۷۷۹} ^{۷۸۰} ^{۷۸۱} ^{۷۸۲} ^{۷۸۳} ^{۷۸۴} ^{۷۸۵} ^{۷۸۶} ^{۷۸۷} ^{۷۸۸} ^{۷۸۹} ^{۷۹۰} ^{۷۹۱} ^{۷۹۲} ^{۷۹۳} ^{۷۹۴} ^{۷۹۵} ^{۷۹۶} ^{۷۹۷} ^{۷۹۸} ^{۷۹۹} ^{۸۰۰} ^{۸۰۱} ^{۸۰۲} ^{۸۰۳} ^{۸۰۴} ^{۸۰۵} ^{۸۰۶} ^{۸۰۷} ^{۸۰۸} ^{۸۰۹} ^{۸۱۰} ^{۸۱۱} ^{۸۱۲} ^{۸۱۳} ^{۸۱۴} ^{۸۱۵} ^{۸۱۶} ^{۸۱۷} ^{۸۱۸} ^{۸۱۹} ^{۸۲۰} ^{۸۲۱} ^{۸۲۲} ^{۸۲۳} ^{۸۲۴} ^{۸۲۵} ^{۸۲۶} ^{۸۲۷} ^{۸۲۸} ^{۸۲۹} ^{۸۳۰} ^{۸۳۱} ^{۸۳۲} ^{۸۳۳} ^{۸۳۴} ^{۸۳۵} ^{۸۳۶} ^{۸۳۷} ^{۸۳۸} ^{۸۳۹} ^{۸۴۰} ^{۸۴۱} ^{۸۴۲} ^{۸۴۳} ^{۸۴۴} ^{۸۴۵} ^{۸۴۶} ^{۸۴۷} ^{۸۴۸} ^{۸۴۹} ^{۸۵۰} ^{۸۵۱} ^{۸۵۲} ^{۸۵۳} ^{۸۵۴} ^{۸۵۵} ^{۸۵۶} ^{۸۵۷} ^{۸۵۸} ^{۸۵۹} ^{۸۶۰} ^{۸۶۱} ^{۸۶۲} ^{۸۶۳} ^{۸۶۴} ^{۸۶۵} ^{۸۶۶} ^{۸۶۷} ^{۸۶۸} ^{۸۶۹} ^{۸۷۰} ^{۸۷۱} ^{۸۷۲} ^{۸۷۳} ^{۸۷۴} ^{۸۷۵} ^{۸۷۶} ^{۸۷۷} ^{۸۷۸} ^{۸۷۹} ^{۸۸۰} ^{۸۸۱} ^{۸۸۲} ^{۸۸۳} ^{۸۸۴} ^{۸۸۵} ^{۸۸۶} ^{۸۸۷} ^{۸۸۸} ^{۸۸۹} ^{۸۹۰} ^{۸۹۱} ^{۸۹۲} ^{۸۹۳} ^{۸۹۴} ^{۸۹۵} ^{۸۹۶} ^{۸۹۷} ^{۸۹۸} ^{۸۹۹} ^{۹۰۰} ^{۹۰۱} ^{۹۰۲} ^{۹۰۳} ^{۹۰۴} ^{۹۰۵} ^{۹۰۶} ^{۹۰۷} ^{۹۰۸} ^{۹۰۹} ^{۹۱۰} ^{۹۱۱} ^{۹۱۲} ^{۹۱۳} ^{۹۱۴} ^{۹۱۵} ^{۹۱۶} ^{۹۱۷} ^{۹۱۸} ^{۹۱۹} ^{۹۲۰} ^{۹۲۱} ^{۹۲۲} ^{۹۲۳} ^{۹۲۴} ^{۹۲۵} ^{۹۲۶} ^{۹۲۷} ^{۹۲۸} ^{۹۲۹} ^{۹۳۰} ^{۹۳۱} ^{۹۳۲} ^{۹۳۳} ^{۹۳۴} ^{۹۳۵} ^{۹۳۶} ^{۹۳۷} ^{۹۳۸} ^{۹۳۹} ^{۹۴۰} ^{۹۴۱} ^{۹۴۲} ^{۹۴۳} ^{۹۴۴} ^{۹۴۵} ^{۹۴۶} ^{۹۴۷} ^{۹۴۸} ^{۹۴۹} ^{۹۵۰} ^{۹۵۱} ^{۹۵۲} ^{۹۵۳} ^{۹۵۴} ^{۹۵۵} ^{۹۵۶} ^{۹۵۷} ^{۹۵۸} ^{۹۵۹} ^{۹۶۰} ^{۹۶۱} ^{۹۶۲} ^{۹۶۳} ^{۹۶۴} ^{۹۶۵} ^{۹۶۶} ^{۹۶۷} ^{۹۶۸} ^{۹۶۹} ^{۹۷۰} ^{۹۷۱} ^{۹۷۲} ^{۹۷۳} ^{۹۷۴} ^{۹۷۵} ^{۹۷۶} ^{۹۷۷} ^{۹۷۸} ^{۹۷۹} ^{۹۸۰} ^{۹۸۱} ^{۹۸۲} ^{۹۸۳} ^{۹۸۴} ^{۹۸۵} ^{۹۸۶} ^{۹۸۷} ^{۹۸۸} ^{۹۸۹} ^{۹۹۰</}

کوئی ڈاکٹر کسی مریض کو نمائیاں جسمانی نقصان پہنچائے یا مار ڈالے! ظاہر ہے اگر وہ ایسا کرے گا تو اُس کی اپنی بدنامی ہو گی اور لوگ اُس کے پاس علاج کروانے سے کترائیں گے۔ ہاں دینی تعصُّب اور اسلام دشمنی جدا چیز ہے، اسی اندیشے کے پیش نظر مشہور علمائے دینی پیشواؤں کو غیر مسلموں سے علاج نہ کروانے ہی میں عافیت ہے کہ مبادا (یعنی ایسا نہ ہو) کوئی شدید جانی نقصان پہنچ جائے۔ عام مسلمانوں کو غیر مسلم ڈاکٹر سے اس طرح کے مرض میں علاج کروانے کی اجازت ہے جس میں غیر مُسَلِّم طبیب کی بدخواہی (یعنی بُرا چاہنا) چل نہ سکے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ”فتاویٰ رضویہ“ جلد 21 صفحہ 243 پر لکھتے ہیں: ”امام مارزی رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی علیل (یعنی بیمار) ہوئے (تو) ایک یہودی مُعالِج (یعنی طبیب، آپ کا علاج کر رہا) تھا، اچھے ہو جاتے

پھر مَرَضُ عَوْد کرتا (یعنی دوبارہ ہو جاتا)، کئی باریوں ہی ہوا، آخر اُسے تنہائی میں ٹلا کر در یافت فرمایا، اُس نے کہا: اگر آپ سچ پوچھتے ہیں تو ہمارے نزدیک اس سے زیادہ کوئی کارِ ثواب نہیں کہ آپ جیسے امام کو مسلمانوں کے ہاتھ سے گھو (یعنی ضائع کر) دوں۔ امام رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے اسے دَفْع (یعنی دُور) فرمایا، مولیٰ تعالیٰ نے شفا بخشی، پھر امام رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی نے طِب کی طرف توجُّہ فرمائی اور اس میں تصانیف کیں اور طَلَبہ کو حَافِظِ اَطْبَا (یعنی ماہر طبیب) کر دیا اور مسلمانوں کو مُمَانَعَت فرمادی کہ کافر طبیب سے کبھی علاج نہ کرائیں۔“ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۱ ص ۲۴۳) (غیر مسلموں سے علاج کروانے کے بارے میں مزید تفصیلات فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 238 تا 243 پر ملاحظہ کیجئے)

مُفَسِّرِ قرآن، حَکِیْمُ الْأُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن مذکورہ حدیثِ پاک کے تَحْتَ مَرَاةِ شَرَحِ مَشْکُوۃ (جلد 6) صفحہ 214 پر صاحبِ مِرْقَاة رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: ”جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بیمار کی شفا نہیں چاہتا تو دواء اور مَرَض کے درمیان ایک فرشتے کے ذریعے آڑ کر دیتا ہے جس کی وجہ سے دواء مَرَض پر واقع (یعنی لاگو) نہیں ہوتی، جب



فَوَمانُ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

شفا کا ارادہ ہوتا ہے تو وہ پردہ ہٹا دیا جاتا ہے جس سے دواء مرض پر واقع (یعنی لاگو) ہوتی ہے اور شفا ہو جاتی ہے۔“

(مرقاۃ المفاتیح ج ۸ ص ۲۸۹ تحت الحدیث ۴۵۱۵)

ایک اسلامی بھائی نے سبِ مدینہ عُنْیَ عَدَ کو بتایا کہ میرے ماموں جان کو پیٹ کا کینسر ہو گیا، علاج جاری تھا، ایک بار اسپتال میں انہیں کسی نے ایک پرچہ دیا جس میں کچھ

اس طرح کا مضمون تھا کہ ایک کینسر کے مریض کو ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا۔ بے چارے سخت اُذیت میں تھے

اور زندگی سے مایوس۔ ایسے میں کسی نے انہیں قرآنِ کریم کی مختلف سورتوں کی چند مُتَخَب آیات پڑھنے کیلئے دیں (جو

آگے آرہی ہیں) انہوں نے خُلُوصِ دل سے ان کی روزانہ تلاوت شروع کر دی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فَضْل و کَرَم سے ان کی

صحت بحال ہونے لگی اور چند برسوں تک روزانہ پڑھنے کی بَرَکت سے کینسر کی بیماری جاتی رہی اور وہ بالکل صحت مند ہو

گئے۔ ماموں جان نے بھی پرچے میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق تلاوت شروع کر دی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ (تادم

بیان) حیرت انگیز طور پر ماموں جان کی صحت بحال ہونے لگی ہے۔ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر یہ ادا کیا اور مسلمانوں

کو نفع پہنچانے کی نیت سے مُفت بانٹنے کیلئے خوبصورت کارڈ کی صورت میں اس پرچے کی 2000 کاپیاں چھپوائیں۔

اگر مریض عبادت پر قُوّت حاصل کرنے کی نیت سے پکی عقیدت کے ساتھ ان آیات کی تلاوت کرے گا اِنْ شَاءَ اللہ

عَزَّوَجَلَّ مایوس نہ ہوگا، (مدّت تا حصولِ شفا)

(اول و آخر تین بار رُود شریف کے ساتھ روزانہ ایک بار یہ آیات پڑھئے)

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○



فَمَنْ مُصَلِّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللَّهُ وَسَلَّمَ: جَسَ كَاسِ مِيرَاثِ كَرِيمٍ وَارِدٍ مَجْهُرٌ وَدُشْرِيفٌ نَهْزُهُ لَوْدُ لَوْدُ مِلِّ سَ كَجُولِ تَرِينِ غُضِّ سَ۔ (زُغَبِ بَرِيبِ)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ﴾^۱ ﴿وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ﴾^۲ ﴿رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيمِينَ﴾^۳ ﴿أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ﴾^۴ ﴿قُلْنَا إِنَّا رُكُونِي بَرْدًا وَسَلَابًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ﴾^۵ ﴿أَنِّي مَسْنَى الضُّرِّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّحِيمِينَ﴾^۶ ﴿أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانْتَصِرْ﴾^۷ ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾^۸ ﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ﴾^۹ ﴿وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ﴾^{۱۰} ﴿إِن رَّأَيْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيفًا﴾^{۱۱} ﴿حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ﴾^{۱۲} ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَ

مدینہ

۱ (پ ۱۰، بنی اسرائیل: ۸۲) ۲ (پ ۱۹، الشعراء: ۸۰) ۳ (پ ۱۸، المؤمنون: ۱۱۸) ۴ (پ ۲۰، النمل: ۶۲) ۵ (پ ۱۷، الانبیاء: ۶۹)

۶ (پ ۱۷، الانبیاء: ۸۳) ۷ (پ ۲۷، القمر: ۱۰) ۸ (پ ۱۷، الانبیاء: ۸۸، ۸۷) ۹ (پ ۱۲، هود: ۵۷) ۱۰ (پ ۱۲، هود: ۵۷) ۱۱ (پ ۴، ال عمران: ۱۷۳)



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اس شخص کی ناک خاک آلود ہوجس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (عام)

كُفِيَ بِاللَّهِ وَكَيْلًا ۝۱۱ ﴿۱۱﴾ أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۝۱۲ ﴿۱۲﴾ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۝۱۳ ﴿۱۳﴾ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝۱۴ ﴿۱۴﴾ أَلْحَدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝۱۵ ﴿۱۵﴾ نِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ ۝۱۶ ﴿۱۶﴾ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝۱۷ ﴿۱۷﴾ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

سیدھے ہاتھ سے
پیش کردہ سنت
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بے شک عالمِ باطل کی صحبت میں نفعِ آخرت کے متعلق مدنی پھول ملتے رہتے ہیں، حضورِ محمدؐ کا عظیم پاکستان علیہ رحمۃ الٰہین بھی عالمِ مدنی پھول ملتے رہتے ہیں، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ جب بھی کسی کو سنتِ ترک کرنا ملاحظہ کرتے تو اس کی اصلاح فرماتے چٹانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہی کے ایک شاگردِ رشید بیان کرتے ہیں: 1373ھ کا واقعہ ہے کہ ایک دن درسِ حدیث کے دوران جب کہ **مُسلّم شریف** کا درس شروع تھا۔ ایک صاحب ”دارُ الحدیث“ میں طلباء کے لیے چائے لے آئے۔ درس ختم ہونے پر حضرت شیخ الحدیث مولانا سر دار احمد علیہ رحمۃ اللہ الاحد کے اشارے پر چائے تقسیم ہونے لگی۔ جب اس ناچیز کی باری آئی تو بندے نے دائیں (یعنی سیدھے) ہاتھ میں کپ پکڑا، پرچ (یعنی پلیٹ) میں چائے ڈالی اور بائیں (یعنی اُلٹے) ہاتھ سے پلیٹ منہ کے قریب لے گیا۔ حضرت محمدؐ کا عظیم رحمۃ اللہ اکرم کی آواز ”دارُ الحدیث“ میں گونجی: مولانا! آپ بائیں (یعنی اُلٹے) ہاتھ سے پی رہے ہیں! بندے نے کپ نیچے رکھ کر دائیں (یعنی

دینہ

۱ (پ ۵، النساء: ۸۱) ۲ (پ ۲۴، الزمر: ۳۶) ۳ (پ ۱۷، الحج: ۷۸) ۴ (الفاتحہ: ۱) ۵ (پ ۹، الانفال: ۴۰) ۶ (پ ۱۸، المؤمنون: ۱۴)



فَوَإِنْ فَضِّلْتَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

سیدھے) ہاتھ سے پلیٹ پکڑی اور پینے لگا۔ جب دوبارہ کپ سے پَرَج (یعنی پلیٹ) میں چائے ڈالنے لگا تو پھر آواز آئی۔
مولانا! آپ بائیں (یعنی الٹے) ہاتھ سے ڈال رہے ہیں۔ تو بندے نے پلیٹ رکھ دی، دائیں (یعنی سیدھے) ہاتھ میں کپ لے کر پینے لگا۔ تو حضرت مُحدّث اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَمِہ نے تَشْمِیْم فرمایا اور زَبَانِ مَبَارَک سے یہ الفاظ فرمائے: ”طِیْب طِیْب
یعنی اب ٹھیک ہے۔“ اب بھی تنہائی میں بیٹھے ہوئے جب یہ واقعہ یاد آتا ہے اور طِیْب طِیْب کے الفاظ کی گونج کانوں میں آتی ہے تو آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔
(حیاتِ محدّث اعظم ص ۱۵۷)

اَلْہ ہاتھ سے کھانا، پینا لینا
دینا شیطان کا طریقہ ہے
ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! اس حکایت سے حضرت مُحدّث اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَمِہ کی سنت سے مَحَبّت کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ کاش! ہم سب بھی نیکی کی دعوت کا یہی انداز اختیار کرتے ہوئے خوب خوب سنتوں کی دُھوم مچاتے رہیں۔ مذکورہ (یعنی بیان کردہ) حکایت میں اَلْہ ہاتھ سے چائے پینے سے منع کرنے کا تذکرہ ہے اور حدیثِ پاک میں اَلْہ ہاتھ سے کھانے پینے کی ممانعت موجود۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب، ”فیضانِ سنت“ (جلد اول) صَفْحَہ 230 تا 232 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قَلْب و سینہ، صاحبِ مُعْطَرِ پَیْسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے ہر ایک سیدھے ہاتھ سے کھائے اور سیدھے ہاتھ سے پئے اور سیدھے ہاتھ سے لے اور سیدھے ہاتھ سے دے کیونکہ شیطان اَلْہ ہاتھ سے کھاتا اور اَلْہ ہاتھ سے پیتا اَلْہ ہاتھ سے دیتا اور اَلْہ ہاتھ سے لیتا ہے۔“
(سُنَنِ ابْنِ ماجہ ج ۴ ص ۱۲ حدیث ۳۲۶۶)

ہر کام میں اَلْہ
ہاتھ کیوں؟
ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! آج کل ہم دُنیا کے چکر میں اس قدر گھر چلے ہیں کہ محبوبِ باری صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سنتوں کی طرف ہماری توجّہ ہی نہیں رہتی۔ یاد رکھئے! حدیثِ مَبَارَک میں ہے کہ ”بے شک شیطان انسان (کے



(۱۲۸ھ)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ رُؤُودِ شَرِيفٍ يَدْهُو اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتٍ يَبْجِيهِ گَا۔

بدن) میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔“ (بخاری ج ۱ ص ۶۶۹ حدیث ۲۰۳۸) ظاہر ہے کہ یہ ہمیں سُنتوں کی طرف کہاں جانے دے گا؟ شیطان پیچھے لگا ہی رہتا ہے اگرچہ سیدھے ہاتھ سے ہی کھانا کھاتے ہیں لیکن پھر بھی اُلٹے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ دانے پھانک ہی لئے جاتے ہیں، کھاتے ہوئے چونکہ سیدھا ہاتھ آلودہ ہوتا ہے لہذا اکثر لوگ پانی اُلٹے ہی ہاتھ سے پیتے ہیں، چائے پیتے وقت کپ سیدھے ہاتھ میں اور رکابی اُلٹے ہاتھ میں لئے چائے پیتے ہیں، کسی کو پانی پلاتے وقت جگ سیدھے ہاتھ میں ہوتا ہے جبکہ گلاس اُلٹے میں اور اُلٹے ہاتھ سے گلاس دوسروں کو دیتے ہیں۔ ”حیاتِ مُحَمَّدٍ عَظَم“ صفحہ 374 پر ہے، مُحَمَّدٌ عَظَم پاکستان حضرت مولانا محمد سرور احمد قادری چشتی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”لینے اور دینے میں دائیں (یعنی سیدھے) ہاتھ کو استعمال کرو، یہ عادت ایسی پُنجتہ (یعنی پکی) ہو جائے کہ کل قیامت میں جب نامہ اعمال پیش ہو تو اسی عادت کے موافق دایاں (یعنی سیدھا) ہاتھ آگے بڑھ جائے تب تو کام بن جائے گا۔“

یا الہی ! نامہ اعمال جب کھلنے لگیں

عَیْبِ پُوشِ خَلْقِ سَتَّارِ خطا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

مشکل الفاظ کے معانی: عَیْبِ پُوشِ خَلْقِ: مخلوق کے عیب بھُپانے والا۔ سَتَّارِ خطا: غلطیاں چھپانے والا

شرح کلامِ رضا: میرے آقا علی حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ نے مناجات کے اس شعر کے پہلے مصرعے میں ”نامہ اعمال جب کھلنے لگیں“ لکھا ہے، آخری لفظ ”لگے“ نہ لکھنے میں بھی عجیب حکمت ہے۔ ”لگے“ لکھتے تو معنی یہ ہوتے ہیں کہ جب میرا اعمال نامہ کھل رہا ہو، اور آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ چاہتے ہیں کہ کاش! اپنا اعمال نامہ کھولا ہی نہ جائے بس یوں ہی بے حساب بخشش ہو جائے لہذا ”لگے“ نہیں بلکہ ”لگیں“ لکھا چنانچہ اس شعر کے معنی یہ بنیں گے: اُس وقت میرا اعمال نامہ کھولا ہی نہ جائے بلکہ پیارے پیارے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سپرد کر دیا جائے جنہیں تُو نے اپنے فضل و کرم سے ”سَتَّارِ خطا“، یعنی ”خطائیں چھپانے والا“ بنایا ہے اگر تُو نے یہ کرم فرما دیا تو پھر میری نافرمانیاں جانیں اور اُن کی کرم نوازیاں جانیں۔



فَوَاصِلُ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

حضرت سید ویدار علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بارگاہ الہی میں عرض کرتے ہیں :

وَقْتُ نَزْعِ، وَقْتُ مَرْگِ و وَقْتُ وحْشَتِ، قَبْرِ میں
حَشْرِ میں اُس شافعِ روزِ جزا کا ساتھ ہو
یا الہی جب عمل ثلثے لگیں میزان میں
شافعِ محشر شہِ ہر دوسرا کا ساتھ ہو

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

نافرمانیوں پر ندامت کے آنسو بہانے، گناہوں کی بیماریوں سے شفا پانے، خود کو
نیکوں کا خریص بنانے، اپنے وجود کو سنتوں سے سجانے اور اپنے دل میں شمعِ عشق
رسول جلالنے کیلئے تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے

مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہنے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھتے رہنے، نمازوں کی پابندی جاری رکھنے، سنتوں پر
عمل کرتے رہنے، مدنی انعامات کے مطابق زندگی گزارنے اور اس پر استقامت پانے کیلئے ہر روز ”فکرِ مدینہ“ کر کے
مدنی انعامات کا رسالہ پڑھتے رہنے اور ہر مدنی ماہ کی ابتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے
ذمے دار کو جمع کروادیتے اور اپنے اس مدنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“

کے حصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ
سنتوں بھرا سفر کیجئے۔ آئیے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک مدنی بہار سناؤں، بستی سمندری ہیر والا (ضلع ڈیرہ

غازی خان، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی (عمر: تقریباً 20 سال) کے بیان کا لپٹ لُبَاب ہے: میں غالباً 2009ء
میں مڈل کا امتحان دینے کے بعد چھٹیاں گزارنے گھر آیا ہوا تھا۔ ایک روز سبزی خریدنے نکلا تو راستے میں چند سبز سبز عمامہ
شریف کا تاج پہنے عاشقانِ رسول سے آمنا سامنا ہو گیا، انہوں نے پُر تپاک انداز میں ملاقات فرمائی اور انفرادی



فَوَإِنْ فَضَّلْتَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کوشش کرتے ہوئے کچھ ایسے دُرُبانِ انداز میں ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی کہ ہاں کہتے ہی بنی۔ جب طے شدہ وقت پر سنتوں بھرے اجتماع میں جانے کے لئے میں اسلامی بھائیوں کے پاس پہنچا تو انہوں نے بڑی شفقت فرمائی اور نہایت ادب و احترام سے مجھے گاڑی میں بٹھایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ فیضانِ مدینہ جام پور (ضلع راجن پور) میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں اپنی زندگی کی پہلی حاضری سے مُشرف ہوا۔ وہاں کی پُرسوز نعت شریف، سنتوں بھرے بیان، ذِکْرِ اللہ اور رِقَّتِ انگیز دُعا نے میری زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا بالخصوص دُعا کے دورانِ خوفِ خدا کے باعث میری آنکھوں سے آنسوؤں کے دھارے بہ نکلے، میں نے گناہوں سے توبہ کی اور اجتماع سے واپسی کے بعد سے نمازوں کی پابندی شروع کر دی، کچھ ہی عرصے بعد داڑھی شریف رکھ لی اور سبز عمامہ شریف کا تاج بھی سجایا، میں جو کہ انتہائی بد زبَان اور بے ادب انسان تھا، ماں باپ کے سامنے چیختا چلاتا اور ان کی توہین کیا کرتا تھا اب والدین کا مُطیع و فرمانبردار بن چکا تھا اور ان کے ہاتھ پاؤں چومنے لگا تھا۔ میری اس مثبت تبدیلی پر نہ صرف گھر والے بلکہ سارا ہی خاندان حیران تھا۔ مَدَنی ماحول سے وابستگی سے پہلے مجھے ایک بیماری تھی جس کے باعث کافی پریشانی رہتی تھی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس مرض سے شفا عطا فرمادی، میرا حُسنِ ظن ہے کہ یہ سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کی بَرَکت تھی۔ یہ مَدَنی بہار دیکھ کر میری والدہ نے مجھے حکم دیا کہ تمہارے چھوٹے بھائی کو گر دوں کی تکلیف ہے، تم دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ”63 روزہ مَدَنی تربیتی کورس“ میں شامل ہو کر اپنے بھائی کی شفا کے لئے دعا کرو۔ میں حکم کی تعمیل میں مَدَنی تربیتی کورس کے لئے تقریباً 2010ء میں فیضانِ مدینہ ساہیوال جا پہنچا اور وہاں نہ صرف بھائی کے لئے خود دعائیں مانگتا بلکہ دیگر عاشقانِ رسول کو بھی دعا کے لئے کہا کرتا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ابھی مجھے مَدَنی تربیتی کورس میں دوہی ہفتے ہوئے تھے کہ میرے بھائی کی طبیعت بحال ہونے لگی حالانکہ اس کے لئے ڈاکٹر آپریشن کا کہہ چکے تھے۔ جب دوبارہ چیک اپ ہوا تو ڈاکٹر ز



فَوَاقِنِ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

حیران رہ گئے اور کہنے لگے کہ اب آپریشن کی ضرورت نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میرا بھائی اب رُوبہ صحت ہو چکا ہے۔

میں اسلامی بھائی سبھی بھائی بھائی ہے بے حد محبت بھرا مَدَنی ماحول

اے پیارِ عِشیاں تُو آجا یہاں پر گناہوں کی دیگا دوا مَدَنی ماحول

شفا میں ملیں گی، ٹلائیں ٹلیں گی

یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدَنی ماحول (وسائل بخشش ص ۶۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مذکورہ مَدَنی بہار کے ضمن میں | میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے والدین کا نافرمان و گستاخ راہِ راست پر آگیا۔ یقیناً بڑا بخت بیدار ہے وہ انسان جس کے ماں باپ اُس سے راضی رہیں خدا کی

قسم! وہ شخص نہایت بد نصیب ہے جو اپنے والدین کو بلا اجازت شرعی ناراض رکھے اور چونکہ آج ہر طرف ماں باپ کی نافرمانیوں اور دل آزاریوں کا طوفان ہے لہذا پیش کردہ مَدَنی بہار کے ضمن میں ماں باپ کی خوشنودی کے ثمرات اور ناراضی کی وعیدات کے متعلق نیکی کی دعوت کے کچھ مَدَنی پھول پیش کئے جاتے ہیں۔ سب سے پہلے اپنے بیٹے سے محبت کرنے والی ماں کی دُعا کی ایمان افروز حکایت سنئے اور جھومئے:

ماں کی دُعا سے بیٹے | ایک ڈاکٹر کا بیان ہے: ایک شخص کو دل کا شدید دورہ پڑا، بچنے کی اُمید نہ تھی، اُس کی ماں بچھونے کے پاس بیٹھی دُعا کر رہی تھی جو حاضرین نے سنی: ”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اپنے بیٹے سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا۔“ ڈاکٹر علاج میں مشغول تھے



فَرَمَانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

اور محترمہ (ح۔ت۔ر۔م۔) دُعائیں لگی ہوئی تھیں۔ جب آخری وقت آیا، مریض نے بلند آواز سے کلمہ پڑھا، ہونٹوں پر تبسم پھیل گیا اور روح قَفَسِ عَنُصْرٰی سے پرواز کر گئی۔

مَرَّتْ وَقْتُ کَلِمَہٗ
پڑھنے والا جنتی ہے
سُبْحٰنَ اللہ! جس مسلمان کی ماں آخری وقت اُس سے خوش ہو اُس کی بھی کیا شان ہے! اور جس کو آخری وقت کلمہ نصیب ہو جائے خدا کی قسم! وہ بڑا ہی خوش نصیب ہے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانا، غُیُوب، مُنْزَہٌ عَنِ الْغُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ جنتِ نشان ہے: مَنْ كَانَ آخِرُ کَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ یعنی جس کا

آخری کلام لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (ابو داؤد ج ۳ ص ۲۵۵ حدیث ۳۱۱۶)

کَلِمَہٗ پڑھنے والے کی حِکَايَتُ
فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: مَلِكُ الْمَوْتِ (عَلَيْهِ السَّلَام) ایک مرنے والے شخص کے پاس آئے تو اُس کے دل کو دیکھا

لیکن کوئی عمل خیر (یعنی اچھا عمل) نہ پایا، پھر اس کے جہڑوں کو کھولا تو زبان کے کنارے کو تالو سے ملا ہوا دیکھا اور وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ رہا تھا تو اس کلمے کی وجہ سے اُس کی مغفرت کر دی گئی۔ (المحتضرین مع موسوعة الامام ابن ابی الدنیاج ص ۵۴ رقم ۹)

جب دم واپس ہو یا اللہ لب پہ ہوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

میں محمد مرے رسول خدا مرحبا مرحبا رسولُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مقبول حج کا ثواب
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً ماں باپ کا درجہ بہت بلند و بالا ہے، ان کی دعائیں اولاد کے حق میں مقبول ہوتی ہیں، بس انہیں خوش رکھئے، خوب خدمت کر کے ان کی دعائیں لیجئے۔ ان کی خوشی ایمان کی سلامتی اور ان کی ناراضی ایمان کی بربادی کا باعث ہو سکتی ہے۔

ماں باپ کا فرماں بردار سدا پھولا اور شاد و آباد رہتا ہے، دنیا میں جہاں کہیں رہے اپنے ماں باپ کی دعاؤں کا فیض اٹھاتا ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مبنی رسالے، ”**سمندری گنبد**“ صفحہ 6 تا 7 پر ہے: خوب ہمدردی اور پیار و مَحَبَّت سے ماں باپ کا دیدار کیجئے، ماں باپ کی طرف بِنَظَرِ رَحمت دیکھنے کے بھی کیا کہنے! سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: جب اولاد اپنے ماں باپ کی طرف رَحمت کی نظر کرے تو اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ہر نظر کے بدلے حجِ مَبْرُور (یعنی مقبول حج) کا ثواب لکھتا ہے۔ صَحَابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: اگرچہ دن میں سو مرتبہ نظر کرے! فرمایا: نَعَمْ، اللّٰهُ اَکْبَرُ وَ اَطِیْبُ یعنی ”ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور اَطِیْب (یعنی سب سے زیادہ پاک) ہے۔“ (شُعَبُ الْاِیْمَان ج 6 ص 186 حدیث 7806) یَقِیْنًا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہر شے پر قادر ہے، وہ جس قدر چاہے دے سکتا ہے، ہرگز عاجز نہیں لہذا اگر کوئی اپنے ماں باپ کی طرف روزانہ 100 تو کیا ایک ہزار بار بھی رَحمت کی نظر کرے تو وہ اُسے ایک ہزار مقبول حج کا ثواب عنایت فرمائے گا۔

مشغول جو رہتا ہے، ماں باپ کی خدمت میں اللہ کی رحمت سے، جاتا ہے وہ جنت میں

ماں باپ کو ایذا جو دیتا ہے شرارت سے جاتا ہے وہ دوزخ میں، اعمال کی شامت سے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماں کو تنہا چھوڑ دینے والے کی عبرتناک موت

ایک شخص کی ماں سخت بیمار، موت کے پچھونے پر پڑی تھی، اس کے باوجود نالائق بیٹے نے اُس کے ساتھ بدتمیزی کی اور بے چاری کو تنہا چھوڑ دیا اور وہ غریب اسی حالتِ تنہائی میں انتقال کر گئی۔ وقت گزرتا گیا۔ 30 سال بعد

اُس ”نالائق بیٹے“ کو وحشت لگ گئے اور نہایت کمزور ہو گیا۔ ہاتھوں کا کیا یوں آڑے آیا کہ رورور کہتا سنا گیا: ”میرے تین بیٹے ہیں مگر میری بالکل پرواہ نہیں کرتے، میں کئی روز سے بیمار پڑا ہوں مگر ایک بار بھی ملنے نہیں آئے۔“ آخر کار وہ



فَرَمَانَ مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

اپنی ماں کی طرح رات کو اکیلا مر گیا۔ صُبح محَلّے والوں نے دیکھا کہ اکیلی لاش پر چوئیاں اکٹھی ہو چکی تھیں اور اُس کو کاٹ رہی تھیں۔

دل دُکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا

ورنہ ہے اِس میں خسارہ آپ کا (وسائلِ بخشش ص ۶۶۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

یُٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یہ حقیقت ہے کہ ماں باپ کو ستانے والا دنیا میں بھی سزا پاتا ہے۔ فرمانِ مصطفیٰ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: سب گناہوں کی سزا اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو قیامت کیلئے اٹھا رکھتا ہے مگر ماں باپ کی نافرمانی کی سزا جیتے جی پہنچاتا ہے۔ (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۵ ص ۲۱۶ حدیث ۷۳۴۵)

واقعی وہ شخص بڑا خوش نصیب ہے جو ماں باپ کو خوش رکھتا ہے، جو بد نصیب ماں باپ کو ناراض کرتا ہے اُس

کیلئے بربادی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ 15 سُورۃٓ بَنٰی اِسْرَآءِیْل آیت نمبر 23 تا 25 میں ارشاد فرماتا ہے:

تَرْجَمَةُ كِتَابِ الْاِيْمَان: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک

کرو، اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ

جائیں تو ان سے ”ہو“ (اُف) نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی

بات کہنا اور ان کیلئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے

رب! تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھپن میں

پالا۔ تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ

الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا اُفٍّ

وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝۳۱

وَاحْضِ لَهُمَا جَنَاحَ الذَّلٰلِ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ

رَبِّ اَرْحَمُهُمَا كَمَا رَٰبِّيْنِيْ صَغِيْرًا ۝۳۲ رَبُّكُمْ

اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نَفْسِكُمْ ط



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِ بَعْدِ بَرْدِ مَرْتَبِ شَامِ وَرُودِ يَاقِ بَظَاهَا أَسَ قِيَامَتِ كَدْنِ مِيرِ خِفَاعَتِ طَلْغِي - (مجمع الزوائد)

بچپن میں ماں بھی تو اولاد کی گندگی برداشت کرتی ہے
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُنْذَرَجَةٌ بِالْآيَاتِ کریمہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے والدین (وال۔ل۔دین) کے ساتھ حُسنِ سلوک کا حکم دیا ہے اور خصوصاً انکے بڑھاپے میں زیادہ خدمت کی تاکید فرمائی ہے۔ یقیناً ماں باپ کا بڑھاپا

انسان کو امتحان میں ڈال دیتا ہے، بسا اوقات سخت بڑھاپے میں اکثر بستر ہی پر بول و براز (یعنی گندگی) کی ترکیب ہوتی ہے جس کی وجہ سے عموماً اولاد بیزار ہو جاتی ہے۔ مگر یاد رکھیے! ایسے حالات میں بھی ماں باپ کی خدمت لازمی ہے۔ بچپن میں ماں بھی تو بچے کی گندگی برداشت کرتی ہے۔ بڑھاپے اور بیماریوں کے باعث ماں باپ کے اندر خواہ کتنا ہی چڑچڑاہٹ آجائے، سٹھیا جائیں، بلا وجہ لڑیں، چاہے کتنا ہی جھگڑیں اور پریشان کریں، صبر، صبر اور صبر ہی کرنا اور ان کی تعظیم بجالانا ضروری ہے۔ اُن سے بدتمیزی کرنا، ان کو جھاڑنا وغیرہ دُرُکُنار اُن کے آگے ”اُف“ تک نہیں کرنا ہے، ورنہ بازی ہاتھ سے نکل سکتی اور دونوں جہانوں کی تباہی مقدر بن سکتی ہے کہ والدین کا دل دکھانے والا اس دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہوتا ہے اور آخرت میں بھی عذابِ نار کا حقدار ہے۔

دل دکھانا چھوڑ دیں ماں باپ کا

ورنہ ہے اس میں خسارہ آپ کا (وسائلِ بخشش ص ۳۷۷)

نزع میں خوفناک چخیں مارنے والا نوجوان
 ایک نوجوان کے گردے فیل ہو گئے، اسپتال میں داخل کر دیا گیا، حالت نہایت خراب تھی، نزع (یعنی روح نکلنے کا عمل) طاری ہوا، اُس کے منہ اور ناک سے دُزدناک آوازیں نکلتی تھیں، چہرہ نیلا ہو جاتا اور آنکھیں باہر اُبل پڑتی تھیں، اس کیفیت میں دو دن گزر گئے۔ ان دُزدناک آوازوں نے خوفناک چیخوں کا روپ دھار لیا تھا، وارڈ (ward) کے مریض بھاگنے شروع ہو گئے، لہذا اُسے وارڈ سے دُور ایک کمرے میں مُنْقَلَق کر دیا گیا، اُس کے باپ نے ڈاکٹر سے کہا:



فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

اسے زہر کا ٹیکا لگا دو تا کہ یہ مَر جائے، ہم سے اس کی حالت دیکھی نہیں جاتی۔ جب پوچھا گیا کہ آخر اس کی یہ عجیب و غریب حالت کیوں ہے؟ باپ بیزاری کے ساتھ بول اُٹھا: یہ شخص اپنی بیوی کو خوش کرنے کیلئے ماں کو مارتا تھا اور میں اس کو روکا کرتا تھا، ایسا لگتا ہے اب اس کی سزا مل رہی ہے! کل تین دن نزع کی شدید تکلیفوں میں مبتلا رہنے کے بعد اُس نے دم توڑا۔

ماں کو جواب نہ دینے والا گونگا ہو گیا
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہم اللہ تَوَابِ عَزَّوَجَلَّ کی جناب میں توبہ کرتے اور اُس سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ آہ! ماں باپ کی دل آزاری کس قدر رُسوائی اور دردناک عذاب کا باعث ہے۔ ماں باپ کا بہت خیال رکھنا چاہئے کہ جیسے ہی پکاریں سارے کام چھوڑ کر جی امی، جی ابو کہتے ہوئے ان کی خدمت میں حاضر ہو جانا چاہئے، منقول ہے: ایک شخص کو اس کی ماں نے آواز دی لیکن اُس نے جواب نہ دیا اس پر اُس کی ماں نے اُسے بددعا دی تو وہ گونگا ہو گیا۔

(بِرِّ الْوَالِدَيْنِ لِلطَّرْطُوشِي ص ۷۹)

ماں باپ کے نافرمان کی عبادتیں نامقبول
 اپنے باپ کے نافرمان کے مُتَعَلِّق کئے گئے ایک سوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: باپ کی نافرمانی اللہ جبار و قہار کی نافرمانی ہے اور باپ کی ناراضی اللہ جبار و قہار کی ناراضی ہے، آدمی ماں باپ کو ناراضی کرے تو وہ اُس کے جنت ہیں اور ناراض کرے تو وہ ہی اُس کے دوزخ ہیں۔ جب تک باپ کو ناراضی نہ کریگا، اُس کا کوئی فرض، کوئی نفل، کوئی نیک عمل أَصْلًا (یعنی ہرگز) قبول نہیں، عذابِ آخرت کے علاوہ دنیا میں ہی جیتے جی سخت بلا (یعنی شدید آفت) نازل ہوگی، مرتے وقت مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ کلمہ نصیب نہ ہونے کا خوف ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۸۴-۳۸۵)



فَوَاقِنْ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جو مجھ پر روزِ جمعہ رُود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی خفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

گدھانما انسان کا مردہ حضرت سیدِ ناعو ام بن حوشب عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الرَّبِّ (جو کہ تبعِ تابعی بزرگ گزرے ہیں اور انہوں نے ۱۴۱ھ میں وفات پائی) فرماتے ہیں:

میں ایک مرتبہ کسی محلے سے گزرا، اُس کے کنارے پر قبرستان تھا، بعدِ عصر ایک قبر شق ہوئی (یعنی پھٹی) اور اُس میں سے ایک ایسا آدمی نکلا جس کا سر گدھے جیسا اور باقی جسم انسان کا تھا، وہ تین بار گدھے کی طرح ریزکا (ریں۔ کالینی چیخا)، پھر قبر میں چلا گیا اور قبر بند ہو گئی۔ ایک بڑی بی بی بیٹھی (سوت) کات رہی تھیں، ایک خاتون نے مجھ سے کہا: بڑی بی کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: اس کا کیا معاملہ ہے؟ کہا: یہ قبر والے کی ماں ہے، وہ شرابی تھا، جب شام کو گھر آتا، ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر، آخر کب تک اس ناپاک کو پیئے گا! یہ جواب دیتا: تو گدھے کی طرح رینکتی ہے۔ اس شخص کا غصہ کے بعد انتقال ہوا، جب سے فوت ہوا ہے ہر روز بعدِ عصر اس کی قبر شق ہوتی ہے اور یوں تین بار گدھے کی طرح چلا کر پھر قبر میں سما جاتا ہے اور قبر بند ہو جاتی ہے۔ (التَّوْغِیْبُ وَالتَّوْهِیْبُ لِلْمَنْذَرِ ج ۳ ص ۲۶۷ حدیث ۳۸۳۳)

دل نہ تُو ماں باپ کا ہرگز دُکھا

ہو کہیں نہ خاتمہ تیرا بُرا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

کسی گاؤں میں ایک کسان کے گھر کے اندر ساس بہنو کے درمیان ہمیشہ ٹھنی رہتی تھی، کئی بار کسان کی بیوی روٹھ کر میکے چلی گئی اور وہ مدتِ سماجت کر کے اُس کو لے آیا۔ آخری بار بیوی نے کسان سے کہہ دیا کہ اب اس گھر کے اندر میں رہوں

ماں کے گستاخ کو زمین زندہ نکل گئی



(ابوبلی)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ رُؤُودِ پَاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

گی یا تمہاری ماں۔ کسان اپنی بیوی پر لٹو تھا، اس نادان نے دل ہی دل میں طے کر لیا کہ روز روز کے جھگڑے کا حل یہی ہے کہ ماں کو راستے سے ہٹا دیا جائے۔ چنانچہ ایک بار وہ کسی حیلے سے ماں کو اپنے گئے کے کھیت میں لے گیا، گئے کاٹنے کاٹتے موقع پا کر ماں کا رخ کر کے جوں ہی اُس پر کلہاڑی کا وار کرنا چاہا ایک دم زمین نے اُس کسان کے پاؤں پکڑ لئے، کلہاڑی ہاتھ سے چھوٹ کر دُور جا پڑی اور ماں گھبرا کر چلاتی ہوئی گاؤں کی طرف بھاگ نکلی۔ زمین نے آہستہ آہستہ کسان کو نگلنا شروع کر دیا، وہ گھبرا کر چیختا رہا اور اپنی ماں کو پکار پکار کر مُعافی مانگتا رہا لیکن ماں بیٹ دُور جا چکی تھی، کچھ دیر بعد جب لوگ وہاں پہنچے تو وہ چھاتی تک زمین میں دھنس چکا تھا، لوگ اُسے نکالنے کی ناکام کوششیں کرتے رہے مگر زمین اُسے نگلتی ہی رہی یہاں تک کہ وہ زمین کے اندر سما گیا۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُنْمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے

کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سُو نے

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

توبہ! توبہ!! مٹھے مٹھے اسلامی بھائیو! توبہ! توبہ!! لرز اٹھو!!! اور اگر ماں باپ کو کبھی ناراض کیا ہے تو جلدی جلدی ان کے قدموں میں گر کر رو کر ان سے مُعافی کی بھیک مانگ لو، یہ تو دنیا کی سزا تھی جو اُس ماں کے نافرمان نادان کسان کی دیکھی گئی اگر وہ کسان مسلمان تھا تو ہم خدائے رحمن عَزَّوَجَلَّ سے اس کیلئے رحم و کرم کی درخواست کرتے ہیں۔ دنیا کی سزا جب ناقابلِ برداشت ہوا کرتی ہے تو آخرت کی سزا کیسے سہی جا سکے گی! خدا کی قسم! ماں باپ کے نافرمانوں کو مرنے کے بعد ملنے والی سزا دُنیوی سزا کے مقابلے میں کروڑ ہا کروڑ گنا زیادہ خوفناک ہوگی۔ چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صفحات پر مبنی رسالے،



(طبرانی)

فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: تَمَّ جِهَانُ بَعْدِي بِرُؤُودِ بَرْدٍ هَوَاكَ تَهَارَاؤُودُ مَجْهَتَكَ يَنْتَظِرُكَ.

”سَمْدَرِی گنبد“ صَفْحَہ 20 تا 21 سے تین روایات مُلاحظہ فرمائیے۔

آگ کی شاخوں
سَرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

مِرْعَاج کی رات میں نے کچھ لوگ دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے تو میں نے پوچھا: اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عَرَضَ کِی: الَّذِینَ یَسْتُمُونَ اَبَاءَهُمْ وَامْهَاتِهِمْ فِی الدُّنْیَا یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے باپوں اور ماؤں کو بُرا بھلا کہتے تھے۔ (الزَّوْجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکِبَائِرِ ج ۲ ص ۱۳۹)

بارش کے قطرؤں
منقول ہے: جس نے اپنے والدین کو گالی دی اُس کی قَبْرِ میں آگ کے اتنے اَنگارے اُترتے ہیں جتنے (بارش کے) قطرے آسمان سے زمین پر آتے ہیں۔ (ایضاً ص ۱۴۰)

قبرِ پَسلیاں
منقول ہے: جب ماں باپ کے نافرمان کو دفن کیا جاتا ہے تو قَبْرِ اُسے دباتی ہے یہاں تک کہ اس کی پَسلیاں (ٹوٹ پھوٹ کر) ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔ (ایضاً)

پاؤں پکڑ کر ماں باپ
میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک ناراض ہے تو فوراً سے پیشتر ہاتھ جوڑ کر، پاؤں پکڑ کر اور رورو کر معافی تَلانی کی ترکیب فرما لیجئے، اُن کے جائز مطالبات پورے کر دیجئے اور اللہ تبارک و تعالیٰ کی جناب میں بھی گُڑ گُڑا کر توبہ کر لیجئے کہ اسی میں دونوں جہانوں کی بھلائی ہے۔ والدین کے حُقوق کی مزید معلومات

کیلیئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ دو عدد V.C.Ds (1) ”ماں باپ کے



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

حُقوق“ اور (2) اعتِکافِ رَمَضانُ المبارک (۱۴۳ھ) میں ہونے والے ”مدنی مذاکرے“ کی وی۔سی۔ ڈی بنام ”والدین کے نافرمانوں کا انجام“ ملاحظہ کیجئے۔

واقعی ماں باپ کے حقوق سے عہدہ بڑا ہونا نہایت دشوار ہے، اس کیلئے عمر بھر کوشاں رہنا ہوگا اور ماں باپ کی ناراضی سے ہمیشہ بچنا ہوگا۔ جو لوگ ماں باپ کو ستاتے ہیں اُن کا دنیا میں بھی بھیا تک انجام ہوتا ہے چنانچہ حضرت علامہ کمال الدین دَمیری

ماں کی بددعا سے
ٹانگ کٹ گئی

عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي نقل کرتے ہیں: ”رَمَخْشَرِي“ (جو کہ مُخْشَرِي فرقے کا ایک مشہور عالم گزرا ہے اُس) کی ایک ٹانگ کٹی ہوئی تھی، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے انکشاف کیا کہ یہ میری ماں کی بددعا کا نتیجہ ہے، قصہ یوں ہوا کہ میں نے بچپن میں ایک چوڑیا پٹری اور اُس کی ٹانگ میں ڈوری باندھ دی، اتفاق سے وہ میرے ہاتھ سے جھوٹ کر اڑتے اڑتے ایک دیوار کی دراڑ میں گھس گئی، مگر ڈوری باہر ہی لٹک رہی تھی، میں نے ڈوری پکڑ کر بے دردی سے کھینچی تو چوڑیا پھڑکتی ہوئی باہر نکل پڑی، مگر بے چاری کی ٹانگ ڈوری سے کٹ چکی تھی، میری ماں نے یہ دردناک منظر دیکھا تو صدمے سے تڑپ اُٹھی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ بددعا نکل گئی: ”جس طرح تُو نے اس بے زبان کی ٹانگ کاٹ ڈالی، اللہ تعالیٰ تیری ٹانگ کاٹے۔“ بات آئی گئی ہوگئی، کچھ عرصے کے بعد تحصیلِ علم کیلئے میں نے ”بخارا“ کا سفر اختیار کیا، اثنائے راہ (یعنی راستے میں) سُواری سے گر پڑا، ٹانگ پر شدید چوٹ لگی، ”بخارا“ پہنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی بالآخر ٹانگ کٹوانی پڑی۔ (اور یوں ماں کی بددعا رنگ لائی)

(حیاء الحيوان الکبریٰ ج ۲ ص ۱۶۳)

والدین کی اہمیت کو کون نہیں جانتا، اسلام نے ہمیں ماں باپ کو خوش رکھنے اور ان کی ناراضی سے باز رہنے کا حکم دیا ہے یقیناً اس میں ہمارے لئے دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں ہیں۔ غیر مُسلم سائنسدانوں نے بھی ماں باپ کے تعلق سے

ماں باپ کی محبت کے
اولاد پر طبی اثرات



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمِ كَيْسِ يَمِيزُ أَزْكَرَ بَوَارِدٍ مَجْهُدٍ رُؤُودٍ شَرِيفٍ نَهْزَهُ تَوَدُّهُ لَوُكُلٍ مِثْلٍ سَعَى كُجُوزٍ تَرِينٍ فَخْصٍ هَيْهَ - (غریب و غریب)

عجیب و غریب تحقیقات کی ہیں: چُنناچہ ڈاکٹر نکلسن ڈیویز (DR. NICHOLSON DEVIS) اور پروفیسر مشلن کیم (PROF. MISLON CAM) کی رپورٹ کا خلاصہ ہے: ماں باپ کو جوں جوں بڑھایا آتا ہے ان کو اولاد سے مَحَبَّت بڑھتی چلی جاتی ہے اور اس مَحَبَّت کے سبب والدین کی آنکھوں کے اندر روشنی کی ایک مخصوص شکل پیدا ہوتی ہے جو کہ اولاد کے حق میں صحت کا سبب بنتی ہے! ماں باپ چاہے ہزاروں میل دُور ہوں (مگر اولاد سے خوش ہوں تو) اُن کی ہمدردیوں اور بھلی تمناؤں کے ذریعے غیر مَرئی (یعنی نظر نہ آنے والی) شُعاؤں کا سلسلہ اولاد تک پہنچتا رہتا ہے، والدین بیمار ہوں تب بھی ان کی غیر مَرئی شُعائیں کمزور نہیں ہوتیں ان کی قوت برابر بڑھتی رہتی ہے۔ ماں باپ اگر قریب ہوں تو ان کی مَحَبَّتوں بھری غیر مَرئی شُعائیں جسم اور اعصاب (یعنی وہ باریک سفید ریشے جو دماغ اور حرام مغز سے نکل کر تمام بدن میں پھیلے ہوئے ہیں ان) کو تَوَیُّت پہنچاتے اور ان کو چمک دار یعنی نرم و ملائم رکھتے ہیں۔ والدین کا چُھو نا نفسیاتی بیماریوں اور ذہنی الجھنوں کو دُور کرتا ہے۔ ایک سائنسدان اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے: ”میں جب بھی اپنی ماں سے مَحَبَّت بھری نگاہیں ملاتا ہوں میرے اندر سُکون کی لہر دوڑ جاتی ہے۔“ خیر یہ غیر مسلموں کی تحقیقات ہیں، ہمیں دُنیوی مفادات کیلئے نہیں خدا و مصطفیٰ ﷺ و صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات کی بجا آوری کی نیت سے والدین کی اطاعت کرنی چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مسلمان تو پھر بھی ماں باپ کی خدمت کرتے ہیں غیر مسلموں کے یہاں تو بوڑھے ماں باپ کی بہت زیادہ ناقدری ہے، اسے اس واقعے سے سمجھنے کی سعی کیجئے:

اولڈ ہاؤس اور ایک لاچار بڑھیا
انگلینڈ کے ایک جریدے میں کچھ اس طرح کا سنسی خیز قصہ لکھا تھا، ایک ماں کی ایک ہی اکوتی بیٹی ”میری“ MARY کے علاوہ کوئی اولاد نہیں تھی، ”میری“ جب جوان ہوئی تو ماں نے ایک کھاتے پیتے اور سماجی طور پر معزز زون جوان سے اُس کی شادی کر دی۔ اور خود بھی انہیں کے ساتھ مقیم ہو گئی۔ ان کے یہاں ایک چاندسی مٹی پیدا ہوئی، اُس کا نام



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہوجس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زُور دیا کہ نہ پڑھے۔ (حاکم)

اِلِيزَبِیْٹھ (ELIZABETH) رکھا گیا، نانی کو گویا ایک کھلونا مل گیا، نواسی اِلِيزَبِیْٹھ اُس کے ساتھ خوب ہل گئی، وقت گزرتا گیا ادھر اِلِيزَبِیْٹھ بڑی ہوتی جا رہی تھی تو ادھر نانی بڑھاپے کی طرف رواں دواں تھی۔ اب ننھی اِلِيزَبِیْٹھ اتنی سنبھل گئی تھی کہ اپنے کپڑے وغیرہ خود تبدیل کر لیتی تھی۔ ”میری“ نے سوچا ماں اب بوڑھی ہو چکی ہے، مہمان وغیرہ آتے ہیں تو اُن میں یہ جچتی نہیں ہے، لہذا اُس نے ماں کو بوڑھوں کے ٹھوس گھر یعنی اولڈ ہاؤس (OLD HOUSE) میں داخل کروادیا، ماں نے بہت احتجاج کیا، گھر میں اپنی ضرورت کا احساس دلایا، نواسی اِلِيزَبِیْٹھ کی پرورش کا غڈ کر لیا، مگر اس کی ایک نہ چلی۔ اِلِيزَبِیْٹھ کو بھی نانی سے پیار ہو گیا تھا، اُس نے بھی نانی کی بہت حمایت کی مگر اُس کی بھی شنوائی نہ ہوئی۔ ”میری“ حیلے بہانے کرتی رہی کہ مکان میں تنگی ہو رہی ہے، آپ بے فکر رہیں ہم وقتاً فوقتاً اولڈ ہاؤس ملنے آیا کریں گے، ہفتہ اتوار (دو دن) گھر پر بھی لایا کریں گے، بھلا اولڈ ہاؤس میں جانے سے کوئی رشتہ بھی ٹوٹے ہیں! شروع شروع میں ”میری“ نے ماں سے ملاقاتیں بھی کیں مگر رفتہ رفتہ اس میں فاصلے بڑھتے گئے۔ اور بالآخر ”انتظار“ بڑھیا کا مقدر بن گیا۔ وہ مَحَبَّت بھرے لمبے لمبے خط بتیاز کرتی، نواسی اِلِيزَبِیْٹھ کو پیار لکھتی مگر کوئی خاص فرق نہ پڑا۔ ایک بار خط میں بیٹی نے لکھا کہ اب کی بار کرسمس (CHRISTMAS) کی اگلی رات میں آپ کو لینے آؤں گی، گھر چلیں گے۔ بڑھیا کی خوشی کی انتہا نہ رہی، اُس نے اُون (WOOL) سے اپنی پیاری نواسی کیلئے سویٹر وغیرہ بنا تاکہ اُسے تحفے میں دے۔ 24 دسمبر کو رات سخت برفباری تھی ”میری“ نے لینے کیلئے آنا تھا اس لئے وہ اپنا ”تحفہ محبت“ لئے انتظار میں بلڈنگ کی بالکونی میں بیٹھی بے قراری کے ساتھ سڑک پر آنے جانے والی ہر گاڑی کو غور سے دیکھ رہی تھی، کہ دیکھو ”میری“ کی گاڑی کب آتی ہے! اولڈ ہاؤس کی ایک خاومہ لڑکی ”ننسی“ (NENSI) کو بڑھیا کی بیقراری دیکھ کر بڑا ترس آ رہا تھا اُس نے بیڑ والے کمرے میں چلنے کیلئے بہت اصرار کیا مگر بڑھیا نہ مانی۔ ننسی نے ایک گرم شال لا کر اُسے اڑھادی اور ہمدردی کے ساتھ بار بار گرم چائے پیش کرتی رہی، بڑھیا نے سخت سردی کے اندر ٹھٹھرتے ٹھٹھرتے انتظار میں ساری رات



فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

جاگ کر گزاردی مگر بیٹی نے نہ آنا تھا، نہ آئی۔ شدید سردی کی وجہ سے بڑھیا کو سخت نمونیا ہو گیا، جو کہ سردی لگنے، کھانسی ہو جانے اور گلا خراب ہونے سے لاحق ہوتا ہے، اس میں پھیپھڑے کے کسی حصے میں سوجن ہو جاتی ہے، جس سے وہاں ہوا نہیں جاسکتی اور مریض کو سانس لینے میں سخت تکلیف ہوتی ہے اور اس کا درجہ حرارت (یعنی بخار) 105 ڈگری تک بڑھ جاتا ہے۔ اس بیماری کی تاب نہ لاتے ہوئے بڑھیا نے دم توڑ دیا۔ کچھ دن بعد ”میری“ اپنی ماں کا سامان لینے اولڈ ہاؤس آئی، اُس نے وہاں کی خادمہ نینسی کا بہت شکریہ ادا کیا کیوں کہ وہ آخری وقت تک اُس کی بوڑھی ماں کی خدمت کرتی رہی تھی، چونکہ نینسی ابھی جوان تھی اور کافی خدمت گزار بھی، اسلئے ”میری“ نے بہتر تنخواہ کا لالچ دیکر اُسے اپنے گھر خدمتگاری کے کام کیلئے چلنے کی آفر کی۔ ”نینسی“ نے چوٹ کرتے ہوئے کہا: آپ کے گھر ضرور آؤں گی، مگر ابھی نہیں، جس دن آپ کی بیٹی النیز بیتھ آپ کو یہاں اولڈ ہاؤس میں چھوڑ جائیگی، میں اُس کے ساتھ اُس کی خدمت کیلئے چلی جاؤں گی۔

اولڈ ہاؤس کے مقیم دو پاکستانی بزرگوں کی فریاد
 میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو ایک غیر مثلم خاندان کا واقعہ تھا، اسے سن کر آپ کو شاید کچھ عجیب سا محسوس ہو رہا ہوگا۔ غیر اسلامی ممالک میں بکثرت اولڈ ہاؤس ہیں اور افسوس اب ان کی دیکھا دیکھی اسلامی ملکوں جی کہ پاکستان میں بھی اس کا آغاز ہو چکا ہے! دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں 16 ربیع النور شریف ۱۴۳۲ھ (19.2.2011) کو مُعمر حضرات (یعنی بوڑھوں) کا مدنی مذاکرہ ہوا تھا جس میں ملک بھر سے ہزاروں سن رسیدہ بزرگوں نے شرکت کی تھی اور یہ مدنی مذاکرہ ”مدنی چینل“ پر براہِ راست ٹیلی کاسٹ (TELECAST) کیا گیا تھا۔ کسی پاکستانی اولڈ ہاؤس میں مقیم دو نہایت کمزور بزرگوں نے اسلامی بھائیوں سے نہایت غمگین لہجے میں اپنا دُرد بیان کیا اور اولڈ ہاؤس میں چھوڑ کر چلے جانے پر اپنے عزیزوں کے متعلق نہایت تأسف و حسرت کا اظہار کیا اور کہا کہ ہماری آرزو ہے کہ ہمارے خاندان والے ہمیں گھر واپس لے چلیں ہم یہاں کافی دُکھی ہیں۔ ہائے! ہائے! وہ اولاد کتنی احسان فراموش اور ناخلف و نالائق



(۱۱۸۷ھ)

فَوَمانُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ بَرُّوْ رُوْد شَرِيف بَدُوْهُ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَمَّ بِرَزْمَتِ بَحِيْجِے گا۔

ہے جو بچپن میں ماں باپ کی طرف سے کئے جانے والے تمام احسانات کو فراموش کر کے بڑھاپے میں انہیں ٹھکرا دیتی ہے۔ حالانکہ بڑھاپے میں تو بے چاروں کو ہمدردیوں کی زیادہ حاجت ہوتی ہے۔ اسلامی بھائیو! آپ عہد کیجئے کہ چاہے کچھ بھی ہو جائے ماں باپ کو عمر بھر نبھائیں گے اور ان کی خدمت کر کے خود کو جنت کا حقدار بنائیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ یقین مانئے والدین کے حقوق بہت زیادہ ہیں اور ان سے سُبُکْدَوش (یعنی بری الذمہ) ہونا ممکن ہی نہیں پُنانچہ

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں عرض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا مَگرم پتھروں پر چھ میل دینے جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سوار کر کے چھ میل تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حقوق سے فارغ ہو گیا ہوں؟ **سرکارِ نامدار** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں درد کے جس قدر جھٹکے اُس نے اٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔

(الْمُعْجَمُ الصَّغِيرُ لِلطَّبْرَانِي، الجزء الاول ص ۹۲ حدیث ۲۵۷)

حمل کی تکالیف میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی ماں نے اپنے بچے کیلئے سخت تکلیفیں اٹھائی ہوتی ہیں، دردِ زہ یعنی بچے کی ولادت (DELIVERY) کے وقت ہونے والے درد کو ماں ہی سمجھ سکتی ہے، مرد کیلئے کس قدر آسانی ہے کہ اُسے ڈیوری نہیں ہوتی۔ **میرے آقا** علی حضرت امام اہلسنتِ مجددین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن **فتاویٰ رضویہ** (جلد 27) صَفْحَہ 101 پر فرماتے ہیں: مرد کا تعلق صرف لذت کا ہے اور عورت کو صدمہ یا مصائب کا سامنا ہے، نو مہینے پیٹ میں رکھتی ہے کہ چلنا پھرنا، اٹھنا، بیٹھنا دشوار ہوتا ہے، پھر پیدا ہوتے وقت تو ہر جھٹکے پر موت کا پورا سامنا ہوتا ہے، پھر اقسام اقسام کے درد میں نفاس



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھوئے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

والی (یعنی ولادت کے بعد آنے والے خون کی تکلیف میں مبتلا ہونے والی) کی نیند اڑ جاتی ہے۔ اسی لئے (اللہ تبارک و تعالیٰ) فرماتا ہے:

حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا
وَحَمَلُهُ وَفَضْلُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا

ترجمہ کنز الایمان: اس کی ماں نے اسے پیٹ میں

رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے

پھر نانا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینے میں ہے۔

(پ ۱۲۶ الاحقاف: ۵)

تو ہر بچے کی پیدائش میں عورت کو کم از کم تین برس بامشقت جیل خانہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۷ ص ۱۰۱)

ڈرائیور کی جان بچ گئی! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سنتیں سیکھنے سکھانے، ان پر عمل بڑھانے، اپنے آپ کو سنتوں کا پیکر بنانے اور نیکی کی دعوت کی خوب دھومیں مچانے کیلئے

تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہے، اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھتے رہے، نمازوں کی پابندی جاری رکھے، سنتوں پر عمل کرتے رہے، **مدنی انعامات** کے مطابق زندگی گزارے اور اس پر استقامت پانے کیلئے ہر روز ”**فکرِ مدینہ**“ کر کے مدنی انعامات کا رسالہ پڑھتے رہے اور ہر مدنی ماہ کی ابتدائی دس تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمے دار کو جمع کروادیتے اور اپنے اس مدنی مقصد ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے“ کے حصول کی خاطر پابندی سے ہر ماہ کم از کم تین دن کے سنتوں کی تربیت کے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنتوں بھر سفر کیجئے۔ آئیے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک **مدنی بہار** سناؤں چنانچہ **باب المدینہ** (کراچی) کے علاقے نیا آباد کی ایک اسلامی بہن کے حلقہ بیان کا خلاصہ ہے کہ میرے ایک بھائی جو کہ عرب شریف کے شہر ”ریاض“ میں بحیثیت ڈرائیور ملازمت کر رہے ہیں۔ ایک دن ڈرائیونگ کے دوران خطرناک حادثہ ہوا اور وہ بے ہوش ہو گئے۔ دماغی چوٹیں اتنی زیادہ تھیں



فَوَإِنْ فَضِّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کہ بچنے کی اُمید نہ رہی۔ ہم لوگ مجبور تھے اُن کو دیکھنے بھی نہ جاسکتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کیا کرتی تھی۔ میں نے بھائی جان والی پریشانی اپنے علاقے کی ایک اسلامی بہن کو بتائی۔ انہوں نے مجھے دلا سہ دیا اور مشورہ دیا کہ اسی طرح پابندی سے اجتماع میں شرکت کر کے خوب دُعا کیا کرو۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماع میں کی جانے والی دعاؤں کی بَرَکت سے تین ماہ کے اندر اندر بھائی جان نے بات چیت شروع کر دی۔ ڈاکٹر بھی حیران رہ گئے کیوں کہ دماغی چوٹیں بہت زیادہ تھیں اور بظاہر بچنے کی اُمید بہت کم تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اجتماعات کی برکات پر میری عقیدت اور زیادہ مضبوط ہوئی۔

اے اسلامی بہنو! نہ مایوس ہونا تمہیں خیر دیگا وَلَا مَدَنی ماحول

ٹوپر دے کے ساتھ اجتماعات میں آ تری دیگا بگڑی بنا مَدَنی ماحول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُنّتوں بھرے اجتماع میں
رحمتوں کا نزول ہوتا ہے
مَدَنیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سنتوں بھرے اجتماع میں مانگی جانے والی دعائیں ضرور رنگ لاتی ہیں، حضرت سیدنا امام سُفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: **عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزَلُ الرَّحْمَۃُ** یعنی نیک لوگوں کے

ذکر کے وقت رحمتِ الہی اترتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۷ ص ۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰) جب نیک بندوں کے تذکروں پر رحمتوں کا نزول ہوتا ہے تو جس اجتماع میں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر ہوتا ہو وہاں رحمتیں کیوں نازل نہ ہوں گی اور جہاں چھما چھم رحمتیں برس رہی ہوں وہاں دعائیں کیوں قبول نہ ہوں گی۔ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب، **”جنت میں لے جانے والے اعمال“**



فَإِنَّ مُصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زُود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

صفحہ 422 پر ہے: حضرت سیدنا ابوبکرؓ ریہ اور حضرت سیدنا ابوسعیدؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم دونوں محبوبِ ربِّ ذوالجلال، صاحبِ جو دو نوال، شہنشاہِ خوشِ حِصال، سلطانِ شیریںِ مقال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضر تھے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”جو تو م اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھتی ہے فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ (یعنی سکون) نازل ہوتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فرشتوں کے سامنے ان کا چرچا فرماتا ہے۔“ (صحیح مسلم ص ۱۴۴۸ حدیث ۲۷۰۰)

ذکر کسے کہتے ہیں؟! ”اللہ ھو“ اور ”حق ھو“ کی ضر میں لگانا بے شک ذکر ہی ہے۔ تاہم تلاوتِ قرآن، حمد و ثناء، مناجات و دعا، زُود و سلام، نعت و مقببت، خطبہ، دُرس، سنتوں بھرا بیان وغیرہ بھی ”ذکر اللہ“ میں شامل ہیں۔ لہذا دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات بھی ذکر کے حلقے ہیں۔

سارے عالم کو ہے تیری ہی جستجو جن و انس و ملک کو جری آرزو

یاد میں تیری ہر ایک ہے سُبُو بن میں وحشی لگاتے ہیں ضرباتِ ہو

اللَّهِ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ (سامان بخش شریف)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْ مُحَمَّد

یارِ مُصْطَفٰی عَزَّوَجَلَّ! ہماری بے حساب مغفرت فرما، ہمیں اپنی اور اپنے پیارے حبیب کی محبت پر زندہ رکھ، جب تک جنسِ سنّتوں پر عمل کرتے رہیں اور مر میں تو مدینے کی سرزمین، گنبدِ خضر کا سایہ، نگاہوں کے سامنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جلوہ اور لب پر یہ کلمہ طیبہ ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)۔ جَنَّتُ الْبَقِیْع میں تدفین ہو اور جَنَّتُ الْفِرْدَوْس میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۴۴۹

نیکی کی دعوت کی فضیلت

فَوَإِنْ فَضَّلْتُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ نَے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کا پڑوس ملے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یا خدا جسم میں جب تک کہ مری جان رہے تجھ پہ صدقے ترے محبوب پہ قربان رہے

کچھ رہے یا نہ رہے پر یہ دعا ہے کہ امتیر نزع کے وقت سلامت مرا ایمان رہے

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تُوبُوْا اِلٰی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِسراف کی تعریف

غیر حق میں صرف (یعنی خرچ) کرنا۔ (فتاویٰ رضویہ، مَخْرَج ج ۱ ص ۶۹۰) مَثَلًا نافرمانی

کی جگہوں پر خرچ کرنا۔

بُخْل کی تعریف

جس چیز کا خرچ کرنا شرعاً یا مروتاً ضروری ہو وہاں خرچ نہ کرنا۔

(حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ ج ۲ ص ۲۷)

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

449

جنة
النبوةمكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۴۵۰

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

حضرت سیدنا ابوالموہب شافعی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: جناب رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے خواب میں اپنے دیدار فیض آثار سے مُشَرَّف کیا اور فرمایا: ”تم بروز قیامت میرے ایک لاکھ اُمّتیوں کی شفاعت کرو گے۔“ میں نے عرض کی: اے میرے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! مجھ پر اس قدر انعام و اکرام کیسے ہوا؟ ارشاد فرمایا: اس لیے کہ تم مجھ (الطبقات الکبریٰ للشَّعْرَانِی، الجزء الثانی ص ۱۰۱)

دُرُود شریف
کی فضیلت
کی حکایت

پُر دُرود کا ہر یہ پیش کرتے رہتے ہو۔

پڑھتے رہو دُرود و سلام بھائیو! مدام

فضلِ خدا سے دونوں جہاں کے بنیں گے کام

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حکایتِ دُرود کے ضمن میں ”شفاعت“ کے متعلق مدنی پھول

علمائے کرام! شفاعت فرمائیں گے! بڑھے بڑھے اسلامی بھائیو! سُبحْنَ اللہ! دُرود پاک پڑھنے کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں! اس حکایتِ دُرود سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بروز قیامت اہلِ

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

450

جنة
البقيعمكة
المكرمة



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

اللہ (یعنی اللہ والے) گنہگاروں کی شفاعت فرمائیں گے۔ یاد رہے! مُطْلَقاً شفاعت کا انکار حُکْمِ قرآنی کا انکار اور کُفْر ہے۔ موقع کی مناسبت سے شفاعت کے بارے میں نیکی کی دعوت کے کچھ مَدَنی پھول آپ کی طرف بڑھاتا ہوں، قبول فرما کر اپنے دل کے مَدَنی گلہ سے میں سجاتے جانیے، اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ایمان کو تازگی ملنے کے ساتھ ساتھ کئی وُسوسوں کی کاٹ بھی ہو جائے گی۔ شفاعت کے معنی ہیں: ”گناہوں سے مُعافی کی سفارش“۔ سب سے پہلے علمائے کرام کے شفاعت کرنے کے مُتعلّق ایک ایمان افروز روایت سَماعت فرمائیے چنانچہ حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُؤَسِّلِينَ، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ، شَفِيعُ الْمُذْنِبِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد وِٰلَشَّيْنِ ہے: (میدانِ قیامت میں) عالم اور عابد لائے جائیں گے، عابد (یعنی عبادت گزار) سے کہا جائے گا: جَنَّتْ میں داخل ہو جاؤ اور عالم سے کہا جائے گا: تم ابھی ٹھہرنا کہ لوگوں کی شفاعت کرو، اس صلے میں کہ تم نے ان کو ادب سکھایا۔

(شُعَبُ الْإِيْمَانِ ج ۲ ص ۲۶۸ حدیث ۱۷۱۷)

مجھ کو اے عطار سنی عالموں سے پیار ہے

اِنْ شَاءَ اللَّهُ دو جہاں میں میرا بیڑا پار ہے (وسائلِ بخشش ص ۶۴۶)

جن آیات میں شفاعت کا انکار ہے ان کی وضاحت

قرآن کریم کی جن آیتوں میں شفاعت کی نفی (یعنی انکار) ہے وہاں مُراد ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بھی جبراً شفاعت نہیں کر سکتا یا غیر مسلموں کی شفاعت نہیں یا بُت شَفِيع (یعنی شفاعت

کرنے والے) نہیں ہیں۔ مثلاً پارہ 3 سُورَةُ الْبَقَرَةِ آیت نمبر 254 میں ہے:

يَوْمَ لَا يَبِيعُ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ

ترجمہ کنز الایمان: وہ دن جس میں نہ خرید فروخت

ہے نہ کافروں کے لئے دوستی اور نہ شفاعت۔

(پ ۳، البقرة: ۲۵۴)



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

٤٥٢

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَرَمَانُ مُصْطَفًى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس نے مجھ پر دس مرتبہ شام و رو پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

پارہ 29 سُورَةُ الْمُدَّثِّرِ آیت نمبر 48 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ﴿٣٩﴾

ترجمہ کنز الایمان: تو انہیں سفارش شیوں کی سفارش کام نہ

دے گی۔

(پ ۲۹، المدثر: ۴۸)

قرآن سے شفاعت کا ثبوت جہاں قرآن شریف میں شفاعت کا ثبوت ہے وہاں اللہ کے پیاروں کی

مومنوں کے لئے ”شَفَاعَتِ بِأَلَا ذَنْ“ مُر اد ہے یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے بندے اپنی محبوبیت اور وجاہت و مرتبے کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مومنوں کو بخشوائیں گے۔ مثلاً

پارہ 3 سُورَةُ الْبَقَرَةِ آیت 255 میں ارشادِ ربِّ العباد ہے:

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ﴿٣٠﴾

ترجمہ کنز الایمان: وہ کون ہے جو اس کے یہاں

سفارش کرے بے اس کے حکم کے۔

(پ ۳، البقرة: ۲۵۵)

پارہ 16 سُورَةُ مَزِيْمٍ آیت نمبر 87 میں ہے:

لَا يَسْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ

ترجمہ کنز الایمان: لوگ شفاعت کے مالک نہیں

مگر وہی جنہوں نے رحمن کے پاس قرار کر رکھا ہے۔

عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ﴿١٠﴾

نیکیاں بالکل نہیں ہیں نامہ اعمال میں

کیجئے عطار کی آکر شفاعت یا رسول (وسائل بخشش ص ۱۴۲)

کون کون شفاعت کرے گا؟ دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250

صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہار شریعت جلد اول“ صفحہ 139 تا 141 پر

قیامت کی منظر کشی میں شفاعت کے متعلق تفصیلی مضمون میں یہ بھی ہے: اب تمام انبیاء اپنی اُمت کی شفاعت فرمائیں

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

452

جنة
الْبَقِيْع

مكة
المكرمة



فَوَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدلرزاق)

گے، اولیائے کرام، شہداء (ش۔ ہ۔ د)، علما، حفاظ، حُجَّاج بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی مَنَصِبِ دینی عنایت ہوا اپنے اپنے مُتَعَلِّقین کی شُفَاعت کرے گا۔ نابالغ بچے جو مر گئے ہیں (وہ) اپنے ماں باپ کی شُفَاعت کریں گے، یہاں تک کہ علما کے پاس کچھ لوگ آکر عرض کریں گے: ہم نے آپ کے وُضُو کے لیے فلاں وقت میں پانی بھر دیا تھا، کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو استنجے کے لیے ڈھیلا دیا تھا، علما اُن تک کی شُفَاعت کریں گے۔

حَرْزِ جاں ذِکرِ شُفَاعت کیجئے

نار سے بچنے کی صورت کیجئے (حدائقِ بخشش شریف)

شَرْحِ کلامِ رضا: اس شعر میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اے عاشقانِ رسول! **شُفَاعتِ مُصْطَفٰی**

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا خوب تذکرہ کرتے رہئے گویا اپنے لئے اسے مثلِ پناہ گاہ بنا لیجئے کہ ”ذِکرِ شُفَاعت“ آخرت کی بھلائی اور عذابِ جہنم سے نجات کا وسیلہ بن جائے۔

تجھ سا سیاہ کار کون اُن سا شَفیع ہے کہاں!

پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے (حدائقِ بخشش شریف)

شَرْحِ کلامِ رضا: اس شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْہِ اپنے آپ سے تَوَاضَعاً (یعنی بطورِ انکساری) فرما رہے ہیں: تُو سب

سے بڑا کتبہ گاری سہی مگر تُو جس **پیارے مُصْطَفٰی** صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا غلام ہے اُن سے بڑا شُفَاعت کرنے والا بھی تو کوئی نہیں۔ اس لئے اے میرے غمگین دل! تسلی رکھ! بروزِ شَرَفِ محشر صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تجھے ہرگز نہیں بھولیں گے۔

یا رسول اللہ! مجرم حاضرِ دربار ہے نیکیاں پلے نہیں سر پر گُثمہ کا بار ہے

تم شہِ آبرار یہ سب سے بڑا عصیاں شعار یوں شُفَاعت کا یہی سب سے بڑا حقدار ہے (وسائلِ بخشش ص ۲۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۴۵۴

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : جَوْجُوهٍ بِرُؤُوسِهِمْ وَشَرِيفٍ بِرَأْسِهِمْ كَأَنَّ قِيَامَتَ كَرُونِ كَا - (کنز العمال)

شفاعت کی ۸ اقسام

مُحَقِّق عَلَى الْإِطْلَاق، خَاتِمُ الْمُحَدِّثِينَ، حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی شفاعت کی قسمیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ﴿۱﴾ شفاعت کی پہلی قسم شفاعتِ عظمیٰ ہے جس کا تمام مخلوقات کو نفع ملے گا اور یہ ہمارے محترم نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے ساتھ خاص ہے یعنی انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں سے کسی اور نبی کو اس پر جُورَات (جبر - ات) اور پیش قدمی کی مجال نہ ہوگی اور یہ شفاعت لوگوں کو آرام پہنچانے، میدانِ کُھر میں دیر تک ٹھہرنے سے چھٹکارا دلانے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے اور حساب کے جلدی کرنے اور قیامت کے دن کی سختی و پریشانی سے نکالنے کے لئے ہوگی ﴿۲﴾ دوسری قسم کی شفاعت ایک قوم کو بے حساب جنت میں داخل کروانے کے لئے ہوگی اور یہ شفاعت بھی ہمارے نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے ثابت ہے اور بعض علماء کرام کے نزدیک یہ شفاعت خُصُّو رِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے ساتھ خاص ہے ﴿۳﴾ تیسری قسم کی شفاعت اُن لوگوں کے بارے میں ہوگی کہ جن کی نیکیاں اور بُرائیاں برابر برابر ہوں گی اور شفاعت کی مدد سے جنت میں داخل ہوں گے ﴿۴﴾ چوتھی قسم کی شفاعت اُن لوگوں کے لئے ہوگی جو کہ دوزخ کے حق دار ہو چکے ہوں گے تو حضور پر نور، شافعِ یومِ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شفاعت فرما کر اُن کو جنت میں لائیں گے ﴿۵﴾ پانچویں قسم کی شفاعت مرتبے کی بندی اور بُرگی کی زیادتی کے لئے ہوگی ﴿۶﴾ چھٹی قسم کی شفاعت اُن گنہگاروں کے بارے میں ہوگی جو کہ جہنم میں پہنچ چکے ہوں گے اور شفاعت کی وجہ سے نکل آئیں گے اور اس طرح کی شفاعت دیگر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، فرشتے، علماء اور شہداء بھی فرمائیں گے ﴿۷﴾ ساتویں قسم کی شفاعت جنت کھولنے کے بارے میں ہوگی ﴿۸﴾ آٹھویں قسم کی شفاعت خاص کر مدینہ منورہ رَاکَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا والوں اور مدینے کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضہ انور کی زیارت کرنے والوں کے لئے خصوصی طریقہ پر ہوگی۔

(مُلَخَّصٌ اَزْ اَشِیْعَةِ اللَّمَعَاتِ ج ۴ ص ۴۰۴)

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

454

جنة
الْبَقِيع

مكة
المكرمة



(اپنی)

فَوَاصِلُ صَلَاتِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے

مُنکِر آج ان سے اِجتانہ کرے (حدائقِ بخشش شریف)

شرح کلام رضا: میرے آقا علی حضرت رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ اِس شعر میں فرماتے ہیں: جو لوگ آج دنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ

کے پیاروں کو ”بے اختیار“ سمجھتے ہیں، بروزِ محشر ہم بھی ان کا خوب تماشا دیکھیں گے کہ کس طرح بے بسی اور بے چینی کے ساتھ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے پاک درباروں میں شفاعت کی بھیک لینے کیلئے دھکے کھا رہے ہوں گے! مگر ناکامی کا منہ دیکھیں گے۔ جیسی تو کہا

جارہا ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے

پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا (حدائقِ بخشش شریف)

شرح کلام رضا: یعنی آج اختیاراتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اعتراف کر لے اور ان کے دامنِ کرم کی پناہ

میں آ جا اور ان سے مدد مانگ۔ اگر تُو نے یہ ذہن بنالیا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے بھی مدد نہیں کر سکتے تو یاد رکھ! کل بروزِ قیامت جب اللہ تَعَالَى کے پیارے نبی صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ محبوبی ظاہر ہوگی اور تُو اختیاراتِ

تسلیم کر لے گا اور شفاعت کی صورت میں مدد کی بھیک لینے دوڑے گا تو اُس وقت سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہیں ”مانیں“

گے کہ دنیا ”دارِ العمل“ (یعنی عمل کی جگہ) تھی اگر وہیں ”مان لیتا“ تو کام ہو جاتا، اب ”ماننا“ کام نہ دے گا کیوں کہ آخرت دارِ العمل نہیں ”دارِ الحُجْر“ (یعنی دنیا میں جو عمل کیا اُس کا بدلہ ملنے کی جگہ) ہے۔

شفاعت کی اُمید پر گناہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اچھا ڈاکٹر مل جانے کی اُمید پر کوئی زہر کھالے یا ہڈیوں کے ماہر ڈاکٹر کے ملنے کی اُمید پر گاڑی کے نیچے خود کو گرا کر سارے بدن کی ہڈیاں ٹوڑوالے۔ اور یقیناً

**شفاعت کی امید پر
گناہ کرنے والا کیسا ہے؟**



(طبرانی)

ترا حامی وہاں پر آمینہ کا لاڈلا ہوگا (وسائلِ بخشش ص ۱۸۸)



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۴۵۷

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِي فِي مَدِينَةِ الْمَدِينَةِ أَوْ فِي مَدِينَةِ الْمَدِينَةِ أَوْ فِي مَدِينَةِ الْمَدِينَةِ (طبرانی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

کشتی کے مسافر! حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ مشکبار ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حُود میں سُستی کرنے والے اور اُن میں مبتلا ہونے والے کی مثال اُن لوگوں جیسی ہے جنہوں نے کشتی میں قزما اندازی کی، تو بعض کے حصّے میں نیچے والا حصّہ آیا اور بعض کے حصّے میں اوپر والا۔ پس نیچے والوں کو پانی کے لیے اوپر والوں کے پاس جانا ہوتا تھا، تو انہوں نے اسے زحمت شمار کرتے ہوئے ایک گھاڑی لی اور کشتی کے نچلے حصّے میں ایک شخص سوراخ کرنے لگا، تو اوپر والے اُس کے پاس آئے اور کہا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ کہا کہ تمہیں میری وجہ سے تکلیف ہوتی تھی اور پانی کے بغیر گزارہ نہیں۔ اب اگر انہوں نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا تو اُسے بچالیا اور خود بھی بچ جائیں گے اور اگر اُسے چھوڑے رکھا تو اُسے ہلاک کریں گے اور اپنی جانوں کو بھی ہلاک کریں گے۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۲۰۸ حدیث ۲۶۸۶)

اس حدیثِ پاک کے تحت مِرَاةُ الْمُنَاجِيح میں ہے: اس حدیث شریف میں ایک مثال کے ذریعے بُرائی سے روکنے اور نیکی کا حکم دینے کی اہمیت کو واضح کیا گیا اور بتایا گیا کہ اگر یہ سمجھ کر اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا فریضہ ترک کر دیا جائے کہ بُرائی کرنے والا خود نقصان اُٹھائے گا ہمارا کیا نقصان ہے! تو یہ سوچ غلط ہے، اس لیے کہ اُس کے گناہ کے اثرات تمام مُعاشِرے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اور جس طرح کشتی توڑنے والا اکیلا ہی نہیں ڈوبتا بلکہ وہ سب لوگ ڈوبتے ہیں جو کشتی میں سوار ہیں اسی طرح بُرائی کرنے والے چند افراد کا یہ جُرم تمام مُعاشِرے میں ناسور بن کر پھیلتا ہے۔

(مِرَاةُ الْمُنَاجِيح ج ۶ ص ۵۰۴)

مكة المكرمة

مدينة المنورة

457

جنة البقيع

مكة المكرمة



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۴۵۸

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَمانُ فَصَلَفَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و دُشرف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔ (غریب و تریب)

یا شیخ! اپنی اپنی دیکھ! ۱

اصلاح کی فکر میں لگے رہنے کے بجائے دُوسروں کی دُستی کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے، کیونکہ کثیر گناہ ایسے ہیں کہ جن کا نقصان دوسروں کو بھی پہنچتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص چوری کا گناہ کرے تو اُس شخص کو بھی نقصان ہوگا جس کی چیز چرائی گئی بالکل یہی معاملہ ڈاکہ ڈالنے، امانت میں خیانت کرنے، گالی دینے، تہمت لگانے، غیبت کرنے، پُغلی کھانے، کسی کے عیب اُچھالنے، ناحق کسی کا مال کھانے، خون بہانے، کسی کو بلا اجازت شرعی تکلیف پہنچانے، قرض دبا لینے، کسی کی چیز اُسے ناگوار گزرنے کے باوجود بلا اجازت استعمال کرنے، ماں باپ کو ستانے اور بدن گاہی کرنے وغیرہ کا ہے۔ اب اگر ہر ایک کو ان گناہوں کے ارتکاب کی کھلی چھوٹ دے دی جائے پھر نہ تو کسی کا مال سلامت رہے گا اور نہ ہی عزت! بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ہمارا معاشرہ ”دُروندوں کے جنگل“ کا منظر پیش کرنے لگے گا۔ بعض گناہ ایسے ہیں جن کے ارتکاب سے انسان کی عزت کو بھی نقصان پہنچتا ہے مثلاً جو شخص پُغلی خور یا زانی یا شرابی کے طور پر مشہور ہو جائے تو سب پر عیاں (یعنی ظاہر) ہے کہ معاشرے میں اس کا کیا مقام ہوتا ہے؟ اور بعض گناہ ایسے ہیں جو انسان کے مال کو نقصان پہنچاتے ہیں مثلاً جو اکیلے کی لت پڑ جانا، سود پر قرض لینا، کام کاج کرنے کے بجائے فلمیں ڈرامے دیکھنے میں مشغول رہنا، مذکورہ کاموں میں مُلوث افراد مالی طور پر جس طرح ”دُن گنی رات چوگنی“ اُلٹی تر قتی کرتے ہیں یہ کسی صاحبِ عقل سے مخفی (یعنی چھپا) نہیں۔ ان تمام دُنیاوی نقصانات کے ساتھ ساتھ ایسے شخص کو اُخروی (اُخ۔ روی) طور پر بھی خسارے (یعنی نقصان) کا سامنا ہے، جو جہنم کے بھیا نک اور ہولناک عذاب کی صورت میں پیش آسکتا ہے۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

گناہوں کے پانچ ۱
دنیوی نقصانات ۲

گناہوں کے دُنیاوی نقصانات کے ضمن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 148 صفحات پر مشتمل کتاب، ”نیکیوں کی

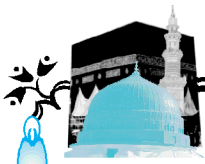
مكة المكرمة

مدينة المنورة

458

جنة البقیع

مكة المكرمة



فَرَمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْ خُصِّ كِي نَاك خَاك آلودِ بوجس كے پاس مِيرَاڈ كَرِ بَوَاوَرِده جَھ پُرُؤ رُودِ پَاك نہ پڑِ هے۔ (عام)

جزائیں اور گناہوں کی سزائیں، صَفْحہ 51 پر ہے: جُضُو نَحْيِ پَاك، صَاہِبِ لَوَاك، سَيَّاحِ اَفْلَاك صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اے لوگو! پانچ باتوں سے بچنے کے لئے پانچ باتوں سے بچو (۱) جو قوم کم تولتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں مہنگائی اور پھلوں کی کمی میں مبتلا کر دیتا ہے (۲) جو قوم بد عہدی (یعنی وعدہ خلافی) کرتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کے دشمنوں کو ان پر مسلط کر دیتا ہے (۳) جو قوم زکوٰۃ ادا نہیں کرتی اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے بارش کا پانی روک لیتا ہے اور اگر چو پائے نہ ہوتے تو اُن کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہ دیا جاتا (۴) جس قوم میں فحاشی اور بے حیائی پھیل جاتی ہے اللہ تَبَارَک وَتَعَالٰی اُن کو طاعون کے مَرَض میں مبتلا کر دیتا ہے اور (۵) جو قوم قرآنِ پاک کے بغیر فیصلہ کرتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کو زیادتی (یعنی غلط فیصلے) کا مزا چکھاتا ہے اور انہیں ایک دوسرے کے ڈر میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (قُوَّةُ الْعُیُون ص ۳۹۲)

اُفسوس! صد کروڑ افسوس! آج کل مسلمانوں میں نیکیوں کا ذہن بہت کم ہو گیا ہے دُعا قبول نہ ہوگی! بس ہر طرف گناہوں کا دور دورہ ہے، نیکی کی دعوت کی طرف بھی کوئی خاص رغبت

نہیں رہی، آئیے! ایک عبرتناک روایت سنئے اور اپنے آپ کو عذابِ الہی سے ڈرائیے چنانچہ سرکارِ مدینہ، سُورِ قَلْب و سَیْنہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: قسم ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یا تو تم اچھی بات کا حکم کرو گے اور بُری بات سے منع کرو گے یا اللہ تَعَالٰی تم پر جلد اپنا عذاب بھیجے گا پھر دُعا کرو گے اور تمہاری دُعا قبول نہ ہوگی۔ (ترمذی ج ۴ ص ۶۹ حدیث ۲۱۷۶)

اس حدیثِ پاک کے تَحْتَ مِرَاۃُ الْمَنَاجِیْح میں ہے: اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کی ذمے داری سے پہلو تھکی (یعنی تَلَمُّؤُل) کتنا بڑا جُرم ہے اس حدیث میں نہایت وضاحت کے ساتھ اس کا بیان کیا گیا۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یا تو تمہیں یہ فریضہ انجام دینا ہوگا یا اللہ تَعَالٰی

دینہ

طاعون کو انگش میں پلگ (PLAGUE) بولتے ہیں، یہ چوہے کے پٹوؤں کے کاٹنے سے لاحق ہونے والا مُہْلِك مَرَض ہے، اس میں چھاتی، بغل یاٹھنے کے نیچے گلیاں (یعنی گائٹھیں) نکلتی ہیں اور تیز بخار ہو جاتا ہے۔



فَرَمَانِ مُصِطَفَ ﷺ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہِ مُعَاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا اور اس کے بعد اگر دُعا بھی کرو گے تو قبول نہ ہوگی، یہ نہایت سخت قسم کی وعید (یعنی سزا دینے کی دھمکی) ہے یعنی جب تک تم اپنی کوتاہی کا ازالہ (یعنی اسے دور) نہیں کرو گے اور اللہ تعالیٰ سے مُعافی نہیں مانگو گے تمہاری کوئی دُعا قبول نہ ہوگی۔

(مراۃ المفاتیح ج ۶ ص ۵۰۵)

وے دُھن مجھ کو نیکی کی دعوت کی مولیٰ

مچا دوں میں دھوم اُن کی سنت کی مولیٰ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبُ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيَّ مُحَمَّدٌ

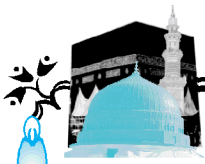
میں گناہوں کی تاریکیوں میں گم تھا

یعنی وہ دولت جس کے حصول کا گمان نہ ہو) سے کم نہیں، آج کے گناہوں بھرے ماحول

فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول کسی نعمتِ غیر مُترقبہ (غیر-مُ-ت-ر-ق-ق-بہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے اور گناہوں سے بچنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے

میں پلنے والے بڑے بڑے مجرم مدنی ماحول میں آکر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ سُنّتوں کے سانچے میں ڈھل گئے۔ آئیے اس ضمن میں ایک ”مدنی بہار“ سنتے ہیں چنانچہ گجرات (پنجاب، پاکستان) کے مُقیم اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ پیش خدمت ہے: تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل میں گناہوں کی تاریکیوں میں گم تھا۔ غفلت کے اندھیروں نے مجھے دین سے عملاً اس قدر دور کر رکھا تھا کہ نماز، روزے کی کچھ پرواہ نہ تھی۔ ایک روز جب حسبِ معمول میرے قاری صاحب گھر میں مجھے قرآنِ پاک پڑھانے کے لیے آئے تو اُس وقت میں T.V پر ڈرامہ دیکھنے میں مصروف تھا، میں نے کہا: ”قاری صاحب! آپ تشریف رکھئے میں ڈرامہ دیکھ کر ابھی آرہا ہوں بس تھوڑا ہی رہ گیا ہے۔“ قاری صاحب کا حوصلہ بھی کمال کا تھا، ڈانٹ ڈپٹ کے بجائے نہایت ہی شفقت سے انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہوں نے مجھے ”دعوتِ اسلامی“ کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

٤٦١

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

(۱۱۸۷ھ)

فَوَمانِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ رُودِ شَرِيفٍ يَدْهُو اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتٍ يَبْجِيهِ كَا۔

مطبوعہ رسالہ ”ٹی وی کی تباہ کاریاں“ پڑھ کر سنایا۔ رسالہ سن کر بے اختیار ندامت و شرمندگی مجھ پر غالب آئی اور میں خوفِ خدا سے سر تا پا لرز اٹھا! قاری صاحب کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے میں نے جب اپنی گزشتہ زندگی کا احتساب کیا تو میرا دل رونے لگا کہ آہ! صد ہزار آہ! میں نے زندگی کا اتنا بڑا حصہ فُضُولیات و لُغَویات میں صرف کر دیا اور مجھے اس کا احساس تک نہ ہوا! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے صدقِ دل سے توبہ کی اور عَزَمِ مُصَمَّم کر لیا کہ آئندہ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں سے بچتا رہوں گا، نماز کی پابندی کرتے ہوئے سنتوں بھری زندگی گزارنے کی کوشش کرتا رہوں گا اور اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی، جھوٹ، غیبت، چُغلی اور وعدہ خلافی وغیرہ وغیرہ سے بچتا رہوں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول نے میری کایا پلٹ دی اور مجھ سا بگڑا ہوا انسان بھی سُدھرنے پر کمر بستہ ہو گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ ہمیں مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔

امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تُو نَزَمی کو اپنا جھڑے مٹانا رہے گا سدا خوشنا مَدَنی ماحول

تُو غصے جھڑکنے سے بچنا وگرنہ یہ بدنام ہو گا تَرَا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۶۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

اِنفرادی کوشش! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس مَدَنی بہار میں انفرادی کوشش اور دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ”ٹی وی کی تباہ کاریاں“ پڑھ کر مَدَنی سُنَّت ہے مَدَنی سُنَّت کی بَرکت کا بیان ہے، ہم سبھی کو چاہئے کہ موقع بہ موقع اِنفرادی کوشش کے ذریعے نیکی کی دعوت کی ترکیب کیا کریں۔ یقیناً انفرادی کوشش کے ذریعے نیکی کی دعوت دینا ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنَّت ہے اور بے شمار احادیثِ مبارکہ اس پر دلالت (یعنی دلیل) ہیں۔

صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری سُنَّت ہے اور بے شمار احادیثِ مبارکہ اس پر دلالت (یعنی دلیل) ہیں۔

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

461

جنة
الْبَقِيعمكة
المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۴۶۲

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

بیان کردہ **مَدَنی بہار** میں ”ٹی وی کی تباہ کاریاں“ رسالے کا بھی ذکر موجود ہے کہ جب قاری صاحب نے اپنے شاگرد کو مذکورہ رسالہ پڑھ کر سنایا تو اُن کو توبہ کی سعادت نصیب

مَدَنی بیگ اور لکڑی رسائل

ہوئی، وہ نمازی بنے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے۔ جن جن اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے بن پڑے ایک ”مَدَنی بیگ“ خرید لیں اور اُس میں حسبِ توفیق مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ رسائل، سنتوں بھرے بیانات کی کیٹشیں وغیرہ رکھیں۔ بے شک سارا دن نہ سنبھلیں صرف حسبِ موقع وہ مَدَنی بیگ اپنے ساتھ ہو اور رسائل وغیرہ دوسروں کو تحفہ پیش کئے جائیں۔ موقع کی مناسبت سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض کو صرف پڑھنے کیلئے دیں، جب وہ پڑھ کر لوٹا دیں تو دوسرا رسالہ پیش کریں اسی طرح کیٹسٹوں اور بڑی کتابوں کی بھی ترکیب کی جاسکتی ہے۔ یوں کرنے سے آپ بے اندازہ ثواب کما سکتے ہیں مگر یہ سب کچھ اپنی جیب خاص سے ہو اس کیلئے چندہ نہ کیا جائے۔ نیز **حُسنِ ولادت** کے موقع پر یا اپنے مرحوم عزیزوں کے ایصالِ ثواب کیلئے مختلف اوقات میں **لکڑی رسائل** کی ترکیب بھی فرمائیے۔ دُرس و اجتماعات اور مَدَنی مشوروں میں اور ایصالِ ثواب کی مجالس میں مکتبۃ المدینہ کے **مَدَنی رسائل** وغیرہ تقسیم فرما کر خوب نیکی کی دعوت عام کرنے کا ثواب کمائیے۔

بائٹے مَدَنی رسائل مَدَنی بیگ اپنائیے

اور حقدارِ ثوابِ آخرت بن جائیے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صَفْحہ 339 پر پارہ 9 سُورَةُ الْأَنْفَال کی آیت نمبر 25 میں اللہ رَبُّ الْعِبَادَةِ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

عذابِ نازل ہونے کا سبب

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

462

جنة
الْبَقِيع

مكة
المكرمة



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا
مِنْكُمْ خَاصَّةً وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ
الْعِقَابِ ۝۲۵

ترجمہ کنز الایمان: اور اُس فتنے سے ڈرتے رہو جو
ہرگز تم میں خاص ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا اور جان لو کہ
اللہ کا عذاب سخت ہے۔

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی اس کے تحت فرماتے ہیں:
بلکہ اگر تم اس سے نہ ڈرے اور اس کے اسباب یعنی ممنوعات کو ترک نہ کیا اور وہ فتنہ نازل ہوا تو یہ نہ ہوگا کہ اس میں خاص
ظالم اور بدکار ہی مبتلا ہوں بلکہ وہ (فتنہ) نیک اور بد سب کو پہنچ جائے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ
اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے درمیان ممنوعات نہ ہونے دیں یعنی اپنے مقدور تک (یعنی اپنے بس اور اختیار
کے مطابق) بُرائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام
ہوگا، خطا کار اور غیر خطا کار سب کو پہنچے گا۔ (تفسیر طبری ج ۶ ص ۲۱۷ رقم ۱۰۹۲۳) حدیث شریف میں ہے سید عالم صَلَّی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مخصوص لوگوں کے عمل پر عذاب عام نہیں کرتا جب تک کہ عام طور پر لوگ ایسا
نہ کریں کہ ممنوعات کو اپنے درمیان ہوتا دیکھتے رہیں اور اس کے روکنے اور منع کرنے پر قادر ہوں باوجود اس کے نہ
روکیں، نہ منع کریں جب ایسا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ عذاب میں عام و خاص سب کو مبتلا کرتا ہے۔ (شرح السنۃ للبغوی
ج ۷ ص ۵۸ حدیث ۴۰۵۰) ”ابوداؤد“ کی حدیث میں ہے کہ جو شخص کسی قوم میں سرگرمِ معاصی (یعنی نافرمانیوں میں مبتلا) ہو
اور وہ لوگ باوجود قدرت کے اُس کو نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ مرنے سے پہلے انہیں عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ (ابوداؤد ج ۴
ص ۱۶۴ حدیث ۴۳۳۹) اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم نَبِیُّ عَنِ الْمُنْكَر (یعنی بُرائی سے منع کرنا) ترک کرتی ہے اور لوگوں کو
گناہوں سے نہیں روکتی وہ اپنے اس ترکِ فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے۔



فَوَمانُ فَصَلَفَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

نیک شخص بھی عذاب میں مبتلا

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد روحانی و جسمانی اور سماجی و معاشی وغیرہ طرح طرح کی پریشانیوں کا شکار ہے، کہیں نیکی کی دعوت کے تزک کے سبب تو یہ حال نہیں؟ آپ خود پرہیزگار اور نیکو کاری سہی مگر دوسروں کو نیکی کی دعوت نہیں دیتے اور

باوجودِ قدرت گناہوں سے نہیں روکتے، عام مسلمانوں بلکہ اپنے گھر والوں کو بُرائیوں میں مبتلا دیکھ کر جی میں گڑھتے تک نہیں تو اس حدیث مبارکہ کو بار بار پڑھئے، سنئے اور خود کو عذاب الہی سے ڈرا کر نیکی کی دعوت پر کمر بستہ ہو جائیے چنانچہ

سرکارِ مکہ مکرمہ، سلطانِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت جبرئیل (عَلِیْہِ السَّلَام) کو حکم فرمایا: فُلَاں شہر کو اُس کے رہنے والوں سمیت زَیْر و زَبر کر دو، حضرت جبرئیل (عَلِیْہِ السَّلَام) نے عرض کی: اے ربِّ عَزَّوَجَلَّ! ان لوگوں میں تیرا ایک فُلَاں نیک بندہ بھی ہے جس نے پلک جھپکنے کی مقدار بھی تیری نافرمانی نہیں کی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اَقْلِبْہَا عَلَیْہِم فَاِنَّ وَجْہَہ لَمْ یَتَمَعَّرْ فِی سَاعَۃٍ قَطُّ۔ یعنی شہران پر اُلٹ دو

کیونکہ اس کا چہرہ میری نافرمانیاں دیکھ کر کبھی مُتَغَیِّر (مُ-ت-غ-ی-ر یعنی تبدیل) نہیں ہوا۔ (شُعَبُ الْاِیْمَان ج ۶ ص ۹۷ حدیث ۷۵۹۵)

اس حدیث پاک کے تحت مِرْآۃ الْمَنَاجِیْح میں ہے: اس حدیث شریف سے واضح ہوتا ہے کہ جہاں اعمالِ صالحہ (یعنی نیکیوں) سے تعلق اور بُرائیوں سے اجتناب (یعنی پرہیز) ضروری ہے وہاں دین و ملت کے خلاف سازشوں اور مسلمانوں پر ظلم و ستم نیز معاشرتی بگاڑ کی وجہ سے پریشان ہونا بھی ایمان کا تقاضا ہے۔

تقاضا ہے۔ جو لوگ اللہ تَعَالَى کی رضا جوئی کی خاطر معاشرتی بُرائیوں کے ازالے (یعنی خاتمے) کے لیے کوشاں نہیں رہتے اور عدم طاقت (یعنی قوت نہ ہونے) کی صورت میں اس پر پریشان بھی نہیں ہوتے ان کا تقویٰ کس کام کا! لہذا اپنی اصلاح اور عبادتِ خداوندی میں مشغولیت کے ساتھ ساتھ مملکت و ملت اور مسلمانانِ عالم کی زبوں حالی کے خاتمے اور



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

مُعاشرے کو غیر شرعی حرکات و سکنات سے پاک کرنے کے لیے کوشاں رہنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

(مرآة المناجیح ج ۶ ص ۵۱۶)

نیک لوگوں کی ہلاکت کی وجہ
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! جو خود نیکیوں کے خریص ہوتے ہیں، پابندی وقت کے ساتھ باجماعت نمازیں بھی پڑھتے ہیں، مگر داڑھی منڈے، ماڈرن دوستوں کی صحبتوں سے گنارہ کشی کرنے کے بجائے محض حفظِ نفس کی خاطر (یعنی مزے لینے کیلئے) اُن کی بیٹھکوں

کی رونق بنتے اُن کی غیر محتاط اور گناہوں بھری باتوں میں اگرچہ چُپ رہتے مگر دل ہی دل میں لُطف اندوز ہوتے ہیں کہ ظاہر ہے نفس کو مزانہ آتا ہوتا تو ایسوں کے ساتھ کیوں دوستیاں نہاتے! اب جو روایت پیش کی جا رہی ہے وہ ایسے لوگوں کیلئے تازیانہِ عبرت (یعنی نصیحت و عبرت کا چابک) ہے چنانچہ منقول ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا یوشع بن نون علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی کہ آپ کی قوم کے ایک لاکھ آدمی عذاب سے ہلاک کئے جائیں گے جن میں چالیس ہزار نیک ہیں اور ساٹھ ہزار بد آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: یا رب عَزَّوَجَلَّ! بدکرداروں کی ہلاکت کی وجہ تو ظاہر ہے لیکن نیک لوگوں کو کیوں ہلاک کیا جا رہا ہے؟ ارشاد فرمایا: ”یہ نیک لوگ بھی ان بدکرداروں کے ساتھ کھاتے اور پیتے ہیں، میری نافرمانیاں اور گناہ دیکھ کر کبھی ان کے چہروں پر ناگواری کا اثر تک نہیں آتا۔“

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۷ ص ۵۳ رقم ۹۴۲۸)

اپنے دل میں بُرا جانے
 دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 743 صفحات پر مشتمل کتاب، ”جنت میں لے جانے والے اعمال“

صفحہ 595 پر ہے: حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہُوَ رِپاک، صاحبِ کولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں سے کوئی جب کسی بُرائی کو دیکھے تو اُسے چاہیے کہ بُرائی



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۴۶۶

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

(طبرانی)

فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْشَخْ مَجْهُرٌ رُؤُودٌ وَبَاكٍ بِرُؤُوسِهِ يَهْوِلُ غَيَا وَجَنَّتْ كَارِاسَتُهُ يَهْوِلُ غَيَا۔

کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی استطاعت (یعنی قوت) نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنی زبان سے بدل دے اور جو اپنی زبان سے بدلنے کی بھی استطاعت نہ رکھے اُسے چاہیے کہ اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔ (صحیح مسلم ص ۴۴ حدیث ۴۹، سنن نسائی ص ۸۰۲ حدیث ۵۰۱۸)

کیا تم دل میں برا جانتے ہیں؟ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے ضمیر سے سوال کیجئے کہ کسی کو گناہ کرتا دیکھ کر ہاتھ یا زبان سے روکنے میں خود کو لاچار پانے کی صورت میں آیا آپ نے دل میں بُرا جانے؟ صد کروڑ افسوس! بچوں کی امی کھانا پکانے میں تاخیر کر دے، کھانے میں نمک تیز ہو جائے، بیٹا اسکول کی چھٹی کر لے تو ضرور ناگوار گزرے لیکن گھر والوں کی روزانہ پانچوں نمازیں قضا ہو رہی ہوں تو ماتھے پر ہل تک نہ آئے، انہیں سمجھانے کی کوشش تک نہ کی جائے، حالانکہ اگر بچہ دس برس کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے تو باپ پر واجب ہے کہ مار کر بھی پڑھائے۔ ورنہ گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوگا۔ آپ ہی کہیے! کیا آپ کی یہ روش درست ہے؟ مثلاً محکوم اولاد کی بُرائی دیکھ کر حاکم (یعنی والد) ہاتھ سے بدلے، عالم زبان سے بدلے، جس کو یہ دونوں قدرتیں حاصل نہیں وہ کم سے کم دل میں تو بُرا جانے، مگر اب ایسا ذہن کس کا رہا ہے! آپ سوچئے! مثلاً میوزک نگ رہا ہے، بے شک روکنے پر قدرت نہیں مگر کیا یہ آپ کے دل میں کھٹک رہا ہے؟ کیا آپ اسے بُرا محسوس کر رہے ہیں؟ جی نہیں، اس لئے کہ خود اپنے موبائل میں بھی تو معاذ اللہ ”میوزیکل ٹیون“ موجود ہے! دو افراد گلی میں گالم گلوچ کر رہے ہیں، بُرا لگا؟ جی نہیں، کیوں؟ اس لئے کہ کبھی کبھی اپنے منہ سے بھی معاذ اللہ گالی نکل ہی جاتی ہے۔ فلاں نے جھوٹ بولا، آپ کو ناگوار گزرا؟ جی ہاں، کیوں؟ اس لئے کہ میرا ذاتی نقصان ہوا، باقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے بُرا کہاں سے لگے گا کہ خود اپنی زبان سے بھی معاذ اللہ جھوٹ نکل ہی جاتا ہے۔ یہ مثالیں صرف چوٹ کرنے کیلئے ہیں، ورنہ بہت ساروں کی

مكة المكرمة

مدينة المنورة

466

جنة البقيع

مكة المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۴۶۷

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنَّ فَصْلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

حالت یہ ہے کہ اپنے فون میں میوزیکل ٹیون نہیں۔ گالی اور جھوٹ کی عادت نہیں، پھر بھی ”دل میں بُرا جانے“ کا ذہن نہیں۔ اگر رضائے الہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے حقیقی معنوں میں بُرائی کو دل میں بُرا جانے کی سوچ بن جائے، کُڑھنے کی عادت پڑ جائے تب تو معاشرے میں اصلاح کا دورِ دورہ ہو جائے کیوں کہ جب ہم بُرائیوں کو دل سے بُرا سمجھنے میں خود پکے ہو جائیں گے، تو دوسروں کو سمجھانا بھی شروع کر دیں گے اور اِنْ شَاءَ اللَّهُ ہر طرف سُنَّوں کی بہار آ جائے گی اور ”نیکی کی دعوت“ کی دھوم مچ جائے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں عقلِ سلیم دے کہ ہم بھی خوب خوب نیکی کی دعوت اور آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سُنَّت کی دھوم مچانے والے بن جائیں۔ آئیے! سُنَّیں عام کرنے کا جذبہ بڑھانے کیلئے ایک مَدَنی بہار سنتے ہیں۔

تین شرابی بھائی مَدَنی!
ضلع اُکاڑہ کی تحصیل دیپال پور (پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لُب ہے: دیپال پور میں ہمارے خاندان کا شمار وہاں کے امیر ترین گھرانوں میں ہوتا تھا مگر افسوس! کہ میرے ہوش سنبھالنے سے پہلے ہی میرے بڑے بھائی بُرے دوستوں کی صحبت کی وجہ سے شراب کے عادی بن چکے تھے۔ بُری صحبت اور شراب نوشی کی وجہ سے بھائی نے ہماری تعلیم و تربیت پر کوئی توجہ نہ دی، نشے کے علاوہ انہیں کسی چیز سے کوئی سرکار ہی نہ تھا۔ آہستہ آہستہ نشے کی لت نے انھیں گھر کا سامان فروخت کرنے پر مجبور کر دیا حتیٰ کہ انہوں نے کپڑے کی دکان، فیکٹری اور ایک پوری مارکیٹ جس میں کئی دکانیں تھیں نشے کی آگ میں جھونک دیں، گھر میں لگی آگ سے بھلا گھر والے کیسے بچ سکتے تھے! آخر وہی ہوا جس کا ڈر تھا یعنی اُن سے چھوٹا اور مجھ سے بڑا بھائی بھی مُنشیات (مُنش۔ ش۔ یات) کا عادی ہو گیا، اس آگ نے اور زور پکڑا تو میں بھی اس کی لپیٹ میں آ ہی گیا اور مجھے بھی نشے کی عادت پڑ گئی۔ والد محترمہ (مُح۔ ت۔ رمہ) جو کہ پہلے

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

467

جنة
الْبَقِيْع

مكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۴۶۸

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِي بَعْدَ بَعْضِ مَرْتَبَعٍ أَوْ دَسْ مَرْتَبَعٍ أَوْ دُورٍ يَأْكُرُ بِأُفْسَ قِيَامَتِي كَوْنِ مِيرِي خِفَافَتِي لَطِيًّا - (مجمع الزوائد)

ہی بڑے بھائی کے نشئی (ن۔ش۔ای) ہونے کی وجہ سے صدمے سے نڈھال تھیں، ہم غم میں مزید اضافے کا باعث بن گئے۔ آخر کار ہمارے نصیب کچھ یوں جاگے کہ ہمارا منجھلا (یعنی درمیانہ) بھائی جو کہ نشے کی آفت سے محفوظ تھا وہ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مشکبارِ مَدَنی ماحول میں آنے جانے لگا، مَدَنی ماحول سے وابستگی کی بَرَکت سے کبھی کبھار ہمیں بھی **انفرادی کوشش** کے ذریعے اجتماع میں لے جانے میں کامیاب ہو جاتا، لیکن وہاں ہمارا دل نہیں لگتا تھا مگر میرے بھائی نے انفرادی کوشش جاری رکھی اور ہمیں مَحَبَّت کے ساتھ اجتماع میں لے جاتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ اپنے بھائی کی انفرادی کوششوں کی بَرَکت سے آج ہم سب بھائی جو کہ کچھ عرصہ قبل نشے کے عادی تھے توبہ کر کے **دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو چکے ہیں**۔ مجھے جب کبھی اپنا سابقہ دور یاد آتا ہے تو دل کانپ جاتا ہے کہ اگر دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نہ ملتا تو ہمارا کیا بنتا؟ شاید یہی ہوتا کہ ہم آج دَرْدَر کی ٹھوکریں کھا رہے ہوتے اور ہمارے اپنے بھی ہمیں دُھنکار رہے ہوتے، مگر اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی ماحول کے طفیل ہمارے خُواں رسیدہ گلزار میں پھر سے خوشیوں کی مَدَنی بہار آگئی! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کروڑ ہا کروڑ احسان کہ میں تادم تحریر 63 دن کا مَدَنی تربیتی کورس کر رہا ہوں اور سب سے بڑے بھائی جان کم و بیش 17 ماہ سے **عاشقانِ رسول** کے ہمراہ سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافلے کے مسافر ہیں۔

دعوتِ اسلامی کی قیوم دونوں جہاں میں مچ جائے دھوم

اِس پہ فدا ہو بچہ بچہ یا اللہ میری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش ص ۱۰۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

468

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۴۶۹

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

اس مَدَنی بُہار کے ضَمَن میں نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! انفرادی کوشش کے ذریعے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی برکت سے تین شرابی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو گئے۔ شرابی کی خرابی آپ نے ملاحظہ فرمائی کہ اُس نے

کارخانہ، کپڑے کی دوکان اور اپنی مارکیٹ سب کچھ ”نشے“ کی آگ میں بھونک دیا! واقعی شراب بڑی خراب شے ہے اور اس سے دنیا و آخرت دونوں ہی داؤ پر لگ جاتے ہیں۔ شراب اس قدر بُری بلا ہے کہ یہ دواء بھی نہیں پی جاسکتی چنانچہ حضرت سیدنا طارق بن سُوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کے مُتَعَلِّقُ سُوَال کیا، مُصَوِّرُ پُر نور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا۔ اُنھوں نے عَرَض کی: ہم تو اُسے دوا کے لیے بناتے ہیں۔ فرمایا: ”یہ دوا نہیں ہے، یہ تو خود بیماری ہے۔“ (مسلم ص ۱۰۹۷ حدیث ۱۹۸۴) حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”تین شخص جَنَّت میں داخل نہ ہوں گے۔ شراب کی مُداوَمَت کرنے (یعنی ہمیشہ پینے والا اور قاطعِ رحم یعنی رشتے داری توڑنے والا) اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔“

(مُسْنَدُ اِمَام احمد بن حنبل ج ۷ ص ۱۳۹ حدیث ۱۹۵۸۶)

جادو کے بارے میں

حضرت علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِئِ اس حدیثِ پاک کے اس حصے ”اور جادو کی تصدیق کرنے والا“ کے تحت فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ شخص ہے جو جادو کی

تائیدِ بذاتہ (یعنی اس میں اللہ کے دیئے بغیر خود بخود تاثیر ہونے) کا قائل ہو۔ (مِرْقَاةُ الْمَفَاتِیْح ج ۷ ص ۲۴۲ تحت الحدیث ۳۶۵۶)

جادو و اوجن کے وجود کا انکار کفر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ”جادو“ کا وجود قرآنِ کریم سے ثابت ہے لہذا اس طرح کا اعتقاد رکھنا کہ ”جادو“ کا وجود ہی نہیں بس یوں ہی لوگوں کی باتیں ہیں، یہ کُفر ہے۔ اسی طرح جن کے وجود کا انکار بھی کُفر ہے۔

مكة المكرمة

مدينة المنورة

469

جنة البقيع

مكة المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۴۷۰

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَرَمَانِ فَضْلِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ رُودِ شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی غفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

حضرت سیدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَفَّار فرماتے ہیں: ہم نے دُنیا کی مَحَبَّت پر آپس میں صلح کر لی، لہذا اب ہم آپس میں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور نہ ہی ایک دوسرے کو بُرائیوں سے منع کرتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اِس حال پر نہ رکھے ورنہ نہ جانے ہم پر کون سا عذاب نازل کیا جائے!

(شُعَبُ الْإِيمَان ج ۶ ص ۹۷ حدیث ۷۵۹۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سیدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَفَّار صدیوں پرانے بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ نے اپنے دور کی حالت بیان کر کے عذاب کی تشویش کا اظہار فرمایا جبکہ اب تو حالات بے انتہا اُتسار (اُب - تُو) ہو چکے ہیں۔ صد کروڑ افسوس! اب تو مسلمانوں کی بھاری اکثریت ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر دنیا کی شیدائی ہو چکی ہے اور حالات اتنے خراب ہو چکے ہیں کہ کسی کو نیکی کی دعوت دینا گناہ کی دعوت دینے والے کی باضابطہ مخالفت کی جانے لگی ہے اور بُرائی سے کسی کو منع کرنا تو بے گت دُور رہا! اب تو خوب خوب بُرائی کی دعوت پیش کی جاتی ہے۔ آہ! نہ اپنی اصلاح کی فکر ہے نہ گھر بار کی سُدھار کی پرواہ ہے اور نہ ہی پڑوسیوں کی آخرت بہتر بنانے کی سوچ ہے۔ بہر حال ہمیں چاہئے کہ ہم خود سُدھرنے کی سعی کے ساتھ ساتھ دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی نیکی کی دعوت پیش کریں نیز اپنے پڑوسیوں پر بھی انفرادی کوشش کیا کریں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَتُ اللہِ الْمُبِین کے اپنے پڑوسیوں پر انفرادی کوشش کے کئی واقعات ہیں، چنانچہ شُعْمُون نامی ایک آتش پرست حضرت سیدنا حَسَن بَقْرِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کا پڑوسی تھا۔ جب اُس کے انتقال کا وقت قریب آیا تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ اُس کے پاس تشریف لے گئے، کیا دیکھتے ہیں کہ اُس کا سارا جسم آگ کے دھوئیں کی وجہ سے سیاہ پڑ گیا ہے! آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ نے انفرادی کوشش کرتے ہوئے اُسے اسلام قبول کرنے کی دعوت پیش کی اور رَحْمَتِ الہی عَزَّوَجَلَّ کی اُمید دلائی۔ اُس نے عرض کی کہ میں تین چیزوں کی وجہ سے اسلام

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

470

جنة
الْبَقِيعمكة
المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۴۷۱

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

(ابو یعلیٰ)

فَإِنَّ فَصْلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر زود پاک کی کثرت کروے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سے دُور ہوں: ﴿۱﴾ جب اسلام کے نزدیک ”دُنیا“ بہت بُری شے ہے تو پھر تم لوگ اس کے حُصول کی جستجو (جُست-جو) کیوں کرتے ہو؟ ﴿۲﴾ موت کو یقینی تھوڑ کرنے کے باوجود اُس کے لئے تیاری کیوں نہیں کرتے؟

﴿۳﴾ تمہارے کہنے کے مطابق دیدارِ الہی عَزَّوَجَلَّ بہت بڑی نعمت ہے تو پھر تم دنیا میں اُس کی مرضی کے خلاف کام کیوں کرتے ہو؟ حضرت سیدنا حَسَن بَصْرِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے ارشاد فرمایا: ”ان سب چیزوں کا تعلق تو اعمال سے ہے عَقائد سے نہیں، تم یہ تو غور کرو کہ آتش پرستی میں وقت ضائع کر کے تمہیں حاصل کیا ہوا؟ مُؤمن خواہ جیسا بھی ہو کم از کم

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت (یعنی ایک ہونے) کو تسلیم کرتا ہے۔ دیکھو! تم نے 70 سال تک اس آگ کو پوچھا ہے اس کے باوجود ہم دونوں اگر آگ میں کودیں تو یہ ہم دونوں کو یکساں یعنی برابر جلانے لگی یقیناً تمہارا اس کی عبادت کرنا تمہیں نہیں بچا سکے گا، ہاں میرے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ میں ضرور یہ طاقت ہے کہ اگر وہ چاہے تو یہ آگ مجھے ذرہ برابر نقصان نہ پہنچا سکے۔“

یہ فرما کر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنے ہاتھ میں آگ اٹھالی لیکن اُس نے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو کوئی نقصان نہ پہنچایا۔ یہ دیکھ کر شمعون بڑا متاثر ہوا اگر اُداس ہو کر کہنے لگا: ”میں ستر سال آتش پرستی میں مبتلا رہا، اب آخری وقت میں کیا مسلمان ہوں گا!“ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اُس پر انفرادی کوشش جاری رکھی، آخر کار اُس نے غرض کی: ”میں

اس شرط پر مسلمان ہو سکتا ہوں کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مجھے یہ عہد نامہ لکھ کر دیں کہ میرے مسلمان ہو جانے کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے تمام گناہوں کی بخشش فرما دے گا۔“ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اُسی مضمون کا عہد نامہ لکھ کر اُس کے حوالے کر دیا، لیکن اُس نے کہا: ”اس پر عادل لوگوں کی گواہی بھی درج کروائیے۔“ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اُس کا یہ مطالبہ بھی

پورا کر دیا۔ اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور وصیت کی کہ میرے مرنے کے بعد مجھے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خود غسل دیکر یہ ”عہد نامہ“ میرے ہاتھ میں تھا دیجئے گا تاکہ میدانِ مَشر میں میرے مُؤمن ہونے کا ثبوت بن سکے۔ یہ وصیت کرنے کے بعد اُس نے کلمہ شہادت پڑھا اور اُس کی روح قَفَسِ عَنَصْرِی سے پرواز کر گئی۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اُس کی

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

471

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة

مكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۴۷۳

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

کی بَرَکت سے سینکڑوں آگ کے بُجاریوں کو داخلِ اسلام کرنے سے متعلق حیاتِ اعلیٰ حضرت جلد اول صفحہ 183 تا 184 پر وارد ایک ایمان افروز حکایت سماعت فرمائیے، جس میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ کے بے مثال تقوے کا بھی تذکرہ ہے، حکایت کو قدرے آسان کر کے پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں چنانچہ حضرت مولانا حسین میرٹھی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرت پیر عبدالحمید صاحب بغدادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی ہند کے صوبے گجرات کے ایک شہر بڑودہ (ب۔ رُودہ) میں تشریف لائے اور جامع مسجد میں ایک دن مغرب کی نماز پڑھائی، میں نے ایسا اثر کبھی قرآن شریف پڑھنے کا نہیں دیکھا، معلومات کر کے ان سے ملنے ان کی قیام گاہ پر گیا۔ اعجاز قرآنی کے سلسلے میں پیر صاحب نے اپنا ایک ایمان افروز واقعہ سناتے ہوئے فرمایا: میں ایک مرتبہ ”ایران“ گیا، وہاں کے ایک پُرانے آتشکدے سے تعلق رکھنے والے آتش پرستوں سے مناظرے (مناظرے) کی میری ترکیب بنی۔ میں نے کہہ دیا کہ جس آگ کی تم لوگ پوجا کرتے ہو اُسی کے اندر جا کر پوچھ لیا جائے کہ آیا وہ اپنے پوجنے والوں کی کوئی رعایت بھی کرتی ہے یا اُس کو بھی جلاتی ہے! میری اس بات کو وہ لوگ مذاق سمجھے، مگر ایک وقت طے کر لیا گیا۔ وقت مقررہ پر سارا شہر یہ ”انوکھا مناظرہ“ دیکھنے کیلئے اُمنڈ آیا۔ میں نے ان کے بُجاری سے کہا: چلے آگ کے اندر! وہ گھبرا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں آتش کدے کے اندر داخل ہو گیا اور شعلے مارتی آگ کے اندر پورے 20 منٹ (م۔ نٹ) کھڑا رہا، پھر بخیر وعافیت باہر نکل آیا۔ یہ منظر دیکھ کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بہت سارے آتش پرست توبہ کر کے مشرّف بہ اسلام ہو گئے۔ حضرت مولانا حسین میرٹھی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: آپ نے اتنی ہمت کیسے کی؟ فرمایا: آگ میں داخل ہوتے وقت میں نے قرآن کریم ہاتھ میں اٹھا رکھا تھا اور میرا یہ ذہن بنا ہوا تھا کہ جب قرآن پاک ہمیں جہنم کی آگ سے بچا سکتا ہے تو دنیا کی معمولی آگ سے کیوں نہیں بچا سکتا! اُن بزرگ سے میں نے سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ کی نماز کے متعلق ایک مخصوص احتیاط کا تذکرہ کیا تو وہ بے حد متاثر ہوئے، دوسرے دن

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

473

جنة
البقيعمكة
المكرمة



فَإِنَّ مُصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر زور و دُشرف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (غریب و تریب)

میری ان سے پھر ملاقات ہوئی تو فرمایا: آج ساری رات روتے گزری، یہی کہتا رہا کہ خداوند! تیرے ایسے بندے بھی ہیں جو اس قدر احتیاط سے نماز پڑھتے ہیں۔
(حیات اعلیٰ حضرت ص ۱۸۳، ۱۸۴، بتغییر)

اللہ! کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا!

رورو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیئے ہیں (حدائق بخشش شریف)

شرح کلام رضا: اس شعر میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن خدائے غفار کے دربارِ گہر بار میں عرض گزار ہیں: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیا جہنم کی آگ غلامانِ مصطفیٰ کے حق میں اب بھی سرد نہ ہوگی! میرے پیارے پیارے پڑوز دگار! تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اُمت کی بخشش کیلئے دعائیں کرتے ہوئے اتار دئے ہیں اتار دئے ہیں گویا رورو کو دریا بہا دیئے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَشَاجِلُ مَعْطَر ہو گئے! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل کے اندر محبتِ اولیائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ السَّلَام کی شمع جلانے، فیضانِ اولیا پانے اور دنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی

کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، آپ کا جذبہ شوق بڑھانے کیلئے ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں چنانچہ ڈیرہ مراد جمالی (بلوچستان، پاکستان) میں مقیم اسلامی بھائی کے تحریری بیان کا خلاصہ پیش خدمت ہے: دعوتِ اسلامی کے ہمکے ہمکے مشکبار مدنی ماحول سے وابستگی سے قبل گناہوں بھری زندگی بسر ہو رہی تھی، میری زندگی کے خواں رسیدہ چمن میں نسیم بہار کچھ اس طرح چلی کہ ایک دن حسبِ معمول میں اپنے میڈیکل اسٹور پر موجود تھا، ایک اسلامی بھائی میرے پاس تشریف لائے اور انفرادی کوشش کرتے ہوئے انہوں نے مجھے بین الاقوامی سٹوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی مگر میں نے اُن کی بات سنی اُن سنی کر دی۔ اصلاحِ امت کے جذبے سے سرشار، اُس



فَوَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْخَصْ كِي نَاكْ خَاكْ آوَدُوْجِسْ كَے پَاسْ مِیرَاڈْ كَرْ ہوا وروہ مجھ پر ڈُروڈِ پاك نہ پڑھے۔ (عام)

عاشقِ رسول کے حوصلے پخت ہونے کے بجائے گویا مزید بلند ہو گئے! انہوں نے مجھ پر **انفرادی کوشش** برابر جاری رکھی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں ان کی مَحَبَّت اور مستقل **انفرادی کوشش** کے نتیجے میں بین الاقوامی سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کے لیے تیار ہو گیا۔ جب میں اجتماع گاہ کی پُر نور فضاؤں میں پہنچا تو عاشقانِ رسول کا ٹھٹھیں مارتا سمندر دیکھ کر بے حد متاثر (مُت. اَث. ثِر) ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ پاک، سنتوں بھرے بیانات، پُرسوز نعتیں اور ذِکْرُ اللہ کی کیف آور صدائیں مشامِ جاں کو معطر اور جسم و روح کو مسلسل تازگی بخش رہی تھیں، میں نے گزشتہ گناہوں سے توبہ کی اور ہاتھوں ہاتھ داڑھی سجانے کی نیت کر لی اور دعوتِ اسلامی کے تحت راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر کرنے والے **عاشقانِ رسول** کے مدنی قافلے کے ہمراہ سفر کرنے کا ذہن بھی بنالیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مشکبار مدنی ماحول سے وابستگی کی برکت سے مجھ گناہگار کو نیکیوں سے مَحَبَّت اور گناہوں سے نفرت کا عظیم جذبہ نصیب ہو گیا۔

ہیں اسلامی بھائی سبھی بھائی بھائی ہے بے حد مَحَبَّت بھرا مدنی ماحول

یقیناً مقدر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۶۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَدَنی بہار کے ضامن ہیں ”نیکی“
میں متعلق نیکی کی دعوت
میں نے دیکھا آپ نے! اسلامی بھائی کی انفرادی کوشش پر استقامت آخر کار رنگ لائی اور گناہوں بھری زندگی گزارنے والا نوجوان سنتوں بھرے اجتماع میں آ گیا اور **عاشقانِ رسول** کی صحبت و برکت نے گناہگار کو نیکیو کار بنادیا، اُسے داڑھی بڑھانے، نیکیاں اپنانے اور گناہوں سے پیچھا چھڑانے کا جذبہ مل گیا۔ واقعی ”نیکیاں“ کرنا بڑی سعادت کی بات ہے۔ نیکی گناہ مٹاتی عذابِ قبر و جہنم سے بچاتی اور جنت دلاتی ہے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۴۷۶

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِي مَعَهُ دَوْمًا رُوِيَاكَ بِهَا أَسْ كَدَوْمَسَالِ كَدَنَاهُ مُعَافٍ هُوَ لِي - (کنز العمال)

ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 438 پر پارہ 12 سُورَةُ هُود آیت نمبر 114 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ارشاد بشارت بنیاد ہے:

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۖ

ترجمہ کنز الایمان: بے شک نیکیاں بُرائیوں کو مٹا دیتی ہیں

﴿۱﴾ جہاں بھی رہو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور گناہ کے بعد نیکی کر لیا کرو کہ وہ نیکی اُس گناہ کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ حُسنِ دینہ

اخلاق سے پیش آؤ۔ (ترمذی ج ۳ ص ۳۹۷ حدیث ۱۹۹۴) ﴿۲﴾ بے شک گناہ کے بعد نیکی کرنے والے کی مثال اُس شخص کی طرح ہے جس کی تنگ زِرہ نے اُس کا گلا گھونٹ دیا ہو پھر وہ نیک عمل کرے تو اُس زِرہ کا ایک حلقہ کھل جائے پھر جب وہ دوسری نیکی کرے تو اُس کا دوسرا حلقہ بھی کھل جائے یہاں تک کہ وہ زِرہ زمین پر گر جائے۔

(مُسْنَدُ إِمَامِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ج ۶ ص ۱۲۱ حدیث ۱۷۳۰۹)

پُکناہ مٹانے کا نسخہ ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۴۷۷

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

(۱۲۸۷ھ)

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ بَرُّهُ وَرُودُ شَرِيفٍ بِرُحْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتِ بَيْتِهِ كَا-

یہ حدیث پاک پڑھ کر مَعَاذَ اللَّهِ کوئی یہ نہ سمجھے کہ بہت زبردست سُخّہ ہاتھ آ گیا
! اب تو خوب گناہ کرتے رہیں گے اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہہ لیا کریں گے تو گناہ مٹ
جائیں گے۔ خدا کی قسم! یہ شیطان کا بہت بڑا اور بُرا وارہ ہے۔ اس ارادے سے

توبہ کے ارادے سے
گناہ کرنا کفر ہے

گناہ کرنا کہ بعد میں توبہ کر لوں گا یہ اشدّ کبیرہ یعنی سخت ترین کبیرہ گناہ ہے۔ بلکہ مُفسّر شہیر حکیم الامّت حضرت مفتی
احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نور العرفان صفحہ 376 پر سورۃ یوسف کی آیت نمبر 9 کے تحت فرماتے ہیں: ”توبہ
کے ارادے سے گناہ کرنا کفر ہے۔“

بوقتِ نزع سلامت رہے برا ایمان مجھے نصیب ہو کلمہ ہے التجا یارب
جو ”مَدَنی کام“ کریں دل لگا کے یا اللہ انہیں ہو خواب میں دیدارِ مصطفیٰ یارب
تری محبت اُتر جائے میری نس نس میں
پے رضا ہو عطا عشقِ مصطفیٰ یا رب

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پڑوسیوں کے بہت سارے حقوق ہیں، ان کی بجا آوری
کیلئے ہمیں ہر دم کوشاں رہنا چاہئے۔ پڑوسیوں کو سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت
اور مَدَنی قافلے میں سنتوں بھرے سفر وغیرہ کی دعوت دینے میں بھی غفلت نہیں برتنی
چاہئے نیز ان کو مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ گناہوں میں مبتلا دیکھیں تو انہیں ان سے باز رکھنے کیلئے بھی بھرپور سعی کرنی چاہئے۔

پڑوسی کو بُرائی سے
نہ روکنے کا وبال

حضرت سیّدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں نے تورات شریف میں پڑھا کہ جس کا پڑوسی
نافرمانی میں مبتلا ہو اور وہ اُسے نہ روکے تو وہ بھی اس گناہ میں شریک ہے۔
(الزُّہْد لِلَامَامِ أَحْمَد ص ۱۳۴ رقم ۵۲۷)

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

477

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۴۷۸

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

پڑوسی کو نیکی کی دعوت دینے اور گناہوں سے ممانعت کرنے کی اہمیت بہت زیادہ ہے جیسا کہ اب جو روایت پیش کی جا رہی ہے اُس سے ظاہر ہے چنانچہ حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم نے یہ بات سنی ہے کہ

قیامت کے دن ایک شخص دوسرے کے خلاف دعویٰ کرے گا حالانکہ وہ اُس کو جانتا نہ ہوگا۔ مُدَّعی علیہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا) کہے گا: تیرا مجھ پر کیا حق ہے؟ میں تو تجھ کو (صحیح سے) جانتا تک بھی نہیں۔ مُدَّعی (یعنی دعویٰ کرنے والا) کہے گا: تو مجھ کو گناہ کرتے دیکھتا تھا اور مجھے منع نہیں کرتا تھا۔

بے نمازی پڑوسی کو! پڑوسیوں کو بھی ضروری نیکی کی دعوت دینی اور بُرائی سے ممانعت کرنی چاہئے، آپ کا پڑوسی اگر بے نمازی ہے تو اُسے نماز کی دعوت دیجئے، اگر وہ نمازی ہے

اور جماعت (جماعت) میں سُستی کرتا ہے تو اُسے جماعت کی تلقین کیجئے حتیٰ کہ اگر آپ کا ظن غالب ہے کہ سمجھائیں گے تو جماعت سے نماز پڑھنا شروع کر دیگا تو اب اسے سمجھانا واجب ہو گیا، نہیں سمجھائیں گے تو گنہگار ہوں گے چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہار شریعت جلد اول“

صفحہ 582 پر ہے: عاقل، بالغ، مُر (یعنی آزاد)، قادر (یعنی قدرت رکھنے والے) پر جماعت واجب ہے، بلاغذرا یک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار اور مستحقِ سزا ہے اور کئی بار ترک کرے تو فاسقِ مردودُ الشَّہادۃ (یعنی اس کی گواہی قابلِ رد ہے) اور اس کو سخت سزا دی جائے گی، اگر پڑوسیوں نے سکوت کیا (یعنی خاموشی اختیار کی) تو وہ بھی گنہگار ہوئے۔

(دُرِّمُخْتَار و رَدُّ الْمُخْتَار ج ۲ ص ۳۴۰، غنیہ ص ۵۰۸)

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

478

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



فَإِنَّ فَصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

مسجدوں کے پیش اماموں کی خدمتوں میں مشورۃ عرض ہے وہ اپنے مقتدیوں کی نگرانی کیا کریں کہ ان میں سے کون جماعت سے نماز پڑھتا ہے اور کون نہیں، اگر کوئی نمازی کسی نماز میں غیر حاضر ہو تو اُس کے گھر جا کر یا فون کر کے اُس کی خبر نکالیں، بیمار ہو گیا ہو تو عیادت کریں اور سستی کی وجہ سے نہ آیا ہو تو نیکی کی دعوت

امام کو چاہیے کہ مقتدی کی نگرانی کرے

دیں اور یہ صرف امام صاحبان ہی کیلئے نہیں ہے تمام اسلامی بھائیوں کو یہ انداز اختیار کرنا چاہئے۔

امیر المؤمنین، امام العادلین، مُتَمِّمُ الْأَرَبِیْن، حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمازیوں کی خبر گیری کرنے کی ایک روایت ملاحظہ فرمائیے اور اس کے مطابق عمل کا ذمہ بنائیے چنانچہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صُح کے نماز میں حضرت سیدنا سلیمان بن ابی حشمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہیں دیکھا۔ باز تشریف

فاروق اعظم نے فجر میں غیر حاضر رہنے والے کی معلومات کی

لے گئے، راستے میں سیدنا سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھر تھا اُن کی ماں حضرت سیدنا شہفاحی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ صُح کی نماز میں، میں نے سلیمان کو نہیں پایا! انہوں نے کہا: رات میں نماز (یعنی نفلیں) پڑھتے رہے پھر نیند آگئی، سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: صُح کی نماز جماعت سے پڑھوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ رات میں قیام کروں۔ (یعنی رات بھر نفلیں پڑھوں) (موطأ امام مالک ج ۱ ص ۱۳۴ حدیث ۳۰۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گھر جا کر خبر نکالی، اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ شب بھر نوافل پڑھنے یا اجتماع ذکر و نعت میں رات گئے تک شرکت کرنے کے سبب صُح کی نماز قضا ہو جانا گجا اگر فجر کی جماعت بھی چلی جاتی ہو تو لازم ہے کہ اس طرح کے مستحبات چھوڑ کر

اجتماع ذکر و نعت وغیرہ کے سبب جماعت نہیں جانی چاہئے



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِ نَبِيٍّ كَلَّمَكَ لَمْ يَكُنْ لَكَ لُحْمًا تَوَجِبُكَ عَلَيْهِ أَنْ تَمُوتَ بِكَ مِثْلُكَ أَوْ تَمُوتَ بِكَ مِثْلُكَ أَوْ تَمُوتَ بِكَ مِثْلُكَ (طبرانی)

رات آرام کر لے اور باجماعت نماز فجر ادا کرے۔

جو لوگ راتوں کو بیٹھکیں جاتے اور خوب محفلیں چکاتے ہیں اور فجر کی نماز سے قبل سو جاتے اور نماز سے خود کو محروم کر دیتے ہیں اُن کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔

**نماز کے وقت سو جانے والے
کیلئے سربکھنے کا عذاب**

پُناچہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ سے فرمایا: آج رات دو شخص (یعنی جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام) میرے پاس آئے اور مجھے اَرْضِ مُقَدَّسہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سر ہانے ایک شخص **پتھر** اٹھائے کھڑا ہے اور پے در پے **پتھر** سے اُس کا سر کچل رہا ہے، ہر بار کُچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے فرشتوں سے کہا: سُبْحٰنَ اللّٰہ یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: آگے تشریف لے چلئے (مزید مناظر دکھانے کے بعد) فرشتوں نے عرض کی کہ پہلا شخص جو آپ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قرآن پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وقت سو جاتا تھا اس کے ساتھ یہ برتاؤ قیامت تک ہوگا۔

(مُلَخَّصٌ اَزْ صَحِيحِ بُخَارِي ج ۴ ص ۴۲۵ حدیث ۷۰۴۷)

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت

ہو توفیق ایسی عطا یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نمازوں کی عادت بنانے، سنتیں اپنانے، نیکیوں کی خصلت پانے اور گناہوں کی نحوست سے پیچھا چھڑانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، آئیے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک

**فلموں کی 2000
V.C.Ds توڑ دیں**



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْهَ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

مَدَنی بہار سناؤں چٹانچہ ایشیا کی سب سے بڑی کچی آبادی اورنگی ٹاؤن (باب المدینہ، کراچی) میں مقیم اسلامی بھائی کے مکتوب کا خلاصہ ہے: دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں آنے سے قبل، میں نیکیوں سے کوسوں دُور گناہوں کی وادیوں میں محصور (یعنی قید) تھا، خواہشاتِ نفسانی کی تکمیل گویا میرا مقصدِ حیات بن چکا تھا۔ **فُش فلمیں ڈراے دیکھنے** کے ساتھ ساتھ طرح طرح کی دیگر بُرائیوں کی نحوستوں کا بھی شکار تھا۔ میری نیکیوں سے حد درجہ غفلت اور فلموں ڈراموں سے جُنُون کی حد تک مَحَبَّت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ گھر سے مجھے جو ماہانہ ایک ہزار روپے جیب خرچ ملتا تھا ان سے نئی فلموں اور ڈراموں کی V.C.Ds خرید کر لاتا تھی کہ میرے پاس دو ہزار (2000) سے زائد وی سی ڈیز جمع ہو چکی تھیں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری قسمت میں نیک ہدایت لکھی تھی جس کی صورت کچھ یوں بنی کہ ایک دن ایک **عاشقِ رسول** سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے میرے پاس تشریف لائے اور **انفرادی کوشش** کرتے ہوئے مجھے فکرِ آخرت سے متعلق کچھ اس طرح نیکی کی دعوت دی کہ **خوف خدا میرے رگ و پے میں سرایت کرنا چلا گیا**، بُری عادات و مُفسد خیالات کی عمارت مُتَزَلِّزِل ہو گئی، اُس عاشقِ رسول کے حُسنِ اخلاق اور انفرادی کوشش کی بَرَکت سے میں دعوتِ اسلامی کے **ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع** میں حاضر ہو گیا۔ وہاں ہونے والے سنتوں بھرے بیان نے میرے عصیاں شعار دل کو تبدیل کر کے رکھ دیا اور آخر میں مانگی جانے والی **رقت انگیز دُعا** کا دل پر ایسا اثر ہوا کہ گھر آ کر میں نے فلموں کی تمام V.C.Ds توڑ پھوڑ ڈالیں۔ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی کی بَرَکت سے میں نے **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے سنتوں بھرے بیانات کی کیٹشیں گھر لا کر خود بھی سنیں اور گھر والوں کو بھی سننے کے لیے دیں تو ان کی برکتوں سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا سارا گھرانہ **مَدَنی ماحول** سے وابستہ ہو کر قادری رضوی سلسلے میں داخل ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نیک بندوں کی شانیں

ہیں، ان میں کئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے ہوتے ہیں جو اگرچہ پیچھا نہ نہیں جاتے مگر اُن کی برکتوں سے بیڑا پار ہو جاتا ہے۔ علما فرماتے ہیں: جہاں چالیس مسلمان صالح (یعنی نیک مسلمان) جمع ہوتے ہیں اُن میں سے ایک ولی اللہ ضرور ہوتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۱۸۴، تیسیر شرح جامع صغیر تحت الحديث ۷۱۴ ج ۱ ص ۳۱۲) **فرمانِ مصطفیٰ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: بہت سے بکھرے ہوئے بالوں، غبار آلودہ بدن والے اور دو پرانے کپڑوں والے ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی پرواہ نہیں کی جاتی اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر قسم کھالیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُن کی قسم کو پوری فرما دیتا ہے اور براء بن مالک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) انہیں لوگوں میں سے ہیں۔

اپنے اچھے اچھے بندوں کے طفیل اے کبریا

مجھ نکلے اور بُرے بندے کو بھی اچھا بنا

امین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

مذکورہ حدیثِ پاک کے راوی نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اس فرمانِ عالیشان کے نتیجے میں ایک ایمان افروز حکایت بیان فرمائی ہے، آپ بھی سنئے اور ایمان تازہ کیجئے چنانچہ راوی کہتے ہیں: ایک مرتبہ مسلمانوں کا کفار سے آمنا سامنا ہوا تو کفار نے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچایا۔ تو مسلمانوں نے جمع ہو کر ان سے گزارش کی: اے براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر فتح کی دُعا مانگیے! انہوں نے عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ!



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۴۸۳

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

میں تجھ کو تیری ہی قسم دے کر دُعا کرتا ہوں کہ ہمیں کُفَّار پر غلبہ عطا فرما اور مجھے اپنے نبی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس پہنچا دے (یعنی شہادت عطا فرما دے)۔ فوراً ہی آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دُعا مقبول ہو گئی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی اور اسی لڑائی میں حضرت سیدِ نبراء بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے۔ (الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۴ ص ۳۴۰ حدیث ۵۳۲۵)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کا یا ہی پلٹ دیں دنیا کی

یہ شان ہے خدمتگاروں کی سرکار کا عالم کیا ہوگا!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

گویا محدث کیسے بنا! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** ہمارے اَسلاف رَضِیَ اللہ تعالیٰ علیہم کسی کو بُرائی میں مبتلا دیکھ کر ہمدردی سے لبریز دل کے ساتھ اُس کی اصلاح کے لئے کوشاں ہوتے، اس ضمن میں مشہور صحابی حضرت سیدِ ناعبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی انفرادی کوشش

کی اچھوتی حکایت ملاحظہ فرمائیے اور دیکھئے کس طرح آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گویئے کو اپنی نظر کرامت سے اپنے وقت کا عظیم محدث و امام بنادیا! چنانچہ حضرت سیدِ ناعبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز گونے کے قریب کسی مقام سے گزر رہے تھے، ایک گھر کے پاس زاذان نامی مشہور گویا (یعنی گلوکار) نہایت ہی سُریلی آواز میں گارہا تھا اور کچھ اوباش لوگ شراب کے نشے میں مست گانے باجے کی دُھنوں پر جھوم رہے تھے۔ حضرت سیدِ ناعبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کتنی پیاری آواز ہے! اگر یہ آواز قراءتِ قرآنِ کریم کیلئے استعمال ہوتی تو کچھ اور بات ہوتی! یہ فرما کر اپنی مبارک چادر اُس گویئے (SINGER) کے سر پر ڈالی اور تشریف لے گئے۔ زاذان نے لوگوں سے پوچھا: یہ

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

483

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۴۸۴

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِي جَعَلَ بِي سِتْرًا مَرْتَبًا وَرُودِيَاكَ بَرَّحًا أَسْأَلُ قِيَامَتِي كَيْفَ مِيرِي خِفَاتِي لَطِيًّا - (جمع الزوائد)

کون صاحب تھے؟ لوگوں نے بتایا: مشہور صحابی حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پوچھا: انہوں نے کیا فرمایا؟ کہا: فرما رہے تھے: کتنی پیاری آواز ہے! اگر یہ آواز قراءتِ قرآنِ کریم کیلئے استعمال ہوتی تو کچھ اور بات ہوتی! یہ سن کر اُس پر رقت طاری ہو گئی وہ اٹھا اور اٹھ کر اُس نے اپنا باجازور سے زمین پر دے مارا، باجے کے پرے اڑ گئے، پھر روتا ہوا حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُس کو گلے سے لگالیا اور خود بھی رونے لگے، پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مَحَبَّت کی میں اُس سے کیوں مَحَبَّت نہ کروں! زاذان نے گانے باجے سے توبہ کر کے حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صُحبت اختیار کر لی اور قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کی اور علومِ اسلامیہ میں ایسا کمال حاصل کیا کہ بہت بڑے امام بن گئے۔ (مرقاۃ المفاتیح ج ۴ ص ۷۰۰ تحت الحدیث ۲۱۹۹، غنیۃ الطالبین ج ۱ ص ۲۶۳) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو**

اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نگاہِ صحابی میں تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے پیارے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظر ایک اُن پڑھ گویے (SINGER) پر پڑ گئی تو اُس کو دَرَجۃِ امامت پر سرفراز کر دیا! جب صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی نظر کا یہ اثر ہے تو نگاہِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کیا عالم ہوگا!

چاہیں تو اشاروں سے اپنے کا یا ہی پکٹ دیں دُنیا کی

یہ شان ہے خدمت گاروں کی سرکار کا عالم کیا ہوگا

نیز اس ایمان افروز حکایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ گانے باجے بہت بُری چیز ہیں اگر یہ اچھی چیز ہوتے یا مَعَاذَ اللہ رُوح کی غذا ہوتے تو سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ زاذان پر ”کراماتی انفرادی کوشش“ کرنے

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

484

جنة
الْبَقِيع

مكة
المكرمة



فَوَمانَ فَصَلَّیَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر رُود و شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

کے بجائے اُس کی حوصلہ افزائی کرتے۔ مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

گانے باجے
نیکی کی دعوت کا ثواب کمانے کی نیت کے ساتھ موسیقی کی مَدَمَّت پر وارد کچھ مَدَنی پھول پیش کرتا ہوں اس سے سعادت مندوں کی سمجھ میں آجائے گا کہ ہرگز یہ روح کی غذا نہیں بلکہ اس سے رُوحانیت تباہ ہوتی ہے: ﴿1﴾ دُعا وازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے (۱) نعمت کے وقت باجا (۲) مصیبت کے وقت چلا نا۔ (الکامل فی ضَعفاءِ الرِّجال لابن عدی ج ۷ ص ۲۹۹) ﴿2﴾ حضرت عَلَّامہ جلال الدین سیوطی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِیُّ نقل فرماتے ہیں: گانے باجے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ یہ شہوت کو ابھارتے اور غیرت کو برباد کرتے ہیں اور یہ شراب کے قائم مقام ہیں، اس میں نشے کی سی تاثیر ہے۔ (تفسیر دُرِّ مَنْشُور ج ۶ ص ۵۰۶، شُعَبُ الْإِيمَان ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۵۱۰۸) ﴿3﴾ جو گانے والی کے پاس بیٹھے، کان لگا کر دھیان سے سنتو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروز قیامت اُسکے کانوں میں سیسہ اُنڈیلے گا۔ (ابن عساکر ج ۵ ص ۲۶۳) ﴿4﴾ گانا اور کھو دل میں اس طرح نفاق اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبزہ اُگاتا ہے۔ قسم ہے اُس ذاتِ مقدَّسہ کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! بے شک قرآن اور ذکر اللہ ضرور دل میں اس طرح ایمان اُگاتے ہیں جس طرح پانی سبز گھاس اُگاتا ہے۔

(الفریدوس بمأثور الخطاب ج ۳ ص ۱۱۵ حدیث ۴۳۱۹)

گانے کے رَسِیَا کا عبرت ناک انجام

افسوس! صد کروڑ افسوس! آج کل موسیقی اکثر مسلمانوں کی نَس نَس میں اُتر چکی ہے، تقریباً ہر چیز میں موسیقی مُسَلَّط ہے۔ کار ہو یا ہوائی جہاز، ٹرک ہو یا بس، ٹیکسی ہو یا سوزوکی، گدھا گاڑی ہو یا بیل گاڑی، مکان ہو یا دکان، کارخانہ ہو یا گودام، ہوٹل ہو یا پان کی ہٹھی، دھوبی کی پاٹ ہو یا حجام کی ہاٹ، تقریباً ہر جگہ موسیقی کی دھنیں سنی جاتی ہیں۔ بچے آنکھ ہی موسیقی کے سُروں میں کھول رہا ہے، بے چارے کے پنگھوڑے کے اوپر کھلونا لٹکا دیتے ہیں جو اس کو موسیقی سناتا اور سلالتا



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۴۸۶

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جومجھ پر روزِ جمعہ رُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی خُفا عت کروں گا۔ (کنز العمال)

ہے، (شاید یہی سبب ہو کہ کئی بد نصیب سر ہانے گانے چلاتے ہیں جہی انہیں نیند آتی ہے) کھلونوں میں گڑیا ہو یا بھالو، ریل گاڑی ہو یا ہوائی جہاز سب میں موسیقی یہاں تک کہ بچے کی جوتیاں بھی موسیقی بجاتی ہیں! پھر یہ بچہ اگر زندہ بچ گیا تو بڑا ہو کر موسیقی سے کیسے بچ سکے گا؟ آئیے! ایک ”بڑے بچے“ کا عبرتناک قصہ سنتے ہیں: مدنی چینل پر ”موسیقی“ کے عنوان پر ہونے والے ”مکالمے“ میں سب مدینہ عفی عنہ نے سنا کہ ہند سے آئی ہوئی ایک میل (Mail) میں بتایا گیا کہ ایک نوجوان کانوں میں ایر فون (EAR PHONE) لگائے موسیقی کی دھنوں اور گانے کی سُرور میں مُست پڑھتا چلا جا رہا تھا، اس کو ہوش ہی نہ رہا کہ جانا کہاں ہے! چلتے چلتے وہ ریل کی پٹری پر چڑھ گیا، ایک دم ریل گاڑی آئی اور اُس کو کچل کر گزر گئی۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہر سُو مُٹو نے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے

کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے جو آباد تھے وہ محل اب ہیں سونے

جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

اَشْرَک کے انبار! دُنیا کے اسلام کے مشہور و معروف حنفی بزرگ، عارفِ باللہ، حضرت سیدنا داتا علی جموی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی سے منقول ایک روایت کا خلاصہ ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے

حضرت سیدنا داؤد عَلَی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کو بے حد سُرِیلی آواز عطا فرمائی تھی، آپ عَلَی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی خوش الحانی سے پہاڑ و جد میں آ جاتے، پرندے اُڑتے اُڑتے گر پڑتے، چرندے اور درندے آواز سن کر جنگلوں سے نکل آتے، درخت جھومنے لگتے، بہتا پانی تھم جاتا، جنگلی جانور وغیرہ ایک ایک ماہ تک کھانا پینا چھوڑ دیتے، چھوٹے بچے رونا اور دودھ مانگنا ترک کر دیتے، آپ عَلَی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی پُرسوز آواز کے اثر سے بعض اوقات انسانوں کی رُو حیں پرواز کر جاتیں۔ ایک بار آپ عَلَی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی پُرسوز آواز سن کر 100 عورتیں وفات

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

486

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



(ابوبکر)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

پاگئیں۔ شیطن آپ عَلٰی بَيْتِنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کے نیکی کی دعوت کے اس انداز سے بیٹ پریشان تھا۔ آخر کار اس نے بنسری اور طَنْبُورہ (ٹم۔ بوزہ) بنایا اور خوب گایا بجایا۔ اب لوگ دوگر و ہوں میں تقسیم ہو گئے جو سعادت مند تھے وہ حضرت سیدنا داؤد عَلٰی بَيْتِنَا وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی پُرسوز آواز کے شیدائی ہوئے اور جو گمراہ تھے وہ شیطان کے سازوں اور گانوں کی طرف مائل ہو گئے۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب ص ۵۷ بتغییر) واقعی گانا شیطان ہی کی ایجاد ہے جیسا کہ ”تفسیراتِ اَحمَدیہ“ کی اس روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”شیطان نے سب سے پہلے تو حکم کیا اور گانا گایا۔“ (تفسیراتِ اَحمَدیہ ص ۶۰۱، الْفَرْدُوسُ بِمَأْثُورِ الْخُطَابِ ج ۱ ص ۲۷ حدیث ۴۲)

میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ گانے باجوں کا موجد شیطان مُلْعُون ہے اور گانے باجے سننا سنانا شیطان کے نقش قدم پر چلنا چلانا ہے اور مسلمانوں کو شیطان کے نقش قدم پر چلنے کی ممانعت کی گئی ہے، چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 69 پر اللہ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی پارہ 2 سُورَةُ الْبَقَرَةِ آیت 208 میں ارشاد فرماتا ہے:

تَرْجَمَةُ كَنْزِ الْإِيمَانِ: اے ایمان والو! اسلام

میں پورے داخل ہو اور شیطن کے قدموں پر نہ چلو بے

شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ

كَافَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ

إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۲۰۸﴾

آہ! بھر جائیگی تو فلموں سے بھاگ

ورنہ دوزخ کی تجھے کھائے گی آگ

فلم ہیں کی آنکھ میں محشر میں آگ

بینڈ باجوں سے تو کوسوں دور بھاگ

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (مسائل بخشش ص ۶۶۷، ۶۶۹)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

ہے اُن کو لوٹا دیجئے، وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو دے دیجئے، جو غائب ہو چکے ہیں یا جن جن کا یا نہیں اُن کی رقیب کسی فقیر شرعی کو پیش کر دیجئے۔ اگرچہ ایسا کرنا نفس پر سخت دشوار ہے مگر یہ کیوں بھولتے ہیں کہ ہر حال میں مرنا اور قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا ہے، حرام سے حاصل کی ہوئی رقیب نہ لوٹائیں اور یہ قبر میں سانپ بچھو بن کر لپٹ گئیں تو کیا کریں گے!

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی

قبر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی (وسائل بخشش ص ۶۶۷)

(تفصیلی معلومات کیلئے بیاناتِ عطا ریہ حصہ اول میں شامل رسالہ ”گانے باجے کی تباہ کاریاں“ اور حصہ دوم میں سے ”گانوں کے 35 کفریہ اشعار“ کا مطالعہ فرمائیے)

ڈانس ڈائریکٹر کی توبہ کورنگی (باب المدینہ کراچی) میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُبُباب ہے: غالباً 1992ء کی بات ہے، ہم اُن دنوں گلستانِ جوہر (باب المدینہ) میں رہتے تھے۔ چھوٹی سی عمر میں T.V. پر فلمیں ڈرامے دیکھنے کے منحوس شوق نے مجھے **ناچنے** کا شوقین بنادیا یہاں تک کہ میں نے ڈانس کے مقابلوں میں بھی حصہ لیا اور انعامات بھی حاصل کئے۔ جب میری تصویریں اخبارات میں چھپیں تو خاندان میں خوب پذیرائی ملی، میں ”پھول کرٹپا“ ہو گیا اور ڈانس سیکھنے کی اکیڈمی کے اندر داخلہ لے لیا اور اس **منحوس فن** میں اتنی مہارت حاصل کی کہ ”ڈانس ڈائریکٹر“ (یعنی ڈانس سکھانے والا) بن گیا۔ میں نے فرانس، تھائی لینڈ وغیرہ کا سفر کیا اور ہند سے ”کلاسیکل گتھک ڈانس“ بھی سیکھا۔ اب میں ایسے مقام پر پہنچ چکا تھا کہ مشہور اداکارائیں اور اداکار مجھ سے ڈانس سیکھا کرتے تھے۔ اس بے حیائی کے ماحول میں مجھے ایسی جوان لڑکیاں بھی ملیں جو اچھے سے اچھا ڈانس سیکھنے کے لالچ میں ”کچھ بھی“ کرنے کو تیار تھیں۔



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَاسٌ يَسْأَلُ بِرَأْسِهِ بِرَأْسِ مَنْ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ (ترغیب و ترہیب)

مجھے درود و سلام سے محبت تھی
اسی دوران میری والدہ کا انتقال بھی ہوا مگر میری آنکھیں نہ کھلیں۔ لیکن والدہ کی ہدایت کی بدولت درود پاک سے محبت تھی۔ غالباً اپریل 2005ء میں ایک ڈانس پروگرام کے سلسلے میں مرکز الاولیاء لاہور جانا ہوا، حضور داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

کے مزار پر انوار کے سامنے سے گزرتے ہوئے میں نے انہیں درود پاک پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا۔

مرحوم والدین آگ کی لپیٹ میں تھے
ناچ ناچ کر تھک ہار کر جب سویا تو خواب کے اندر کیا دیکھتا ہوں کہ میرے مرحوم والدین بھڑکتی آگ کے گھیرے میں ہیں اور مجھے دیکھ کر چلا چلا کر کچھ یوں کہہ رہے ہیں: ”ہم تیری اسلامی تربیت کرنے میں کوتاہی کر گئے، ہائے

ہماری خرابی! تو ڈانس اور شرابی بن گیا! اب تیری وجہ سے آگ ہمیں جلا رہی ہے، تُو توبہ کر لے تا کہ تُو بھی عذاب سے بچے اور ہم بھی چھٹیں۔“ میں خواب میں رونے لگا اور میری آنکھ کھل گئی اور میں کافی دیر تک روتا رہا۔

داتا دربار میں
پھر میں حضور داتا گنج بخش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوا، قدموں کی طرف بیٹھ کر رو کر میں نے داتا صاحب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے فریاد کی: ”یا داتا! اب آپ ہی مجھے سنبھال لے!“ اتنے میں کسی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، سراٹھا کر دیکھا

تو سفید لباس اور سر پر سبز عمامے میں ملبوس ایک صاحب تھے، جو کہ مُشَفَّقا نہ لہجے میں فرما رہے تھے: بیٹا! موت کسی بھی وقت آسکتی ہے، جلد گناہوں سے توبہ کر لو۔ میں نے پوچھا: میں کہاں جاؤں؟ مُسکرا کر فرمانے لگے: ”باب المدینہ کراچی آ جاؤ۔“ یہ کہہ کر وہ ایک دم میری نظروں سے اوجھل ہو گئے! یہ میری بیداری کا واقعہ ہے۔



فَوَمانَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زُورِ دُپاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

جب میں نے مدنی قافلے میں سفر کیا

میں باب المدینہ کراچی پہنچا اور ایک مبلغ دعوتِ اسلامی سے ملاقات ہوئی تو اُن کی انفرادی کوشش سے میں نے سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلے میں مدینہ عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر اختیار کیا۔ جب امیرِ قافلہ نے سیکھنے

سکھانے کے حلقے میں غسل کا طریقہ بتایا تو میرا دل اُچھل کر حلق میں آ گیا کہ یا خدا! میں تو ناپاکی کی حالت میں ہوں، فوراً مسجد سے باہر نکلا اور اُسی وقت غسل کیا۔ مدنی قافلے میں بتائے جانے والے طریقے کے مطابق میں نے رات صلوٰۃ التَّوبہ پڑھی اور سو گیا۔

میں نے ایمان افروز خواب دیکھا

میں نے خواب میں دیکھا کہ والدہ مرحومہ چاند سا چہرہ چمکائے مسجد النبی الشریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں نماز ادا کر رہی ہیں، سلام پھیرنے کے بعد انہوں نے مجھے گلے لگا لیا۔ میں رونے لگا، امی جان نے کہا: اب میں بہت

خوش ہوں، آؤ! نماز پڑھتے ہیں، فارغ ہو کر میں نے ابو جان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ایک طرف اشارہ کیا۔ میں اُس طرف چل دیا، چلتے چلتے ایک بہت بڑے میدان میں پہنچ گیا، درمیان میں شیشے کا ایک کمرہ تھا، بہت سے لوگ اُس کے اندر جانے کی ناکام کوششیں کر رہے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں بڑے آرام سے اندر چلا گیا، وہاں پانچ بُو رگ تھے، ایک بُو رگ جو درمیان میں قدرے اونچائی پر تشریف فرما تھے، اُن کے چہرے پر اتنا نور تھا کہ نگاہ نہیں ٹھہر رہی تھی۔ میں نے اُن بُو رگوں سے پوچھا: میرے ابو جان کہاں ہیں؟ تو ایک بُو رگ نے کمرے کے پچھلے حصے کی طرف اشارہ کیا۔ وہاں گیا تو والد صاحب اندھیرے میں بیٹھے زار و قطار رو رہے تھے۔ میں نے رونے کا سبب پوچھا: جواب دیا: ہر ایک ان بُو رگوں کو تحفے پیش کر رہا ہے مگر میں کیا پیش کروں، تم مجھے کچھ بھجواتے ہی نہیں! یکا یک ایک نُور کا طشت میرے ہاتھ میں آ گیا، میں نے والد مرحوم کو دے دیا، والد صاحب مجھے ساتھ لئے کمرے میں داخل ہو گئے اور نُورانی



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۴۹۲

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَمانِ مُصْطَفًى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

چہرے والے بُزرگ کی خدمت میں وہ نورانی تھال پیش کر دیا۔ پھر ہم وہاں سے باہر نکل آئے، اُس وقت میرے دل میں خیال آیا کہ ہونہ ہو یہ نورانی چہرے والے بُزرگ میرے نور والے آقا محمد مصطفےٰ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

تھے۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ دیکھا تو میرا جسم خوشبو سے مہک رہا تھا۔ یہ ایمان افروز خواب دیکھنے کے بعد میں نے تمام گناہوں سے سچی پکّی توبہ کی اور امیرِ قافلہ کے ہاتھوں اپنے سر پر سبز سبز عمامہ شریف سجالیا اور داڑھی شریف بڑھانے کی بھی نیت کر لی۔

چونکہ مدنی قافلے میں سفر سے پہلے میں ایک میڈم کے لئے کام کرتا تھا جو ڈانس شو کی بہت بڑی آرگنائزر (یعنی مُنْتَظِمہ) تھی، اُس نے مجھے قیام و طعام اور سواری وغیرہ کی بہت سی آسائشیں دے رکھی تھیں، اُس کو پتا چلا تو وہ میرے گھر پہنچی اور مجھے بُرا بھلا کہنے لگی اور میرا عمامہ تک سر سے اتار کر پھینک دیا! جب میں اُس کے رُعب میں نہیں آیا تو دوسری مرتبہ وہ ساتھ میں غنڈے لائی جنہوں نے مجھ پر بے تحاشا تشدد کیا یہاں تک کہ لوہے کی ایک سلاخ میرے بازو کے آر پار کر کے مجھے شدید زخمی کر دیا، میں جان بچا کروہاں سے بھاگ نکلا اور ایک اسلامی بھائی کے ہاں پناہ لی، انہوں نے میرا علاج کروانے کے ساتھ اور بھی بہت کچھ تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

میں نے مدنی مرکز میں مختلف کورسز کئے کچھ ہی دنوں بعد میں نے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں 63 روزہ مدنی تربیتی کورس اور 41 دن کا مدنی قافلہ کورس کرنے کی سعادت پائی۔ پھر میں نے امامت کورس میں بھی داخلہ لیا، چند ہی دن گزرے تھے کہ میں نے 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کے لئے خود کو پیش کر دیا۔

مكة المكرمة

مدينة المنورة

492

الْبَقِيع

مكة المكرمة

میری پینٹ شرٹ والی ماڈرن بیوی

میرا اکثر خاندان انگلینڈ میں مقیم تھا، مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے ہی خاندان کی ایک پینٹ شرٹ پہننے والی انتہائی ماڈرن لڑکی سے میرا نکاح ہو چکا تھا۔ جب اسے میری توبہ کا علم ہوا تو بدک گئی، واڑھی کٹوانے کا مطالبہ کیا،

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں توبہ پر قائم رہا جس کے سبب اُس نے کورٹ کے ذریعے مجھ سے طلاق لے لی۔ اس قصے کی وجہ سے میرے اپنے بہن بھائی بھی مجھ سے رُوٹھ گئے۔ میرے والدین تو دنیا میں تھے نہیں یوں میں تنہا رہ گیا۔ اب دعوتِ اسلامی والے ہی میرے رشتے دار اور سب کچھ تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اسلامی بھائیوں نے اتنی مَحَبَّت دی کہ میں انہوں کی جُدائی کا غم بھول گیا۔

مَدَنی مرکز میں اعتکاف کیا تو روزگار مل گیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ رَمَضانُ الْمَبَارَک (۱۴۲۶ھ - 2005ء) میں عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں شرکت کی سعادت ملی، ایک دن بیان میں مبلغِ دعوتِ اسلامی نے میرے متعلق

مَدَنی بہار سنائی تو ایک اسلامی بھائی کو مجھ سے بہت ہمدردی ہو گئی اور انہوں نے عیدُ الْفِطْرِ کے تقریباً ایک ہفتے بعد مجھے سٹی گورنمنٹ میں ملازمت پر لگوا دیا، پھر میری مَدَنی ماحول میں شادی بھی ہو گئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! تادمِ تحریر ڈویژن سطح پر ”مجلسِ ڈاکٹرز“ اور ”مجلسِ کھیل“ کے رکن کے طور پر اپنی ستنوں بھری تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کی ترقی کے لئے کوشاں ہوں۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی سال (یعنی 2011ء میں) دوبارہ 12 ماہ کے مَدَنی قافلے میں سفر کی پکی نیت ہے۔



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پُر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

مَدَنی بہار کے ذریعے مَدَنی بہار

میری یہی مَدَنی بہار دنیا کے واحد حقیقی اسلامی چینل ”مَدَنی چینل“ پر بھی دکھائی اور سنائی گئی تو مجھے حیدر آباد کے اسلامی بھائی کا فون آیا کہ یہاں پر ایک بد مذہب آپ کی مَدَنی بہار دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہے اور آپ سے ملنا چاہتا ہے، اگر آپ سمجھائیں گے تو اُمید ہے وہ توبہ کر لے گا، میں انفرادی کوشش کی نیت سے حیدر آباد پہنچ گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اُس بد مذہب نے نہ صرف خود بُرے عقائد سے توبہ کی بلکہ اُس کے اکثر گھروالے بھی تائب ہو گئے اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر سرکارِ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مُرید بن گئے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے کُنبے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عنایت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

گر پڑ کے یہاں پہنچا، مَرعر کے اسے پایا

چھوٹے نہ الہی! اب سنگِ درِ جانانہ (سامان بخشش ص ۱۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اِس مذکورہ مَدَنی بہار کے متعلق مَدَنی پھول

ٹھٹھے ٹھٹھے اسلامی بھائیو! اِس ”مَدَنی بہار“ سے ہمیں بے شمار مَدَنی پھول چنے کو ملتے ہیں۔ مثلاً ﴿۱﴾ گھر کے اندر اگر T.V پر فلمیں ڈرامے گانے باجے چلتے ہوں تو اپنی اور اولاد کے کردار کی تباہی کا سامان ہوتا ہے جیسا کہ ”بچہ“

فلمیں دیکھ دیکھ کر ”ڈانس ڈائریکٹر“ بن گیا! ﴿۲﴾ دُرو و شریف سے مَحَبَّت بھی گناہوں بھری زندگی سے چھٹکارے کا سبب بنتی ہے جیسا کہ سابقہ ڈانس ڈائریکٹر کا ہوا ﴿۳﴾ بُرے رُگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمَہِیْن کو ایصالِ ثواب کرنا ہدایت کا ذریعہ بن سکتا ہے جیسا کہ صاحبِ مَدَنی بہار نے دُرو و شریف پڑھ کر حضورِ داتا صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو ایصالِ ثواب کیا تو

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۴۹۵

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

ہدایت کی سبیل بنی شروع ہوئی ﴿۴﴾ اولاد کی اسلامی تربیت نہ کرنا اور باوجود قدرت ان کو گناہوں سے باز نہ رکھنا بھی عذاب کا باعث بنتا ہے جیسا کہ ”صاحبِ مدنی بہار“ نے اپنے فوت شدہ والدین کو خواب میں آگ کی لپیٹ میں دیکھا اور والدین نے اپنے عذاب کا سبب بیٹے کا ڈانس اور شرابی ہونا بتایا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ پارہ 28 سُورَةُ التَّحْرِيمِ کی آیت 6 میں ارشاد فرماتا ہے:

تَرْجَمَهُ كَنْزُ الْإِيمَانِ: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور

اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن

آدمی اور چٹھر ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ

نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

(پ ۲۸، التحريم: ۶)

اس آیت کریمہ کے تحت خَزَائِنُ الْعِرْفَانِ میں ہے، اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی فرمانبرداری اختیار کر کے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کر کے

اہل خانہ کو دوزخ سے کیسے بچائیں؟

اور انہیں علم و ادب سکھا کر (اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ) ﴿۵﴾ اولاد گناہوں سے توبہ کر کے، نیکیوں میں لگے تو فوت شدہ والدین کو قبر میں اس کی برکتیں پہنچتی ہیں جیسا کہ صاحبِ مدنی بہار نے اپنے والدین مرحومین کو خواب کے اندر عذاب میں پایا، جب توبہ کی اور راہِ راست اپنائی تو وہی والدین خواب میں اچھی حالت میں دکھائے گئے۔ لہذا گناہ کرنے والی اولاد کو چاہئے کہ اس لئے بھی توبہ کر لے کہ اُس کے والدین مرحومین قبروں میں رنجیدہ نہ ہوں، اس ضمن میں ایک روایت ملاحظہ ہو چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دُائِرے غُیُوب، مُنْزَرَّة عَنِ الْغُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ غیب نشان ہے: ”پیر اور جمعات کے دن اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں اور جمعہ کے دن انبیائے کرام (عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام) اور آباء اور اُمہات (یعنی باپوں اور ماؤں) کے سامنے پیش کئے

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

495

جنة
الْبَقِيعمكة
المكرمة



فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زُور دیا کہ لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

جاتے ہیں وہ ان کی نیکیاں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہروں کی سفیدی اور چمک میں اضافہ ہوتا ہے پس تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور اپنے مُردوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔“ (نوادِرُ الاصول ج ۱ ص ۶۷۱ حدیث ۹۲۵)

بیٹے کے اعمال والد مرحوم کو پیش کئے جانے کے ضمن میں دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 413 صفحات پر مشتمل کتاب، **مَحْرُومُ والدین پر اولاد کے اعمال کی پیشی** دینہ ”عیون الحکایات جلد 2“ صفحہ 343 پر دی ہوئی ایک ایمان افروز حکایت

چند الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ پیش کی جاتی ہے چنانچہ حضرت سیدُ ناصد قہ بن سلیمان جَعْفَری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میرا غفوانِ شباب تھا (یعنی جوانی کے ابتدائی دن تھے) اور میں بُری عادتوں اور دنیا کی رنگینیوں میں مگن تھا، مگر جب میرے والد صاحب کا انتقال ہوا تو میرا دل چوٹ کھا گیا۔ میں نے اپنی سابقہ خطاؤں پر شرمندہ ہوتے ہوئے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں توبہ کر لی اور اعمالِ صالحہ (یعنی نیکیوں) کی طرف راغب ہو گیا۔ شامتِ نفس سے ایک دن پھر کسی بُرے کام کا مرتکب ہو گیا تو اُسی رات والد مرحوم خواب میں آئے اور فرمایا: ”میرے بیٹے! تیرے اعمال میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں تو مجھے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے کیونکہ وہ نیک لوگوں کے اعمال جیسے ہوتے ہیں، لیکن اس مرتبہ جب تیرے اعمال پیش کئے گئے تو مجھے بہت شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔ خُدارا! مجھے میرے فوت شدہ دوستوں کے سامنے زُنوانہ کیا کرو۔“ بس اس خواب کے بعد میری زندگی میں انقلاب آ گیا، میں ڈر گیا اور توبہ پر استقامت اختیار کر لی۔ اس حکایت کے راوی کہتے ہیں: تہجد کی نماز میں ہم حضرت سیدُ ناصد قہ بن سلیمان جَعْفَری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کو اس طرح مناجات کرتے ہوئے سنتے تھے: اے صالحین کی اصلاح کرنے والے! اے بھٹکے ہوؤں کو سیدھی راہ چلانے والے! اے گناہگاروں پر رحم فرمانے والے! میں تجھ سے ایسی توبہ کا سوال کرتا ہوں جس کے بعد کبھی گناہ کی طرف نہ جاؤں، کبھی برائی و ظلم کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھوں، اے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ! مجھے سچی توبہ کی توفیق عطا فرما۔ (عیون الحکایات ص ۴۰۱)



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۴۹۷

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْه وَسَلَّمَ: جَسْنَعُ مَحْجَرُ بَارُودُ بَاكٍ بِرُحْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

نفس و شیطان ہو گئے غالب ان کے پُنگل سے تُو پھرایا رب

کر کے توبہ میں پھر گناہوں میں ہو ہی جاتا ہوں مُبتلا یا رب

نیم جاں کر دیا گناہوں نے

مرضِ عصیاں سے دے شفا یا رب

ڈانس کو جائز کہنا کیسا؟ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692
صفحہ 403 تا 404 سے ایک نہایت مفید سوال و جواب ملاحظہ کیجئے: **سوال:** ”مَرْوَجْہ ڈانس کو جائز کہنا“ کیسا ہے؟

جواب: فقہائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: جو رقص کرنے کو جائز سمجھے اُس پر **عَلَمِ کُفْر** ہے۔ (دَرِّ مُخْتَار ج ۶

ص ۳۹۶) یہاں **رقص** سے مراد لچکے توڑے کے ساتھ کیا جانے والا وہ ناچ (ڈانس) ہے جو کہ **شَرعاً ناجائز** ہے۔ عشقِ حقیقی

کے باعث بے خودی میں جھومنا، وُجْہِ طاری ہونا یا تَوَاجُّد یعنی عاشقانِ خدا و رسول کے وُجْہِ صادق کی مخلصانہ نقالی

مَعَآذَ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ کُفْر نہیں بلکہ عینِ سعادت ہے۔

مجھے ناچ گانے سے نفرت عطا ہو

بری مغفرت بے حساب اے خدا ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سردارِ

ملکہ مکرمہ، سلطانِ مدینہ منورہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: **لَیْسَ**

مِنَّا مَنْ لَمْ یَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَیُوقِّرْ کَبِيرَنَا وَیَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ

نیکی کی دعوت کا تارک،
حُضُورِ صَلَّوْا عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ
طریقے پر نہیں
دینہ

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

497

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



(طبرانی)

فَوَمانُ فَصَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیکی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے منع نہ کرے۔
(سُنَنِ تِرْمِذِي ج ۳ ص ۳۷۰ حدیث ۱۹۲۸)

نیکی کی دعوت صرف علماء پر نہیں عوام پر بھی لازم ہے
مفسرِ شہیر حکیمُ الْأَمَّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ اس حدیثِ پاک کے الفاظ ”نیکی کا حکم نہ دے اور بُرائی سے منع نہ کرے“ کے تحت فرماتے ہیں: ہر شخص اپنی طاقت اور اپنے علم کے مطابق دینی احکام لوگوں میں جاری کرے۔ یہ صرف علماء کا ہی فرض نہیں سب پر لازم ہے، حاکم ہاتھ سے بُرائیاں روکے، عالم عام زبانی تبلیغ سے یہ فرض انجام دے۔ فی زمانہ اس سے بہت غفلت ہے۔
(مرآۃ المفاتیح ج ۶ ص ۴۱۶)

میں نیکی کی دعوت کی دھوئیں بچاؤں

تُو کر ایسا جذبہ عطا یا الہی

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

اعرابی نے جب مسجد میں پیشاب کر دیا
حضرت سیدنا اُنُس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ ایک اعرابی (یعنی دیہاتی) آیا اور مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ جناب رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے پکارا: ”ٹھہرو!“ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے نہ روکو چھوڑ دو۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ اُس نے پیشاب کر لیا۔ پھر مبلغ اعظم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُسے بلا کر (نرمی و شفقت) سے فرمایا: ”یہ مسجد پیشاب اور گندگی کیلئے نہیں“ یہ تو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر، نماز اور تلاوتِ قرآن کیلئے ہیں۔ پھر



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۴۹۹

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسِّ كَيْسٍ كَوِطَانِي لَانِ كَحَكْمِ دِيَا، وَهَ پَانِي كَا ذُول لَا يَا اَوْرُس (يعني پيشاب کی جگہ) پر بہا دیا۔ (ابن سنی)

آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کسی کو پانی لانے کا حکم دیا، وہ پانی کا ڈول لایا اور اُس (یعنی پیشاب کی جگہ) پر بہا دیا۔

(صَحیح مُسْلِم ص ۱۶۴ حدیث ۲۸۵)

مُفَسِّر شہیر حکیم الْأُمّت حضرت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ اَنْحَنَانِ اِس حدیث

مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ (نَجِس یعنی ناپاک) زمین اگر چہ سُوکھ

کر پاک ہو جاتی ہے (جبکہ اس سے نَجاست کے اثرات زائل ہو جائیں) لیکن زمین کا

نیکی کی دعوت میں
نرمی ضروری ہے

دھونا بہت ہی بہتر ہے کہ اس سے گندگی کا رنگ و بو بھی جلدی جاتا رہتا ہے اور اس سے قِسْم بھی جائز ہو جاتا ہے۔ اس

حدیث (میں پانی کا ڈول بہانے کے تذکرے) سے یہ لازم نہیں آتا کہ ناپاک زمین بغیر دھوئے پاک نہیں ہو سکتی نیز مسجد

میں پاکی کے علاوہ صفائی بھی چاہئے اور یہ دھلنے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس میں مُبَلِّغین کو طریقتہ

تبلیغ کی تعلیم ہے کہ تبلیغ اخلاق اور نرمی سے ہونی چاہیے۔ (مرآة المناجیح ج ۱ ص ۳۲۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کوئی پیشاب کر رہا ہو اُس کو

چونکا دینے والی آواز لگانے اور ڈرانے سے بچنا چاہئے کیوں

کہ پیشاب کرتے کرتے کسی خوف وغیرہ کے سبب آدھورا

پیشاب کرتے کرتے اُچانک
رُک جانے کے طبی نقصانات

پیشاب فوراً روک دینے سے طبی طور پر اتنے سخت نقصانات پہنچ سکتے ہیں جتنے سانپ کے ڈسنے سے بھی نہیں ہو سکتے!

پیشاب آدھورا چھوڑ دینے کی وجہ سے جُون (یعنی پاگل پن اور بے ہوشی کے دورے پڑنے) اور گردوں کی مہلک بیماریاں ہو

سکتی ہیں۔

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

499

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



فَرَمَانِ مُصِطَفَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام رُو دِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ روایت میں کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کا تذکرہ ہے، اس ضمن میں عرض ہے کہ کھڑے کھڑے پیشاب کرنا سنت نہیں ہے پُنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، **سنتِ نبویؐ** جلد اول صفحہ 407 پر ہے: اُمُّ الْمُؤْمِنِینَ حَضْرَتِ سَیِّدَتُنَا عَاشَہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں: جو شخص تم سے یہ کہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو تم اُسے سچا نہ جانو، ہُوَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہیں پیشاب فرماتے مگر بیٹھ کر۔

(سُنَنِ تِرْمِذِي ج ۱ ص ۹۰ حدیث ۱۲)

افسوس! آج کل کھڑے کھڑے پیشاب کرنے کا عام رواج ہو چکا ہے بالخصوص مطار (AIR PORT) اور دیگر خاص خاص مقامات پر کھڑے ہو کر پلانے کے نقصانات دینہ کر پیشاب کرنے کا مخصوص انتظام ہوتا ہے۔ اس طرح پیشاب کرنے سے جہاں سہت فوت ہوتی ہے وہاں اس کے طبی نقصانات بھی ہیں پُنانچہ طبی تحقیق کے مطابق کھڑے کھڑے پیشاب کرنے سے مٹانے کا غدو مٹو رَم (م۔ت۔و۔ر۔م) ہو کر (یعنی سوج کر) بڑھ جاتا ہے جس کے باعث پیشاب تکلیف سے آنے، دھار پتلی ہونے، قطرہ قطرہ آنے بلکہ پیشاب بند ہو جانے کے امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ کھڑے کھڑے پیشاب کرنے والے بعض لوگ بغیر دھوئے یا بے خشک کئے پینٹ کا بٹن یا زنجیر بند کر لیتے ہیں جس سے ان کی رانوں وغیرہ پر پیشاب کے چھینٹے گرتے ہیں، اس طرح بلا عذر بدن کو ناپاک کرنے والے گناہ گار ہونے کے ساتھ ساتھ طباً بھی نقصان میں پڑ سکتے ہیں ایک مُسْتَشْرِق (مُس۔تَش۔رِق۔ یعنی ایسا فرنگی یورپین فرد) جو مشرقی زبانون مثلاً اُردو وغیرہ کا ماہر ہو) ڈاکٹر جانٹ ملن (Dr. Jaunt Milen) کہتا ہے: سُرینوں (س۔ری۔نوں یعنی بدن کا وہ حصہ جو بیٹھنے میں زمین پر لگتا ہے وہ) اور اُس



فَوَمانُ فَصَلَّى صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

کے اطراف کی الرجی، رانوں کی کھجلی اور مٹھڑیوں، پیڑو (یعنی ناف کے نیچے کے حصے) کی کھال اُدھڑنے کی بیماری، پردے کی مخصوص جگہ کے زخم کے مریض جب میرے پاس آتے ہیں تو ان میں اکثر وہی ہوتے ہیں جو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتے۔

پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا عذاب

حضرت سیدنا ابی بکرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضورِ نرِ کریم، رُءُوفِ رَحیم عَلَیْہِ أَفْضَلُ الصَّلَوةِ وَالسَّلَامِ کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ ایک آدمی آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بائیں طرف تھا۔ دَریں اُٹھا ہم نے اپنے سامنے دو قبریں پائیں تو محبوبِ خدائے تَوَّاب، بُبُوت کے آفتاب، جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے اثر کی وجہ سے نہیں ہو رہا، تم میں سے کون ہے جو مجھے ایک ٹہنی لا دے۔ ہم نے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تو میں سبقت لے گیا اور ایک ٹہنی (یعنی شاخ) لے کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے اور دونوں قبروں پر ایک ایک رکھ دیا پھر ارشاد فرمایا: یہ جب تک تر رہیں گے ان پر عذاب میں کمی رہے گی اور ان دونوں کو غیبت اور پیشاب کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔

(مُسْنَدُ اِمَامِ اَحْمَد ج ۷ ص ۳۰۴ حدیث ۲۰۳۹۵)

آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو علمِ غیب ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! غیبتوں اور پیشاب کے چھینٹوں سے نہ چننا قُبُر کے عذاب کے اسباب میں سے ہے۔ آہ! ہمارا وہ نازک بدن جو کہ معمولی کانٹے کی چُھن، دوپہر کی دھوپ کی تیش و جلن اور بخار کی معمولی سی آگن برداشت نہیں کر سکتا وہ قُبُر کا ہولناک عذاب کیسے سہ سکے گا۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم پیشاب کی آلودگیوں کے جُرموں، غیبتوں، چُغلیوں اور چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے توبہ کرتے ہیں، پیارے پیارے مالک! عَزَّوَجَلَّ ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے



فَوَمانِ فَصَلَّى اللّٰهَ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جو مجھ پر روزِ جمعہ رُود و شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی غفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

راضی ہو جا اور ہماری بے حساب مغفرت فرما۔ امین بِجاءِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

بیان کردہ روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عِلْمِ غِیْب ہے جی تو بے طائے خدائے و تَاب عَزَّوَجَلَّ قبر کا عذاب ملاحظہ فرمایا جیسا کہ بیان کردہ حدیثِ پاک سے ظاہر ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ حدائقِ بخشش شریف میں فرماتے ہیں:

سَرَّ عَرَشٍ پَر ہے تَرِی گُزَر دِل فرش پَر ہے تَرِی نَظَر
مَلکُوت و مُلک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عِیاں نہیں

مشکل الفاظ کے معانی: سرِ عرش: عرش کے اوپر۔ ملکوت: فرشتوں کے رہنے کی جگہ۔ عیاں: ظاہر۔

شرح کلامِ رضا: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! عَرَش کے اوپر اور فرش یعنی زمین کے اندر کا سب کچھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیشِ نظر ہے۔ دنیا جہان میں کوئی بھی ایسی شے نہیں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ظاہر نہ ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

شربابی پر انفرادی شورش کا نتیجہ! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ”نرمی“ سے جو کام ہوتا ہے وہ ”گرمی“ سے نہیں ہوا کرتا اور مبلغ کو تو ”موم“ سے زیادہ نرم اور برف سے زیادہ ٹھنڈا رہنا چاہئے، ڈانٹ ڈپٹ اور جھاڑ جھپٹ کرنے سے کسی کی اصلاح ہونی مشکل ہے۔ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِی ”احیاءُ الْعُلُوم“ میں نقل کرتے ہیں: حضرت سیدنا محمد بن زکریا علیہ رحمۃ اللہ الکبریٰ فرماتے ہیں: ایک بار میں حضرت عبد اللہ بن محمد بن عائشہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے پاس حاضر ہوا، آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نمازِ مغرب کے بعد مسجد سے گھر کی جانب روانہ ہوئے، راستے میں ایک قریشی نوجوان نشے میں دھت نظر

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۰۳

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

(ابو یعلیٰ)

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَعْضَ رُؤُودِ يَاسٍ كَثُرَتْ كُرُوبُهُ شَكَّ يَتَبَاهَرُ لَهَا طَهَارَتُهَا.

آیا، اُس نے ایک عورت کو پکڑ لیا، عورت چلائی، لوگ لپکے اور اُس نوجوان پر ٹوٹ پڑے، حضرت سیدنا ابنِ عائشہ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهَا نے اُسے پہچانا اور لوگوں سے چھڑا کر شفقت کے ساتھ سینے سے لگا لیا، اپنے گھر لائے اور اُسے سُلا دیا۔ جب وہ جاگا تو اُس کا نشہ اتر چکا تھا۔ اُسے نشے کے دوران ہونے والے بے حیائی کے قصے اور پٹائی کا معلوم ہوا تو مارے شرم کے رو پڑا اور جانے لگا۔ حضرت سیدنا ابنِ عائشہ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهَا نے اُس کو روکا اور نہایت نرمی کے ساتھ نیکی کی دعوت دی اور احساس دلایا کہ بیٹا! آپ تو قریشی ہیں، آپ کی خاندانی شرافت مرحبا! یہ تو غور فرمائیے کہ آپ کس عظیم ہستی کی اولاد ہیں! بیٹا! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے اور ہمیشہ کیلئے شراب نوشی اور دیگر گناہوں سے توبہ کر لیجئے۔ وہ نوجوان اس پیار بھری نیکی کی دعوت سے پانی پانی ہو گیا اور اُس نے رور و کر توبہ کی۔ شراب اور دیگر گناہوں کے قریب نہ جانے کا عہد کیا۔ آپ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهَا نے شفقت سے اُس کا ماتھا چوما اور خوب حوصلہ افزائی فرمائی۔ وہ بے حد متاثر ہوا اور آپ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهَا کی صحبت میں رہنے لگا اور احادیثِ مبارکہ لکھنے پر مامور ہوا۔ (ماخوذ از: احیاء العلوم ج ۲ ص ۴۱۱)

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں

دُوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طغیانی میں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میں نے آسے قتل کر کے خودکشی کر لینی تھی! عَشْقِ رَسُوْلِیْ شَمْعِ جَلَانِ، جُنْتُ الْفَرْدُوْسِ مِیْلَ جَکِ پَانِے اور عذابِ نار سے خود کو بچانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے۔ سنتوں بھرے مَدَنی قافلوں میں سفر کا معمول بنائیے اور مَدَنی انعامات کے مطابق اپنی زندگی کے شب و روز گزارئیے۔ آپ کی ترغیب و تخریص کیلئے ایک

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

503

جنة
الْبَقِيعِمكة
المكرمة

مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے۔ ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی کے بیان کا خلاصہ ہے: مجھے **مَدَنی قافلے** میں سفر کے دوران ایک مسجد میں نماز جمعہ سے قبل سنتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی، بیان کے اختتام پر مسجد میں موجود اسلامی بھائیوں کو ان کی پیش آمدہ پریشانیوں کے رُوحانی علاج کیلئے ”تعویذاتِ عطاریہ“ حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ ایک صاحبِ نمازِ عصر کے وقت میرے پاس تشریف لائے اور اپنا مسئلہ کچھ ان الفاظ میں بیان کیا: کچھ عرصے قبل میں **روزگار کے سلسلے میں پاکستان سے باہر گیا تو وہاں جا کر چوری، ڈاکہ زنی جیسے جرائم اور دوسرے غیر قانونی کاموں میں مُلوث ہو گیا** جبکہ پاکستان میں میری غیر موجودگی میں گھر پر یہ قیامت ٹوٹی کہ کسی نے میرے بچوں کی امی پر غلط و بے بنیاد الزامات عائد کر دیے جس کا نتیجہ اُس کی خودکشی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ جب مجھے اس سانحے (سان۔ ۷۲) کی خبر دی گئی تو میں صدمے سے پاگل ہو گیا اور فوری طور پر پاکستان اپنے گاؤں آ پہنچا۔ **نفس و شیطان کے بہکاوے میں آ کر میں نے اپنی اہلیہ پر غلط تہمت لگانے والے کو قتل کر کے خود بھی خودکشی کر لینے کا ارادہ کر لیا۔** میں نے اس واردات کے لوازمات بھی مکمل کر لیے تھے لیکن اس مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ مجھے آپ کا بیان سننے کی سعادت بھی نصیب ہوئی، بیان کے اختتام پر آپ نے مشکلات کے حل کے لیے ”تعویذاتِ عطاریہ“ حاصل کرنے کی جو ترغیب دی اس سے ڈھارس بندھی۔ آپ کا بیان سن کر میرے گناہوں بھرے ارادے مُتَزَلَزَل (مُت۔ زَل۔ زَل) ہو گئے اور میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ سے اپنا مسئلہ بیان کر کے کوئی ایسی صورت اختیار کی جائے کہ سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔ اُس کی باتیں سُن کر پہلے تو میں گھبرایا لیکن پھر اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یاد کر کے موقع کی مناسبت سے معاملے کو حل کرنے کے لیے **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے سنتوں بھرے تحریری بیانات کے تین رسائل ”**غصے کا علاج، عفو و درگزر کی فضیلت اور خودکشی کا علاج**“ سے رہنمائی لیتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹے تک اُن پر **انفرادی کوشش** کرتا رہا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ



فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سورتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

آخر کار وہ اسلامی بھائی اپنے خطرناک ارادے سے باز آگئے اور یوں دو قیمتی جانیں ضائع ہونے سے محفوظ ہو گئیں انہوں نے اشکبار آنکھوں سے توبہ کی اور مع نابالغ بچوں کے غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَمِہ کے مُرید ہو گئے، گھر کی حفاظت اور کاروبار میں بَرَکت کے لیے ”تعویذاتِ عطارِیہ“ بھی حاصل کئے۔ جب میں نے انہیں **مَدَنی قافلے** میں سفر کی رغبت دلائی تو پُر غم آنکھوں کے ساتھ بھرائی ہوئی آواز میں کہا: ”اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اب تو میری تمام زندگی دعوتِ اسلامی کے **مَدَنی کاموں** ہی میں گزرے گی۔“

اے اسلامی بھائی نہ کرنا لڑائی کہ ہو جائیگا بدُئاً مَدَنی ماحول

سُور جائے گی آخرت اِنْ شَاءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۶۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

بیان کیا کریں **مُبلِّغینِ جُمعہ کو** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس مَدَنی بہار سے جُمعہ کے سُنّوں بھرے بیان کی بَرَکتیں معلوم ہوں، دعوتِ اسلامی کے تمام ذمّے داران کو چاہئے کہ جہاں جہاں ممکن ہو جُمعہ میں بدل بدل کر مُبلِّغین کے سُنّوں بھرے بیانات کی ترکیب فرمایا کریں کیوں کہ نمازِ جمعہ میں آنے والے کئی افراد ایسے ہوتے ہیں جو عموماً کسی بھی اجتماع میں شرکت نہیں کرتے، اس طرح ایسوں تک بھی دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام پہنچ جائے گا اور کئی خوش نصیبوں کا دل چوٹ کھا جائے گا اور اِنْ شَاءَ اللہ وہ گناہوں سے تائب ہو کر پانچ وقت کے نمازی بن جائیں گے اور ان پر آپ کی مزید **انفرادی کوشش** اِنْ شَاءَ اللہ انہیں مَدَنی قافلے کا مسافر بنا کر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کر کے سُنّوں کے سانچے میں ڈھال دے گی۔ جیسا کہ ابھی آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ معاشرے کا بگڑا ہوا زندگی سے بیزار شخص مبلغِ دعوتِ اسلامی کے سُنّوں بھرے بیان اور **انفرادی کوشش** کی بَرَکت سے قتلِ مسلم سے باز رہ کر اور **خودکشی** کا ارادہ ترک کر کے تائب ہو گیا۔



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۵۰۶

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ كَاسِ مِيرَاذٍ كَرِيمٍ وَارِدَةٍ مَجْهُورُ رُؤُودٍ شَرِيفٍ نَهْزَهُ لَوْدُهُ لَوَاكِلُ مِثْلُ سَعَةِ كَبُوحٍ تَرِينُ خُشْبِ هَبٍّ - (زُفَرِيَّاتُ رُزَبِ)

مدينة المنورة

مكة المكرمة

البقيع

مدينة المنورة

مكة المكرمة

البقيع

مدينة المنورة

مكة المكرمة

البقيع

مدينة المنورة

مكة المكرمة

البقيع

ہردومنٹ میں تین خودکشیات افسوس! آج کل ”خودکشی“ کچھ زیادہ ہی عام ہو گئی ہے، اس کا ایک بہت بڑا سبب علم دین سے دُوری ہے، داڑھی منڈوں، یا جذباتی ماڈرن بے ریش لڑکوں، اسکول و کالج کے طالب علموں، دُنیوی تعلیم یافتوں یا بے پردہ و فیشن ایبل عورتوں میں ہی خود

کشی کا میلان دیکھا جا رہا ہے۔ آپ نے کبھی نہیں سنا ہوگا کہ فلاں دینی طالب علم یا عالم دین یا مفتی صاحب یا شریعت کی پابند پردہ نشین نیک بی بی نے خودکشی کر لی۔ **دعوت اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 472 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بیانات عطارِ یہ (حصہ دوم)“ صفحہ 404 تا 406 پر ہے: گناہوں کی کثرت اور احوال آخرت کے معاملے میں جہالت کے سبب افسوس! ہمارے وطن عزیز پاکستان میں **خودکشی** کا رُحمان (رُج۔ حان) بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ ایک اخباری رپورٹ کے مطابق اگست 2004ء میں پاکستان میں **خودکشی** کی 68 وارداتیں ہوئیں جن میں باب المدینہ کراچی کا پہلا نمبر رہا جبکہ دوسرا نمبر مدینۃ الاولیاء ملتان والوں کا آیا۔ اُسی اخبار کے مطابق دنیا میں ہر 40 سیکنڈ میں خودکشی کی ایک واردات ہوتی ہے!

کیا خودکشی سے جان چھوٹ جاتی ہے؟ خودکشی کرنے والے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جان چھوٹ جائے گی! حالانکہ اس سے جان چھوٹنے کے بجائے ناراضی رُب العزت عَزَّوَجَلَّ کی صورت میں نہایت بُری طرح پھنس جاتی ہے۔ خدائے عَزَّوَجَلَّ کی قسم! خودکشی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔

آگ میں عذاب حدیث پاک میں ہے: جو شخص جس چیز کے ساتھ خودکشی کرے گا وہ جہنم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

(صَحیح بُخاری ج ۴ ص ۲۸۹ حدیث ۶۶۵۲)

مكة المكرمة

مدينة المنورة

506

جنة البقيع

مكة المكرمة



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر رُودِ پاک نہ پڑھے۔ (عام)

اُسی ہتھیار سے عذاب! حضرت سیدِ ناثراتِ دِن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ راحتِ قَلْبِ ناشاد، محبوبِ رَبِّ العباد صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ عبرت

بنیاد ہے: جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکشی کی تو اُسے جہنم کی آگ میں اُسی ہتھیار سے عذاب دیا جائے گا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۹۴ حدیث ۱۳۶۳)

گلا گھونٹنے کا عذاب! حضرت سیدِ نابوہرِ مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، سرکارِ دو عالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدَم، رَسُوْلِ مُحْتَشَم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا

فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے اپنا گلا گھونٹا تو وہ جہنم کی آگ میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنم کی آگ میں خود کو نیزہ مارتا رہے گا۔

(ایضاً ص ۴۶۰ حدیث ۱۳۶۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خالی تھیل! امیرُ الْمُؤْمِنِین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شَیْر خدَا كَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: جو دل اچھائی کو اچھائی نہ سمجھے اور بُرائی کو بُرائی تسلیم نہ کرے تو

اس کے اوپر والے حصے کو ایسے نیچے کر دیا جائے گا جیسے تھیل کو الٹا کیا جاتا ہے اور پھر تھیل کے اندر کی چیزیں بکھر جاتی ہیں۔

(مُصَنَّف ابنِ آبی شَیْبَہ ج ۸ ص ۶۶۷ رقم ۱۲۴)

دل کے ”اندھے“ اور ”اُوندھے“ ہونے کے معنی! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! واقعی اس میں بربادی ہی بربادی ہے کہ آدمی کا دل اچھائی کو اچھائی اور بُرائی کو بُرائی ماننے ہی سے انکار کر دے۔ ہمیں گناہوں سے ہمیشہ بچنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے قَلْبِ سَلِیْم (یعنی صحیح و سلامت دل)

طَلَب کرنا چاہئے، ورنہ ابھی آپ نے دل کی تباہی کے مُتَعَلِّقِ مَوَلٰی عَلِی كَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کا ارشادِ ملاحظہ فرمایا۔ یاد رکھئے!



فَرَمَانِ مُصِطَفَ ﷺ: جس نے مجھ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعَاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

گناہوں کی کثرت کے سبب پہلے دل ”اندھا“ ہوتا اور پھر ”اوندھا“ یعنی الٹا ہو جاتا ہے جو کہ آخرت کیلئے انتہائی تباہ کن ہے چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صفحات پر مشتمل کتاب، ”**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**“ صفحہ 405 پر ہے: تین چیزیں علیحدہ علیحدہ (ع - ل - ح - دہ) ہیں، نفس، رُوح، قَلْب (یعنی دل)۔ رُوح بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور نفس و قَلْب اس کے دو وزیر ہیں۔ نفس اس کو ہمیشہ شَر کی طرف لے جاتا ہے اور قَلْب جب تک صاف ہے خیر کی طرف بلاتا ہے اور مَعَاذَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کثرتِ معاصی (یعنی گناہوں کی زیادتی) اور خصوصاً کثرتِ بدعات سے ”اندھا“ کر دیا جاتا ہے۔ اب اس میں حق کے دیکھنے، سمجھنے، غور کرنے کی قابلیت نہیں رہتی مگر ابھی حق سننے کی استطاعت (یعنی قابلیت) باقی رہتی ہے اور پھر مَعَاذَ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ”اوندھا“ کر دیا جاتا ہے۔ اب وہ نہ حق سن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے، بالکل چو پٹ (یعنی ویران) ہو کر رہ جاتا ہے۔ ﴿پھر اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی علیہ نے فرمایا: ﴿قَلْب (یعنی دل) حَقِیقَۃً اس مُضْغَۃً گوشت (یعنی گوشت کے کوٹھڑے) کا نام نہیں بلکہ وہ ایک ”لَطِیفَۃً غَیْبِیَۃً“ ہے جس کا مرکز یہ مُضْغَۃً گوشت (یعنی دل) ہے سینے کے بائیں (یعنی اُلٹے) جانب اور نفس کا مرکز زیرِ ناف (یعنی ناف کے نیچے) ہے اسی واسطے شافعیہ (یعنی شافعی حضرات) سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں کہ ”نفس“ سے جو وساوس اُٹھیں وہ ”قَلْب“ تک نہ پہنچنے پائیں اور حنفیہ (یعنی حنفی حضرات) زیرِ ناف باندھتے ہیں۔

توفیق نیکیوں کی اے ربِّ کریم دے

بدیوں سے بچنے والا تُو قَلْبِ سلیم دے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

معافی نہیں ملے گی؟! حضرت سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے رہنا اور بُرائی سے روکتے رہنا ورنہ تم پر ظالم بادشاہ مسلط کر دیا جائے

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۰۹

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

(۱۱ھ صدی)

فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ بَرُّ رُؤُودِ شَرِيفٍ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتِ يَحْيَىٰ كَا۔

گا جو تمہارے چھوٹے پر ختم نہیں کرے گا اور تمہارے نیک لوگ دُعا کریں گے مگر اُن کی دُعا میں قبول نہیں ہوں گی، وہ مُعانی مانگیں گے مگر اُن کو مُعانی نہیں ملے گی۔
(احیاء العلوم ج ۲ ص ۳۸۳)

خَلِيفَةُ الْمُسْلِمِينَ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو:

بُری باتوں سے
روکو ورنہ!

تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: اے ایمان والو! تم اپنی فکر

رکھو، تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جبکہ تم راہ پر ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ

لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ

(پ ۷، المائدة: ۱۰۵)

(یعنی تم اس آیت سے یہ سمجھتے ہو گے کہ جب ہم خود ہدایت پر ہیں تو گمراہ کی گمراہی ہمارے لیے مُضِر (یعنی نقصان دہ) نہیں، ہم کو کسی گمراہ کو گمراہی سے منع کرنے کی ضرورت نہیں) میں نے **مِٹھے مدنی** آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ لوگ اگر بُری بات دیکھیں اور اُس کو نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن سب کو اپنے عذاب میں مبتلا فرمادے۔

(سَنَنِ ابْنِ مَاجَہ ج ۴ ص ۳۵۹ حدیث ۴۰۰۵)

اس حدیث پاک کے تحت ”مراۃ المناجیح“ میں ہے: قرآن کریم کی اس آیت ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ“

لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: اے ایمان والو! تم اپنی فکر رکھو، تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا

جبکہ تم راہ پر ہو۔“ کے حوالے سے بعض لوگ سمجھتے تھے کہ **أَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ** (نیکی کا حکم کرنے اور بُرائی

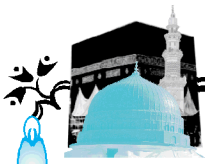
سے منع کرنے) کی ضرورت نہیں بلکہ آدمی کو اپنی اصلاح کرنی چاہیے دوسروں کے گناہ یا کوتاہیاں اس کا کچھ بگاڑ نہیں

سکتیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مُغَالَطے (مُغَال - طے) کو دُور کرتے ہوئے رسول اللہ صَلَّی اللہ

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

509

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۵۱۰

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھوے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اس ارشاد گرامی کے حوالے سے بتایا کہ جب لوگ بُرائی کو دیکھ کر اُسے بدلنے کی کوشش نہ کریں تو وہ سب عذاب میں مبتلا ہوتے ہیں۔ دوسری روایات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس تبدیلی کا تعلق طاقت سے ہے یعنی بُرائی کو بدلنے والے لوگ اس بات کی طاقت رکھنے کے باوجود نہ بدلیں تو وہ بھی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

(مرآة المتناجیح، ج ۶ ص ۵۰۷)

مذکورہ آیتِ مقدسہ کے تحت صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِی فرماتے ہیں: مسلمان کُفَّار کی محرومی پر افسوس کرتے تھے اور انہیں رنج ہوتا تھا کہ کُفَّارِ عِناد (یعنی عداوت) میں مبتلا ہو کر دولتِ اسلام سے محروم رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان (مسلمانوں) کی تسلی فرمادی کہ اس میں تمہارا کچھ ضرر (یعنی نقصان) نہیں اُمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی بھلائی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا فرض ادا کر کے تم بُرئی الذمہ ہو چکے تم اپنی نیکی کی جزا پاؤ گے۔ عبد اللہ بن مبارک (رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِ) نے فرمایا: اس آیت میں اُمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ کے وجوب کی بہت تاکید کی ہے کیونکہ اپنی فکر رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی خبر گیری کرے، نیکیوں کی رغبت دلائے، بدیوں سے روکے۔

زوجہ کی انفرادی کوشش
مُسے مدنی ماحول مل گیا
ڈیٹہ مدنی مقصد کے حصول کیلئے ہمیں اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ دوسروں کی اصلاح کی بھی فکر کرنی ہوگی لہذا ایمان کی حفاظت کی فکر بڑھانے، ہر دلِ مُسلم میں شمعِ عشقِ رسول جلائے، ہر طرف سنٹوں کی دھوم مچانے اور نیک بننے کا مَدَنی جذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، ہر ماہ کم از کم

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

510

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



فَوَاصِلُ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

تین دن کے **مَدَنی قافلے** میں سنتوں بھرے سفر اور **مَدَنی انعامات** پر عمل کی ترکیب رکھئے! آئیے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک **”مَدَنی بہار“** سناؤں چنانچہ **مَسْقُط (عثمان)** کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے: تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں ایک فیشن پرست داڑھی مُنڈا نوجوان تھا، میرا پسندیدہ لباس پیٹنٹ شرٹ تھا اور مَعَآذَ اللہ دین کی طرف عملاً کوئی خاص میلان نہ تھا، بس ہر وقت دنیا کی لگن میں مگن رہتا تھا، آخرت سنوارنے والے اعمال بجالانے کی توفیق حاصل تھی نہ ہی موت کی تیاری کا کچھ ذہن۔ آخر کار مجھ گناہ گار پر بھی پَرُوَز و گار کی رحمت چھما چھم برسی اور میرے گناہوں سے آلودہ وُجُو د کے پاک ہونے کے اسباب ہو ہی گئے، ہُو ا کچھ یوں کہ میرے دل میں شوق پیدا ہوا کہ مجھے کوئی ایسی صحبت مُیَسَّر (مُ-یس-س) آجائے جس کی بدولت میں اپنے ایمان کی حفاظت کا سامان کر سکوں چنانچہ اچھی صحبت کے حُصُول کی خاطر میں وقتاً فوقتاً مختلف دینی محافل میں شرکت کرتا رہا لیکن کہیں بھی حقیقی معنوں میں اطمینانِ قلب حاصل نہ ہوا، زندگی مخصوص و گہر پر گزرتی رہی اور پھر میں اِزْدِواجی زندگی (یعنی شادی) کے بندھن میں بندھ گیا۔ خوش قسمتی سے میری رفیقہ حیات (یعنی بیوی) دعوتِ اسلامی کے مُشکلا ر مَدَنی ماحول سے وابستہ تھیں اور اُن کی اِنْفِرادی کوشش دعوتِ اسلامی سے میری وابستگی کا سبب بنی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی ماحول کی بَرَکت سے نہ صرف گناہوں سے توبہ کی سعادت ملی بلکہ تادم تحریر شہرِ مشاوَرَت کے خادم کی حیثیت سے مَدَنی کاموں کی دُھو میں مچانے کی کوشش کرنے والا بھی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد



فَوَاقِنْ فُصْطَفَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

نزی اور پیار مدنی ہتھیار ہیں! مدینہ (یعنی میاں بیوی) میں سے اگر کوئی ایک مدنی ماحول سے وابستہ ہو تو اُس

کو چاہئے کہ **انفرادی کوشش** کے ذریعے دوسرے کو بھی مدنی ماحول سے وابستہ کرنے کی بھرپور سعی کرے۔ اس کام کیلئے نزی اور پیار بہت زبردست **مدنی ہتھیار** ہیں، اگر مدنی ماحول والے یا والی کے مزاج میں غصہ، چڑچڑاپن اور بد اخلاقی ہوئی تو کامیابی مشکل ہے، لہذا اپنے اخلاق دُرست کیجئے اور ویسے بھی جسے **دعوتِ اسلامی** کے مدنی کاموں کی دھن ہو اُس کیلئے ٹھنڈے مزاج کا ہونا ضروری ہے کہ بے جا سختی کرنے سے بارہا کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہیں۔

شادی کے فضائل پر مبنی 4 احادیث مبارکہ بیان کردہ مدنی بہار میں مذکورہ اسلامی بھائی کی مدنی ماحول سے وابستگی کا سبب **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** شادی بنی، ”نکاح و شادی“ سے ہمارا ہر فرد متعارف ہوتا اور زندگی کے ایک موڑ پر آ کر تقریباً سبھی کو ”شادی“ سے

سابقہ پڑتا ہے۔ اس ضمن میں **نیکی کی دعوت** پیش کرتے ہوئے چند **مدنی پھول** آپ کی جانب بڑھاتا ہوں قبول فرما کر انہیں اپنے دل کے **مدنی گلہ** سے میں سجالجئے **اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** دونوں جہانوں میں برکتیں پائیں گے۔ افسوس! آج کل اکثر صرف حُسن و جمال اور مال و منال اور دُنیوی جاہ و جلال دیکھ کر **شادی** کر دی جاتی ہے اور ایسی شادی بارہا خانہ بربادی کا باعث بنتی ہے۔ لہذا شادی میں سیرت و کردار پر خصوصی نظر رکھنی چاہئے۔ آئیے! حصولِ سعادت کیلئے شادی کے فضائل پر مشتمل **4 فرامینِ مصطفیٰ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سنتے ہیں: ﴿۱﴾ جو میرے طریقے کو محبوب رکھے،

وہ میری سنت پر چلے اور میری سنت سے نکاح (بھی) ہے (شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۴ ص ۳۸۱ حدیث ۵۴۷۸) ﴿۲﴾ عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ سے کیا جاتا ہے (یعنی نکاح میں ان کا لحاظ ہوتا ہے): (۱) مال و (۲) حُسن و (۳) جمال و (۴) دین اور تو دین والی کو ترجیح دے (بخاری ج ۳ ص ۴۲۹ حدیث ۵۰۹۰) ﴿۳﴾ جب تم میں کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے: ہائے افسوس! ابنِ آدم نے مجھ



فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسْنُ مَجْهٍ بِرَايْكَ بَارُودُ رُوْپَاكِ بِرُحَالِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ اِسْ بِرُوسِ رَحْمَتِيں بِهِيْتَا ہے۔ (مسلم)

سے اپنا دو تہائی (۲/۳) دین بچالیا (الْفِرْدَوْسُ بِمَأْثُورِ الْخَطَّابِ ج ۱ ص ۳۰۹ حدیث ۱۲۲۲) ﴿۴﴾ جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نکاح کر لے، پھر نکاح نہ کرے، وہ ہم میں سے نہیں۔^۱

(مُصَنَّفُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ج ۳ ص ۲۷۰)

امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو تمہیں نکاح کا حکم فرمایا، تم اُسکی اطاعت کرو، اُس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے

نکاح کے بارے میں فرمانِ صدیقی

پورا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنْ يَكُونُوا أَفْقَرًا يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۖ تَرَجَّمَهُ كَنْزُ الْإِيمَانِ: اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے

(پ ۱۸، النور: ۳۲) گاپنے فضل کے سبب۔

(تفسیر ابن ابی حاتم ج ۸ ص ۲۵۸۲)

روایت میں مذکورہ آیت مبارکہ کے تحت حضرت صدرالافاضل سیدنا مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہِیَاوِی

خَوَاتِنُ الْعِرْقَانِ میں فرماتے ہیں: ”غنا سے مراد یا قناعت ہے کہ وہ بہترین غنا ہے جو قانع کو تر وُد (یعنی

دینہ

۱ ﴿۱﴾ اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عینین (عین - عین یعنی نامرد) ہو اور مہر و نفقہ (کپڑے کھانے پینے وغیرہ کے اخراجات) پر قدرت بھی ہو تو نکاح سُنَّتِ مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اُزار بننا گناہ ہے اور اگر حرام سے بچنا یا اتباعِ سُنَّتِ و تعمیلِ حکم یا اولاد حاصل ہونا مقصود ہے تو ثواب بھی پائے گا اور اگر مَحْضُ لَذَّتِ یا قِضَائِ شَهْوَتِ (یعنی شہوت کو پورا کرنا) منظور ہو تو ثواب نہیں۔ (ذَرْمُخْتَارُ رِذَائِ الْمُحْتَارِ ج ۴ ص ۷۳) ﴿۲﴾ شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو مَعَاذَ اللہ اندیشہ زنا ہے اور مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب۔ یوں ہی جبکہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ اٹھنے سے روک نہیں سکتا یا مَعَاذَ اللہ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا یعنی مُشْتِ زنی کرنی پڑے گی۔ تو نکاح واجب ہے۔ (اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ فتاویٰ رضویہ جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۲ پر فرماتے ہیں: یہ فعل ناپاک حرام و ناجائز ہے حدیث شریف میں ہے: جَلَقَ لَکَانَ وَالے (یعنی مُشْتِ زنی کرنے والے) پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے (امالی ابن بشران ج ۲ ص ۵ رقم ۴۷۷، حاشیۃ الطُّحْطَاوِی عَلٰی مَرَاقِی الْفَلَاحِ ۹۶) اعلیٰ حضرت صفحہ ۲۴۴ پر فرماتے ہیں: حشر میں ایسوں کی ہتھیلیاں گا بھن (یعنی حائلہ) اٹھیں گی جس سے مجمعِ اعظم میں اُن کی رسوائی ہوگی۔) ﴿۳﴾ یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو فرض ہے کہ نکاح کرے۔

(ذَرْمُخْتَارِ ج ۴ ص ۷۲)

قناعت کرنے والے کو فکر و اندیشے سے بے نیاز کر دیتا ہے یا کفایت کہ ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہو جائے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے یا زوج (یعنی شوہر) و زوجہ کے درمیان قناعت کا جمع ہو جانا یا فراخی بہ بَرَکت نکاح (یعنی نکاح کی بَرَکت سے خوشحالی) جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔“

سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا

حضرت سیدنا مضعب بن غمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت میں راہِ خدا عزوجل میں سفر پر روانہ ہوئے تو قبیلہ بنی ظفر کے باغ میں ”مَرْقُ“ نامی کنوئیں پر جا کر بیٹھ گئے۔ ان دونوں کے پاس قبیلہ بنو اسلم کے لوگ جمع ہو گئے، ان کے چوٹی کے سردار سعد بن معاذ اور اسید بن حُصَیر تھے جو ابھی دامنِ اسلام سے وابستہ نہ ہوئے تھے۔ حضرت سعد بن معاذ حضرت سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خالہ زاد بھائی تھے، سعد بن معاذ نے اسید بن حُصَیر کو بھیجا کہ جاؤ ان دونوں مبلغین کو ڈانٹ کر روک دو جو کہ ہمارے کمزور لوگوں کو (مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ) بہکانے کے لئے آئے ہیں۔ چنانچہ اسید بن حُصَیر نے اپنا نیزہ لیا اور ان کے پاس پہنچ گئے، آتے ہی اُن کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا اور دھمکی دی کہ اگر تمہیں زندگی پیاری ہے تو یہاں سے چلے جاؤ۔ حضرت سیدنا مضعب بن غمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (انفرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے نہایت نرمی اور مٹھاس سے فرمایا: ”ذرا بیٹھ کر بات تو سن لیجئے، سمجھ میں آئے تو مان لیجئے اور اگر پسند نہ آئے تو ہم آپ کو مجبور نہیں کریں گے۔“ اسید بن حُصَیر پر بیٹھے بول کا اثر ہوا اور اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر ان کے پاس بیٹھ گئے۔ حضرت سیدنا مضعب بن غمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو اسلام کے بارے میں مدنی پھول دیئے اور قرآن کریم پڑھ کر سنایا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ ان کے دل میں مدنی انقلاب برپا ہو گیا اور وہ مُشْرِف بہ اسلام ہو گئے۔ مسلمان ہو جانے کے بعد کہا: میرے پیچھے سعد بن معاذ ہے، اگر اس نے تم دونوں کی بات مان لی تو میری ساری



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۵۱۵

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

قوم تمہاری بات مان لے گی، میں اُسے ابھی تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے سیدھے سعد بن معاذ کے پاس پہنچے اور ان کو ان دونوں مُبَلِّغین کے پاس جانے پر راضی کر لیا۔ سعد بن معاذ نے آتے ہی دونوں صاحبان کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ حضرت سَیِّدُ نَاصِعِ بْنِ عُمَيْرٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (انفرادی کوشش کا آغاز کرتے ہوئے) انہیں بھی نرمی اور مٹھاس کے ساتھ نیکی کی دعوت سننے کیلئے آمادہ کر لیا اس پر وہ اپنا نیزہ زمین پر گاڑ کر ان کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرت سَیِّدُ نَاصِعِ بْنِ عُمَيْرٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر بھی اسلام کی خوبیوں سے مالا مال **مَدَنی پھول** پیش کئے اور **سُورَةُ التَّحْرِيفِ** کی ابتدائی آیات پڑھ کر سنائیں۔ **آیات قرآنیہ تاثیر کا تیر بن کر ان کے دل میں پیوست ہو گئیں اور وہ بھی دائرۃ اسلام میں داخل ہو گئے۔** اسلام آوری کے بعد حضرت سَیِّدُ نَاصِعِ بْنِ عُمَيْرٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کی طرف لوٹے اور ان سے فرمایا: ”تم میرے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟“ سب نے بیک زبان ہو کر کہا: آپ ہمارے سردار ہیں اور آپ کی رائے دُرست اور دُور رس ہوتی ہے۔ حضرت سَیِّدُ نَاصِعِ بْنِ عُمَيْرٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”بس پھر مجھ پر تمہارے مردوں اور عورتوں سے اُس وقت تک بات کرنی **حرام** ہے جب تک تم اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے رسول صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہیں لے آتے۔“ راوی فرماتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! شام نہیں ہونے پائی تھی کہ اُس قبیلے کے تمام مرد و عورت مسلمان ہو چکے تھے۔ (البداية والنهاية ج ۲ ص ۲۷ تا ۲۹ مُلَخَّصًا)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

سارا قبیلہ ایمان لایا بیٹھے بول کی برکت سے

بننے کام بگڑ جاتے ہیں سن لو بے جا شدت سے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

515

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۱۶

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس نے مجھ پر دس مرتبہ شام وُرو دیا کہ پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (جمع الزوائد)

شخصیات پر انفرادی کوشش کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کس طرح اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر نیکی کی دعوت کی ترکیبیں فرماتے تھے۔ اس حکایت

سے یہ بھی درس ملا کہ شخصیات پر انفرادی کوشش کے نتائج دُور رس نکل سکتے ہیں جیسا کہ قبیلہ بَنُو اَسْلَم کے دوسر داروں پر جب انفرادی کوشش کی گئی تو انہوں نے ”نیکی کی دعوت“ قبول کر کے اسلام کے دامن سے وابستگی کے بعد اپنے سارے قبیلے کو مسلمان کر لیا۔ یہ یاد رہے! ”دُنوی شخصیات“ سے ملاقات کر کے، اُن کا احترام بجالا کر، اُن میں سے بعض کی ”بڑی بڑی باتیں اور کارنامے“ خود انہیں کی زبانی سُن کر، واہ! واہ! کر کے اور ہاں میں ہاں ملا کر لوٹ آنا مبلغ کی منزل نہیں، کامیاب مبلغ وہ ہے جو بڑی سے بڑی دُنوی شخصیت مثلاً وزیر، حکومتی افسر، سرمایہ دار وغیرہ سے مرعوب نہ ہو، اُس کی طرف سے بالفرض ادھر ادھر کی یعنی دُنیا کی باتیں ہوں بھی تو اُس کے مقابلے میں نیکی کی دعوت کے مدنی پھولوں کے ذریعے اُس پر حاوی رہے، خدا نا خواستہ اگر کوئی شخصیت ”جھوٹی ڈینگیں“ مارنے لگے تو ہرگز اُس کی ہاں میں ہاں نہ ملائے، ہو سکے تو اُس کی اصلاح کرے، اگر یہ نہ بن پڑے تو دل میں بُرا جانتے ہوئے بات بدلنے کی سعی کرے، اُسے نماز کی تلقین کرے، سنتوں پر عمل کا ذہن دے، اُسے یہ باور کروائے کہ عزت و ذلت دینے کا اختیار پُر وَدَّ گَارِعَوْجَلَّ کے پاس ہے، آپ اپنے منصب سے جائز فائدہ اٹھا کر اسلام کی خدمت کیجئے، کیوں کہ عام لوگوں کی بہت ساری جدوجہد سے جو کام ہو سکتا ہے اس کے مقابلے میں آپ تھوڑی سی کوشش سے دین کا بہت زیادہ کام کر سکتے ہیں، آپ اگر سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور مدنی قافلے میں سنتوں بھرے سفر کیلئے تاریخِ عنایت کریں گے تو صرف آپ کا نام سن کر ہو سکتا ہے کئی اسلامی بھائی اجتماع کی حاضری اور مدنی قافلے میں سفر پر آمادہ ہو جائیں وغیرہ۔ مبلغ کو چاہئے کہ جب ایک بار کسی ”شخصیت“ سے مل لے تو کم از کم اتنے عرصے تک اُس سے ضرور مَرْمُوط (یعنی رابطے میں) رہے جب تک اُسے مدنی قافلوں میں سفر کا عادی بنا کر دوسروں کو مدنی قافلے کا

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

516

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۵۱۷

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَمانُ فَصَلَّى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

مسافر بنانے والا نہ بنا دے۔ ہر نئے اسلامی بھائی سے بھی رابطے کا یہی انداز ہونا چاہئے، عارضی طور پر ہاتھ ملا کر، صرف رسمی گفتگو کر لینے کو کافی نہ سمجھا جائے۔ خبردار! کسی ”شخصیت“ سے اپنے ذاتی کام نہ نکلوائے، نوکری یا کاروبار یا قرض وغیرہ کی ترکیب نہ بنائے نیز اجتماع کی حاضری اور مدنی قافلے میں سفر کیلئے انفرادی کوشش کرتے کرتے چندے کی بات نہ چھیڑ دے کہ اس طرح اُس کے بدن ہونے کا اندیشہ ہے کیوں کہ عموماً ”بڑے لوگ“ چندہ مانگنے والوں سے کتراتے ہیں۔

سگِ مدینہ اور شخصیاتِ مدینہ ایک بارسگِ مدینہ عتیٰ عنہ بیرونِ پاکستان کسی کے گھر حاضر ہوا، ہند کے کئی مُبَلِّغین اور بعض مقامی ذمّے دارانِ جمع تھے اور کچھ شخصیات سے ملاقات کی بھی ترکیب تھی۔ بعض ”ذمّے داران“ نے غیر ذمّے داری کا ثبوت دیتے ہوئے شخصیات سے مکتبہ المدینہ کی جاری کردہ سٹنوں بھری V.C.Ds خرید کر مُفت تقسیم کرنے کے اعداد لینے شروع کر دیئے! میں چونکا کہ اس طرح یہ مُتَمَوِّل (مُت۔ مو۔ ول یعنی مالدار) طبقہ کہیں دعوتِ اسلامی سے بدن نہ ہو جائے کہ ہمیں بلوایا گیا الیاس کی ملاقات کے نام پر جبکہ کام کچھ اور ہی شروع ہو گیا! لہذا میں نے مدنی پھول پیش کرنے شروع کئے اور V.C.Ds کی تراکیب ختم کرواتے ہوئے شخصیات سے کچھ اس طرح عرض کیا کہ یہ اسلامی بھائیوں کے جذبات ہیں، ورنہ آپ سے میرا مطالبہ آپ کی رقم کا نہیں، مجھے ”چندہ“ نہیں ”بندہ“ چاہئے، میں تو آپ سے خود ”آپ“ کا طلبگار ہوں، آپ سٹنوں بھرے اجتماع میں شرکت فرمائیے، **مدنی قافلوں** میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سٹنوں بھرا سفر کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ بہت اچھی ترکیب بن گئی۔

مولیٰ دے ہمیں حکمتِ عملی کا خزینہ

ہم عام کریں سنتِ سلطانِ مدینہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

517

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْهَ وَسَلَّمُ : جو مجھ پر روزِ جمعہ رُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی غفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

شخصیات کے اندر نیکی کی دعوت کے مَدَنی کام کے تعلق سے سُو الّا جواباً کچھ مَدَنی پھول پیش کئے جاتے ہیں قبول فرمائیے اور حکمتِ عملی کے ساتھ شخصیات میں مَدَنی کاموں کی دھویں مچائیے۔

شخصیات سے مَدَنی قافلوں کیلئے خدمات لینے کا طریقہ

سوال: جو شخصیات مَدَنی قافلوں میں سفر نہیں کرتیں اُن سے مَدَنی قافلوں کیلئے ہم خدمات کس طرح حاصل کریں؟

جواب: مَدَنی قافلوں میں سفر کی ترغیب جاری رکھئے۔ ہر ذمّے دار کو چاہئے کہ اپنے اپنے حلقوں کی اہلِ مَحَبّت

شخصیات کا اتنا ذہن تو بنا ہی دیں کہ آپ مہربانی فرما کر **مَدَنی قافلے** کے مسافروں اور ان کے گھر والوں کی

حوصلہ افزائی میں ہمارا تعاون فرما دیا کریں۔ مثلاً کوئی اسلامی بھائی 30 دن کیلئے مَدَنی قافلے میں سُنّتوں

بھرے سفر پر ہے، اُس کے گھر پر آپ کے علاقے کے مشہور عالم یا S.H.O یا D.S.P یا M.P.A. یا

M.N.A، یا وزیر یا میجر یا کرنل یا کسی بھی اہلِ مَحَبّت بڑے افسر (نہ ملے تو چھوٹا افسر ہی سہی) کو لے کر چلے

جائیں اور وہ گھر کے افراد کو مبارکباد پیش کرے کہ آپ لوگ بہت خوش نصیب ہیں کہ آپ کے بھائی یا فرزند

نے 30 دن کیلئے راہِ خدا میں سفر اختیار کیا ہے، ان کی غیر حاضری کی وجہ سے آپ کو اگر تکالیف ہو بھی تو صَبْر کر

لیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اس کا اجر ملے گا وغیرہ۔ اگر شخصیت ساتھ چلنے کیلئے وقت نہ نکال سکے تو کم از کم

اُس کے ذریعے فون ہی پر مذکورہ کلمات کہلوادیں، زبانی الفاظ ادا کرنے میں دُشواری ہو تو لکھ کر ”شخصیت“ کو

دے دیجئے اور وہ ترکیب بنا لے۔ نیز ممکن ہو تو شخصیت ہی کے گھر کی کوئی مُمّر اسلامی بہن بھی خود شریف لے

جا کر یا فون پر **مَدَنی قافلے** کے مسافر کے گھر کی اسلامی بہنوں کی اسی طرح ترکیب کرے تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

سب مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۱۹

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

(ابوبی)

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مَجْهُدٌ رُودِيَاكُ كَثْرَتِ كُرُوبِ شَكِّ يَتَبَارَعُ لِنَظَائِرِ طَهَارَتِ هَبْ.

ذمے داران بھی مدنی قافلے والوں کی ترکیب بنائیں

سوال: کیا شخصیات ہی کے ذریعے تسلی دلوانا ضروری ہے؟

جواب: شخصیات کا اثر بہت پڑے گا۔ آپ خود غور فرمائیے کہ آپ کی غیر موجودگی میں اگر کوئی دُزیر آپ کے گھر اسی سلسلے میں چلا جائے۔ اس سے آپ کے خاندان، بلکہ پورے محلے میں دعوتِ اسلامی کی کس قدر نیک نامی ہو گی! اراکینِ شوریٰ و دیگر ذمے داران بھی اس طرح کی ترکیب فرمائیں نیز یہی ذمے داران 30 دن یا اس سے زائد والے بالخصوص دیگر ممالک کیلئے مدنی قافلے میں سب سے بھرا سفر کرنے والوں کے ساتھ ہفتے عشرے میں ایک آدھ بار فون پر سلام دُعا کر لیا کریں اور موقع کی مناسبت سے مدت بڑھانے کیلئے اُن پر انفرادی کوشش بھی کرتے رہیں مثلاً 30 دن کے مدنی قافلے کے مسافر سے کہیں کہ اگر کسی کی حق تلفی نہ ہوتی ہو اور بغیر کسی گناہ کے رُکنا ممکن ہو تو 92 دن سے پہلے مت آنا کہ راہِ خدا کے مسافر کا تو گویا ایک ایک سانس عبادت میں گزرتا ہے۔

مدنی قافلے سے واپسی پر ”استقبالیہ اجتماع“

سوال: جو عاشقانِ رسول مدنی قافلے سے واپس تشریف لائیں، اُن کے ساتھ ایسی کیا ترکیب کی جائے جس سے دین کا مزید فائدہ ہو؟

جواب: اگر 12 یا 30 دن یا اس سے زیادہ ایام کے سب سے بھرے سفر کے بعد آئے ہیں تو ممکن ہو تو محلے کی مسجد میں ان کا ”استقبالیہ اجتماع“ ہو، مختصر سب سے بھرے ہو جائے، ان عاشقانِ رسول کو خوب مبارکباد دی جائے اور ہو سکے تو مدنی رسائل وغیرہ کا تحفہ بھی پیش کیا جائے اور خصوصاً اُن میں کے نئے اسلامی بھائی اپنے تئیں ثرات بیان کریں اور وہاں سے ہاتھوں ہاتھ مزید مدنی قافلے تیار کئے جائیں۔ پھر اگر کسی قریبی گھریا امام صاحب

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

519

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة

کے حجرے میں لنگرِ رضویہ کے ذریعے خیر خواہی کی ترکیب ہو جائے تو مدینہ مدینہ۔ اگر میری اس مدنی تجویز کے مطابق ترکیب فرمائیں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے کے مسافروں کی ساری تھکن دُور ہو جائے گی اور اگر کسی کو سفر میں کوئی ناگوار صورت پیش آئی تھی تو اُس کا صدمہ بھی ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ جاتا رہے گا اور بار بار سٹوں بھرا سفر کرنے کا حوصلہ ملے گا اور ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر طرف مدنی قافلوں کی بہاریں آجائیں گی۔ مگر ان کاموں کیلئے ہر گز چندے کا دروازہ نہ کھولا جائے جو کرنا ہے اپنی جیب سے کیا جائے۔ اگر پیسے نہیں ہیں تو بے شک صرف پانی پلا دیا جائے ہاں اگر کوئی مُخیرِ اسلامی بھائی خیر خواہی کیلئے اپنے گھر لے جائے یا کھانا پکا کر لے آئے تو حرج نہیں۔

مدنی قافلوں کی خیر خواہی کی حکمتیں

سوال: عاشقانِ رسول کی خیر خواہی کی حکمتیں بیان فرمائیے۔

جواب: آپ علاقے میں تشریف لائے ہوئے مدنی قافلے کی اخلاصِ نیت کے ساتھ اگر خیر خواہی کریں گے یعنی کھانا وغیرہ پیش کریں گے تو ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب کا انبار لگ جائے گا، عاشقانِ رسول کی دلجوئی ہوگی۔ حضرت سیدنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکافی کا قول ہے: **کسی مسلمان کا دل خوش کرنا 100 (نفل) حج سے بہتر ہے۔** (ماخوذ از کیمیائے سعادت ج ۲ ص ۷۵۱) ہو سکتا ہے کہ آپ کی بے لوث خیر خواہی سے جن کا دل نہ لگ رہا ہو بلکہ مدنی قافلہ چھوڑ کر گھر جانے کی سوچ رہے ہوں اُن کا دل لگ جائے، کسی میں ایسا جذبہ پیدا ہو جائے کہ وہ ہاتھوں ہاتھ مزید سفر کیلئے آمادہ ہو جائے۔ اس طرح کرنے سے آپ دینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے مددگار قرار پائیں گے۔ دینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مدد کرنے والوں کیلئے ہر جمعہ اور عیدین میں نہ جانے کتنے ہی خطباء دُعائیں دیتے ہیں بلکہ یہ دُعائیں تو بُرگانِ دین رَحْمَتُہُمُ اللہُ الْمُبِین صدیوں سے دیتے



فَوَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

چلے آ رہے ہیں۔ یہ دعا میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنتِ مجددِ دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن نے بھی ”خطباتِ رضویہ“ میں شامل فرمائی ہے۔ وہ دُعا یہ ہے: **اَللّٰهُمَّ اَنْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔** یعنی اے اللہ! جو دینِ محمد مدنی صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مدد کرے تو بھی اُس کی مدد فرما۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ! نیکی کی دعوت دینے والوں، مدنی قافلوں میں سفر کرنے والوں، دُرس و بیان کرنے والوں، انفرادی کوشش کرنے والوں، عاشقانِ رسول کی خیر خواہی کرنے والوں، مدنی قافلوں کے غریب مسافروں کے لئے مالی تعاون کرنے والوں اور کسی بھی طرح سے دینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی مدد کرنے والوں کو مبارک ہو کہ ان کے لئے سینکڑوں سال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے دعائیں کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اے دینِ مصطفیٰ کے مدد گارو! یقیناً ربِّ دُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کی مدد جس کے شامل حال ہو جائے اُس کا دونوں جہانوں میں بیڑا پار ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے بڑی بڑی مصیبتیں ٹل جاتی ہوں گی اور ہمیں اس کی خبر تک نہیں پڑتی ہوگی۔ خطبے والی دُعا کے بعد کچھ اور بھی ہے اور وہ یہ ہے: **وَ اَخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔** یعنی اے اللہ! جو دینِ مصطفیٰ کو بے یار و مددگار چھوڑے تو اُسے بے یار و مددگار چھوڑ۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُر جانے کا مقام ہے جہاں جہاں ہم پر واجب ہے خدا ناخوستہ وہاں بھی ہم دینِ مصطفیٰ کی مدد کرنے والے نہ بنے تو کہیں برباد نہ ہو جائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کی مدد نہ فرمائے گا یقیناً وہ کہیں کا نہ رہے گا۔ اسی دُعا میں آگے یہ بھی ہے: **رَبَّنَا يَا مَوْلَانَا وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔** یعنی ”اے ہمارے پڑوسر دگار! اے ہمارے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دینِ مصطفیٰ کی مدد سے محروم نہ رہنے والوں میں سے نہ کرنا۔“ یقیناً نماز اور روزہ اعلیٰ درجے کی عبادتیں ہیں لیکن ان کی ادائیگی دینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی امداد کے زمرے میں نہیں آتی۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ غور

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۲۲

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ كَاسِ مِيرَاذِ كَرِيمٍ وَرَدِّهِ بِرُؤُوسِ شَرِيفٍ نَهْزَهُ لَوْدُهُ لَوُكُلٍ مِثْلَ سَعْدِ كَبُورٍ تَرِينٍ فَخْصٍ هَـ (ترغیب و ترہیب)

کرے کہ وہ اپنے لئے دعا لے رہا ہے یا بددعا! ہر وہ کام دین مصطفیٰ کی مدد ہے جس سے شجر اسلام پھلے اور پھولے، کفار داخل اسلام ہوں اور بگڑے ہوئے مسلمانوں کی اصلاح ہو۔ بس نیکی کی دعوت کی خوب دھومیں مچائیے، مدنی قافلوں میں سنتوں بھرا سفر فرمائیے خود بھی سنتیں سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھائیے اور یوں دین خدا و مصطفیٰ کی خوب خوب مدد کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امداد کی بشارت پائیے کہ خود اُس کا وعدہ ہے۔ چنانچہ **دعوت اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ ترجمے والے پاکیزہ قرآن، ”کنز الایمان مع خزائن العرفان“ صفحہ 932 پر پارہ 26 سورۃ محمد کی ساتویں آیت میں ارشاد پاک ہے:

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَنْصُرُوا اللَّهَ
يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مدد فرمانے کی تو کیا بات ہے! صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْہَادِیْ خزائن العرفان میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: دشمن کے مقابلے میں مدد ہوگی، جنگ میں، حُجَّت اسلام اور پُلِ صراط پر ثابت قدمی نصیب ہوگی۔ (مُلَخَّص از خزائن العرفان ص ۹۳۲)

لوگ ہماری نہیں مانتے!

سوال: بعض مبلغین مدنی کام میں سست پڑ جاتے اور کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہم نے بہت کوشش کی کامیاب نہ ہوئے لوگ ہماری نہیں مانتے ہی نہیں، اب ہم کس طرح کام کریں؟

جواب: ہمارے یہاں ایک عام دستور سا ہے کہ جب کسی اجتماع میں لوگوں کی کثرت دیکھی جاتی ہے تو کہہ دیتے ہیں، اجتماع بہت کامیاب رہا اور اگر لوگ تھوڑے ہوں تو کہیں گے، اجتماع فیل یعنی ناکام ہو گیا، یا اس طرح اعلان کیا جاتا ہے، زیادہ سے زیادہ شرکت فرما کر محفل کو کامیاب بنائیے حالانکہ حقیقی کامیابی یا ناکامی کا دار و مدار

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

522

جنة
البقيعمكة
المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۵۲۴

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَرَمَانِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر روزِ ٹحّہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

المنورة

المكرمة

المنورة

المنورة

المكرمة

المنورة

المكرمة

المنورة

المكرمة

المنورة

المنورة

المكرمة

المنورة

المكرمة

بھی کوتاہی نہ کی، لہذا میرے بھولے بھالے مبلّغو! شیطان کے دامِ تروییر میں مت پھنسے، آپ کی اور ہم سب کی کامیابی کے لئے یہ شرط ہی نہیں کہ لوگ مان جائیں بلکہ ہم میں وہ اسلامی بھائی کامیاب ہے جو اخلاص کے ساتھ نیکی کی دعوت پہنچانے میں کامیاب ہو جائے۔ ہم نیکی کی دعوت دیتے ہیں، ”دعوت“ کے معنی ”لانا“ نہیں صرف ”بلانا“ ہے۔ یعنی ہم نیکی کی طرف بلاتے ہیں، ہم لانے یا منوانے کے مکلف و ذمّے دار نہیں۔ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمّہ کرم پر ہے کہ جسے چاہے اُسے ہماری دعوت قبول کرنے کی توفیق بخش دے۔ ہاں ایک مدّنی پھول یہاں ضرور قابلِ توجّہ ہے، وہ یہ کہ جب ہماری کوشش کے باوجود کوئی مسلمان مائل نہ ہو تو ہمیں اُس کو معاذ اللہ سخت دل، ڈھیٹ وغیرہ کہہ کر غیبت بلکہ بُہتان کا ارتکاب کرنے سے بچنا لازمی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ مُستحب کام کرنے نکلیں اور کبیرہ گناہوں کا بوجھ سر پر لا کر پلٹیں! **وَالْعِيَادُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی** (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ)۔ ایسے موقع پر ہمیں اپنے اخلاص ہی کی کمی اور اندازِ دعوت کی کوتاہی تسلیم کرنی چاہئے اور خوب توبہ و استغفار کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں بوسیلةِ مصطفیٰ و انبیاء و صحابہ و اولیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وعلیہم السلام لوگوں کی اصلاح کی دعا کرنی چاہئے۔

مخالفاتوں کے زور میں کس طرح مدّنی کام کریں؟

سوال: بعض علاقوں میں مدّنی کام کرنے والے بہت تھوڑے ہوتے ہیں، مخالفت کا زور، طعنوں کا شور، کام کی ہمت نہیں پڑتی، کوئی مفید مشورہ عنایت فرمائیے۔

جواب: صبر و ہمت کے ساتھ لگے رہئے، اپنے اعمال دُرست کیجئے، نیک لوگوں کو تلاش کر کے اُن کی برکتیں حاصل کیجئے، نیکوکاروں کی قربت نہایت بابرکت ہوتی ہے جیسا کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، سید الصّٰلِحین، رَحْمَةُ اللّٰعَلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: اللہ عَزَّوَجَلَّ

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

524

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



(۱۲۹ھ)

فَوَمانُ فَصَلِّ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْه وَسَلَّمَ: بَجْهُ رُؤُود شَرِيف پڑھو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحمت بھیجے گا۔

ایک صالح (یعنی نیک) مسلمان کی بَرَکت سے اُس کے پڑوس کے سوگھر والوں کی بلا دُفع فرماتا ہے۔

(الْمُعْجَمُ الْأَوْسَطُ لِلطَّبْرَانِيِّ ج ۳ ص ۱۲۹ حدیث ۴۰۸۰)

طالوت جالوت کی قرآنی حکایت

معلوم ہوا نیکوں کا قُرب نفع پہنچاتا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی دعاؤں سے آپ کے علاقہ کی کایا پلٹ جائے گی۔ باقی یہ یاد رکھئے کہ کامیابی کا انحصار قِلَّت و کثرت (یعنی تعداد کی کمی اور زیادتی) پر نہیں خلوص و

لِلْهِیَّت پر ہے، مخالفت سے دلبرداشتہ نہ ہوں کہ امتحان سے گھبرانا مردوں کا کام نہیں، دیکھئے، جب حضرت سیدِ ناطلوت رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ بنی اسرائیل کے لشکر کو لے کر ظالم بادشاہ جالوت سے مقابلے کے لئے بیت المقدس سے روانہ ہوئے تو ان کے لشکر کی اس طرح آزمائش ہوئی:

قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اعْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ (پ ۲، البقرة: ۲۴۹)

ترجمہ کنز الایمان: (طالوت) بولا بے شک اللہ تمہیں ایک نہر سے آزمانے والا ہے، تو جو اس کا پانی پئے وہ میرا نہیں اور جو نہ پئے وہ میرا ہے مگر وہ جو ایک چٹو اپنے ہاتھ سے لے لے۔

صدرِ اَلا فاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی الْہَادِی اس آیت مبارکہ کے تحت خزائنِ العرفان میں فرماتے ہیں: سخت گرمی تھی، صرف 313 افراد نے صبر کیا اور صرف ایک چٹو پانی لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ وہ ایک چٹو ان کے لئے اور اُن کے جانوروں کیلئے کافی ہو گیا اور جنہوں نے بے صبری کی اور خوب پانی پیا تھا ان کے ہونٹ سیاہ ہو گئے، پیاس خوب بڑھ گئی اور ہمت ہار گئے۔ جالوت کے عظیم لشکر سے 313 مسلمانوں کا مقابلہ تھا جو اطاعت گزار تھے ان کے حوصلے مضبوط تھے، ان کا نقشہ اسی آیت کریمہ میں اس طرح پیش کیا گیا ہے:



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو جب تک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامعِ مغیر)

قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ
قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلاقُوا اللَّهَ لَا كُفْرًا
مِّنْ فِرَّةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِرَّةُ كَثِيرَةٍ لَّا بَأْسَ
لِلَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ﴿٣٩﴾

ترجمہ کنزالایمان: (بے صبرے) بولے: ہم میں آج طاقت نہیں جاؤت اور اس کے لشکروں (کے مقابلے) کی، بولے وہ جنہیں اللہ سے ملنے کا یقین تھا (یعنی صبر کرنے والے کہنے لگے) کہ بارہا کم جماعت غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر اللہ کے حکم سے اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

(پ ۲، البقرة: ۲۴۹)

حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ایسا اپنے تمام فرزندوں کے ساتھ سیدنا طالوت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لشکر میں شامل تھے۔ حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سب بھائیوں میں چھوٹے تھے، رنگ زرد تھا اور بیمار تھے۔ اللہ عزوجل کی شان دیکھنے کہ حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام گوپھن میں پتھر رکھ کر جاؤت بادشاہ کے سامنے آگئے وہ عظیم الجثہ، شہ زور اور قد آور تھا، مگر جو ہی اُس کی نظر داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑی اس پر خوف طاری ہو گیا مگر اُس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور مُتکبرانہ جملے بکتے ہوئے رُعب ڈالنے کی کوشش کی۔ حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے گوپھن میں پتھر لے کر اُس کے سر کا نشانہ لے کر جو مارا تو وہ اُس کے سر سے آ رہا نکل گیا اور وہ گوشت کا پہاڑ دھڑام سے گرا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ اللہ عزوجل نے 313 افراد کے قلیل قافلے کو جاؤت کے لشکر عظیم پر شاندار فتح عطا فرمائی۔ سیدنا طالوت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے نکاح میں اپنی شہزادی دی اور ان کو آدھی سلطنت سونپ دی پھر ایک مدت کے بعد جب حضرت سیدنا طالوت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصال ہوا تو باقی تمام ملک پر حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی سلطنت قائم ہوئی۔

(مُلَخَّصٌ از تفسیر خزائن العرفان ۸۵، ۸۶)



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۵۲۷

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

بادشاہ کے گناہوں کے برابر دوزخ میں گھسا

ذاتی مفادات کیلئے ”شخصیات“ مثلاً سرمایہ داران، لیڈران، افسران اور حکومتی ارکان وغیرہ سے مراسم رکھنے سے عوام و خواص سبھی کو بچنا چاہئے اور بالخصوص علماء کرام کو تو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ حضرت سیدنا معاذ بن

جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: ”جب کسی نے قرآن پڑھا اور تَفَقُّہ فی الدِّین حاصل کیا (یعنی عالم بنا) پھر بادشاہ کے دروازے پر اُس کی چاپلوسی (خوشامد) اور مال کے لالچ میں آیا تو وہ بادشاہ کے گناہوں کے برابر دوزخ کی آگ میں گھسا۔“

(الفرہوس بمأثور الخطاب ج ۱ ص ۲۸۹ حدیث ۱۱۳۴)

ظالم کا چہرہ دیکھنے سے دل کالا ہوتا ہے

کتاب ”مفتی اعظم کی استقامت و کرامت“ صفحہ ۱۱۱ پر ہے: سبع سنابل شریف میں ہے کہ بادشاہ وقت ہارون رشید نے امام الأصفیاء حضرت داؤد طائی رَضَیَ اللہُ عَنْہُ سے ملاقات کرنی چاہی تو آپ رَضَیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے انکار فرما دیا اور حضرت

سیدنا امام ابو یوسف رَضَیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے حوالے سے یہ روایت بیان کی کہ رُؤیَۃُ وَجْہِ الظَّالِمِ تُسَوِّدُ الْقُلُوبَ یعنی ظالم کا چہرہ دیکھنا دل کو کالا کرتا ہے۔

(سبع سنابل ص ۹۵)

مفتی اعظم ہند حکمرانوں سے دور رہتے تھے

تاجدار اہلسنت، شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضور مفتی اعظم حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَلٰٓئِکَہِ و زَرَّاء اور حکومتی ارکان سے ہمیشہ دور رہا کرتے تھے چنانچہ رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِیِّ رَقْمَطَّرَاز ہیں: اور یہ بھی دینی غیرت ہی کا ایک بے مثال نمونہ ہے کہ (سرکارِ مفتی اعظم ہند رَضَیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ) بانوے سال کی

طویل زندگی میں کبھی کسی سربراہ مملکت (مملکت) کے گھر گئے اور نہ کسی بڑے سے بڑے فرماں روا (یعنی حکمران) کے بنگلے میں نظر آئے بلکہ حیرت میں ڈوب جانے کی بات یہ ہے کہ مملکتوں کے کتنے ہی سربراہوں اور وقت کے کتنے ہی

مكة المكرمة

مدينة المنورة

527

جنة البقیع

مكة المكرمة



فَوَمانِ فَصَلَّیَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے کتاب میں مجھ پر زُور دیا کہ لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

سلاطین نے خود ان کی مجلس میں باریاب (حاضر) ہونے کی اجازت چاہی اور مفتی اعظم (علیہ رحمۃ اللہ الاکرم) نے یہ کہہ کر ملنے سے انکار کر دیا کہ ایک دَرُوْش کا بادشاہوں اور ارباب حکومت سے سروکار ہی کیا ہے؟ (مفتی اعظم کی استقامت و کرامت ص ۱۱۰)

کروں مَدْحِ اہل دَوْلِ رِضا پڑے اس بلا میں مری بلا

میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین پارہ ناں نہیں (صداقی بخش شریف)

شرح کلام رضا: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کلام کے اس مقطع کا مطلب ہے، اے رضا میں اور دولتمندوں، دنیا کے نوابوں اور حکمرانوں کی تعریف و خوشامد کروں؟ نہیں نہیں اس بلا یعنی مالداروں کی خوشامد نما آفت و بلا میں تو بس ”مری بلا“ ہی پڑے! (یعنی مجھ سے تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا) بس میں تو اپنے رسول کریم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دَر بار دُر بار کا بھکاری ہوں، میرا دین ”روٹی کا ٹکڑا“ نہیں (کہ جدھر ”مال“ دیکھا اُدھر رُوٹھ گئے!)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

صَرَف نوجوان ہی کو نیکی کی دعوت دینے کا رُوحان (زج۔حان) کیوں؟ گھر کے سرکردہ افراد پر توجُّہ کی زیادہ ضرورت ہے اگر وہ ترکیب **اَلْاَصْحَابُ کِی تَرْکِیْبُ بنی تو اَلْاَکْثَرُ مَدَنی ماحول بن گیا** میں آگئے تو گھر کے اندر تیزی سے مَدَنی ماحول بن سکتا ہے اور خاندان

بھر میں نمازوں اور سنتوں کی بہاریں آسکتی ہیں، اس بات کی توثیق (تصدیق) اس مَدَنی بہار سے ہو سکتی ہے جیسا کہ پنجاب (پاکستان) کے ضلع قُصُور کی تحصیل پتوکی کی ایک اسلامی بہن کے بیان کا خلاصہ ہے کہ معاشرے کے بہت سے گھروں کی طرح ہمارے گھر میں بھی T.V. پر فلمیں ڈرامے اور خوب گناہوں بھرے پروگرام دیکھے جاتے تھے، اب ایسی منحوس صورتِ حال میں گھر میں سنتوں بھرا مَدَنی ماحول کیونکر قائم ہو سکتا تھا! سب سے پہلے خوش قسمتی سے میرے بڑے بھائی جان دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے۔ وہ ہمیں بہتیرا سمجھاتے، بارہا انفرادی کوشش کرتے مگر ہمارے کان پر جوں تک نہ رینگتی۔ گھر میں T.V. کی موجودگی پر بھی بھائی جان تشویش کا شکار رہتے، کیونکہ



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

گھر کے اندر سنتوں بھرے ماحول کی راہ میں یہ بہت بڑی رکاوٹ تھا، وہ اسے نکالنا چاہتے تھے مگر کچھ کرنے پاتے کیونکہ گھر میں صرف والد صاحب کی چلتی تھی۔ ایک دن ہم گھر والے رات کو T.V پر ڈرامہ دیکھ کر ابھی فارغ ہی ہوئے تھے کہ بھائی جان آئے اور انہوں نے ٹیپ ریکارڈر پر مکتبۃ المدینہ کی جاری کردہ سنتوں بھرے بیان کی ایک کیسٹ لگا دی۔ انداز بیان بہت دلچسپ تھا لہذا ہم اُسے بڑی توجہ سے سُننے لگے۔ اس بیان میں مبلغ نے جب T.V کی تباہ کاریاں بیان کیں تو ہم آخرت خراب ہونے کے ڈر سے گھبرا گئے، بالخصوص ابو جان تو خوف کے مارے کاپٹنے لگے۔ جب بیان ختم ہوا تو ابو جان نے بلند آواز میں اپنا فیصلہ سنایا: اب اس گھر میں T.V نہیں چلے گا۔ سارے گھر والے اُسی وقت پچھت پر گئے اور ٹی وی انٹینا اُکھاڑ پھینکا اور گھر سے T.V نکال دیا گیا۔ کچھ دنوں بعد میرے چھوٹے بھائی نے ابو سے T.V دوبارہ لانے کا مطالبہ کیا تو ابو جان نے پُر جوش لہجے میں فرمایا: اب اس گھر میں T.V رہے گا یا میں۔ یہ سُن کر بھائی کو ”چپ“ لگ گئی۔ یوں دعوتِ اسلامی کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا گھر فلموں ڈراموں اور گانے باجوں کی ٹخو سنتوں سے پاک ہو گیا اور سارا ہی گھر انا دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول سے وابستہ ہو گیا۔

جزائشکر مولا دیا مدنی ماحول نہ چھوٹے کبھی بھی خدامدنی ماحول

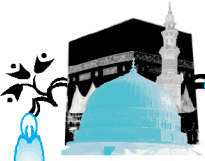
سلامت رہے یا خدامدنی ماحول بچے بد نظر سے سدامدنی ماحول (وسائل بخشش ص ۶۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! یہ ”مدنی بہار“ غالباً اُن دنوں کی ہے جب عالمِ اسلام کا سو فیصدی شرعی جینل یعنی ”مدنی جینل“ جاری نہیں ہوا تھا۔ ٹی وی کی غیر اسلامی نشریات جیسا کہ فلموں ڈراموں، گانے باجوں، عورتوں کی نمائشوں، موسیقیوں کی دُھنوں عورت اور موسیقی سے آلود خبروں نیز غیر اخلاقی پروگراموں سے نہ میں پہلے راضی تھا نہ اب راضی ہوں، ہر باشعور



مدینہ



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۵۳۰

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

(طبرانی)

فَوَمانُ فَصَلَفَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْشَخْ مَجْه پَر دُرُودِ پَاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

مسلمان یہ جانتا ہے کہ ہمارے معاشرے کی تباہی میں T.V. کا بہت اہم کردار ہے! مُبْلِغِینِ دعوتِ اسلامی نے T.V. کی تباہ کاریوں کے خلاف اچھی خاصی مہم چلائی، ان کاوشوں میں کچھ نہ کچھ کامیابی بھی ملی، جس کا ایک ثبوت مذکورہ مَدَنی بہار بھی ہے، مگر فی زمانہ ہزار میں سے شاید تقریباً نو سو تینانوے (999) مسلمان T.V. کے رسیا ہو چکے ہیں اور غالب اکثریت دنیا و آخرت کی بھلائی بُرائی کی پرواہ کئے بغیر T.V. کی غیر شرعی و غیر اخلاقی نشریات دیکھنے میں مشغول ہے۔ T.V. مینی میں ان کی جُنُون کی حد تک دلچسپی کی وجہ سے شیطان کی ان کے کردار کے ساتھ ساتھ اسلامی اقدار پر بھی یلغار ہے۔ ایلیس کی تحریک پر اسلام ہی کا لبادہ اوڑھ کر بعض لوگ اسلام کو ماڈرن (ما-ڈرن) انداز میں پیش کرنے کی مذموم سعی کر رہے ہیں، اسلام کی حقیقی روح مسلمانوں کے دلوں سے نکالی جا رہی ہے۔ اب اگر ہم مساجد وغیرہ میں T.V. کی تباہ کاریاں بیان کرتے بھی ہیں تو سننے والوں کی تعداد کتنی؟ کیوں کہ بمشکل 5 فیصد مسلمان نماز پڑھتے ہوں گے، ان میں بھی اکا دکا ہی مذہبی بیان سننے میں دلچسپی لیتا ہے، نیز اسلامی بہنوں کو مسجد کا بیان کون سنائے؟ اگر لٹریچر چھاپتے ہیں تو دینی مطالعہ کرنے والوں کی تعداد مایوسی کی حد تک کم ہے! ان نامساعد حالات میں اس بات کا شدت سے احساس ہوا کہ مسلمانوں کی اس اصلاح کا دائرہ کار اگر صرف مساجد اور اجتماعات وغیرہ کی حد تک رکھتے ہیں تو اُمت کی غالب اکثریت تک ہمارا درد بھرا مَدَنی پیغام پہنچ ہی نہیں پاتا اور طاعنوتی طاقتیں یکطرفہ طور پر اپنے مختلف چینلز کے ذریعے مسلمانوں کو گمراہ کرتی رہیں گی۔ اُغلب گمان یہی ہے کہ مسلمانوں کے گھروں سے اب T.V. نکلوانا مشکل ہی نہیں قریب بہ ناممکن ہے، بس ایک ہی صورت نظر آئی اور وہ یہ کہ جس طرح دریا میں سیلاب آتا ہے تو اُس کا رخ کھیتوں وغیرہ کی طرف موڑنے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ کھیت بھی سیراب ہوں اور آبادیوں کو بھی ہلاکت سے بچایا جاسکے، عین اسی طرح T.V. کے ذریعے آنے والے طوفان بدتمیزی کے سیلاب کی روک تھام کی کوشش کیلئے T.V. ہی کے ذریعے مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہوا جائے اور ان کو غفلت کی نیند سے بیدار کیا جائے اور گناہوں اور

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

530

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۵۳۱

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

گمراہیوں کے سیلاب سے انہیں خبردار کیا جائے چنانچہ جب معلوم ہوا کہ اپنا **T.V چینل** کھول کر فلموں ڈراموں، گانوں باجوں، موسیقیوں کی دُھنوں اور عورتوں کی نمائشوں سے بچتے ہوئے **100 فیصدی اسلامی** مواد فراہم کرنا ممکن ہے تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** دعوتِ اسلامی کی **مرکزی مجلس شوریٰ** نے خوب جدوجہد کر کے **رَمَضَانُ الْمُبَارَك** ۱۴۲۹ھ بمطابق 2008ء میں **مَدَنی چینل** کے ذریعے نیکیوں اور گھر گھر سنتوں کا مَدَنی پیغام پیش کرنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے بٹنمول یورپین ممالک دنیا کے بے شمار ملکوں میں **T.V** پر مَدَنی چینل دیکھا جانے لگا اور انٹرنیٹ کے ذریعے تادم تحریر دنیا کے تقریباً 150 ملکوں میں **مَدَنی چینل** داخل ہو چکا ہے اور یوں ڈیڑھ سو کے قریب ملکوں میں دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام پہنچ گیا ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** اس کے حیرت انگیز مَدَنی نتائج آنے لگے ہیں۔ یقیناً اس کی یہ برکت تو بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب تک **مَدَنی چینل** گھریا دفتر وغیرہ میں آن رہے گا کم از کم اُس وقت تک تو مسلمان دوسرے گناہوں بھرے چینلوں سے بچ رہیں گے! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** **مَدَنی چینل** سو فیصدی اسلامی چینل ہے، نہ اس میں موسیقی ہے نہ ہی عورت کی نمائش۔ اس پر کاروباری اشتہارات (ایڈورٹائز) بھی نہیں دیئے جاتے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ** اس کے اخراجات مُخَيَّر مسلمانوں کے عطیات (DONATIONS) سے پورے کئے جاتے ہیں۔ **مَدَنی چینل** میں کیا ہے؟ اس میں فیضانِ قرآن، فیضانِ حدیث، فیضانِ انبیاء، فیضانِ صحابہ اور فیضانِ اولیاء کے معلوماتی رُوح پَرور سلسلے ہیں، اس میں تلاوتیں، نعتیں، متعین دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں اور مَدَنی خاکے ہیں، دُعا و مناجات میں الحاح و زاری کے دل ہلا دینے والے اور عشقِ رسول میں رونے رُلانے اور تڑپانے والے رقت انگیز مناظر ہیں، دارالافتاء اہلسنت، روحانی علاج، سنتوں بھرے **مَدَنی پھول** اور آخرت بہتر بنانے والی خوب **مَدَنی بہاریں** ہیں۔ اس میں سنتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مذاکرات، مَدَنی مکالمات، صُبح کے وقت ”کھلے آنکھ صلی علی کہتے کہتے“ وغیرہ کئی سلسلے براہِ راست (LIVE) بھی دکھائے جاتے ہیں۔ **اَلْعَرَضُ مَدَنی چینل** ایک ایسا چینل ہے کہ اس کے ذریعے انسان

مكة المكرمة

مدينة المنورة

531

جنة البقیع

مكة المكرمة



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۵۳۲

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِي مَجْهُدِي مَرْتَبَةٍ شَامٍ وَرُودِيَاكَ بِرُوحِيَاكَ أَسْأَلُكَ قِيَامَتِي كَيْفَ تَقِيَامُ لِي - (مجمع الزوائد)

گھر بیٹھے اچھا خاصا علم دین سیکھ سکتا ہے! **مَدَنی چینل** کی مَدَنی بہاروں کے کیا کہنے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مَدَنی چینل** دیکھ کر کئی غیر مسلموں کو ایمان کی دولت نصیب ہوگئی، نیز نہ جانے کتنے ہی ”بے نمازی“، نمازی بن گئے، مُتَعَدِّد افراد نے گناہوں سے توبہ کر کے سنتوں بھری زندگی کا آغاز کر دیا۔ ایک **مَدَنی بہار** ملاحظہ ہو۔

جَبْ مجھے مَدَنی چینل دیکھنے کی سعادت ملی سردار آباد (فیصل آباد پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لُب ہے کہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں ایک آوارہ اور جھگڑالو نوجوان تھا، اخلاق اتنے گرے ہوئے تھے کہ بدنگاہی کرتے ہوئے کوئی شرم محسوس نہ ہوتی، کسی کو سلام کرنا گوارا کرتا نہ کسی کا احترام کرنا، اَلْغَرَضُ (آل - غ - رَض) براہِ سنت سے دُور بہت دُور گناہوں کی کچھڑ میں لٹ پڑا تھا۔ آخر کار رَحمتوں بھری ہوائے میرے آنگن کا بھی رُخ کر ہی لیا، ہوا یوں کہ خوش قسمتی سے ایک مرتبہ مجھے **مَدَنی چینل** دیکھنے کی سعادت مل گئی، خدا کی شان کہ مجھ گناہوں سے لُتھڑے ہوئے گندے انسان کو یہ اتنا پسند آیا کہ میں روزانہ اس کے مختلف مَدَنی سلسلے دیکھنے لگا۔ **مَدَنی چینل** دیکھنے کی سب سے پہلی بَرَکت یہ ظاہر ہوئی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نماز پڑھنے کے لئے مسجد جانے لگا۔ وہاں ایک دن میری ملاقات ایک عاشقِ رسول، سنتوں کے پیکر، مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی سے ہوئی، اُن سے مل کر میرے دل کو بہت سکون ملا۔ وہ اسلامی بھائی ایک دن میری دُکان پر تشریف لائے اور انہوں نے مجھے ”نیکی کی دعوت“ پیش کی۔ اُس ”نیکی کی دعوت“ کے طفیل میں نے زندگی میں پہلی بار **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی۔ وہاں پر ہونے والی تلاوت، نعت شریف، سنتوں بھرا بیان، ذِکْرُ اللہ کی صدائیں سُن کر مجھے انتہائی لُطف آیا، اجتماع کے آخر میں ہونے والی رِقّت انگیز دُعا تو مجھے اتنی بھلی لگی کہ میں **دعوتِ اسلامی** کو دل دے بیٹھا، اب میری حالت ایسی ہوگئی کہ

مكة المكرمة

مدينة المنورة

532

جنة البقيع

مكة المكرمة



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۵۳۳

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسِّمِ اسْ مِیْرَاؤْ کَرِ هَوَا اَوْرَاسْ نِیْ جِھ پُرُوڑ وُشْرِیْف نَہ پُھَا اُسْ نِیْ جَنَّاکی۔ (عبدالرزاق)

جہاں کہیں سبز عمامے اور سفید لباس میں ملبوس **عاشقانِ رسول** نظر آتے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں۔ پھر مدنی ماحول کی برکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے اپنے چہرے پر **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کی نشانی واڑھی شریف بھی سجالی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے رَمَضَانُ الْمُبَارَک (۱۴۳۱ھ) میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے 30 دن کے اجتماعی اعتکاف میں بیٹھنے کی سعادت پائی۔ اپنے دو بھتیجیوں کو مدرّسۃ المدینہ میں حفظِ قرآن کے لئے داخل کروایا ہے، میں نے اپنی دُکان پر **فیضانِ سنت** کا درس بھی شروع کر دیا ہے۔ اللہ تَعَالٰی دعوتِ اسلامی کو دن 11 ویں اور رات 12 ویں ترقی عطا فرمائے جس نے ایسا پیارا ”مدنی چینل“ کھولا کہ مجھ جیسے گناہوں کے پلندے کی اصلاح کا سامان ہوا۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچوں کو ”مدنی چینل“ دیکھنے کی برکت سے شاید اتنی معلومات ہیں جو مجھے اب اس عمر میں آکر ملی ہیں۔ ”واہ! کیا بات ہے مدنی چینل کی۔“

مدنی چینل سُنّتوں کی لایِکا گھر گھر بہار مدنی چینل سے ہمیں کیوں والہانہ ہونہ پیار

مدنی چینل کی مُہم ہے نفس و شیطاں کے خلاف جو بھی دیکھے گا کریگا اِنْ شَاءَ اللہ اعتراف

راہِ سنت پر چلا کر سب کو جنت کی طرف

لے چلے بس اک یہی ہے مدنی چینل کا ہدف (وسائلِ بخشش ص ۶۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سردار،

دو عالم کے مالک و مختار، بَازِیْنِ پَرُوڑ دَ گَارِغِبِیوں پر خبردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا

ارشادِ عبرت بُنیا د ہے: بنی اسرائیل میں جو سب سے پہلا (دین میں) نقصان آیا وہ یہ تھا

کہ ایک شخص دوسرے سے ملتا اور (کسی گناہ کو دیکھ کر) اسے کہتا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈر اور ایسا نہ کر کیونکہ یہ تیرے لیے حلال

مكة المكرمة

مدينة المنورة

533

جنة البقیع

مكة المكرمة



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۵۳۴

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَرَمَانُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوَاجِہُ بِرُؤُوسِهِمْ وَشَرِيفُ بَطْنِهِمْ غَائِیْلُ قِیَامَتِ كَدُّ أَسْ كِی غَفَاةٌ كَرُولُ گَا۔ (کنز العمال)

نہیں۔ اگلے دن اُسے گناہ کرتا دیکھنے کے باوجود وہ اُس کے ساتھ اپنے تعلقات، کھانے پینے اور نشست و برخاست کی وجہ سے منع نہ کرتا، جب (عام طور پر) اُنہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے دل ایک دوسرے کے ساتھ خلط کر دیئے۔ (یعنی نافرمانوں کی کُحُست سے فرمانبرداروں کے دل بھی ویسے ہی ہو گئے) پھر **خُور سُرور کائنات** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تائید میں قرآن کریم کی یہ آیات پڑھیں:

تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: لعنت کیے گئے وہ جنہوں نے

کفر کیا بنی اسرائیل میں داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان پر، یہ بدلہ اُن کی نافرمانی اور سرکشی کا۔ جو بُری بات کرتے آپس میں ایک دوسرے کو نہ روکتے ضرور بہت

ہی برے کام کرتے تھے۔

لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ

عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا

لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ ۚ لَبِئْسَ مَا

كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ (پ ۶ المائدہ: ۷۸، ۷۹)

پھر سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم ضرور **نیکی کا حکم** دیتے رہو اور گناہوں سے منع کرتے رہو اور ظالم کو ظلم سے روکتے رہو اور اُس کو حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دل بھی خلط (یعنی نافرمانوں کی کُحُست سے اُنہیں جیسے) کر دے گا اور تم پر بھی لعنت فرمائے گا، جیسے ان پر لعنت فرمائی۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی ج ۱۰ ص ۱۵۹ حدیث ۲۰۱۹۶، ابوداؤد ج ۴ ص ۱۶۲، ۱۶۳ حدیث ۴۳۳۶، ۴۳۳۷)

بیان کردہ حدیث پاک کے تحت ”مراۃ المناجیح“ میں ہے: سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کے ارباب اختیار اور علماء کو مُتَنَبِّہ (مُتَنَبِّہ یعنی خبردار) کیا کہ تمہیں اس طریقہ کار سے بچنا ہوگا اور بُرائی کا ارتکاب کرنے والوں کا ہاتھ روکنا ہوگا، مُنَافَقَت و مُدَاهَنَت (بُرائی مٹانے پر قدرت کے باوجود بے حمیت، لالچ یا جانب داری کی وجہ سے خاموش رہنے) سے کام لینے کے بجائے غیرتِ ایمانی کا مظاہرہ کرنا اور **أَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ**

مكة المكرمة

مدينة المنورة

534

جنة البقيع

مكة المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۳۵

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

(ابوبلی)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر زُرو پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

الْمُنْكَرَ سے مُتَعَلِّق اپنی ذمّے داری کو پورا کرنا ہوگا، ظالم کا ہاتھ روک کر اُسے راہِ حق پر لانا ہوگا ورنہ تم بھی بنی اسرائیل کی طرح لعنت کے مُسْتَحِق ہو جاؤ گے۔
(مرآة المناجیح ج ۶ ص ۵۱۳)

یا خدا! نیکوں سے اُلُفَت نیکوں سے پیار دے

جو کرے بدیوں سے نفرت وہ دل اے غفار دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امیرُ الْمُؤْمِنِین، امامُ العَادِلِین، مُتَمِّمُ الْأَرْبَعِین، حضرت سیدنا عُمَرُ فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ بابرکت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی: میں دو کے سوا بھلائی کے تمام کام کرتا ہوں۔ فرمایا: وہ دو کام کون سے ہیں؟ عرض کی: ﴿۱﴾ میں کسی کو نیکی کا حکم نہیں دیتا اور ﴿۲﴾ کسی کو بُرائی سے نہیں روکتا۔ ارشاد فرمایا: تُو نے دین کے دو حصے زائل کئے، اب اللہ تعالیٰ چاہے تو تیری مغفرت فرما دے یا تجھے عذاب میں مبتلا کر دے۔
(آحکام القرآن للجصاص ج ۲ ص ۶۱۲)

اللہ میں دیتا ہی رہوں نیکی کی دعوت

ایسا مجھے جذبہ دے پئے شاہِ رسالت

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بے جا رہے مُسْلِمَان! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ نیکی کی دعوت سے باز رہنے والا اور دوسروں کو بُرائی سے منع نہ کرنے والا بہت زیادہ نقصان میں ہے۔ آج مسلمانانِ عالم کی اکثریت کی جو حالت ہے وہ کسی سے مَخْفِی (یعنی ڈھکی چھپی) نہیں ہر طرف بے عملی کا دور دورہ ہے، عُمُو کوئی کسی کو خطاؤں پر ٹوکے کیلئے تیار نہیں، مسلمان عملی طور پر تنزل (ت۔ نز۔ زل) کے عمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں تیزی سے گرتا چلا جا رہا

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

535

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة

ہے، پاک و ہند کے مسلمانوں کی حالت تو شاید اب بھی غنیمت ہے دوسرے اسلامی ممالک میں جا کر دیکھیں تو مسلمانوں کا حال دیکھ کر خون روئیں تب بھی کم ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ رَجَبُ الْمُرَجَّبِ ۱۴۰۶ھ میں سب مدینہ غنی عنہ کو کربلائے معلیٰ
وبغداد شریف وغیرہ مقدّس شہروں میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، مگر آہ! وہاں
کے مسلمانوں کی حالتِ زار بیان کرنے سے زبان و قلم قاصر ہیں، تاہم چند باتیں

عُرض کرتا ہوں تاکہ ہم لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غضب سے ڈریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کرے نیکی کی دعوت عام کرنے کے لیے کمر بستہ ہوں، ورنہ کیا عجب ہماری آئندہ نسلیں ایسی تباہ و برباد ہوں کہ تباہی و بربادی بھی اُن کو دیکھ کر تھرا اُٹھے! کیونکہ حالات ہی ایسے ہیں۔ موجودہ تعلیمی ادارے اور اُن کا ماحول، والدین کی صرف اور صرف یہ دھن کہ بچہ پڑھ لکھ کر پورا ماڈرن بنے اور خوب دھن دولت کما کر لائے، اگرچہ مغربی تہذیب کا دلدادہ بچہ جوان ہو کر ماں باپ سے پیٹھ ہی پھیر لے، یا قبل از جوانی ہی موت بچے کو آسنجھالے اور والدین اُس کی کمائی کھانے کے سہانے سپنے شرمندہ تعبیر ہوتے نہ دیکھ سکیں، نیز ہمارے یہاں کے ذرائع ابلاغ (MEDIA) بھی اسلام کے دَریں اصولوں پر مسلسل کاری ضربیں لگا رہے ہیں، اگر یہی حالت رہی تو ہماری آئندہ نسلوں کی ہلاکت سے بچنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

اے خاصہ خاصانِ رُسل وَّقْتِ دُعا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے فُروزاں
ڈر ہے کہیں یہ نام بھی مٹ جائے نہ آخر
فریاد ہے اے کشتیِ اُمّت کے نگہباں
یہُڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۵۳۷

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

اب عراق شریف کے چند روزہ سفر سے مُتَعَلِّق بعض وہ باتیں بیان کرتا ہوں کہ جن سے اسلام کا در در کھنے والوں کا جگر پاش پاش ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ہم تین

مسلمانانِ عراق کی دل خراش داستان

اسلامی بھائی، عراقی طیارے میں بابُ المدینہ (کراچی) کے بین الاقوامی

ہوائی اڈے سے سوار ہوئے، پرواز میں دو گھنٹے تاخیر ہوئی، دورانِ پرواز نمازِ مغرب کا وقت آ گیا، طیارے ہی میں اذان دے کر ہم تینوں نے جماعت قائم کی، نماز سے فراغت کے بعد جب ہم اپنی نشستوں کی طرف چلے تو عراقی مسافرین ہمیں بڑی حیرت سے دیکھ رہے تھے اور نماز پڑھنے پر دُعائے قبولیت و بَرَکت سے نوازا رہے تھے، جیسے ہم نے کوئی بہت بڑا کام کر ڈالا ہو! اس سے ہم پر یہ تاثر قائم ہوا کہ غالباً یہ لوگ نماز نہیں پڑھتے مگر نماز کو پسند ضرور کرتے ہیں اور عراق شریف جا کر بھی مسجد خالی دیکھ کر یہی اندازہ ہوا کہ شاید ہزار عراقی مسلمانوں میں اکاؤنٹ مسلمان ہی نماز پڑھتا ہوگا!!

ہم جب عَرُوسُ الْبِلَادِ بغداد شریف کے بین الاقوامی مطار پر اترے جاتے نماز میں گانے پاتے! ہم پر یہ تاثر قائم ہوا کہ غالباً یہ لوگ نماز نہیں پڑھتے مگر نماز کو پسند ضرور کرتے ہیں اور عراق شریف جا کر بھی مسجد خالی دیکھ کر یہی اندازہ ہوا کہ شاید ہزار عراقی مسلمانوں میں اکاؤنٹ مسلمان ہی نماز پڑھتا ہوگا!!

میں داخل ہوئے تو آپ مانیں یا نہ مانیں اُس جاتے نماز کی اندرونی چھت میں اسپیکر لگا ہوا تھا اور باقاعدہ موسیقی کے ساتھ گانے بجاتے تھے۔!! جی ہاں، وہ جگہ نماز ہی کیلئے مخصوص تھی اور اس کے باہر جلی حروف میں لکھا ہوا تھا: هَذَا بَيْتُ اللَّهِ یعنی ”یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا گھر ہے۔“ ہم حیران رہ گئے، ہم اجنبی مسافر تھے دل میں بُرا جاننے کے سوا کچھ بھی کیا سکتے تھے! ایسے موقع پر بُرائی کو روکنے پر جو قادر نہ ہو اُسے چاہئے کہ اُس بُرائی کو کم از کم دل میں ضرور بُرا جانے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”جب زمین میں گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہے گمراہ بُرا جانتا ہے وہ اُس کی مثل ہے جو وہاں نہیں ہے اور جو وہاں نہیں ہے مگر اُس پر راضی ہے وہ اُس کی مثل ہے جو وہاں حاضر ہے۔“ (سُنی ابوداؤد ج ۴ ص ۱۶۶ حدیث ۴۳۴۵)

پیروی کرتے ہیں یورپ کے خدی خوانوں کی

کیا تمنا ہے کہ اب ناقہ سوارانِ عرب

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

537

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسِّ كَيْ يَأْذُرُ بِرَأْسِهِ وَرُؤُوسِهِمْ بِرُؤُوسِهِمْ لَوْ كَانُوا فِي سَبِيلِ مَنْ هُوَ فِي سَبِيلِهِ (ترغیب و ترہیب)

کوئی کی جامع مسجد آہ! کوئی کی وہ جامع مسجد جس سے مُثَلَّ حضرت مولائے کائنات، عَلَیُّ الْمُرْتَضٰی شَیْرِ خَدَا كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِیْم كَا مَزَارِ فَاخْضِ الْاَنْوَارِہے۔ وہاں زیارت میں جمعہ نہیں ہوتا! کیلئے ہم جمعہ کی نماز کے وقت حاضر ہوئے، زائرین کا بے پناہ ہجوم تھا۔ معلوم

کرنے پر پتا چلا کہ یہاں کوئی نماز نہیں پڑھائی جاتی تھی کہ جمعہ کی نماز بھی قائم نہیں کی جاتی.....!!

سبھی داڑھی منڈے بغدادِ معلیٰ میں ہمیں اس بات کا شدت سے احساس ہوا کہ یہاں کے مسلمان مسلمان شعاہ سے بالکل نابلد ہو چکے ہیں کیوں کہ عموماً کوئی مقامی باشندہ

داڑھی رکھتا ہی نہیں، حتیٰ کہ آئمہ و مؤدّنین وغیرہ سب کے سب داڑھی منڈے!! چونکہ ہم تینوں بارلش اور باعماہ تھے، بغدادِ معلیٰ کی گلیوں میں جب ہم نکلتے تو لوگ ہمیں انتہائی حیرت سے تکتے رہتے اور کبھی کبھی تو نوبت یہاں تک آتی کہ ہمیں گھیر کر متعجبانہ سوال کیا جاتا: ”هَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ؟“ کیا تم لوگ مسلمان ہو؟ جب ہم اقرار کرتے کہ ”الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ نَحْنُ مُسْلِمُونَ“ یعنی ”الْحَمْدُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں“ تو وہ خوش ہو کر آگے گزر جاتے۔

شہادت کی خوشی ایک بار ”باب الشَّيْخ“ یعنی شہنشاہ بغداد، هُورِ غوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کے مزار پر انوار والی گلی میں ایک نہایت ہی بیہودہ اور شرمناک منظر تھا، خوب طبلے پر تھاپ پڑ رہی تھی، شہنائیاں بج رہی تھیں اور کافی لوگوں کا ہجوم تھا اور بچے میں بے پردہ عورتیں رقص کر رہی تھیں، کچھ لوگوں نے جنازہ اٹھا رکھا تھا۔ اس منظر سے ہم لوگوں کو بڑی

حیرت ہوئی۔ دریافت کرنے پر پتا چلا کہ یہاں یہ دستور ہے کہ جب کوئی مسلمان عراق و ایران کی حالیہ جنگ (جو ان دنوں جاری تھی) میں شہید ہوتا ہے، اُس کے اَعْرَہ اُس شہید کی لاش کو حضورِ سیدِ ناغوثِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کے روضہ پاک پر حاضری کے لیے لاتے ہیں اور اُس رُوحِ مجاہد کی ”شہادت کی خوشی میں“ اُس کے خاندان کی عورتیں اس طرح



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: أَسْخَضَ كِي نَاك خَاكْ آ لَوْدُ وُجْهِ كَيْ پَاس مِيرَاؤُ كَرِ هَوَا وِرْهَ جَھ پَرُؤُ وَاكْ نَہ پڑھے۔ (حاکم)

سرکوں پر رخص کرتی ہوئی جنازے کے ساتھ ساتھ جاتی ہیں!!

درس قرآن اگر ہم نے نہ بھلایا ہوتا یہ زمانہ نہ زمانے نے دکھایا ہوتا

قُرْطُبَہ کی جامع مسجد
میں نماز پر پابندی ہے

میں نے اسلام بھائیو! عراقی مسلمانوں کا حال دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے، کاش! وہاں کوئی ایسی مدنی تحریک اٹھ کھڑی ہو جو نیکی کی دعوت عام کرے اور ایک بار پھر اُدھر سنتوں کا دور دورہ ہو اور مسلمانوں کو ان کی کھوئی ہوئی شان و شوکت واپس مل جائے۔ قُرْطُبَہ میں آج جس جگہ جامع مسجد واقع ہے، یہاں بُت پرستوں کے زمانے میں اُن کی عبادت گاہ تھی۔ جب اسپین میں عیسائی مذہب پھیلا تو انہوں نے اس عبادت گاہ کو گرا کر یہاں کلیسا (ک۔ لی۔ ساجینی گرجا) تعمیر کر لیا۔ جب مسلمانوں نے قُرْطُبَہ فتح کیا تو کلیسا کو صلح کی شرائط کے مطابق دو حصوں میں بانٹ دیا گیا ایک حصے میں مسلمانوں نے بدستور ”کلیسا“ رہنے دیا اور دوسرا حصہ ”مسجد“ بنا دیا۔ لیکن جب قُرْطُبَہ مسلمانوں کا دار السلطنت (CAPITAL) قرار پایا اور یہاں کی آبادی تیزی سے بڑھی تو مسجد کا حصہ نمازوں کے لیے تنگ پڑ گیا یہاں تک کہ جب عبد الرحمن الداخل کی حکومت آئی تو ان کے سامنے جامع قُرْطُبَہ کی توسیع کا سوال آیا، کلیسا کو مسجد میں شامل کئے بغیر توسیع ممکن نہ تھی بنا بریں (یعنی اس لئے) عبد الرحمن الداخل نے عیسائیوں سے زمین خرید لی۔ وسیع زمین حاصل کرنے کے بعد انہوں نے جامع مسجد قُرْطُبَہ کی تعمیر از سر نو شروع کی، مسجد کا نقشہ بڑا عظیم الشان تھا۔ اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے طویل مدت درکار تھی۔ لیکن عبد الرحمن الداخل تعمیر شروع ہونے کے بعد دو سال ہی میں (۱۷۲ھ) میں فوت ہو گئے ان کے بعد ان کے بیٹے ہشام نے تعمیر جاری رکھی۔ بعد میں خلفاء بنی امیہ اس مسجد میں مزید توسیعات کرتے رہے یہاں تک کہ تعمیری کام کا اختتام تقریباً ۳۹۶ھ بمطابق 1002ء میں ہوا۔ اس طرح قُرْطُبَہ کی تاریخی جامع مسجد کی تعمیرات میں کم و بیش دو سو سال کا عرصہ لگا۔

قُرْطُبَہ کی عظیم الشان شہرہ آفاق جامع مسجد کو

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۴۰

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ لَمْ يَجْعَلْهُ دُورًا وَرُودًا بِأَكْثَرِ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالْمُنَافِقَةِ (کنز العمال)

اگرچہ تاریخی آثار کی حیثیت سے باقی رکھا گیا ہے مگر صد کروڑ افسوس! مسلمانوں کی بد اعمالیوں کے سبب وہاں نماز پڑھنے پر پابندی ہے۔ ہاں سیاح (TOURIST) صرف دیکھنے کیلئے آسکتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! ہمارے گناہوں کی نحوست بڑھتی چلی جا رہی ہے، دنیا کے ایک ایسے ملک میں جہاں مسلمانوں کی آبادی 90 فیصد بتائی جاتی ہے، وہاں بے عملی کا ایسا زبردست سیلاب آگیا کہ اب رَجَبُ الْمَرْجَبِ ۱۴۳۳ھ جون 2011ء کی ایک اخباری رپورٹ کے مطابق 18 سال سے کم عمر کے نوجوانوں کے لئے مسجد میں

18 سال سے کم
عمر نوجوانوں کا
مسیحی بننا داخلہ بند

نماز پڑھنے پر قانونی طور پر پابندی عائد کر دی گئی ہے!!!

آہ! اسلام ترے چاہنے والے نہ رہے جن کا تو چاند تھا افسوس وہ بالے نہ رہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس! نمازوں سے ہماری دُوری کی وجہ سے مسجدیں خالی دیکھ کر اور ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت سے بے رغبت پا کر دشمنانِ اسلام ایک دم خباثت پر اُتر آئے ہیں اور ہمیں اسلامی اقدار سے دُور کرنے کی نیت نئی

مساجد کا وجود ختم
کیا جا رہا ہے!

ساڑھیں کر رہے ہیں۔ یہ نہیں چاہتے کہ ہم نمازیں پڑھیں اور باعمل رہیں، اس لئے ہمارے دینی مراکز یعنی مساجد کو ہدف (یعنی نشانے) پر لے لیا ہے اور ہم ہیں کہ دنیا کی دولت اکٹھی کرنے ہی سے فرصت نہیں پاتے! بعض رُوح فرسا خبریں سنئے اور اگر دل زندہ ہے تو صدمے سے سر دھنئے: ﴿﴾ ایک ملک میں غیر مسلموں نے 157 مساجد کو تالے لگا دیئے اور مساجد کو تجارتی اور رہائشی مقاصد کیلئے غیر مسلموں کے حوالے کر دیا گیا ﴿﴾ سرکاری تحویل کے بہانے 324 مساجد کو نمازیوں کے لئے بند کر دیا گیا ﴿﴾ ایک ملک کے ایک شہر میں 92 مساجد کو رہائش گاہوں اور مویشیوں کے باڑوں میں تبدیل کر دیا گیا ﴿﴾ اسی طرح ایک ملک کے ایک قصبے میں مسجد پر ناجائز قبضہ کر کے اس میں اپنے باطل معبودوں کے

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

540

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۴۱

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

(۱۱۸۷ھ)

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِحُجَّهِ رُؤُودِ شَرِيفٍ يَدْهُو اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرِزْمَتٍ يَبْهِيهِ گَا۔

مجسمے رکھ دیئے گئے۔ اسی طرح ایک اخبار میں خبر شائع ہوئی کہ ایک ملک کے ایک شہر میں ترک مسلمانوں کی ایک مسجد کو آگ لگا کر شہید کر دیا گیا۔ کسی ملک کے ایک مفتی صاحب نے بتایا کہ ”گمبونسٹ انقلاب“ سے پہلے ہمارے ملک میں 1200 مساجد موجود تھیں جن میں سے اکثر غیر مسلموں کی عبادت گاہ، اسٹور اور عجائب گھر میں تبدیل کر دی گئیں۔

”مسجد بھرتھریک“ چلائے
 بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مسجدوں کی ویرانی پر خوب دل جلائیے،
 زور شور سے ”مسجد بھرتھریک“ چلائیے، اور ایک ایک بے نمازی

پرانفرادی کوشش کر کے اُسے نمازی بنائیے اور یوں اپنی مساجد کا تحفظ بھی فرمائیے کہ جو مکان اپنے مکینوں (یعنی رہنے والوں) سے آباد ہو اُس پر کوئی قبضہ نہیں جما سکتا، ورنہ خالی مکان پر کوئی بھی قابض ہو سکتا ہے جیسا کہ فارسی مقولہ ہے:

خانه خالی را دیو می گیرد یعنی ”خالی گھر بوجن بھوت قبضہ کر لیتے ہیں۔“ بہر حال جو مسجد نمازیوں سے آباد ہوگی

اُس کی طرف ناپاک ارادے سے آنکھ اٹھانے سے پہلے دشمن اسلام 420 بار سوچے گا۔ یہاں ایک مسئلہ ذہن نشین فرما

لیجئے کہ جس جگہ ایک بار شرعاً مسجد بن گئی اب وہ تاقیامت مسجد ہی رہے گی۔ تَحْتَ الشَّرِی (تَح۔ تَت۔ ثَرَا یعنی ساتویں

زمین کے نیچے) سے لیکر عرش معلیٰ جو کہ ساتویں آسمان کے بھی اوپر ہے وہاں تک اُس کی ساری فضا بھی مسجد ہے۔ اب

چاہے مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ اُس پر سڑک تعمیر ہو جائے یا مارکیٹ بنادی جائے، وہ جگہ قیامت تک مسجد ہی کے حکم میں رہے گی

اور اس کا احترام بھی برقرار رہے گا۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین و ملت، مولانا شاہ امام احمد

رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن ”تَنْوِیْرُ الْاَبْصَارِ اور دُرِّ مَخْتَار“ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: وَلَوْ خَرِبَ مَا حَوْلَهُ

وَاسْتَغْنَى عَنْهُ یُقْبَلُ مَسْجِدًا عِنْدَ الْإِمَامِ وَالْقَائِمِ أَبَدًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ وَبِهِ یُقْبَلُ اور اگر اس (یعنی مسجد)

کا درگرد ویران ہو گیا اور اس کی ضرورت نہ رہی تو بھی مسجد باقی رہے گی امام صاحب (یعنی امام ابوحنیفہ) اور امام ثانی (یعنی

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

541

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



فَوَاقِرُ فَصْلَةٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھوے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

امام ابو یوسف (کے نزدیک ہمیشہ قیامت تک، اور اسی پر فتویٰ ہے۔) (تنویر الابصار و دُرُ مختار ج ۶ ص ۵۵۰، فتاویٰ رضویہ مخرجه ج ۹ ص ۴۷۱) وقار المملکت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”جس جگہ ایک مرتبہ مسجد بن جاتی ہے وہ اس طرح قیامت تک مسجد ہو جاتی ہے کہ اوپر عرش تک اور نیچے تَحْتَ الثَّرَىٰ تک مسجد ہے اس میں ایک انچ (بھی) جگہ کم نہیں کی جاسکتی۔“ (وقار الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۹۷)

کر مسجدیں آباد تری قبر ہو آباد
فردوس عطا کر کے خدا تجھ کو کرے شاد

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

انفرادی کوشش کی برکت! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی مسجدیں آباد کرتی ہے، آپ بھی مسجد آباد کر کے اپنے قَلْبِ ناشاد کو شاد کرنے، پانچوں وقت مسجد میں حاضر ہو کر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنے، عشقِ رسول سے اپنے دل کی اُجڑی بستی آباد کرنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول اپنائے رہئے، خوب خوب **مَدَنی قافلوں** میں سُنّتوں بھرا سفر کیجئے اور ”قَلْبِ مَدینہ“ کے ذریعے روزانہ **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کیجئے اور ہر مَدَنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے یہاں کے دعوتِ اسلامی کے ذمّے دار کو جمع کروا دیجئے، آئیے! آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے آپ کو ایک **مَدَنی بہار** سناتا ہوں: **باب المدینہ** (کراچی) میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کَالْبُ لُبَاب ہے: میں بَحْرِ عَصِیَاں میں مُسْتَعْرِق اپنی زندگی کے ”انمول ہیرے“ غفلت کی نذر رکھنے جا رہا تھا، رات گئے تک دوستوں کے ساتھ خوش گپیں میں مصروف رہنا میرا معمول تھا۔ 18 رَمَضَانُ الْمُبَارَك ۱۴۲۹ھ بمطابق 19 ستمبر 2008ء کو حسبِ معمول ہم

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۴۳

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنَّمَا فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

دوست مل کر بیٹھے مذاقِ مسخریوں میں مشغول تھے اور اس کے سبب مجلس سے قہقہوں کے فوارے اُبل رہے تھے، دریں اثنا دعوتِ اسلامی سے وابستہ ایک عاشقِ رسول ہمارے پاس تشریف لائے، انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے، ان کی آمد سے ہماری محفل میں کچھ سنجیدگی آئی، انہوں نے ہمیں نہایت عُمَدہ مند فی پھولوں سے نوازا، ان کے حُسنِ آواز اور مَدَنی انداز سے ہمیں اتنا سُروِ ملا کہ ہم ان کے بیٹھے بولوں میں کھو گئے۔ کچھ دیر بعد وہ جانے لگے تو ہم نے عرض کی: بھائی! مزید کچھ دیر تشریف رکھیے! اور ہمیں اچھی اچھی باتیں بتائیے، نیکی کی دعوت کا جذبہ رکھنے والے اسلامی بھائی نے ہماری درخواست منظور فرمائی۔ دورانِ گفتگو فکرِ آخرت و اصلاحِ اُمت کا موضوع بھی زیرِ بحث رہا، اُس عاشقِ رسول کی پُر تاثیر انفرادی کوشش نے ہمارے دلوں پر گہرے نقوش چھوڑے۔ دوسری رات ہم پھر اُسی جگہ محفلِ سجائے اُن اسلامی بھائی کے منتظر تھے کہ حسبِ اُمید وہ تشریف لائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ چلنے کی دعوت پیش کی، ان کے کردار و گفتار کو دیکھ کر کم از کم میں تو انکار نہ کر سکا اور ان کے ساتھ فیضانِ مدینہ کی پاکیزہ فضاؤں میں پہنچ گیا۔ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ و عشقِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جذبہ دل میں اُجاگر کرنے والے روحِ پَرور مَدَنی ماحول نے میرے دل میں مَدَنی انقلاب برپا کر دیا اور یوں اُس عاشقِ رسول کی ”انفرادی کوشش“ کی برکت سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول نصیب ہو گیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! انفرادی کوشش کے کتنے زبردست نتائج نکلتے ہیں! سبِ مدینہ عُنْدَ کا اپنا تجربہ یہی ہے کہ اجتماعی طور پر ہونے والے بیانات بار بار سننے کے باوجود جن میں تبدیلی نہیں آتی، تھوڑی سی انفرادی کوشش اُن کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔ نیکی کی دعوت کے مَدَنی کام میں انفرادی کوشش کا ایک

مُحَدِّثِ عَظَم + پَکِستَان
ہِکِی انفرادی کوشش
مدینہ

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

543

جنة
الْبَقِيعمكة
المكرمة



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

مُسْنَدِ (مَنْ - ف - رِد) مقام ہے۔ اُنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام نے تبلیغِ دین کیلئے جہاں اجتماعی کوششیں فرمائی ہیں وہاں انفرادی کوشش بھی کی ہے اور ایک ایک کے پاس جا کر بھی انہیں اسلام کا پیغام دیا ہے۔ بُرْکَانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْبَرِّین نے بھی نیکی کی دعوت کیلئے خوب انفرادی کوششیں فرمائی ہیں چنانچہ مُجَدِّدِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا سردار احمد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ مَدِیْنَةُ الْاَوْلِیَاءِ ملتان شریف میں تھے۔ اس دوران تین نوجوان آپ سے بیعت ہوئے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے انہیں مُسْلِمِ الْاِہْلَسَتْ پر قائم دائم رہنے، اس کی تبلیغ کرنے، نماز پائے پجگانہ پابندی سے پڑھنے کی تلقین فرمائی۔ پھر انہیں داڑھی رکھنے اور مونچھیں کاٹنے کا بڑے پیارے انداز میں حکم دیا اور فرمایا کہ جس طرح وتروں کی نماز کو واجب سمجھتے ہو اسی طرح داڑھی بڑھانے کو بھی واجب سمجھو۔ ایک مُثَنِّدِ داڑھی رکھنا واجب ہے، اس کے خلاف کرنے یعنی کم کرنے پر گناہ اور عذاب ہوگا۔ حضرت مُجَدِّدِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کی حسین تلقین کا اُن پر گہرا اثر پڑا، انہوں نے داڑھیاں رکھ لیں۔ اب وہ مجاہد (ب - ج - ہ) تعالیٰ شریعت کے پابند ہیں اور بڑی وجاہت (یعنی عزت) رکھتے ہیں۔ (حیاتِ مُجَدِّدِ اعظم ص ۸۹)

سرکار کا عاشق بھی کیا داڑھی مُنڈاتا ہے!

کیوں عشق کا چہرے سے اظہار نہیں ہوتا (وسائلِ بخشش ص ۲۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مَرْنِے سَے قَبْلُ نَوْجَوَان کی داڑھی
بَکھَرُو اَوَّلُ نَے کَٹ ڈالی! دینہ

صدر کوڑا فوس! حالاتِ دِن بہ دِن بگڑتے چلے جا رہے ہیں، ایک طرف مغربی تہذیب کی یلغار، فیشن کی طومار، فلم بنی کیلئے گھر گھر ٹی وی، انٹرنیٹ اور وی سی آر ہے تو بد قسمتی سے دوسری طرف مُسلمان کہلانے والے عملاً سُنَّتوں سے بیزار نظر آ رہے ہیں! دعوتِ اسلامی سے وابستہ اورنگی ٹاؤن، بابُ المَدِیْنہ کراچی کا ایک نوجوان عاشقِ رسول جس کی عمر بمشکل 20 سال ہوگی، داڑھی جب سے آئی رکھ لی تھی، بے چارہ حُون کے سَر طان (یعنی بلڈ کیمنسر۔

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۴۵

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْهَ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

(BLOOD CANCER) میں مبتلا ہو گیا۔ میں (یعنی سب مدینہ غنی عنہ) اُس کی عیادت کے لیے اسپتال پہنچا، بے چارہ زندگی اور موت کی کشمکش میں تھا..... زَبان ساتھ نہیں دے رہی تھی..... داڑھی چہرے سے اُتار لی گئی تھی، میں چوکا..... اُس مظلوم نے چہرے کی طرف بمشکل تمام ہاتھ اٹھایا اور اشارے سے فریاد کی..... میں اتنا سمجھ سکا گویا وہ کہہ رہا تھا ”میں نے مَعَاذَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ نہیں مُنڈوائی“ میرے گھر والوں نے نیند یا بے ہوشی کی حالت میں میری داڑھی صاف کر ڈالی ہے۔! آہ! چند ہی دنوں کے بعد وہ دُکھیا راؤنیا سے چل بسا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مرحوم کی بے حساب مغفرت فرمائے اور اُس کی داڑھی صاف کر ڈالنے والے کو توبہ کی سعادت بخشے۔ امین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْهَ وَسَلَّم ے

روح میں سوز نہیں، قلب میں احساس نہیں

کچھ بھی پیغامِ محمد کا تمہیں پاس نہیں

مُسْلِمَانِ کُہْلَانِے وَالْوُلْدِ
ہِکِی سُنَّتُوں سَے دُورِی
افسوس صد کروڑ افسوس! کیسا نازک دور آ پہنچا ہے کہ آج مُسلمان کہلانے والے اپنی اولاد کو یا لُجُور (بل۔جَب۔ر) سُنَّتوں سے دُور رکھتے ہیں بلکہ سُنَّتوں پر عمل کرنے پر بسا اوقات طرح طرح کی سزائیں دیتے

ہیں، ایسے ایسے دُخراش واقعات دیکھے گئے کہ بس خدا کی پناہ۔ کئی نوجوانِ اسلامی بھائیوں نے مدنی ماحول سے مُتَأَثِّر (مُت۔اُث۔ثِر) ہو کر داڑھی رکھ لی تو خاندان بھر میں گویا زلزلہ آ گیا! اگر دھونس دھمکی اور مار پیٹ سے باز نہ آئے تو داڑھی رکھنے کے سبب بے چارے گھروں سے نکال دیئے گئے، نیند کی حالت میں عاشقانِ رسول کی داڑھیوں پر قینچیاں چلا دی گئیں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کے آغاز سے پہلے کا واقعہ ہے، ایک نوجوان سب مدینہ غنی عنہ کے پاس آنے جانے، اُٹھنے بیٹھنے لگا، اُس پر ماحول کا اثر پڑنے لگا۔ اُس نے گھر پر آتے جاتے ”السَّلَامُ عَلَیْکُمْ“ کہنا شروع کر دیا، بعض اوقات دورانِ گفتگو اُس نے ”إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ“ کہہ دیا! مُسلمان کہلانے والے والدین کے کان کھڑے

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

545

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



مكة
المكرمة

(طبرانی)

مدينة
المنورة

۵۴۶

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: يَوْضَعُ مَجْهَرُودٌ رُودِيَاكَ يَظْهِنَا يَهْوِلُ غَيَا وَدُجْنَتِ كَارِاسْتِ يَهْوِلُ غَيَا۔

ہو گئے! باز پرس شروع ہو گئی، چنانچہ اُس سے گھر میں سوال ہوا: بیٹا! بات کیا ہے کہ آج کل سلام کرنے اور اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کہنے لگ گیا ہے! اُس غریب نے سنتوں کے اَدنی خایمِ سبِ مدینہ عفی عنہ کا نام لے دیا، بس کھیل ختم، اُسے سختی کے ساتھ روک دیا گیا کہ خبردار! آج کے بعد اس ”مُکَلّا“ کی صحبت میں تجھے نہیں رہنا! آخر کار وہ بے چارہ ماڈرن بن گیا۔

وہ دور آیا کہ دیوانہ نبی کیلئے

ہر ایک ہاتھ میں پتھر دکھائی دیتا ہے

اسی سے ملتا جلتا ایک اور عبرت انگیز واقعہ سنئے، چنانچہ ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ (حیدر آباد، باب الاسلام پاکستان) کا ایک نوجوان غالباً 1988ء میں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوا۔ نمازوں کی پابندی کے ساتھ ساتھ

مَدَنی ماحول سے روکا
تو ہیر ٹوٹی بن گیا،
باپ پچھتا رہا ہے

چہرے پر داڑھی شریف سجالی، سر پر عمامہ شریف اپنی بہاریں دکھانے لگا۔ اُس نے مدرّسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنا بھی شروع کر دیا۔ اُس کا تعلق ایک ماڈرن اور امیر گھرانے سے تھا، گھر والوں کو اُس کی زندگی میں آنے والا مَدَنی انقلاب سمجھ میں نہ آیا چنانچہ اس کی مخالفت شروع ہو گئی، طرح طرح سے اُس کی دل آزاریاں کی جاتیں، سنتوں پر چلنے کی راہ میں رُکاوٹیں کھڑی کی جاتیں اور دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول چھوڑنے پر مجبور کیا جاتا۔ وہ کبھی کبھار بے بس ہو کر فریاد کرتا کہ مجھے اس مَدَنی ماحول سے دُور نہ کرو ورنہ پچھتاؤ گے، مگر اُس کی کسی نے نہ سُنی۔ مخالفت کا یہ سلسلہ تقریباً تین سال تک چلتا رہا بالآخر تنگ آ کر اُس نے گھر والوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے اور داڑھی شریف مُنڈوا کر دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو ”خیر آباد“ کہہ دیا۔ بڑے بھائی چونکہ ڈاکٹر تھے اس لئے اسے بھی ڈاکٹر بننے کے لئے سردار آباد (پنجاب، پاکستان) کے ایک میڈیکل کالج میں داخل کروا دیا گیا۔ جہاں وہ ہاسٹل (اقامت گاہ) میں بُری صحبت کی نحوستوں کا شکار ہو کر چرس پینے لگا اور سخت بیمار ہو گیا، گھر والے اُسے واپس حیدر آباد لے آئے۔

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

546

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۴۷

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

والد صاحب نے علاج پر لاکھوں روپے خرچ کر ڈالے مگر نہ صحتیاب ہوا نہ ہی سُدھرا بلکہ اب وہ ہیر وئن کا نشہ کرنے لگا۔ کثرت سے نشہ کرنے کی وجہ سے وہ سُوکھ کر کاٹا ہو گیا، دانتوں کی سفیدی غائب ہو کر ان پر کالک کی تہ چڑھ گئی اور اب تادم تحریر اُس کی حالت پاگلوں کی سی ہو چکی ہے۔ اللہ کی رحمت سے اب والد صاحب دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو چکے ہیں، اور بے چارے بہت پچھتا رہے ہیں کہ کاش! اُس وقت مجھے دعوتِ اسلامی کی اہمیت سمجھ میں آ جاتی اور میں اپنے بیٹے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے دُور نہ کرتا تو شاید آج مجھے یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔ مگر ”اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چنگ گئیں کھیت۔“ اللہ تعالیٰ اُس نوجوان کو نشے کی عادت بد چھوڑ کر پھر سے دعوتِ

اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اُمین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِين صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

اولاد کی دُرست تربیت
کیسے ورنہ پچھتاہیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس سچی حکایت میں اُن والدین کے لئے عبرت ہی عبرت ہے جو اپنی اولاد کو سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت، مَدَنی قافلے میں سفر کی سعادت، عاشقانِ رسول کی صحبت نیز داڑھی اور عمامہ شریف

سجانے، سنتوں بھرا لباس اپنانے سے روکتے اور سنتوں پر عمل کرنے پر بار بار ٹوکتے بلکہ مَدَنی ماحول سے دُور ہونے پر مجبور کرتے ہیں، یاد رکھئے! آپ کا پیارا بیٹا، آپ کے جگر کا ٹکڑا اور اپنی امی کی آنکھوں کا تارا ہی سہی لیکن یہ مت بھولئے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ، اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اُمّتی اور اسلامی معاشرے کا ایک فرد ہے۔ اگر آپ کی تربیت اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دُرست طریقے پر عبادت، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتیں اور اسلامی معاشرے میں اس کی ذمّے داری نہ سکھاسکی تو اُسے اپنا اطاعت گزار فرزند دیکھنے کے سُنہرے خواب بھی مت دیکھئے کیونکہ یہ اسلام ہی تو ہے جو ایک مسلمان کو اپنے والدین کی اطاعت اور ان کے کُھُوق کی بجا آوری کا درس دیتا ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ جب اولاد کی تربیت سے غفلت کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والدین ہر گس و ناگس کے سامنے

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

547

جنة
البقيعمكة
المكرمة



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام رُو دِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

اپنی اولاد کے بگڑنے کا رونا روتے دکھائی دیتے ہیں، انہیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں خود ان کا اپنا ہی ہاتھ ہے۔ انہوں نے اپنے بچے کو ABC بولنا تو سکھایا مگر قرآن پڑھنا نہ سکھایا، مغربی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے مگر رسولِ عَزَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سنتیں نہ سکھائیں، جنرل نالج (معلومات عامہ) کی اہمیت پر تو اس کے سامنے گھنٹوں لیکچر دیئے مگر فرضِ دینی علوم کے حصول کی رغبت نہ دلائی، اس کے دل میں مال کی مَحَبَّت تو ڈالی مگر عِشْقِ رسولِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شمع نہ جلائی، اسے دُنویٰ ناکامیوں کا خوف تو دلا یا مگر قَبْرِ وَحْشِہ کے امتحان کی ناکامی کے بھیانک نتائج سے نہ ڈرایا، اسے ”ہیلو! ہاؤ آر یو!“ کہنا تو سکھایا مگر سلام کرنے کا صحیح طریقہ نہ بتایا۔

از ترکاب گناہی
مادر پدیر آزادی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ارتکابِ گناہ کی مادرِ پدر آزادی، کیبل، وی سی آر اور انٹرنیٹ کی دستیابی، رخصت و سُرود کی محفلوں کی آبادی اور بگڑا ہوا گھریلو ماحول، یہ سب کچھ مل کر کردار کی عظمتوں کو بے انتہاد انداز کر دیتے ہیں اور پھر ایسے انسان

سے پاکیزہ افعال کا صُور و مُحال نہ سہی مگر نہایت دشوار ضرور ہو جاتا ہے۔ اس لئے والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کی ظاہری رَیْب و زینت، اچھی غذا، عُمَدہ لباس اور دیگر ضروریات کی کفالت (یعنی ذمّے داری نبھانے) کے ساتھ ساتھ ان کی مَدَنی تَرْبِیّت کے لئے بھی کوشاں رہیں، اور صرف اولاد ہی کی نہیں اپنی اصلاح کی بھی فکر کرنی چاہئے کیونکہ جو خود دُوب رہا ہو وہ دوسروں کو کیا بچائے گا! جو خود خوابِ غفلت میں ہو وہ دوسروں کو کیا جگائے گا، جو خود پستوئوں کی طرف لُٹھک رہا ہو وہ کسی اور کو بلند یوں پر کیونکر پہنچائے گا! لہذا خود بھی نیکیاں اپنانا، رضائے الہی پانا، اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ بنانا، جہنّم کے ہولناک عذابوں سے بچانا اور رحمتِ الہی عَزَّوَجَلَّ سے جَنّت الفردوس میں جانا ہے اور اپنی پیاری پیاری اولاد کو بھی اسی دُگر (یعنی راہ) پر چلانا ہے۔ اس مقصد کے حُصُول کے لیے دَعْوَتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ایک زبردست نعمت ہے۔ قرآن و احادیث اور اقوالِ بزرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْعَمِیْن کی روشنی میں اولاد کی تَرْبِیّت کا طریقہ جاننے کیلئے دَعْوَتِ اسلامی کے اشاعتی



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جہنم کی۔ (عبدالرزاق)

ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 188 صفحات پر مشتمل کتاب، ”تربیتِ اولاد“ کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

سونا جنگل رات اندھیری، چھائی بدلی کالی ہے

سونے والو جاگتے رہو چوروں کی رکھوالی ہے (حدائقِ بخشش شریف)

شرحِ کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى عَلَیْہِ کے اس شعر کے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ اے مسلمانو!

اس دنیا کا جنگل سنسان و ویران ہے، رات بھی گھپ اندھیری اور اوپر سے کالی گھٹا بھی چھائی ہوئی ہے، ایسی خوفناک صورت حال میں اول تو نیند آ نہیں سکتی اور اگر پھر بھی سوچکے ہو تو فوراً جاگ اُٹھو کیوں کہ یہاں کے حفاظت کرنے والے تمہاری حفاظت خاک کریں گے یہ تو خود ہی لُٹیرے ہیں۔ یعنی غفلتوں اور نفسانی خواہشوں کا ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا ہے، یہ نفس و شیطان جو ہر وقت تمہارے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان کو اپنا خیر خواہ مت سمجھ بیٹھنا یہ محافظ نہیں بلکہ چور ہیں۔ خبردار! ہوشیار! جاگتے رہو!!! کہیں یہ تمہارا ایمان نہ چُر لیں۔

چند روزہ ہے یہ دنیا کی بہار دل لگا اس سے نہ غافلِ ذی نہار

عمر اپنی یوں نہ غفلت میں گزار ہوشیار اے نحو غفلت ہو شیار

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تَبِیْہُ الْعَافِلِیْنَ میں ہے کہ ”سَمَرَقَنْد“ کے ایک عالم دین حضرت سیدنا ابُو حَفْص رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا: ”میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے۔“ انہوں نے حیرت سے پوچھا: کیا بیٹا بھی کبھی باپ کو مارتا ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! ایسا ہی ہوا

کیا بیٹا بھی کبھی باپ کو مارتا ہے؟



فَإِنَّ فَصْلًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْهَرٌ بِرُؤُوسِ جَعْدٍ رُودٍ شَرِيفٍ يُطَهَّرُ بِغَائِثٍ قِيَامَتِ كَدُّ أَسْ كِي خَفَاعَتِ كَرُولِ كَا - (کنز العمال)

ہے۔ حضرت سیدنا أَبُو حَفْص رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے دریافت کیا: کیا آپ نے اسے دینی علم و ادب سکھایا ہے؟ اُس شخص نے نفی (یعنی انکار) میں جواب دیا۔ آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے پوچھا: قرآن کریم سکھایا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ پھر پوچھا: تو وہ کیا کرتا ہے؟ اُس نے بتایا: کھیتی باڑی کرتا ہے۔ حضرت سیدنا ابوحفص رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے فرمایا: جانتے ہیں کہ اُس نے آپ کو کیوں مارا ہے؟ کہا: نہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ نے اصلاح کی خاطر اُس پر چوٹ کرتے ہوئے فرمایا: شاید وہ صُبح کے وقت گدھے پر سوار ہو کر جب کھیت کی طرف جا رہا ہوگا، بیل اُس کے آگے اور تٹا اُس کے پیچھے ہوگا، قرآن پاک تو اُسے پڑھنا آتا نہیں کہ کچھ روحانیت نصیب ہوتی بس یوں ہی غفلت میں کچھ گنگنا رہا ہوگا، ایسے میں آپ اُس کے سامنے آگئے ہوں گے، اُس نے سمجھا ہوگا کہ بیل آڑے آ گیا ہے اور اُس کو ہانکنے کیلئے سر پر کوئی چیز دے ماری ہوگی! شکر کیجئے کہ آپ کا سر پھٹا نہیں۔ (تنبیہ الغافلین ص ۶۸)

محشر میں پٹائی سے باپ کا
باگوشٹ پوست چھڑ جائے گا
دینے والے کا انجام! آج بھی بے شمار باپ ایسے ملیں گے جنہیں یہ شکایت ہوگی کہ ہماری اولاد ہمیں گالیاں سناتی، ہم پر شور مچاتی، ہماری پٹائی لگاتی اور

گھر سے نکال دینے کی دھمکیاں سناتی ہے۔ بس ماں باپ کی دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ عین شریعت و سنت کے مطابق اولاد کی تربیت کریں۔ ورنہ دنیا اگر سنور بھی گئی تو آخرت میں عافیت کا حصول دُشوار ہو جائے گا۔ اولاد کی دُرست تربیت نہ کرنے والے ایک باپ کے تعلق سے ایک لڑکھیز روایت سماعت فرمائیے چنانچہ فقہ ابوہللیث سمرقندی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِی نقل کرتے ہیں: مَرَد سے تعلق رکھنے والوں میں پہلے اُس کی زوجہ اور اُس کی اولاد ہے، یہ سب (یعنی بیوی، بچے قیامت میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اس شخص سے ہمارا حق دلا، کیونکہ اس نے کبھی ہمیں دینی امور کی تعلیم نہیں دی اور یہ ہمیں حرام کھلاتا تھا جس کا ہمیں علم نہ تھا، پھر اس

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۵۱

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

(ابو بکر)

فَوَمانُ فَصَلَفَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِ رُؤُودِ پاكِ كِ كَثْرَتِ كِرُوبِ شَكِ يَهْتَبَارِ لَئِ طَهَارَتِ هِـ

شخص کو حرام کمانے پر اس قدر مارا جائے گا کہ اس کا گوشت جھڑ جائے گا پھر اس کو میزان (یعنی ترازو) کے پاس لایا جائے گا، فرشتے پہاڑ کے برابر اس کی نیکیاں لائیں گے تو اس کے عیال (یعنی بال بچوں) میں سے ایک شخص آگے بڑھ کر کہے گا: ”میری نیکیاں کم ہیں۔“ تو وہ اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، پھر دوسرا آ کر کہے گا: ”تُو نے مجھے سُو دکھلایا

تھا۔“ اور اُس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، اس طرح اُس کے گھر والے اس کی سب نیکیاں لے جائیں گے اور وہ اپنے اہل و عیال کی طرف حسرت و یاس (یعنی رنج و مایوسی) سے دیکھ کر کہے گا: ”اب میری گردن پر وہ گناہ و مظالم رہ گئے جو میں نے تمہارے لئے کئے تھے۔“ (اُس وقت) فرشتے کہیں گے: ”یہ وہ (بد نصیب) شخص ہے جس کی نیکیاں اس کے گھر والے لے گئے اور یہ اُن (یعنی گھر والوں) کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔“ (قُرْةُ الْعُیُون ص ۴۰۱)

نہ جانے کتنے اسلامی بھائی ایسے ہوں گے جنہوں نے **دعوتِ اسلامی** سے متاثر ہو کر داڑھی شریف سجائی ہوگی، دیگر فرائض و واجبات اور سنتوں پر عمل کی ترکیب بنائی ہوگی مگر گھر والوں یا کسی اور کی طرف سے کی جانے والی مخالفت کے سبب دلیرداشتہ ہو کر **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں بھرے **مَدَنی ماحول** سے دور جا پڑے ہوں گے۔ ایسوں کی

جو گھر والوں کی وجہ سے
مَدَنی ماحول
بستے دُور ہو گئے

خدمتوں میں سب مدینہ غنی عنہ کی دُستِ **مَدَنی النجا** ہے کہ دعوتِ اسلامی آپ کی اپنی سنتوں بھری تحریک ہے، برائے کرم! اس سے پہلے پہلے پلٹ آئیے کہ موت آپ کو دنیا کی رونقوں سے اٹھا کر قُبُر کی تنہائیوں میں منتقل (مُن۔ت۔ قُل) کر دے اور آپ پر یہ حسرت طاری ہو جائے کہ کاش! دنیا میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کما لیتا۔ اُٹھئے! ہمت کیجئے! گناہوں سے حفاظت اور نیکیوں پر استقامت پانے کے لئے **دعوتِ اسلامی** کے سنتوں بھرے **مَدَنی ماحول** سے ایک بار پھر وابستہ ہو جائیے۔ ہو سکتا ہے اب مخالفت نہ ہو، یا ہو بھی تو پہلے سے کم ہو کیونکہ وقت کے ساتھ ساتھ حالات و خیالات بدل جاتے ہیں، مگر یاد رہے کہ مخالفت کی صورت میں بھی آپ کو نَزْمی نَزْمی اور صَرْفِ نَزْمی سے کام لینا ہے اور گرفتار و کردار اور

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

551

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



عادات و اطوار میں ایسا مَدَنی انقلاب لانا ہے کہ گھر والے زبَانِ حال سے پُکارا اُٹھیں: ”واہ کیا بات ہے دعوتِ اسلامی کی؟“ آپ کی ترغیب و تَحریص کے لئے ایک مَدَنی بہار آپ کے گوشِ گزار کرتا ہوں، پُٹنا نچے

پنجاب (پاکستان) کے ضلع مظفر گڑھ کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ

ہے کہ جب میں نے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے متاثر ہو کر داڑھی

رکھنا شروع کی تو گھر میں مدنی ماحول نہ ہونے کی وجہ سے ایسی مخالفت ہوئی کہ مجھے معاذ اللہ کٹواتے ہی بنی گرم میں نے دعوتِ اسلامی سے اپنا ناطہ نہیں توڑا۔ ستوں بھرے ہفتہ وار اجتماع میں گاہے گاہے حاضری دیتا رہا، اس سے گویا میری ”بیٹری چارج“ ہوتی رہی اور نمازوں کی پابندی جاری رہی۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد پھر جذبے نے اٹھان لی، ذہن بنا اور میں نے دوبارہ **داڑھی** بڑھانی شروع کی، پھر مخالفت شروع ہو گئی، اس مرتبہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ

عرصہ مخالفت جھیلی مگر پھر ہمت ہار گیا اور اَسْتَغْفِرُ اللہ میں نے داڑھی کٹوا دی۔ بالآخر ہمت کر کے تیسری بار میں نے داڑھی کا آغاز کر دیا، اب کی بار گھر والوں کی طرف سے صرف برائے نام مخالفت کی گئی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں داڑھی بڑھانے میں کامیاب ہو گیا۔ یہاں تک کہ سر پر عمامہ شریف کا تاج بھی سجالیا اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول

میں رَچ بس گیا اور مَدَنی کام بھی شروع کر دیا۔ آج (نامہ تحریر) تقریباً 14 سال ہونے کو آئے ہیں، داڑھی شریف بدستور میرے چہرے پر اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج موجود ہے، اللہ تعالیٰ یہ سنّتیں قَبْر میں بھی ساتھ لے جانے کی سعادت عنایت فرمائے۔ امین۔ آج سوچتا ہوں کہ اگر میں داڑھی مُنڈانے کی حالت میں مرجاتا تو میرا کیا بنتا! اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے مَدَنی ماحول کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے، جس نے مجھے تباہی کی



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۵۵۳

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

تنگ گلی سے نکال کر جنت کی شاہراہ پر گامزن کر دیا اور میرے ظاہر و باطن پر ایسا مَدَنی رنگ چڑھایا کہ اب میرے گھر والے بلکہ دیگر رشتے دار بھی دعوتِ اسلامی کی برکتوں کے قائل ہو چکے ہیں۔

اگر سُنتیں سیکھنے کا ہے جذبہ تم آجاؤ دیگا سکھا مَدَنی ماحول

تُو داڑھی بڑھالے عمامہ سجالے نہیں ہے یہ ہرگز بُرا مَدَنی ماحول

سُور جائے گی آخرتِ اِنْ شَاءَ اللَّهُ

تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۶۰۴)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

موت کے بعدؑ
اسکی ہنوز بامَنظر کشتیؑ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اور اے عاشقانِ رسول! یہ عہد کیجئے: خواہ کتنی ہی سختیاں سہنی پڑیں مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیاری پیاری سنتِ داڑھی مبارک چہرے پر مستقل سَجَانی اور قَبر میں بھی ساتھ لے جانی

ہے۔ یاد رہے! داڑھی مُنڈ وانا اور ایک مٹھی سے گھٹانا دونوں حرام ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ، ”کالے پچھو“ صفحہ 4 سے شروع ہونے والا دل ہلا دینے والا مضمون بالشرّف پیش کیا جاتا ہے

ہے بگوش ہوش سنئے: اے غافلِ اسلامی بھائی! ذرا ہوش کر!! مرنے کے بعد تیری ایک نہ چلے گی، تیرے ناز اٹھانے والے تیرے کپڑے بھی اُتار لیں گے۔ تو کتنا ہی بڑا سرمایہ دار سہی، تجھے وہی کورے لٹھے کا کفن پہنائیں گے جو فٹ پاتھ پر دم توڑنے والے لاوارث کو پہنایا جاتا ہے۔ تیری کار ہے تو وہ بھی گیراج (GARAGE) میں کھڑی رہ جائے گی۔ تیرے بیش قیمت لباس صندوق میں دھرے رہ جائیں گے۔ تیرا مال و متاع اور خون پسینے کی کمائی پر وِ رِثاء قاضی ہو جائیں گے۔ ”اپنے“ اشک بہا رہے ہوں گے، ”بیگانے“ (یعنی پرانے) خوشیاں منا رہے ہوں گے۔ تیرے ناز

مكة المكرمة

مدينة المنورة

553

جنة البقیع

مكة المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۵۵۴

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمُ مِيرَاثُكَ بِوَارِدِهِ مَجْهُرٌ وَدُشْرِيفٌ نَهْزُهُ لَوْ لَوْكُلِّ مِثْلٍ مِنْهُ نَحْوُ تَرْيَافٍ خُشْفٍ هِيَ - (غريب وريب)

اٹھانے والے تجھے اپنے کندھوں پر لا دکر چل دیں گے اور ایک ایسے ویرانے میں لے جائیں گے کہ تو کبھی اس ہولناک ستائے میں خُصُوصاً رات کے وقت ایک گھڑی کیلئے بھی تنہا نہ آیا تھا نہ آسکتا تھا بلکہ اس کے تصوّر سے ہی کانپ جایا کرتا تھا۔ اب گڑھا کھود کر تجھے **منوں مٹی تلے** دفن کر کے تیرے سارے عزیز چل دیں گے، تیرے پاس ایک رات گجا ایک گھنٹہ بھی ٹھہرنے کے لئے کوئی راضی نہ ہوگا۔ خواہ تیرا چہیتا بیٹا ہی کیوں نہ ہو، وہ بھی بھاگ کھڑا ہوگا۔ تو حسرت بھری نگاہوں سے عزیزوں اور دوستوں کو نگاہوں سے اوجھل ہوتا دیکھ رہا ہوگا، دل ڈوبتا جا رہا ہوگا۔ اتنے میں **دو خوف ناک شکلوں والے فرشتے** (منکر و نکیر) اپنے لمبے لمبے دانتوں سے قبّروں کی دیواریں چیرتے ہوئے تیرے سامنے آ موجود ہوں گے، ان کی آنکھوں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہوں گے، کالے کالے مہیب (یعنی بیت ناک) بال سر سے پاؤں تک لٹک رہے ہوں گے، تجھے جھڑک کر بٹھائیں گے، کُرخت (یعنی نہایت ہی سخت) لہجے میں اس طرح سوالات کریں گے: ”مَنْ رَبُّكَ؟“ (یعنی تیرا رب کون ہے؟) ”مَا دِينُكَ؟“ (یعنی تیرا دین کیا ہے؟) اتنے میں تیرے اور مدینے کے درمیان حائل شدہ تمام پردے اٹھا دیئے جائیں گے کسی کی حسین و دلربا اور پیاری پیاری صورت سامنے آجائے گی، یاد وہ عظیم اور پیاری ہستی خود تشریف لے آئے گی۔ کیا عجب! تیری آنکھیں شرم سے جھک جائیں! ہو سکتا ہے کہ تُو سوچ میں پڑ جائے کہ نگاہیں اٹھاؤں تو کیسے اٹھاؤں! اپنی بگڑی ہوئی صورت دکھاؤں تو کیسے دکھاؤں! یہ تو **مَدَنی آقا** صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہیں جن کا میں کلمہ پڑھا کرتا تھا، اپنے آپ کو ان صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا غلام بھی کہتا تھا، لیکن میں نے مَحَبَّتِ رسول کی نشانی اپنی داڑھی شریف کے ساتھ یہ کیا کیا! میٹھے میٹھے آقا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے تو یہ فرمایا: ”مُوَخَّصِينَ خُوبِ پَسْتِ کرو اور داڑھیوں کو **مُوعَانِ دو اور یہودیوں جیسی صورت مت بناؤ**۔“ (شرح معانی الآثار للطحاوی ج ۴ ص ۲۸) لیکن ہائے میری بدبختی! میں چند روزہ دنیا کی زینت میں کھو گیا، فیشن نے میرا ستیاناس (سٹ - تیا - ناس) کر دیا، آہ! آقا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے سختی سے منع کرنے کے باوجود میں نے داڑھی منڈوا کر اپنا چہرہ

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

554

جنة
الْبَقِيْع

مكة
المكرمة



فَوَمانُ مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر رُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

یہودیوں یعنی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دشمنوں جیسا بنائے رکھا! ہائے! اب کیا ہوگا! کہیں ایسا نہ ہو کہ میری بگڑی ہوئی شکل دیکھ کر سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منہ پھیر لیں اور یہ فرمادیں کہ ”یہ تو میرے دشمنوں والا چہرہ ہے میرے غلاموں والا نہیں!!“ اگر خدا نا خواستہ ایسا ہوا تو سوچ اُس وقت تجھ پر کیا گزرے گی!

نہ اُٹھ سکے گا قیامت تلک خدا کی قسم

اگر نبی نے نظر سے گرا کے چھوڑ دیا

ایسا نہیں ہوگا، اِنْ شَاءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ ہرگز نہیں ہوگا۔ ابھی تو زندہ ہے، مان جا! اپنے کمزور بدن پر ترس کھا! جھٹ پٹ اُٹھ! ہمت کر! انگریزی فیشن اور فرنگی تہذیب کو تین طلاقیں دے ڈال اور اپنا چہرہ میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ سقّت سے آراستہ کر لے اور **ایک مٹھی داڑھی** سجالے۔ ہرگز ہرگز شیطان کے اس فریب میں نہ آ اور ان وساوس کی طرف توجّہ مت لا، کہ ”ابھی تو میں اس قابل نہیں ہوا، میری تو عمر ہی کیا ہے! میرا علم بھی اتنا کہاں ہے! اگر کسی نے دین کے بارے میں سوال کر دیا تو مجھے جواب نہیں آئے گا میں تو جب قابل ہو جاؤں گا اُس وقت داڑھی رکھوں گا۔“ یاد رکھ! یہ شیطان کا کامیاب ترین وارہ ہے کہ انسان اپنے بارے میں یہ سمجھ بیٹھے کہ ”ہاں! اب میں قابل ہو گیا ہوں۔“ یاد رکھے! اپنے آپ کو ”قابل“ سمجھنا یہی ”ناقابلیت“ کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ عاجزی اختیار کر! بڑے بڑے **علمائے کرام** بھی ہر سوال کا جواب نہیں دیتے تو کیا ہر سوال کا جواب دینے کی تو نے کوئی ذمّے داری لے رکھی ہے؟ نفس کی جیلہ بازیوں میں مت آ! اور مان جا، خواہ ماں روکے، باپ منع کرے، معاشرہ آڑے آئے، شادی میں رُکاوٹ کھڑی ہو۔ کچھ ہی ہو جائے اللہُ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا ماننا اور ماننا ہی ہے، **تسلی رکھ!** اگر جوڑ الوح محفوظ پر لکھا ہوا ہے تو تیری شادی ہو کر رہے گی اور اگر نہیں لکھا تو دنیا کی کوئی طاقت تیری شادی نہیں کروا سکتی۔ زندگی کا کیا بھروسا؟

المورد

المادة

三

میتواند

المادة

३.

المقدمة

المكرمة

۱۰۰

المقدمة

المقدمة

١٠٠



www.dawateislami.net

اثر و رسوخ پر گہری نظر ڈالنے کے لئے ایک ملکی افسر بھی اس کے ساتھ کیا جس کا نام بَانُوِيہ تھا۔ یہ دونوں افسران جس وقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں پیش کئے گئے تو رُغْبِ نُبُوْتِ مُصْطَفَى صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی وجہ سے اُن کی گردن کی رگیں تھر تھرا رہی تھیں۔ یہ لوگ چونکہ آتش پرست (پارسی) تھے۔ اس لئے داڑھیاں منڈی ہوئیں اور مونچھیں اس قدر بڑھی ہوئی تھیں کہ ان سے ان کے لب ڈھکے ہوئے تھے اور اپنے بادشاہ پرویز کو ”رب“ کہا کرتے تھے۔ ان کے چہرے دیکھ کر پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تکلیف پہنچی، کراہت (یعنی بیزاری) کے ساتھ فرمایا: ”تم پر ہلاکت ہو کہ ایسی صورت بنانے کا تم سے کس نے کہا ہے؟“ اُنھوں نے جواب دیا: ”ہمارے رب پرویز نے۔“ پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ”مگر میرے رب تعالیٰ نے تو مجھے یہ حکم دیا ہے کہ داڑھی بڑھاؤں اور مونچھیں کتر واؤں۔“

(تاریخ الخمیس ج ۲ ص ۳۵، فتاویٰ رضویہ ج ۲۲ ص ۶۶۷ مُلَخَّصاً)

قیامت کا دل
ہلا دینے والا منظر
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعے پر غور فرمائیے! سمجھ میں نہ آیا ہو تو دوبارہ پڑھئے! خوب غور کیجئے! دو ایسے اشخاص جو ابھی غیر مسلم ہیں مسلمان نہیں ہوئے۔ احکامِ شریعت سے ناواقف بھی ہیں۔ مگر چونکہ اُنھوں نے فطری وضع کے ساتھ زیادتی کی، چہرے کے قدرتی حُسن کو برباد کیا۔ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی طبیعتِ مبارکہ کو ان کا یہ (یعنی داڑھی منڈانے کا) فعل انتہائی ناگوار گزرا اور باؤ جو درحمتہً لِلْعَالَمِیْنَ ہونے کے فرمایا: ”تم پر ہلاکت ہو۔“ ذرا سوچئے! غور کیجئے! جب میدانِ قیامت میں سب جمع ہوں گے، نفسِ نفسی کا عالم ہوگا، ماں اپنے بیٹے سے اور بیٹا اپنے باپ سے بھاگ رہا ہوگا، اُس وقت ایک ہی تو ذاتِ پاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہوگی جو عاصیوں کی اُمید گاہ ہوگی، اُسی سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں سب کو حاضری دینی ہوگی۔ یاد رکھئے! جو جس حال میں مرے

فَرَمَانِ مُصِطَفَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو جب تک تمہارا کھجور دُرُودِ پاک پڑھتا تمہارے گناہوں کیسے مغفرت ہے۔ (جامعِ صغیر)

گا، اُسی حال میں قیامت کے روز اُٹھایا جائے گا۔ داڑھی والا، داڑھی کے ساتھ اُٹھے گا اور داڑھی منڈا، داڑھی منڈا ہی اُٹھے گا۔

اے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی سقت کو اپنے چہرے سے دُور کرنے والو! اگر پیارے سرکار،

فہمشاہ ابراہم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آپ سے استفسار فرمایا: ”کیا تم مجھ سے محبت کرتے رہے ہو؟“
ظاہر ہے انکار تو کر ہی نہیں سکتے، یہی عرض کریں گے: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! آپ ہی ہمارے سب

کچھ ہیں، ہم آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اپنے ماں باپ، مال و اولاد سب سے عزیز تر سمجھتے ہیں۔ سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ہم تو دنیا میں جھوم جھوم کر غرض کیا کرتے تھے:

مرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالم!

میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ہماری بے تابی کا عالم تو یہ تھا کہ بے قرار ہو کر عرض گزار ہوا کرتے تھے:

غلام مصطفیٰ بن کر میں پک جاؤں مدینے میں

محمد نام پر سودا سُر بازار ہو جائے!

اے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! جب محبت کچھ زیادہ ہی جوش مارتی تھی تو یہ تک کہہ دیتے تھے:

جان بھی میں تو دے دوں خدا کی قسم!

کوئی مانگے اگر مصطفیٰ کے لئے!

یہ سب کچھ سن کر (اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ کرے) آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بالفرض یہ ارشاد فرمائیں: اے میرے غلامو! اگر واقعی تم مجھے ماں باپ اور مال و اولاد سب سے عزیز تر سمجھتے تھے اور صرف میری ہی خاطر دنیا میں زندہ تھے۔ نیز میرے نام پر پکینے بلکہ جان تک دینے کے لئے تیار تھے تو پھر آخر کیا وجہ تھی کہ شکل و صورت میرے دشمنوں جیسی بنائے



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ نَعْمَ جَھ پرایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

پھرتے تھے؟ کیا تمہیں میرے یہ ارشادات نہ پہنچے تھے کہ ﴿۱﴾ ”مونچھیں خوب پست (یعنی چھوٹی) کرو اور داڑھیوں کو مُعَانِی دو (یعنی ان کو بڑھنے دو) اور یہودیوں کی سی صورت مت بناؤ۔“ (شرح معانی الآثار للطحاوی ج ۴ ص ۲۸)

﴿۲﴾ ”جو میری سنت اختیار کرے وہ میرا اور جو میری سنت سے منہ پھیرے وہ میرا نہیں۔“ (ابن عساکر ج ۳۸ ص ۱۲۷)

﴿۳﴾ ”جو میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔“ (ابن ماجہ ج ۲ ص ۴۰۶ حدیث ۱۸۴۶)

اگر آقا ﷺ فیشن پر مرنے والو! یہ ارشاداتِ عالیہ یاد دلانے کے بعد اگر خدا نا خواستہ ہمارے پیارے آقا ﷺ روٹھ گئے تو آپ کیا کریں گے؟ کس کے روٹھ گئے تو.....!

دروازے پر فریاد کریں گے؟ کس کے دروازے پر شفاعت کی بھیک لینے جائیں گے؟ کون اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر و غضب سے بچانے والا ہوگا؟ ابھی موقع ہے، جب تک سانس باقی ہے وقت ہے، جھٹ پٹ توبہ کر لیجئے، اپنا چہرہ پیارے اور میٹھے میٹھے آقا ﷺ کی میٹھی میٹھی سنت سے آراستہ کر لیجئے، اپنے رُخ پر مَحَبَّت کی نشانی سجا لیجئے۔ یہ خوش فہمی ختم کر دیجئے کہ ابھی تو عمر ہی کیا ہے؟ بعد میں رکھ لیں گے، شادی کے بعد دیکھی جائے گی! بھولے بھالے اسلامی بھائیو! شیطان کے چلّ میں مت آئیے! وہ کیسے ہی قریبی عزیز کی زبانی تمہیں یہ باور کروانے کی کوشش کرے کہ ابھی تمہاری عمر داڑھی رکھنے جتنی نہیں ہوئی ہے، بعد میں رکھ لینا۔ یقین مانئے یہ شیطان کا بہت بڑا اور بُرا وار ہے، اس وار سے اُس مردود نے نہ جانے کتنوں کو تباہ کر دیا۔ آئیے!

آپ کو ایک عبرتناک واقعہ سناؤں۔

مرنے سے پہلے شامت ایک نوجوان کم و بیش سال بھر ”دعوتِ اسلامی“ کے سنتوں بھرے مدنی ماحول سے وابستہ رہا اور داڑھی بھی سجالی۔ پھر نہ جانے کیا سوجھی! شاید بُرے دوست مل گئے۔ معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ داڑھی صاف کروادی۔ شبِ جمعہ کو باب المدینہ کراچی کے



فَوَاقِنِ فَصْلًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر دُروِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں غیر حاضر رہا۔ جمعہ کے روز دوستوں کے ساتھ باب المدینہ (کراچی) کے ساحل سمندر پر پکنک منانے کے لئے گیا۔ اور آہ! داڑھی منڈوانے کے صرف 15 دن کے بعد بے چارہ سمندر میں ڈوب کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔

ملے خاک میں اہل شاں کیسے کیسے ملیں ہو گئے لامکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشان کیسے کیسے زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے!

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

**فیشن پرستوں کی
صحبت کی نحوست**

اُس مرحوم نوجوان کی عمر تقریباً بیس سال ہوگی، کیا عمر تھی! بقول گسے شاید داڑھی رکھنے کی ابھی عمر ہی نہیں آئی تھی! کہیں اس لئے تو انتقال سے صرف پندرہ دن پہلے داڑھی صاف نہیں کروادی تھی! انہیں ہرگز نہیں، بس بے چارے کے نصیب!

بُری صحبت کا اثر! اللہ عَزَّوَجَلَّ! مرحوم کی مغفرت کرے۔ یہ ڈوبنے والا نوجوان ہم سب کو ابھارنے کے لئے بہت کچھ سامانِ عبرت چھوڑ گیا! جو کوئی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے دُور ہونے کا خیال کرے یا سیر و تفریح کے شائقین سے دوستی کا رشتہ جوڑے، اسے چاہئے کہ اس عبرتِ ناک واقعے پر اچھی طرح غور کر لے کہ کہیں میں بھی دوسروں کے لئے سامانِ عبرت نہ بن جاؤں! کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے یہ فیشن پرست دوست خود بھی دُوبیں اور مجھے بھی لے دُوبیں! اور غور کرے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ میری زندگی کے دن پورے ہونے کو آگئے ہیں اور اسی وجہ سے شیطان اپنا پورا زور مجھ پر لگا رہا ہے، کہیں چند روز کی بُری صحبت کی نحوست کے ذریعے وہ میری زندگی بھر کی کمائی پر پانی نہ پھیر دے۔ بے نمازیوں اور فاسقوں کی صحبتوں میں بیٹھنے والو! خبردار!!! رَبُّ الْاَنَامِ عَزَّوَجَلَّ پارہ 7 سُورَةُ الْاَنْعَامِ آیت نمبر 68 میں ارشاد

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۶۱

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ نَے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

فرماتا ہے:

وَأَمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ
الذِّكْرِ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ①

بھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔

اے مَدَنی محبوب صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چاہنے والو! داڑھی صرف مصطفےٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسند کی رکھو! دینہ

بناؤ، آؤ! آؤ! اے عاشقانِ رسول! آؤ! رسولِ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دامنِ کرم سے لپٹ جاؤ! ان کے پروردگار، رَبِّ عَفَّار عَزَّوَجَلَّ سے بھی مغفرت کی بھیک طلب کرلو۔ ان سے بھی مُعَافٰی مانگ لو! یہ بارگاہِ کَرَم والی بارگاہ

ہے، یہاں سے کوئی سائل مایوس نہیں جاتا، سَتِّ کی خیرات لے لو، اپنے چہرے سے دشمنِ خدا و مصطفےٰ کی ٹھوسٹ کی علامت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دھو ڈالو اور پیاری پیاری سَتِّ چہرے پر سجالو۔ اور ہاں! خیال رکھنا! شیطان بڑا مکار و

غیاّر ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ انگریزوں اور یہودیوں سے تو دامن چھڑا لیں اور داڑھی بھی سجالیں مگر شیطان دوسرے زاویے سے پھر گھیر لے اور آپ کو فرانسیسیوں کے قدموں میں پکچ دے۔ مطلب یہ کہ کہیں ”فرنج کٹ“ یعنی

خَشْخَشِی داڑھی نہ رکھ لینا کہ داڑھی منڈانا اور کترا کر ایک مٹھی سے چھوٹی کر دینا دونوں ہی حرام ہے۔ داڑھی رکھئے اور ضرور رکھئے مگر میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسند کی رکھئے یعنی ایک مٹھی پوری رکھئے۔

داڑھی منڈے کی 30 شہادتیں! فتاویٰ رضویہ جلد 22 میں داڑھی منڈانے اور ایک مٹھی سے گھٹانے کی مذمت میں ”لَمْعَةُ الضُّحَى فِي إِعْفَاءِ اللَّحَى“ نامی ایک

رسالہ ہے اور اُس رسالے کے اختتام پر یعنی فتاویٰ رضویہ جلد 22 صَفَحَہ 675 تا 676 پر داڑھی منڈانے اور ایک مٹھی سے گھٹانے والوں کے مُتَعَلِّقِ قُرْآن وحدیث کی روشنی میں 30 سزاؤں، وعیدوں اور مَذْمُوتوں کی فہرِس دَرَج فرمائی

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

561

جنة
الْبَقِيْعمكة
المكرمة



مكة
المكرمة

(طبرانی)

مدينة
المنورة

۵۶۲

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے قصاصات

فَإِنَّ مُصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَىٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوْشَخْ مَجْهُرٌ رُودٌ وَبَاكٍ بِرُهْنًا يَهْوِلُ غَيَا وَهَجَّتْ كَارِاسَتُهُ يَهْوِلُ غَيَا۔

ہے: (بخوف طوالت حوالے حذف کر دیئے ہیں، جنہیں دیکھنا ہو وہ وہیں سے دیکھ لیں) ﷺ (دارِ بھی منڈانے والے اللہ و رسول کے نافرمان ہیں جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّى اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَسَلَّم ﷺ شیطانِ لعین کے محکوم (یعنی ماتحت) ہیں ﷺ سخت اُخْتِ ہیں ﷺ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) ان سے بیزار ہے ﷺ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَسَلَّم ﷺ بیزار ہیں ﷺ رسول اللہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَسَلَّم ﷺ کو ایسی صورت دیکھنے سے گراہت آتی ہے ﷺ یہودی صورت ہیں ﷺ نصرانی وَضَع ہیں فرگیوں سے مُشَابَہ (یعنی ملتے جلتے) ہیں ﷺ مجوس (آتش پرستوں) کے پُرو (یعنی نقشِ قدم پر) ہیں ﷺ ہندوؤں کی صورت، مُشْرِکین کی سیرت ہیں ﷺ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَسَلَّم ﷺ کے گُروہ سے نہیں ﷺ اُنھیں (اُن ہی) اپنے ہم صورتوں نصاریٰ و یہود و مجوس و ہنود کے گُروہ سے ہیں ﷺ وَاجِبُ التَّعْزِیْرِ (یعنی لائقِ سزا) ہیں شہرِ بدر کرنے کے قابل ہیں ﷺ مُبَدِّلِیْنِ فِطْرَتِ (یعنی فطرت بدلنے والے) ہیں مُغَیِّرِ خَلْقِ اللہ (یعنی اللہ کے بنائے ہوئے کو بگاڑنے والے) ہیں ﷺ زَنَانِے مُحَنَّنَتْ (یعنی ہجڑے) ہیں ﷺ خدا کے عہد شکن (وعدہ خلاف) ہیں ﷺ ذلیل و خوار ہیں ﷺ گھٹونے قابلِ نفرت ہیں ﷺ مردودِ الشَّہَادَةِ (یعنی گواہی کیلئے نالائق) ہیں ﷺ پورے اسلام میں داخل نہ ہوئے ﷺ ہلاکت میں ہیں، مُشَقِّقِ بَرَادِی ہیں ﷺ دین میں بے بہرہ (محروم) آخرت میں بے نصیب ہیں ﷺ عذابِ الہی کے منتظر ﷺ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سخت دشمن و مَبْغُوض ہیں ﷺ صبح میں تو اللہ کے غَضَبِ میں، شام میں تو اللہ کے غَضَبِ میں ﷺ قیامت کے دن ان کی صورتیں بگاڑی جائیں گی ﷺ اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم ﷺ کے مُلْعُون ہیں، دُنیا و آخرت میں مُلْعُون (لعنت کئے گئے) ہیں، اللہ و ملائکہ و بشر (انسان) سب کی اُن پر لعنت ہے، فرشتوں نے ان کے لعنتی ہونے پر اِیْمِنِ کہی ﷺ اللہ تَعَالَى ان پر نَظَرِ رَحْمَتِ نہ فرمائے گا ﷺ وہ بہشت (یعنی جَنَّت) میں نہ جائیں گے ﷺ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُنھیں جہنم میں ڈالے گا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللَّهِ تَعَالَى (یعنی اور (اس سے) اللہ تَعَالَى کی پناہ)

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

562

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۵۶۳

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابنِ سنی)

مکرِ شیطاں میں مت آؤ بھائیو! رخ پہ تم داڑھی سجاؤ بھائیو!
چھوڑو فیشن مان جاؤ بھائیو! خود کو دوزخ سے بچاؤ بھائیو!
بالیقین دنیا بڑی ہے بیوفا اس سے تم مت دل لگاؤ بھائیو!

میں نہایت ہی بگڑے ہوئے کردار کا مالک تھا

قرآنِ کریم پڑھنے پڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہے۔ سنتوں بھرے مَدَنی قافلوں میں سفر کا معمول بنایئے اور مَدَنی انعامات کے مطابق اپنی زندگی کے شب و روز گزار یئے۔ آپ کی تحریریں کیلئے ایک مَدَنی بہار پیش کی جاتی ہے۔ باب المدینہ (کراچی) میں مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لباب ہے: مَدَنی ماحول سے وابستگی سے قبل میں نہایت ہی بگڑے ہوئے کردار کا مالک تھا، رات گئے تک دوستوں کے جُھرمٹ میں خوش گپیں میں مصروف رہتا، نہ تو والدین کی عزّت کا پاس تھا اور نہ ہی اپنے قیمتی وقت کے ضیاع (یعنی ضائع ہونے) کا احساس، میری زندگی کے چاروں طرف غفلتوں کا پہرہ تھا۔ گھروالے میری حرکتوں کی وجہ سے سخت پریشان، مجھے سُدھارنے کی تگ و دو میں لگے رہتے کیونکہ نیک اولاد سے معاشرے میں والدین کی بھی نیک نامی ہوتی ہے۔ ایک روز میرے بھائی نے ایک عاشقِ رسول سے میری ملاقات کروائی، انہوں نے نہایت مَحَبّت بھرے انداز میں دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی اور مَدَنی المدینہ (برائے بالغان) میں داخلہ لینے کی رغبت دلائی نیز احکامِ شریعت پر عمل کی برکتیں اور فضیلتیں بتائیں۔ ان کی بھرپور انفرادی کوشش نے دل پر گہرا اثر ڈالا اور میں انکار نہ کر سکا۔ میں نے مَدَنی المدینہ (برائے بالغان) میں داخلہ لے لیا۔

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

563

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۵۶۴

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَہْمَانِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم : جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام وُرو پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ **مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَةِ** (برائے بالغان) میں مجھے دُرست مخارج سے حُرُوف کی ادائیگی کے ساتھ قرآن مجید فرقان حمید پڑھنے کی سعادت ملی اور **سُنَّتِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مطابق زندگی گزارنے والے **عَاشِقَانِ** رسول کی مَحَبَّت کی بَرَکت سے دین سے ایسی مَحَبَّت پیدا ہوگئی کہ آج کے بگڑے ہوئے حالات میں جبکہ چہار سُو فیشن پرستی کا دَوْر دورہ ہے میں چہرے پر دراڑھی شریف اور سر پر عمامہ شریف کا تاج سجاے نہ صرف خود سنتوں بھری زندگی بسر کرنے کی کوشش کر رہا ہوں بلکہ سنتوں کے پَرچار کا بھی کوشاں (یعنی کوشش کرنے والا) ہوں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تادم تحریر مجھے ذیلی مشاورت کے نگران کی حیثیت سے مدنی کاموں کی ذمہ داری ملی ہوئی ہے۔

بُری صحبتوں سے گناہہ کشی کر کے اچھوں کے پاس آکے پائندگی ماحول

تَنْزُل کے گہرے گڑھے میں تھے اُن کی ترقی کا باعث بنا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۶۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دَعْوَتِ اِسْلَامی کے اچھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس مدنی بہار میں انفرادی کوشش اور **مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَةِ** (بالغان) کی برکتیں نمایاں ہیں کہ جن کی وجہ سے ایک **جَامِعَاتِ مَدَارِس کی تعداد** مدینہ ۱۰۰۰۰ آوِباش نو جوان راہِ سُنَّت پر چل کر دوسروں کو چلانے والا بنا۔ تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے میری مدنی التجا ہے کہ اپنے اپنے **مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَةِ** (بالغان و بالغات) میں ضرور داخلہ لیں اور قرآن کریم نہ پڑھے ہوں تو پڑھیں اور اگر تجوید کے ساتھ پڑھے ہوئے ہوں تو اپنے تنظیمی ذمے دار سے ترکیب بنا کر دوسروں کو پڑھائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میری معلومات کے مطابق تادم تحریر (۱۴ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ / 15 اگست 2011ء) صرف پاکستان میں برائے حَفْظ و ناظِرہ مدنی مَتَّوں کے تقریباً 766 اور مدنی منیوں کے تقریباً 316 مدارس المدینہ چلائے جا رہے ہیں جن میں مدنی مَتَّوں اور مدنی منیوں کی ملا کر کل تعداد تقریباً 72000 ہے۔ نیز

مكة المكرمة

مدينة المنورة

564

جنة البقیع

مكة المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۵۶۵

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے جحاکِی۔ (عبدالرزاق)

اسلامی بھائیوں کے **مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ** بالغان (عموماً وقت: بعدِ عشاءِ دورانیہ: تقریباً 40 منٹ) کی تعداد تقریباً 3316 ہے اور اسلامی بہنوں کے مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بالغات (عموماً وقت: صبح 8:00 سے لے کر عصر تک مختلف اوقات میں، دورانیہ: 1 گھنٹہ 12 منٹ) کی تعداد تقریباً 39938 ہے۔ نیز (۱۰ رَجَبُ الْمُرَجَّبِ ۱۴۳۲ھ - 12-6-2011) اسلامی بھائیوں کے درسِ نظامی کے جامعات المدینہ کی تعداد تقریباً 90 اور اسلامی بہنوں کے جامعات المدینہ کی تعداد تقریباً 72 ہے، طلبہ کی تعداد تقریباً 6671 اور طالبات کی تعداد تقریباً 2841 ہے۔ ان تمام جامعات المدینہ (لِلْبَنِينَ وَ لِلْبَنَاتِ) اور مَدَارِسُ الْمَدِينَةِ (لِلْبَنِينَ وَ لِلْبَنَاتِ) میں مُفت تعلیم دی جاتی ہے اور ان کے اخراجات مُخَيَّر (مُ-خِ-پر) اسلامی بھائیوں کے عطیات سے پورے کئے جاتے ہیں۔ ہر مسلمان کو دُرست قرآن کریم پڑھنا اور فرضِ دینی علوم سے آشنا (یعنی واقف) ہونا ضروری ہے۔

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت جلد اول“ صفحہ 545 تا 546 پر ہے: (۱) ایک آیت کا حفظ کرنا ہر مسلمان مُکَلَّف (یعنی عاقل و بالغ) پر فرضِ عین ہے اور پورے قرآن مجید کا حفظ کرنا فرضِ کفایہ اور سورۃ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کا حفظ، واجبِ عین ہے۔ (دُرُ مُختار ج ۲ ص ۳۱۵) (۲) بقَدَرِ ضرورت مسائل فقہ کا جاننا فرضِ عین ہے اور حاجت سے زائد (مسائل) سیکھنا حفظِ جمیع قرآن (یعنی حافظِ قرآن بننے) سے افضل ہے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۳۱۵)

یہی ہے آرزوِ تعلیمِ قرآن عام ہو جائے

تلاوت کرنا اپنا کام صُبح و شام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

565

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۵۶۶

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوَافِقُ بَرٍّ زَوَّجَهُ دُورًا وَشَرِيفٍ بَطْنًا هُمْ كَانُوا قِيَامَتِ كَدُّ أَسْ كِي خَفَاعَتِ كَرَوْنِ كَا۔ (کنز العمال)

کیا فیشن پرست ہی مُعزز ہے؟

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! مقام غور ہے! کیا آج دنیا کو ”بیٹ بڑی چیز“ نہیں سمجھا جا رہا؟ کیا آج کل کے مسلمانوں کی بھاری اکثریت کے دلوں سے اسلام کی حقیقی ہیبت نکلتی نہیں جا رہی؟ کیا نیکی کی دعوت دینا اور بُرائی سے منع کرنا تو ک نہیں کر دیا گیا؟ کیا آپس میں گالی گلوچ کا سلسلہ زوروں پر نہیں؟ صد کروڑ افسوس! آج بھاری اکثریت کی زندگی کا انداز یہی بتا رہا ہے کہ دنیا کو آخرت پر ترجیح دی جا رہی ہے، شریعت و سنت سے معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگ دُور ہوتے چلے جا رہے ہیں، سنتوں سے یہ دُوری اور فرنگی فیشن کا جُون آخر اس معاشرے کو کہاں لے جائے گا!

دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! ہوش میں آئیے اور مرنے سے پہلے سنبھل جائیے! یقین مانئے! یہ ساری تباہی دنیا کی مَحَبَّت ہی نے مچائی ہے، حُبِ دُنیا کے سبب آج لوگ سنتوں (سُن۔ ن۔ توں) سے دُور جا پڑے ہیں، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: حُبُّ الدُّنْيَا أَسُّ كُلِّ خَطِيئَةٍ یعنی دُنیا کی مَحَبَّت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ (کتاب ذم الدنیا مع موسوعة

الامام ابن ابی الدنیا ج ۵ ص ۲۲ حدیث ۹) صد کروڑ افسوس! جنت کی لازوال نعمتوں کے حُصول کیلئے معمولی سی گھریلو آسائشیں چھوڑ کر فقط چند دن کے لئے بھی سنتوں کی تربیت کی خاطر راہِ خدائے جَلَّیٰ میں سفر کے لئے آج ہم تیار نہیں ہوتے جبکہ فانی دنیا کی عارضی دولت کمانے کیلئے اپنے گھر والوں سے برسہا برس کے لئے ہزاروں میل دُور جانے کے لئے فوراً تیار ہو جاتے ہیں۔ کیا مسلمانوں کی دینی اعتبار سے بربادی اور غیر مسلموں کا ان پر حاوی ہونا، مسجدوں کی ویرانی، سینما گھروں اور عیش و نشاط کے آڈوں کی آبادی، فرنگی تہذیب کی یلغار، مغربی فیشن کی بھرمار، فلمیں ڈرامے دیکھنے کیلئے گھر گھر ٹی وی، کیبل سسٹم، انٹرنیٹ اور وی سی آر، ہر طرف گناہوں کا گرم بازار اور مسلمانوں کی بھاری اکثریت کا بگڑا ہوا کردار، یہ سب کچھ ہمیں پکار پکار کر دعوتِ فکر نہیں دے رہا کہ ”ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

566

جنة
الْبَقِيْع

مكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۶۷

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

(ابو بکر)

فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر زود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

مَدَنِي قَافِلوں کا ضرر و ریاضت و مسافر بننا چاہیے۔“ آج ہمیں زندگی میں یکمشت 12 ماہ ہر 12 ماہ میں 30 دن اور عمر بھر

ہر ماہ 3 دن کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنِي قَافِلوں میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنتوں بھر اسفر کرنا بے حد مشکل محسوس

ہوتا ہے۔ سوچئے تو سہی! اگر ہم میں سے ہر ایک اپنی مجبوریوں میں پھنس کر رہ گیا تو آخر کون اِن مَدَنِي قَافِلوں میں سفر

کرے گا؟ کون ساری دنیا کے لوگوں تک **نیکی کی دعوت** پہنچائے گا؟ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیاری

پیاری اُمت کی خیر خواہی کون کرے گا؟ کون اغیار کی وضع قطع پر اترانے والے نادان مسلمانوں کو سنتوں کے سانچے میں

ڈھلنے کا ذہن دے گا؟ کون انہیں یہ مَدَنِي مقصد اپنانے کی ترغیب دے گا کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی

اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔“ اے کاش! ہر اسلامی بھائی یہ نیت کر لے کہ زندگی میں یکمشت 12 ماہ

ہر 12 ماہ میں یکمشت 30 دن اور عمر بھر ہر ماہ 3 دن کیلئے عاشقانِ رسول کے ساتھ دعوتِ اسلامی کے مَدَنِي قَافِلوں میں

سنتوں بھر اسفر اختیار کروں گا، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ **مَدَنِي قَافِلے کی بَرَکتوں کو سمجھنے کیلئے ایک مَدَنِي بہار ملاحظہ ہو، چنانچہ**

بِذَرْتِیْنِ عَزِیزَتَیْنِ کیسے بننا؟ [لاسی گوٹھ (باب المدینہ کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان

ہے: میں بے حد بگڑا ہوا انسان تھا، فلموں ڈراموں کا رسیا ہونے کے

ساتھ ساتھ آب و باش لڑکوں سے دوستیاں اور رات گئے تک ان کے ساتھ آوارہ گردیاں کرنا میرے معمولات میں شامل

تھا۔ میری بُری حرکتوں کی وجہ سے نہ صرف خاندان بھر کے لوگ بلکہ میرے اپنے والدین بھی مجھ سے کتراتے ،

گھر میں میری آمد سے گھبراتے اور یہاں تک کہ دوسروں کو بھی میری صحبت کی نحوست سے بچنے کی تلقین فرماتے۔ معاملہ

اس حد تک بڑھ چکا تھا کہ والد صاحب مجھے گھر سے نکال دینے پر تیار ہو چکے تھے۔ میری گناہوں بھری خُواں رسیدہ شام

کے صُبح بہاراں بننے کی سبیل کچھ اس طرح ہوئی کہ ایک مبلغِ دعوتِ اسلامی نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ **انفرادی**

کوشش کرتے ہوئے مجھے دعوتِ اسلامی کے تحت پاکستان کے مشہور شہر کوئٹہ میں صُوبائی سطح پر ہونے والے دوروزہ

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

567

جنة
الْبَقِيعمكة
المكرمة

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو کہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

(طبرانی)

سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی دعوت پیش کی۔ میں نے معاملہ والد صاحب کی اجازت پر چھوڑ دیا۔ نیکی کی دعوت کے جذبے سے سرشار عاشقِ رسول اسلامی بھائی میرے اس فیصلے کو سن کر خوشی سے جھوم اٹھے کیوں کہ والد صاحب پہلے ہی دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے یُہْت مَحَبَّت کرتے تھے۔ موقع پاتے ہی ان مبلغِ دعوتِ اسلامی نے والد صاحب پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے اجتماع میں شرکت کی اجازت چاہی۔ والد صاحب نے میری اصلاح کا ذریعہ سمجھتے ہوئے مع اخراجات اجتماع میں جانے کی بخوشی اجازت بخش دی۔ مقررہ تاریخ پر عاشقانِ رسول کی معیت (م۔ ع۔ یت) میں اجتماع میں شرکت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اجتماع میں ہونے والے سنتوں بھرے بیانات، ذِکْرُ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رقت انگیز دُعا نے میرے دل میں پُلچل مچا کر رکھ دی۔ مدنی قافلے میں سفر کی دعوت ملنے پر میں ہاتھوں ہاتھ عاشقانِ رسول کے ہمراہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبتوں اور شفقتوں نے مجھ سیاہ کار و بدکار کے دل میں مدنی انقلاب برپا کر دیا۔ گناہوں سے توبہ کا تحفہ اور سنتوں بھرے مدنی لباس کا جذبہ ملا، والدین کی حق تلفیوں کی معافی مانگنے کا ذہن بنا، چہرے پر سنتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یعنی داڑھی شریف اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجانے کی نیت بنی۔ مدنی قافلے سے واپس پر گھر میں داخل ہوتے ہی والد صاحب کے قدموں میں گر گیا اور ان سے رور و کر معافی طلب کی۔ اس طرح مجھ جیسا گنہگار اور اَبُو الْفَضْل سنتوں کے مدنی پھول لٹانے میں مشغول ہوا۔ کل تک جو عزیز و اقارب مجھے دیکھ کر کتراتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اب وہ مجھے گلے لگاتے ہیں۔ کل تک میں خاندان کے اندر ”بدترین“ تھا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے آج اُن کے نزدیک ”عزیز ترین“ بن گیا ہوں۔

جب تک بکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا

تم نے خرید کر مجھے انمول کر دیا!

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۵۶۹

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

گھر والوں کو نیکی کی دعوت کی تاکید
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! عاشقِ رسول کی انفرادی کوشش رنگ لائی اور معاشرے کا ایک ناسور نما ”بدترین“ انسان سب کی آنکھوں کا تارا اور ”عزیز ترین“ مسلمان بن گیا۔ ہم سبھی اگر ہر ملنے جلنے والے کو نماز کی تلقین کرتے، سنتوں

بھرے اجتماع کی دعوت دیتے اور مَدَنی قافلوں میں سفر کی رغبت دلاتے رہیں تو دیکھتے ہی دیکھتے معاشرے میں مَدَنی انقلاب برپا ہو جائے! بالخصوص اپنے گھر والوں کو بھی نیکی کی دعوت دینی اور انہیں گناہوں سے بچانا چاہئے۔ چنانچہ حضرت سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، صاحبِ پسینہ، خوشبودار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

ترجمة كنز الایمان: اپنی جانوں اور اپنے

قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ۔

(پ ۲۸، التحريم: ۶)

صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہم اپنے گھر والوں کو کس طرح آگ سے بچائیں؟ حضور پر نور، شافعِ یومِ النُّشُور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کو ان کاموں کے کرنے کا حکم دو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو محبوب (یعنی پیارے) ہیں اور ان کاموں سے منع کرو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہیں۔ (تفسیر دُرِّ مَنثور ج ۸ ص ۲۲۵)

خوف خدا کی ایمان افروز حکایت
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں ہمارے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پارہ 28 سُورَةُ التَّحْرِيمِ کی آیت نمبر 6 کا جو حصہ تلاوت فرمایا ہے اُس کی تفسیر سے قبل ایک ایمان افروز حکایت سماعت فرمائیے

چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1012 صفحات پر مشتمل کتاب ”جہنم میں لے جانے والے اعمال“ جلد 2 صفحہ 881 پر ہے: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ

مكة المكرمة

مدينة المنورة

569

جنة البقیع

مكة المكرمة



فَإِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمُكَ يَسِيرُ فِيهِ كَرُوهٍ وَدُشْرُفٍ نَهْزُهُ تَوَدُّهُ لَوُكُلٍ مِّنْ سَعَةِ نَجْوَى تَزِينِ فَحْشٍ هَبَّ - (ترغیب و ترہیب)

نے بیٹھے بیٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ

نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ

تَرْجَمَةُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور

اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی

اور پتھر ہیں۔

(پ ۲۸، التحريم: ۶)

تو شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اسے اپنے صحابہ کرام رَضَوْنَ اللہ تَعَالَى عَلَیْہِمْ أَجْمَعِیْنَ

کے سامنے تلاوت فرمایا تو ایک نوجوان غش کھا کر گر گیا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُس کے دل پر اپنا دست

مبارک رکھا تو وہ حرکت کر رہا تھا۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اے نوجوان! لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہو۔“

اُس نے کہا تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اُسے جنت کی بشارت (یعنی خوشخبری) دی، صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے

عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! کیا ہمارے درمیان میں سے؟ (یعنی ہم میں سے کسی اور کی یہ حالت ہو

جائے تو؟) آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا:

ذَلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعَبَدَ ۝۱۳

تَرْجَمَةُ كُنْزُ الْإِيمَانِ: یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور

کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا

ہے اس سے خوف کرے۔

(پ ۱۳، ابراہیم: ۱۴)

(الْمُسْتَدْرَكُ لِلْحَاكِمِ ج ۳ ص ۹۳ حدیث ۳۳۹۰، الزَّوْجَر ج ۲ ص ۴۷۱)

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہ الْہَادِیْ خَوَاتِنِ

العرفان میں اس آیت مبارکہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا

کے تحت فرماتے ہیں: ”اللہ تَعَالَى اور اُس کے رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی

فرمانبرداری اختیار کر کے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر اور گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت

عذاب سے کس طرح بچائیں؟



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْ خُصَّ كِي نَاك خَاكْ آ لُو دُو جُسْ كَ پَاس مِيرَاؤْ كَر هَوَا رُو دِه مَجْهُ پَرُؤْ دُو پَاك نَه پڑ هَے۔ (عام)

کر کے اور انہیں علم و ادب سکھا کر۔“ (اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ)

حضرت مولائے کائنات، عَلِيُّ الْمُرْتَضَى شير خدا كَرَّمَ اللَّهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْكَرِيمَ بَيَان كَرُو دِه آيَت كَرِيْمَه كَ تَحْت فرماتے ہیں: خود بھی بھلائی کی باتیں سیکھو اور اپنے اہل خانہ کو بھی

اہل خانہ کو نیکی کی باتیں بتاؤ

نیکی کی باتیں اور ادب سکھاؤ۔ (جَمْعُ الْجَوَامِعِ لِلشُّيُوطِيِّ ج ۱۳ ص ۲۴۴ حدیث ۶۷۷۶)

فتاویٰ رضویہ جلد 24 صَفْحَه 370 سے ایک معلوماتی فتویٰ آسان کر کے پیش کرنے کی سعی کی ہے، ملاحظہ فرمائیے: سُوَال: بالغ اولاد کو نیکی کی دعوت

بالغ اولاد کی اصلاح کے متعلق اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

دینا اور بُرائی سے منع کرنا والدین پر فرض ہے یا واجب؟ الجواب: جس فعل (کام) کی جو شرعی حیثیت ہے والدین کیلئے اصلاح کے تعلق سے شرعاً ویسا ہی حکم ہے یعنی فرض پر فرض، واجب پر واجب، سنت پر سنت، مُسْتَحَب پر مُسْتَحَب مگر بشرطِ قدرت بقدرِ قدرت بِأُمِيدِ مَنْفَعَتِ (یعنی جتنی قدرت ہو اُسی کے مطابق اصلاح کی

بات کہیں جبکہ نفع کی اُمید ہو) ورنہ (حکم قرآنی واضح ہے کہ):

عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَصْرُكُمْ مَنْ صَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ

ترجمہ کنزالایمان: تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ

بگاڑے گا جو گمراہ ہو واجب کہ تم راہ پر ہو۔

(۷۰۵ المائدہ: ۱۰۵)

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۰)

میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی اور گھر والوں کی اصلاح پر ٹھوسى توجُّہ دیتے ہوئے خود کو اور اُن کو جہنم کی اندھیری اور خوفناک کالی آگ سے بچانے کی عظیم کوشش جاری رکھنی چاہئے۔ خدا کی قسم! جہنم کی آگ بے حد شدید ہے، اسے کسی صورت سے بھی کوئی برداشت نہیں کر سکے گا۔ فرض

جہنم کا تعارف

نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج میں کوتاہی کرنے والوں، ماں باپ کو ستانے والوں، اپنی اولاد کی شریعت و سنت کے مطابق

فَرَمَانِ مُصِطَفَ ﷺ: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہِ مُعَاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

ترتیب نہ کرنے والوں، اپنے بیٹوں کو داڑھی رکھنے سے روکنے والوں اور خود بھی داڑھی مُنڈانے والوں، داڑھی کو ایک مٹھی سے گھٹانے والوں، ملاوٹ والا مال دھوکے سے گاہک کو پکڑانے والوں، ڈنڈی مار کر سودا چلانے والوں، چوروں، ڈاکوؤں، جیب کتروں، ٹی وی (T.V.)، وی سی آر (V.C.R.) اور انٹرنیٹ (INTERNET) پر فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، اپنے گھر والوں کو اس کی سہولت فراہم کرنے والوں، اپنے گھروں پر فلمیں دیکھنے کیلئے ڈش انٹینا (DISH ANTENNA) لگانے والوں، لوگوں کو فلموں کی لیڈ (LEAD) یا کیبل (CABLE) دینے والوں! اور طرح طرح سے گناہوں کا بازار گرم کرنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ یقیناً مانے! جہنم کے اندھیرے میں ڈوبی ہوئی کالی کالی آگ سہی نہیں جاسکے گی، ترمذی شریف میں حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: دوزخ کی آگ ہزار سال جلانی گئی یہاں تک کہ سُرخ ہوگئی، پھر ہزار سال بھڑکائی گئی یہاں تک کہ سفید ہوگئی، پھر ہزار سال دہکائی گئی یہاں تک کہ سیاہ (یعنی کالی) ہوگئی پس (اب) وہ نہایت ہی سیاہ ہے۔

(سُنن ترمذی ج ۴ ص ۲۶۶ حدیث ۲۶۰۰)

جہنم کی ارزہ خیر کہانی جبریل کی زبانی

خدا کی قسم! جہنم کا عذاب کسی سے بھی نہ سہا جائے گا۔ حضرت سیدنا امام حافظ ابوالقاسم سلیمان طبرانی قدس سرہ الثورانی نقل کرتے ہیں: ایک بار سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار، بِلَاذِنِ پُر و زَدگار غیبوں پر خبردار، ہم غریبوں کے غمگسار، ہم بے کسوں کے مددگار، صاحبِ پسینہ خوشبودار، شفیعِ روزِ شمار، جنابِ احمد مختار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے دُربارِ دُربار میں حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام حاضِر ہوئے اور عَرَض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نبی برحق بنا کر بھیجا ہے، اگر جہنم کو سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اُس کی گرمی سے ہلاک ہو جائیں، اگر اہل جہنم کا ایک کپڑا زمین

وآسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو تمام اہل زمین موت کے گھاٹ اتر جائیں۔ آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! اُس ذات کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو حق کے ساتھ مَبْعُوث فرمایا اگر جہنم پر مُقَرَّر فرشتوں میں سے ایک فرشتہ دنیا والوں کے سامنے ظاہر ہو جائے تو اُس کی ہیبت سے تمام اہل زمین مرجائیں۔ سرکار! صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اُس ذات والا کی قسم! جس نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو رسولِ بَرِّحَق بنا کر بھیجا ہے، جہنم کی زنجیروں کا ایک حلقہ جس کا ذکر قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے اگر اُسے دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور تَحْتَ الثَّرَى (یعنی ساتویں زمین کے نیچے) جا پہنچیں۔ سرکارِ دو عالم، نَبِیُّ مُحَمَّدٌ، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل (عَلَيْهِ السَّلَام)! بس کرو اتنا ہی تذکرہ کافی ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا دل پھٹ جائے اور میں وفات پا جاؤں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سیدنا جبریل امین (عَلَيْهِ السَّلَام) کو ملاحظہ فرمایا کہ رورہے ہیں، فرمایا: اے جبریل (عَلَيْهِ السَّلَام)! تم کیوں رورہے ہو؟ بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں آپ کو تو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں کیوں نہ رَوُوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ عَلَمِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں موجودہ حال کے بجائے میرا کوئی اور حال ہو، کہیں ابلیس کی طرح مجھے بھی امتحان میں نہ ڈال دیا جائے۔ کہیں ہاروت و ماروت کی طرح مجھے بھی آزمائش میں مبتلا نہ کر دیا جائے۔

راوی بتاتے ہیں، رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی رونے لگے، حضرت سیدنا جبریل (عَلَيْهِ السَّلَام) بھی رورہے تھے۔ دونوں حضرات روتے رہے، آخر کار آواز آئی: ”اے جبریل! (عَلَيْهِ السَّلَام) اے محمد! صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ دونوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ کر لیا ہے۔“ سیدنا جبریل (عَلَيْهِ السَّلَام) آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔ مدینے کے تاجور، شاہِ بحر و بر، رسولِ انور صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم باہر تشریف لائے۔ بعض انصار صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے قریب سے گزرے جو ہنس اور کھیل رہے تھے۔ فرمایا: ”تم ہنس رہے ہو اور



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۵۷۴

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَاصِلُ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم : مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھوے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

تمہارے پیچھے جہنم ہے، اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے اور تم کھانا پینا چھوڑ دیتے اور پہاڑوں کی طرف نکل جاتے اور خوب مُشَقَّتیں برداشت کر کے عبادتِ الہی (عَزَّوَجَلَّ) بجالاتے۔“ آواز آئی: اے محمد! صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے بندوں کو مایوس مت کیجئے، میں نے آپ کو خوشخبری دینے والا بنا کر بھیجا ہے اور تنگی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ پس رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: راہِ راست پر گامزن رہو (یعنی سیدھے راستے پر چلو) اور میانہ روی اختیار کرو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے ہمارے میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم معصوم بلکہ سیدُ المعصومین ہو کر بھی اور سیدنا جبریل امین (عَلَيْهِ السَّلَام) بھی معصوم اور معصوم فرشتوں کے آقا ہونے کے باوجود عذابِ جہنم کا تذکرہ چھڑنے پر خوفِ ربِّ باری عَزَّوَجَلَّ سے گریہ و زاری فرمائیں۔ اور ایک ہم ہیں کہ گناہ پر گناہ کئے جائیں مگر جہنم کا ہولناک تذکرہ سن کر نہ دل لرزے اور نہ ہمارا کلیجہ کانپے اور نہ ہی پلکیں بھگیں۔ افسوس! عذابِ جہنم کی خوفناک باتیں سن کر بھی نہ ہمیں پشیمانی ہے نہ پریشانی، نجات ہے نہ عداوت۔

عدامت سے گناہوں کا ازالہ کچھ تو ہو جاتا

ہمیں رونا بھی تو آتا نہیں ہائےِ عداوت سے (وسائلِ بخشش ص ۲۳۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ السَّیِّدِین کی حالت یہ ہوتی کہ جہنم کا تذکرہ سُن کر یا جہنم کے عذابات کے بیان پر مشتمل قرآنی آیات سُن کر بے ہوش ہو جاتے بلکہ بعضوں کی تو رُو حیں پرواز کر جاتیں چنانچہ حضرت منصور بن عمامہ رَضَیَ اللہ تعالیٰ علیہ

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

574

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۷۵

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَاللهُ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

فرماتے ہیں: میں سفرِ حج کے دوران کوفے کی ایک گلی میں ٹھہرا ہوا تھا۔ اندھیری رات میں کسی ضرورت سے نکلا، ایک گھر سے رقت انگیز **مناجات** کی کچھ اس طرح آواز سنی: اے میرے پُر وَرْدَ گار تیری عزت اور تیرے جلال کی قسم! میں نے اپنی معصیت میں تیری مخالفت کا ارادہ نہیں کیا تھا، ہاں اتنا ضرور ہے کہ گناہ کرتے وقت تجھ سے ناواقف بھی نہ تھا، بس مجھ سے گناہ سرزد ہو گیا اور مجھ پر تیری ڈھیل دینے والی پردہ پوشی نے مجھے گناہ پر دلیر کر دیا اور میری بدبختی نے گناہ پر میری مدد کی اور میں اپنی نادانی کے سبب نافرمانی میں مبتلا ہو گیا۔ اب میں تیرے فضل سے اُمید رکھتا ہوں کہ تو میرا عُذر قبول فرمائے گا۔ اب اگر تو نے میری معذرت قبول نہ کی اور مجھ پر رحم نہ فرمایا تو ہائے عذاب میں میرے غم کی درازی! جب وہ خاموش ہوا تو میں نے پارہ 28 سُورَةُ النَّحْرِیْمِ کی چھٹی آیت کریمہ پڑھی:

تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور

اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی

اور ٹھہر ہیں۔ اس پر سخت کڑے فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ کا

حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ

نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ

غَلَظُ شِدَادٍ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ

وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ①

آیت مبارکہ پڑھنے کے بعد میں نے ایک شدید چیخنے اور دھڑام سے گرنے کی آواز سنی اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی اور کسی قسم کے ہل چل کی آواز محسوس نہ ہوئی۔ پھر میں اپنا کام نمٹا کر اپنی قیام گاہ پر واپس آ گیا۔ جب میں صبح اُس طرف گیا تو لوگ تعزیت کیلئے جمع تھے اور رونے کی آوازیں آرہی تھیں، دس اثنائیک ضعیف بڑھیا دیکھی جو رو رو کر کہہ رہی تھی اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کے قاتل کو جزائے خیر نہ دے کہ اُس نے میرے بیٹے پر عذاب الہی کے بیان پر مشتمل آیت کریمہ تلاوت کی، جس کی تاب نہ لا کر وہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب گر ا اور فوت ہو گیا۔ حضرت منصور بن عمامہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالَى عَلَیْہِہ کہتے ہیں: اُس رات میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو مجھ سے کہہ رہا تھا: ”میں وہی ہوں جس

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

575

جنة
الْبَقِيْعمكة
المكرمة



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

نے آپ کی زبانی سُورَةُ التَّحْرِيرِ کی چھٹی آیت کریمہ کی تلاوت سُن کر خوفِ خَدَاعُو جَلَّ کے سبب دم توڑا ہے۔“ میں نے پوچھا: مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ؟ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وہ کیا ہے جو شہداءِ بذر کے ساتھ کیا۔ میں نے پوچھا یہ کیسے؟ اُس نے کہا: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو کافروں کی تلوار سے شہید کیا اور مجھے اپنے عشق کی تلوار سے۔

(بِتَغْيِيرِ مَوَاضِعِهِ حَسَنَهُ ۴۲، ۴۳)

خُدا یا ترے خوف کا ہوں میں سائل
سدا دل رہے تیری اُلفت میں گھائل
گناہوں سے ہر آن ڈرتا رہوں میں
فقط نیک ہی کام کرتا رہوں میں
تُو کر درگزر مجھ کو ہر مَعْصِيَةٍ سے
نواز اے خدائے کریم مغفرت سے

اٰمِيْنَ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

گھر والوں کو بھی نیکی! بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! خائفین (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والوں) کی بھی کیا شان ہوتی ہے! جس آیت کریمہ کو سُن کر خوفِ خدا رکھنے والے بندے نے دم توڑا تھا، اُس میں اپنے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی جہنم کی

آگ سے بچانے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ خود بھی نیکیاں کرے، گناہوں سے بچے اور اہل خانہ کی بھی اصلاح کا سامان کرتا رہے۔ حضرت علامہ قُرطبی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوٰی نے حضرت سَيِّدُنَا اِلَکِیَا رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا قول نقل فرمایا: ہم پر فرض ہے کہ اپنی اولاد اور اپنے اہل خانہ کو دین کی تعلیم دیں، اچھی باتیں سکھائیں اور اُس ادب و ہنر کی تعلیم دیں جس کے بغیر چارہ نہیں۔

(تفسیر قُرطبی ج ۹ ص ۱۴۸)



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ نَعْمَ پَر اِک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت عَلَامَہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: سب سے مُقَدَّم یہ ہے کہ بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائی جائیں، روزہ و نماز و طہارت اور بَیْع و اِجَارہ (یعنی خرید و فروخت

بچے کو سب سے پہلے دین سکھائیے

اور اُجرت وغیرہ کے لین دین) و دیگر معاملات کے مسائل جن کی روزمرہ حاجت پڑتی ہے اور نادانقی سے خلاف شرع عمل کرنے کے جرم میں مُبتَلّا ہوتے ہیں اُن کی تعلیم ہو۔ اگر دیکھیں کہ بچے کو علم کی طرف رُحمان (رُج۔ حان یعنی میلان) ہے اور سمجھ دار ہے تو علم دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر استطاعت نہ ہو تو تصحیح و تعلیم عقائد اور ضروری مسائل کی تعلیم کے بعد جس جائز کام میں لگائیں اختیار ہے۔ (بہار شریعت ج ۲ ص ۲۵۶) لڑکی کو بھی عقائد و ضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سَلَّائی اور نقش و نگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر امور خانہ داری میں اُسکو سلیقے ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقے والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کر سکتی ہے بد سلیقہ نہیں کر سکتی۔ (ایضاً ص ۲۵۷، رَدُّ الْمُحْتَار ج ۵ ص ۲۷۹)

دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہار شریعت جلد 3“ صَفْحَہ 68 پر ہے: امام ابو منصور مَآثِرِ یَدِی رَحِمَہُ اللہ تَعَالٰی فرماتے ہیں: مَوْمِن پُر اپنی اولاد کو مَؤَد (یعنی سخاوت) و اِحسان کی تعلیم و لَیسی ہی و اِجِب ہے جس طرح توحید و ایمان کی تعلیم و اِجِب ہے کیونکہ جود و اِحسان سے دُنیا کی مَحَبَّت دُور ہوتی ہے اور مَحَبَّتِ دُنیا ہی ہر گناہ کی جڑ ہے۔ (ذَرِّ مَخْتَار ج ۸ ص ۵۶۸)

اولاد کو سخاوت و اِحسان کی تعلیم دینا واجب ہے

کہا جاتا ہے: ایک مالدار شخص کے یہاں اولاد نہ تھی، اُس نے اس کیلئے بڑے جتن کئے مگر کامیابی نہ ملی، کسی نے مشورہ دیا کہ مگہ

بے اولاد کو جِت اولاد ملی!

مکرمہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً حاضر ہوں اور مسجد المحرام شریف کے اندر مقام ابراہیم کے پاس دعا مانگئے اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا کام ہو جائے گا۔ اُس نے ایسا ہی کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُسے چاند سا بیٹا دیا۔ اُس نے بڑے چاؤ پوچھ چلے سے اُس کی پرورش کی، اکلوتے بچے کو ضرورت سے زیادہ پیار ملا اور دُرست تربیت نہ کی گئی، جس کے سبب وہ آوارہ اور اڑاؤ خرچ ہو گیا۔ باپ کو بہت دیر میں ہوش آیا، اُس نے اپنے بگڑے ہوئے بیٹے کو پیسے دینے بند کر دیئے، اس سے وہ اپنے باپ کا مخالف ہو گیا اور جہاں اس کے باپ نے اولاد کیلئے دعا مانگی تھی جس کا یہ ثمر (یعنی نتیجہ) تھا وہیں یعنی مگہ مکرمہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً حاضر ہو کر مقام ابراہیم کے پاس یہ نالائق بیٹا اپنے باپ کے مرنے کی دعائیں مانگنے لگا تا کہ باپ کی موت کی صورت میں اسے تزکے (یعنی ورنے) میں اُس کی دولت ہاتھ آجائے۔

اولاد کے طلب گاروں کی خدمت میں نیکی کی دعوت

مُٹھے مُٹھے اسلامی بھائیو! جو لوگ بے اولاد کی کار و ناروتے ہیں! ان کیلئے اس حکایت میں عبرت ہی عبرت ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے صرف ”اولاد“ کا نہیں عافیت والی اولاد کا سوال کرنا چاہئے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اولاد تو ہو مگر سخت بیمار ہو یا معذور ہو یا آپریشن سے آئے یا آتے ہی اپنی امی کی موت کا سبب بنے جیسا کہ بالخصوص پہلی زچگی میں کئی مائیں فوت ہو جاتی ہیں وغیرہ۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بچہ بڑا ہو کر بے نمازی بن جاتا ہے، ماں باپ کو ستاتا ہے، بُری صحبت کی وجہ سے مُنَشِیَّات (مُ-نَش-یات) کا عادی ہو جاتا ہے یا چور، ڈاکو بن کر معاشرے میں اُبھرتا ہے، یا بد عقیدہ لوگوں کی صحبت کے باعث بد مذہب ہو جاتا ہے، جی کہ کبھی کبھی معاذ اللہ گستاخ رسول بن کر یا صریح کفریات بک کر یا اسلام سے مُخَرَف (مُن-ح-رف یعنی باغی) ہو کر مُرْتَد ہو جاتا ہے۔ بہر حال کسی کا دنیا میں ”آنا“ دنیا و آخرت کے بہت بہت اور بہت ہی سارے امتحانات میں مبتلا ہونا ہے۔ اس ضمن میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 692 صفحات پر مشتمل کتاب، ”کُفْرِ نِکَمَات کے بارے میں سوال جواب“ صَفَحَہ 5 تا 6 پر دیا ہوا مضمون نہایت



فَوَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

عبرت خیز ہے، مع تصرف عرض ہے: حدیثِ مبارک میں کثرتِ اُمت کی ترغیب دلائی گئی ہے اور ہمارے پیارے آقا **مصطفیٰ جانِ رحمت** صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بروزِ قیامت اس اُمت کے کثیر ہونے پر خوش ہوں گے اور دیگر اُمّتوں پر فخر کریں گے لہذا اولاد کے حصول کی خواہش میں دنیا و آخرت کی بھلائی پانے کے لئے اچھی اچھی نیتیں کرنی چاہئیں۔ آج دنیا میں جو بے اولاد دل جلاتا اور بچہ پانے کیلئے خوب جتن کرتا ہے، وہ اچھی طرح غور کر لے کہ اگر اس کا مَطْمَحِ نظر (یعنی مقصدِ اصلی) اولاد سے فقط گھر کی زینت اور دُنیا کی راحت ہے، حصولِ اولاد سے مقصود آخرت کی منفعت کی کوئی اچھی نیت نہیں، تو ایسا بے اولاد آدمی نادانستہ طور پر (یعنی انجان پن میں) گویا ”کسی“ کے دُنیا میں پیدا ہونے اور پھر بہت بڑے امتحان میں مُبتلا ہونے کی آرزو کر رہا ہے! میری یہ بات شاید وہی شخص سمجھ سکتا ہے جو خود ”بُرے خاتمے کے خوف“ میں مُبتلا ہو۔ ایک خائف (یعنی خوفِ خدا رکھنے والے) بزرگ حضرت سیدنا فضیل بن عیاض رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ کے فرمان کا خلاصہ ہے: مجھے بڑے سے بڑے نیک بندے پر بھی رشک نہیں آتا جو کہ قیامت کی ہولناکیوں کا مشاہدہ کرے (یعنی دیکھے) گا، مجھے صرف اُس پر رشک آتا ہے جو ”کچھ بھی“ نہ ہو۔ (یعنی پیدا ہی نہ ہو) (حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۹۳ رقم ۱۱۴۷۰ مَلَخَصًا) امیر المؤمنین حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالَى عَنْہُ نے عَلَبَہُ خوف کے وقت فرمایا: کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنم ہوتا! (الطَّبَقَاتُ الْکُبْرَى لابن سعد ج ۳ ص ۲۷۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کاش! کہ میں دُنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا قبر و حشر کا ہر غم ہو گیا ہوتا

آہ! کثرتِ عصیاں ہائے خوف دوزخ کا کاش! اس جہاں کا میں نہ بشر بنا ہوتا

آہ! سَلَبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے

کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنم ہوتا (وسائلِ بخشش ص ۲۵۸، ۲۵۹)



فرمانِ مصطفیٰ ﷺ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام رُو دِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

ایک عالمِ ثبات کا
عبثتِ ناکِ انجام

ماں باپ کے حق میں اولاد گو کبھی نعمت بھی ثابت ہوتی ہے مگر کبھی صحیح اسلامی تربیت پر والدین کے توجہ نہ دینے کے باعث یہ بڑی زحمت بھی بن جاتی ہے، اس بات کو حلیۃ الاولیاء (جل۔ بقل۔ اولیاء) میں وارد شدہ اس حکایت سے سمجھنے کی کوشش

کے کچھ چٹانچے حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّارُ فرماتے ہیں: **منقول** ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک **عالم** **صاحب** گھر میں اجتماع کر کے اُس میں بیان فرمایا کرتے تھے، ایک دن ان کے جوان لڑکے نے ایک خوبصورت لڑکی کی طرف آنکھ سے اشارہ کیا، جو کہ ان عالم صاحب نے دیکھ لیا اور کہا: **”اے بیٹے صبر کر۔“** یہ کہتے ہی عالم صاحب اپنے مَیْچ سے مُنہ کے بل گر پڑے یہاں تک کہ اُن کی ہڈیوں کے بعض جوڑ ٹوٹ گئے، ان کی بیوی کا خَمَل ساقط ہو گیا اور اُن کے لڑکے جنگ میں مارے گئے۔ **اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ** نے اُس وقت کے نبی عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو وحی فرمائی کہ **فُلاں عالم** کو عَظِیر کر دو کہ میں اُس کی نسل سے کبھی **صِدِّیق** پیدا نہیں کروں گا، کیا میرے لیے صرف اتنا ہی ناراض ہونا تھا کہ وہ بیٹے کو کہہ دے: **”اے بیٹے صبر کر۔“** (حِلِّیۃُ الاولیاء ج ۲ ص ۴۲۲ رقم ۲۸۲۳) مطلب یہ کہ اپنے بیٹے پر سختی کیوں نہیں کی اور اُسے اُس بُری حرکت سے اچھی طرح باز کیوں نہ رکھا؟ اِس روایت میں ”صِدِّیق“ کا ذکر ہے، اولیائے کرام کی سب سے افضل شتم صِدِّیق کہلاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے **غوثِ اعظم** عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْاَکْرَم صِدِّیق تھے۔

پنسل کی چوری تھے
پھانسی کے پھندے تک

خطرناک ڈاکو گرفتار کر لیا گیا، مقدمہ چلا، اُس پر ڈکیتیوں اور قتل و غارتگریوں کی مختلف وارداتیں ثابت ہو گئیں جن کے سبب اُسے پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ جب پھانسی کا وقت قریب آیا تو اُس سے اُس کی آخری آرزو پوچھی گئی، اُس نے



فَإِنَّ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر زُور و شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

اپنی ماں سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی، چنانچہ اُس کی ماں کو بلا لیا گیا، **جوں ہی اُس نے اپنی ماں کو دیکھا، ایک دم اُس پر حملہ کر دیا اور نوچا ناچی اور مارا ماری شروع کر دی،** ڈیوٹی پر موجود عملے نے جوں توں زخمی ماں کو بے رحم بیٹے کے چنگل سے چھڑایا۔ جب اُس ڈاکو سے اس سفاکانہ حرکت کا سبب پوچھا گیا تو بولا: مجھے پھانسی کے پھندے تک اسی ماں نے پہنچایا ہے، دراصل قصہ یوں ہے کہ میں نے بچپن کے لاشعوری کے دور میں اسکول کے اندر ایک طالب علم کی **پیش چرائی** اور گھر لا کر اپنی اس ماں کو دکھائی، اب چاہئے تو یہ تھا کہ وہ مجھے اس غلط کام سے نفرت دلاتی مگر یہ صرف مُسکرا کر چپ ہو رہی، اُس وقت مجھ میں عقل ہی کتنی تھی! میں سمجھا کہ میں نے کوئی بہت ہی اچھا کارنامہ انجام دیا ہے! لہذا میرا حوصلہ بڑھا اور میں مزید پنسلیں اور کاپیاں پُرانے لگا، جب بڑا ہوا تو **چوری** کی عادت کافی پکی ہو چکی تھی اور دل خوب گھل گیا تھا لہذا میں نے **ڈکیتیاں** شروع کر دیں، اسی لوٹ مار کے دوران مجھ سے بعض قتل کی وارداتیں بھی سرزد ہو گئیں اور میں بہت **”خطرناک ڈاکو“** بن گیا آخر پولیس کے ہاتھوں گرفتار ہو کر آج اپنی اسی نالائق ماں کی غلط تربیت کی بدولت چند ہی لمحوں کے بعد اپنے گلے میں پھانسی کا پھندا پہننے والا ہوں۔

آخرت کی سزا کے مقابلے میں دنیا کی سزا کچھ بھی نہیں! **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! بچپن کی غلط تربیت کیسا رنگ لائی! ہو سکتا ہے کہ کوئی سوچے کہ ہم اپنے بچے کو چور چکا رتھوڑے ہی بنا رہے ہیں! ٹھیک ہے سب ماں باپ ”معروف چوری“ یعنی باقاعدہ دوسروں کا مال چرانے کی تعلیم نہیں دیا کرتے لیکن صرف چوری ہی کو تو بُرائی نہیں کہتے، اور بھی تو بہت ساری بُرائیاں ہیں جو کئی ماں باپ آج کل اپنی اولاد کو سکھاتے ہیں مثلاً جھوٹ بول کر، دھوکا دے کر، کم ناپ تول کر مال بیچنا وغیرہ۔ کیا سو دی لین دین، ناقص مال کو عمدہ ظاہر کر کے بیچنے کا گر سکھانا یا بیٹے کو داڑھی بڑھانے اور بیٹی کو شرعی پردہ کرنے وغیرہ سے روکنا گناہ نہیں؟ کیا اس طرح کرنے والے معاشرے کے **”مہذب چور اور سفید پوش ڈاکو“** نہیں کہلائے جاسکتے؟ یہ دُنیا میں معزز نظر



فَوَمانُ فَصَلَفَ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جوجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی غفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

آنے والے کیا آخرت میں بھی عزت ملنے کی امیدیں باندھے ہوئے ہیں! خدا کی قسم! اُس ڈاکو کو ہونے والی پھانسی کی دُنیوی تکلیف اور اُس ماں کو پہنچنے والی لمحے بھری ایذا کے مقابلے میں اولاد کو گناہوں کی تربیت دینے والوں کو ملنے والے عذاب کا کروڑواں حصہ کروڑ ہا کروڑ گنا سے بھی شدید و آشد اور سخت تر ہوگا۔ **الْأَمَانُ وَالْحَفِظُ۔**

ہمارے موجودہ معاشرے کا ایک عجیب و غریب دلخراش واقعہ سننے اور خیریت سے سر دھننے کہ والدین کی طرف سے ستنوں بھری تربیت نہ ملنے کی صورت میں اولاد کیسے کیسے انوکھے کارنامے انجام دیتی ہے! چنانچہ شہر حیدرآباد (پاکستان) کے

ایک اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لُب ہے کہ 2001ء میں ہمارے یہاں ایک بہت بڑے سیٹھ کا انتقال ہو گیا۔ لوگ اُس کے عالیشان بنگلے میں جمع تھے کہ مرحوم کا 19 سالہ بیٹا جو کہ ایک ماڈرن اسکول میں پڑھتا تھا، کہیں جانے کے لئے ایک دم ٹھک (یعنی جلدی) میں اُٹھا، کسی نے ٹھک (یعنی جلدی) کا سبب دریافت کیا تو کہنے لگا: ”میرے والد صاحب میرے ساتھ بہت مَحَبَّت کرتے تھے، میں نے سوچا کہ آخری وقت اپنے ہاتھوں سے ان کی کچھ خدمت کر لوں، چنانچہ ان کی میت کو جلانے کے لئے میں خود لکڑیاں لے کر آؤں گا۔“ یہ سن کر لوگوں کی خیریت کی انتہا نہ رہی کہ اس کا باپ تو مسلمان تھا، پھر اس کو جلانے کے لئے لکڑیاں کیوں لینے جا رہا ہے! غور کیا تو اندازہ ہوا کہ اس نادان نے غیر مسلموں کی فلموں میں لاشیں جلانے کے مناظر دیکھ لئے ہوں گے تو اس کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہوگی کہ جو بھی مر جائے اُس کو جلانا ہوتا ہے اس فلمیں دیکھنے کے شوقین کو یہ پتا ہی نہ ہوگا کہ مسلمانوں کو جلایا نہیں دُفنا یا جاتا ہے۔ بہر حال اس کے مرحوم والد کی تدفین کر دی گئی۔ جب فلموں کے اس خوفناک منفی اثر (SIDE EFFECT) کا یہ واقعہ اُس علاقے کے لوگوں کو معلوم ہوا تو انہیں بڑی عبرت ہوئی، کئی نوجوانوں نے جوش میں آ کر ”کیبل“ کاٹ ڈالے۔ کچھ عرصے تک یہی صورت حال رہی مگر رفتہ رفتہ نفس و شیطان غالب آئے اور کیبل پھر سے جوڑ لئے گئے!



(ابوبکر)

فَوَمانِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

سَزَوِر دیں! لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر

نَفْس وشیطان سید اکب تک دباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش شریف)

شرح کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رَضِیَہُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے اس شعر کے معنی ہیں: یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم! ہم کمزور غلاموں کی گناہوں سے حفاظت فرمائیے، اے آقا! ہم گناہوں کے مَرَض سے آخر کب شفا پائیں گے! آخر یہ نَفْس وشیطان ہمیں کب تک گناہوں میں پھنسائے رہیں گے! (نَفْس وشیطان کے شر سے بچنے کا ایک

بہترین طریقہ یہ ہے کہ کسی پیر کامل کا مُرید ہو جائے کہ جب اُس کے جامع شرائط پیرِ نَفْس وشیطان کے وارنہیں چل پائیں گے تو اُس کی بَرکت سے اُس کے مُریدین کی بھی حفاظت کی صورت بنی رہے گی۔ ایک سرانیکی شاعر نے کیا خوب کہا ہے)۔

پیر دے ہتھ وچ ہتھ گوں ڈے کر

نَفْس دی با نہر مَرُوڑ تاں توں ہک تھیویں

(یعنی اپنا ہاتھ کسی پیر کامل کے ہاتھوں میں دیکر نَفْس کا بازو مَرُوڑ دے تاکہ تجھے مقامِ فنا نیت حاصل ہو)

ایصالِ ثواب کا انتظار! **دینہ** بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو! اس انوکھے واقعے میں عبرت ہی عبرت ہے۔ اگرچہ آپ آج زندہ ہیں مگر کل یقیناً مرنا پڑے گا، اگر آپ نے اپنے بیٹے کو

صَرَف اور صَرَف دُنیا پڑھائی، دولت کمائی ہی سکھائی، خوب موسیقی سنائی، ایک سے ایک فلم دکھائی، دینی تعلیم نہ دلائی نہ سکھائی، مسجد کی راہ نہ دکھلائی، اُس کے دل میں محبتِ رسول کی شمع نہ جلائی، مکی مدنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم

کی مَحَبَّت کی نشانی پیاری پیاری مبارک داڑھی اُس کے چہرے پر نہ سجوائی بلکہ ٹھیک ٹھاک فیشن کروایا تو یاد رکھئے! نہ وہ آپ کا جنازہ پڑھ سکے گا اور نہ ہی اُسے آپ کیلئے ایصالِ ثواب کرنا آئے گا! حالانکہ مرنے کے بعد ایصالِ ثواب کی آپ

کو بہت زیادہ حاجت ہوگی۔ **سرکارِ نامدار** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم کا ارشادِ مشکبار ہے: مُر دے کا حال قبر میں ڈوبتے ہوئے



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۵۸۴

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

(طبرانی)

فَوَمانِ فَصَلَّى صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَالْهَ وَسَلَّم: تَمَّ جَهاں بَھی ہو جَھ پَرُو رُو دِو ہُو کہ تَہار اُو رُو دِو جَھ تَک پَہنچتا ہِے۔

انسان کی مانند ہے کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مافیہا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ قبر والوں کو ان کے زندہ متعلقین کی طرف سے ہدیہ (ہ۔ وی۔ یہ) کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے ”دعائے مغفرت کرنا“ ہے۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۶ ص ۲۰۳ حدیث ۷۹۰۵)

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ

اس بُرے کو بھی کر بھلا یارب! (ذوقِ نعت ص ۶۰)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

مجھے میرے باپ نے برباد کر دیا! ایک نوجوان نے سبِ مدینہ غنی عنہ کو ایک طویل اور دردناک مکتوب دیا، جسے بٹھرف پیش کرتا ہوں چنانچہ اُس نوجوان کا بیان ہے: میں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے نیا نیا وابستہ ہوا تھا۔ ایک بار رات کے اہدائی حصے میں اپنے کمرے کے اندر ہاتھ اٹھائے بھدندامت رو رو کر اپنے گناہوں سے توبہ کر رہا تھا۔ رونے کی آواز سن کر والد صاحب گھبرا کر میرے کمرے میں آ گئے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے ناواقفیت و دوری کے باعث میری گریہ و زاری اُن کی سمجھ میں نہیں آئی، اُنہوں نے میرا بازو تھام کر مجھے کھڑا کر دیا اور پکڑ کر اپنے کمرے میں بٹھا کر T.V. آن کر کے کہا: بالکل ہی مولوی مت بن جاؤ، یہ بھی دیکھ لیا کرو۔ میں اگرچہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ فلموں، ڈراموں اور گانے باجوں سے بھی تائب ہو (یعنی توبہ کر) چکا تھا، مگر والد صاحب نے مجھے T.V. دیکھنے پر مجبور کر دیا، اُس وقت T.V. پر کوئی ”ڈرامہ“ چل رہا تھا، بے حیا لڑکیوں کی فحش اداؤں نے میرے جذبات میں بیجان پیدا کرنا شروع کیا، آہ! ابھی تھوڑی ہی دیر پہلے میں خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے باعث گریہ گناہ

مكة المكرمة

مدينة المنورة

584

جنة البقيع

مكة المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۵۸۵

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنَّ مُصْطَفَىٰ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

(یعنی رو دھورہا) تھا اور اب..... اب..... نفسانی خواہشات نے مجھ پر ایک دم غلبہ کیا، موقع دیکھ کر شیطان نے اپنا داؤ چلا دیا اور وہیں بیٹھے بیٹھے مجھ پر ”غُشَلِ فَرَضُ“ ہو گیا! اس واقعے کے بعد ایک بار پھر میں گناہوں کی دلدل میں اُترتا چلا گیا۔ چونکہ ظالم معاشرے کے بے جا رسم و رواج میرے نکاح کے مقابل بہت بڑی دیوار بنے ہوئے ہیں، میں شہوت کی تسکین کے لئے اپنے ہاتھوں سے اپنی جوانی پامال کرنے لگ گیا ہوں اور گندی حرکتوں کے باعث اب نوبت یہاں تک آپہنچی ہے کہ میں شادی کے قابل نہیں رہا۔ بتائیے! مجرم کون؟ میں خود یا کہ میرے والد صاحب؟

حقیقی مدنی منے کا خوف خدا
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیسا نازک دور آ گیا ہے کہ آج اکثر والدین ”شفقت نما ہلاکت“ کے ذریعے اپنے ہاتھوں اپنی اولاد کو تباہی کے گڑھے میں جھونک رہے ہیں یہاں تک کہ اگر بچے از خود سُدھرنا چاہے تب بھی اُس کی راہیں مسدود (یعنی بند) کر دی جاتی ہیں، اس طرح کے والدین گویا زبانِ حال سے یہ اعلان کرتے سنائی دے رہے ہیں: ”ہم جہنم میں اکیلے کیوں جائیں اپنی اولاد کو بھی ساتھ لیکر جائیں گے (مَعَاذَ اللَّهِ)۔“ ایک دور وہ تھا کہ خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ رکھنے والی ماں کی رحمت بھری گود میں پلنے اور عشقِ مصطفیٰ رکھنے والے باپ کی شفقت کے سائے میں پروان چڑھنے والے مدنی منے معاشرے پر ایسے نقوش چھوڑتے تھے کہ اُن کی دُرُ با دائیں آج بھی ہمارا دل موہ لیتی ہیں، چنانچہ ایک چار سالہ حقیقی مدنی مناسید زادہ سرباز زار و قطار رو رہا تھا، کسی صاحب نے الِ رسول کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر عرض کی:

شہزادے! کیا بات ہے؟ اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو حکم فرما دیجئے ابھی حاضر کرتا ہوں۔ یہ سن کر مدنی منے کے رونے کی آواز اور بلند ہو گئی اور کہا: چچا جان! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غضب اور عذابِ جہنم کے خوف سے دل بیٹھا جا رہا ہے! اُن صاحب نے شفقت سے عرض کی: شہزادے! آپ بہت ہی کمسن ہیں، ابھی سے اتنا خوف کیسا؟ خاطر جمع (یعنی اطمینان) رکھئے بچوں

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

585

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة

فَرَمَانِ مُصِطَفَ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کجوں ترین شخص ہے۔ (ترغیب و ترہیب)

کو عذاب نہیں دیا جائے گا۔ یہ سُن کر مدنی مَنے کا خوف مزید نمایاں ہو گیا اور روتے ہوئے بولا: چچا جان! میں نے دیکھا ہے کہ بڑی لکڑیاں سُلگانے کیلئے ان کے گرد چھپٹیاں (یعنی لکڑی کی چھیلن اور چھوٹی چھوٹی کھپّیاں وغیرہ) چُن دی جاتی ہیں، چھپٹیاں جلدی سے آگ پکڑ لیتی ہیں اور ان کی بدولت پھر بڑی لکڑیاں بھی جل اٹھتی ہیں! میں ڈرتا ہوں کہ ابو جَہل اور ابولہب جیسے بڑے بڑے کافروں کو جہنم میں جلانے کیلئے چھپٹیوں کی جگہ کہیں مجھے آگ میں نہ ڈال دیا جائے! **بیٹھے**

بیٹھے اسلامی بھائیو! آپ جانتے ہیں وہ چار سالہ حقیقی مدنی متا کون تھا؟ وہ کوئی اور نہیں! ہمارے ٹوٹے دلوں کے سہارے اور اہل بیت اطہار کی آنکھوں کے تارے حضرت سیدنا **امام جعفر صادق** رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

(بِتَغْيَرَانِيسِ الْوَاعِظِينَ ص ٧٥)

تیری نسلِ پاک میں ہے بچّے بچّے نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرا نا نور کا (حداق بخش شریف)

شرح کلام رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس شعر میں فرماتے ہیں: **يَا نُورَ اللَّهِ! صَلِّ اللَّهُ**

تعالیٰ علیہ والہ وسلم آپ تو ہیں ہی نور بلکہ نورِ علیٰ نور (یعنی نور پر نور)۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک نَفس میں تاقیامت جتنے بھی بچے ہوں گے یعنی ساداتِ کرام وہ بھی سب کے سب نور ہیں۔ اے نور والے پیارے پیارے آقا! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سارے کا سارا گھرانہ ہی نور، نور اور بس نور ہے۔

نور اندر نور باہر گھر کا گھر سب نور ہے

آگیا وہ نور والا جس کا سارا نور ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ



فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْخُصَّ كِي نَاك خَاكْ آلودِ ہو جس كے پاس مِیرا ڈُكْر ہوا اور وہ مجھ پر ڈُرو پاك نہ پڑھے۔ (عام)

دینی معاملے میں حوصلہ شکنی
والدین کو چاہئے کہ اپنی اولاد کو شروع ہی سے نیکیوں اور سنتوں بھرامندنی ماحول فراہم کریں، ورنہ بڑی صحبت کی وجہ سے بگڑ جانے کی صورت میں بازى ہاتھ سے نکل سکتی ہے۔ سگِ مدینہ غفی عنہ کو اس کی بڑی بہن نے بتایا:

ایک اسلامی بہن نے اپنے بیٹے کی اصلاح کیلئے رور و کر دُعا کا کہا ہے، بے چاری کہہ رہی تھی، ہائے! ہائے! میں نے خود ہی اُس کو برباد کیا ہے، اِس کو دعوتِ اسلامی کے مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ میں حفظ کیلئے بٹھاتے تو دُٹھا دیا مگر بے چارہ جو سنتیں وغیرہ سیکھ کر آتا وہ گھر میں آکر بیان کر دیتا تو ہم اُس کا مذاق اُڑاتے۔ آخرش اُس کا دل ٹوٹ گیا اور اُس نے مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ میں جانا چھوڑ دیا۔ اب بڑے دوستوں کی صحبت میں رہ کر آوارہ ہو گیا ہے، خوش قسمتی سے مجھے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مل گیا ہے اب میں تخت پچھتا رہی ہوں، ہائے میرا کیا بنے گا!

صُحْبَتِ صَالِحِ ثَرَا صَالِحِ كُنْدُ صُحْبَتِ طَالِحِ ثَرَا طَالِحِ كُنْدُ

(یعنی اچھے کی صحبت تجھے اچھا بنادے گی) (بڑے کی صحبت تجھے بڑا بنادے گی)

سنتوں بھرنے اجتماع کی فضیلت
اپنی اولاد کو بھی دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی رغبت دلائیے اور خود بھی حاضری کی سعادت

پائیے، اِس طرح کے اجتماعات کی برکات کے بھی کیا کہنے! چنانچہ نبی کریم، رَءُوفٌ رَحِيمٌ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ الشَّلِيمِ کا فرمانِ عظیم ہے: قیامت کے دن کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو نہ انبیاء ہوں گے نہ شہداء، (مگر) ان کے چہروں کا نور دیکھنے والوں کی نگاہوں کو خیرہ (یعنی چکا پھند) کرتا ہوگا۔ انبیاء و شہداء ان کے مقام اور قُربِ الہی عَزَّوَجَلَّ کو دیکھ کر اظہارِ مسرت فرمائیں گے۔ صحابہ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان میں سے کسی صحابی نے عَرَض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ کون (خوش نصیب) ہوں گے؟ ارشاد فرمایا: یہ مختلف قبائل اور بستیوں کے لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد کرنے کے



فَرَمَانِ مُصِطَفَ ﷺ: جس نے مجھ پر روزِ مجتہدِ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہِ مُعَاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

لئے اکٹھے ہوتے تھے اور پاکیزہ باتیں اس طرح چُنتے تھے جس طرح گھجور کھانے والا بہترین گھجوریں چُنتا ہے۔

(الترغيب والترهيب للمنذرى ج ٢ ص ٢٥٢ حديث ٢٣٣٤)

یقیناً مقدر کا وہ ہے سکندر جسے خیر سے مل گیا مدنی ماحول

یہاں سنتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلّائے گا خوفِ خدامدِ فی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۶۰۲)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

غافل نوجوان! میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوفِ خدا سے دل کو کُڑانے، عشقِ مصطفیٰ میں روح کو کُڑپانے، گناہوں کی عادتیں مٹانے، نیکیوں کا جذبہ بڑھانے اور اپنے آپ کو سنتوں

کاپیکر بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہتے ہوئے ہر ماہ کم از کم تین دن کیلئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سُنّتوں بھرا سفر کرتے رہئے اور **مَدَنی انعامات** پر عمل کرتے ہوئے زندگی کے شب و روز گزارئیے۔ آئیے! آپ کا جذبہ بڑھانے کیلئے ایک ”**مَدَنی بہار**“ سناؤں، چنانچہ گلزارِ طیبہ (سرگودھا، پنجاب، پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی نے اپنی توبہ کے احوال بیان کئے جن کا لُبِ لباب پیش کرنے کی سعی کی جاتی ہے: دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے اکتسابِ فیض سے قبل میں جوانی کے نشے میں مَسْتُت آوارہ دوستوں کی صُحبت میں اپنی زندگی کے قیمتی لمحات برباد کر رہا تھا، مُعاشرے میں پایا جانے والا کون سا ایسا گناہ تھا کہ جس کے اندر میں مُبتَلانہ ہوا تھا، لڑکیوں کا پیچھا کرنا، ان پر آوازے گنا، رات گُلب میں اور دن تاش و بلیہِ ژ (استوکر کی قسم کا ایک کھیل) کھیلنے میں برباد کر دینا، گھروالوں کے سمجھانے پر زَبانِ درازی کرنا میری عادات بن چکی تھیں۔ زندگی یوں ہی گناہوں بھری غفلت میں گزر رہی تھی کہ خوش قسمتی سے ایک عاشقِ رسول کی **انفرادی کوشش** کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کا مہکامہ کا مُشکبار مَدَنی ماحول **مُیَسَّر** (مُ۔ یَس۔ سَر) آگیا۔ عاشقانِ رسول کی صُحبت سے مجھے نیکیوں پر عمل کرنے اور گناہوں سے دُور رہنے کا جذبہ مل

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۸۹

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

(۱۲۸۷ھ)

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَعْجَ بَرٍّ رُؤُودٍ شَرِيفٍ يَدْهُو اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تَمَّ بِرَحْمَتٍ يَبْجِيكَ۔

گیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں نے چہرے پر داڑھی مبارک سجالی اور سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجایا مَدَنی کاموں کا شوق ملا اور دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مَدَنی رسائل گلی کوچوں اور گھر گھر جا کر تقسیم کرنے کا بھی ذہن بنا۔

مراہم عمل بس ترے واسطے ہو کر اخلاص ایسا عطا یا الہی

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے ”انفرادی کوشش“ کی بھی کیا خوب بہاریں ہیں! گناہوں میں بڑ مسرت رہنے والا غافل نوجوان **عشقِ رسول** میں مسرت ہو گیا۔ ہمیں بھی ہر ایک پر انفرادی کوشش کرتے رہنا چاہئے، کوئی ہماری بات مانے یا نہ مانے ہمارا سمجھانے کا ثواب کہیں نہیں جاتا! ہماری **انفرادی کوشش** کی وجہ سے اگر کوئی راہِ راست پر آ گیا تو

اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ہمارا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ **بُری صحبت** سے ہمیشہ دُور رہنا چاہئے کہ اس کی وجہ سے آدمی بگڑ جاتا اور طرح طرح کے گناہوں میں پڑ جاتا ہے جبکہ **اچھی صحبت** نہایت اچھا پھل لاتی ہے چنانچہ **دعوتِ اسلامی** کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 56 صفحات پر مشتمل کتاب، ”**اچھے ماحول کی برکتیں**“ صفحہ 18 تا 19 پر ہے:

ایک حدیث شریف میں ہے، حضرت ابو زین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی اصل پر پُر ہنری نہ کروں جس سے تم دنیا و آخرت کی بھلائی پالو (پس وہ اصل چیز یہ ہے کہ) تم ذکر کرنے والوں کی مجلس اختیار کرو۔

(شُعَبُ الْاِيْمَان ج ۶ ص ۴۹۲ حدیث ۹۰۲۴)

اس حدیثِ پاک کے تحت **مفسرِ شہیر حکیم الامت** حضرت مفتی **احمد یار خان** عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ فرماتے ہیں کہ (ذکر کرنے والوں کی) مجلس سے مُردِ علمائے دین و اولیائے کاملین، صالحین و واصلین (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقرب بندوں)

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

589

جنة
الْبَقِيعمكة
المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۵۹۰

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَرَمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھوے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

کی مجلسیں ہیں، کیونکہ یہ مجلسیں جنت کے باغات ہیں جیسا کہ دوسری حدیث شریف میں ہے۔ یہ مجلسیں خواہ مَدْر سے (مَدْر سے) ہوں یا دُرُسِ قرآن وحدیث کی مجلسیں یا حضراتِ صُوفیائے کرام کی محفلیں۔ یہ فرمانِ بَہت جامع ہے۔ جس مجلس میں اللہ کا خوف، حُضُورِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا عِشْق اور اطاعتِ رسول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا شوق پیدا ہو وہ مجلسِ اکسیر (یعنی مفید ترین) ہے۔

(مرآۃ المناجیح ج ۶ ص ۶۰۳ تا ۶۰۴)

سُور جائے گی آخرت اِنْ شَاءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول

بَہت سخت پچھتاؤ گے یاد رکھو نہ عَطَّار تم چھوڑنا مدنی ماحول (وسائل بخشش ص ۶۰۴)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

حضرت سَیدنا اُنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسولوں کے سالار، نبیوں کے سردار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ) ”ہمیشہ اپنے کہنے والوں کو نفع پہنچاتا رہے گا اور ان سے عذاب کو دور کرتا رہے گا جب تک اس کا حق ہلکا نہ جائیں۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کلمہ طیبہ کے حق کو ہلکا جانا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: يَظْهَرُ الْعَمَلُ بِمَعَاصِي اللَّهِ فَلَا يُنْكَرُ وَلَا يُغَيَّرُ۔ یعنی ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کے حق کو ہلکا جانا یہ ہے کہ اللہ تَعَالَى کی نافرمانی والا کام ہوتا دیکھ کر نہ اُسے روکا جائے اور نہ ہی اُسے تبدیل کیا جائے۔

حضرت سَیدنا حُذَیْفَةُ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اسلام کے آٹھ حصے ہیں: ۱) اسلام ۲) نماز ۳) زکوٰۃ ۴) رمضان کا روزہ ۵) حج بیت اللہ ۶) نیکی کا حکم دینا ۷) بُرائی سے روکنا اور ۸) اللہ تَعَالَى کی راہ میں جہاد کرنا۔ اور وہ شخص کامیاب نہیں اُسے تبدیل کیا جائے۔

(الترغیب والترہیب ج ۳ ص ۱۸۴ حدیث ۳۵۳۸)

اسلام کے ۸ حصے: ۱) اسلام ۲) نماز ۳) زکوٰۃ ۴) رمضان کا روزہ ۵) حج بیت اللہ ۶) نیکی کا حکم دینا ۷) بُرائی سے روکنا اور ۸) اللہ تَعَالَى کی راہ میں جہاد کرنا۔ اور وہ شخص کامیاب نہیں اُسے تبدیل کیا جائے۔

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

590

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۵۹۱

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنَّ فَصْلَةَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسْ نَے مَچھ پرا یک بار دُرُودِ پاک پڑھا اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

جس کا کوئی حصہ نہ ہو۔

(شُعْبُ الْإِيمَان ج ۶ ص ۹۴ حدیث ۷۵۸۵)

دُنیا میں بھی سزا ملے گی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو قوم قدرت کے باؤ جو گناہ کرنے والے کو اس سے روکتی نہیں، اندیشہ ہے کہ وہ نہ روکنے والی قوم مرنے سے پہلے دنیا ہی میں عذاب میں گرفتار ہو جائے۔ چنانچہ حضرت سیدنا جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولوں کے سالار، دو عالم کے مالک و مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: اگر کسی قوم میں کوئی شخص گناہ کا مرتکب ہو اور قوم کے لوگ باؤ جو قدرت اسے گناہ سے نہ روکیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے مرنے سے پہلے اُن پر اپنا عذاب نازل فرمائے گا۔

(سُنَنِ ابوداؤد ج ۴ ص ۱۶۴ حدیث ۴۳۳۹)

آخرت میں بھی سزا ملے گی

اس حدیث پاک کے تحت ”مِراۃُ المناجیح“ میں ہے: جس قوم یا جماعت میں کچھ لوگ بُرائی کے مرتکب ہوں اور وہ قوم ان کو روکنے کی طاقت رکھنے کے باؤ جو نہ روکیں تو وہ بھی عذابِ خداوندی کے مُشْتَقِّق ہوں گے اور یہ عذاب وہ لوگ مرنے سے پہلے دنیا ہی میں دیکھ لیں گے۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْقَوِي) فرماتے ہیں کہ بُرائی کو بدلنے میں کوتاہی کرنا دوسرے جرائم کے مقابلے میں اس لحاظ سے مُنْفَرِد (مُنْفَرِد - ف - رد) ہے کہ دوسرے گناہوں کی سزا آخرت میں ملے گی جب کہ اس کوتاہی کی سزا دنیا میں بھی ملے گی اور آخرت کا عذاب اس کے علاوہ ہوگا۔

(مِراۃُ المناجیح ج ۶ ص ۵۰۷)

آپ کا دل نہیں لرزتا!

جَنَّت کی ابدی و سَرمَدی نعمتوں کے طلبگار اسلامی بھائیو! آپ کا دل نہیں لرزتا؟ آپ پر خوف طاری نہیں ہو جاتا؟ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تو بے نیاز ہے، اُسے پرواہ ہی کب ہے کہ لوگ اُسے سجدہ کریں ہی کریں، یقیناً اگر ساری کی ساری مخلوق بھی اُس کی بارگاہ میں جھک

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

591

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



فَوَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلَهُ وَسَلَّمَ: جس نے کتاب میں مجھ پر زُور دیا کہ لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (طبرانی)

جائے، تب بھی اُس کی ذات پر کسی کا کوئی احسان نہیں۔ ہمیں اُس کی بے نیازی اور خُفیہ تدبیر سے ڈرنا اور اُس کی گرفت سے پناہ مانگنی چاہیے، آخر دنیا میں کب تک گل چھڑے اڑائیں گے! یاد رکھئے! ایک نہ ایک دن سب کو مرنا پڑے گا، اندھیری قبر میں اُترنا پڑے گا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا۔

الْمَوْتُ بَابٌ كُلُّ نَفْسٍ دَاخِلُهَا الْمَوْتُ قَدْ حَضَّ كُلُّ نَفْسٍ شَارِبُهَا

یعنی موت ایک ایسا دروازہ ہے جس میں سے ہر جاندار نے گزرنا ہے اور موت ایک ایسا جام ہے جسے ہر شخص نے پینا ہے۔

جی لگانے کی جا نہیں دنیا

کس کو حاصلِ دوام ہوتا ہے

مُرَدِّیٰ **بے بسی** **مَدِیْنۃ** **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اُس وقت کیسی بے بسی ہوگی جب روح جسم سے جدا ہو چکی ہوگی، اُس دم کس قدر بے بسی کا عالم ہوگا جب بیش قیمت کپڑے بدن سے اُتارے جا رہے ہوں گے، غَسَّال نہلا رہا ہوگا، لُٹھے کا کفن پہنایا جا رہا ہوگا، کیسی حسرت کی گھڑی ہوگی جب جنازہ اُٹھایا جا رہا ہوگا، ہائے! ہائے! وہ دنیا جسے سنوارنے کے لئے عمر بھر بھاگ دوڑ کی تھی، جس کی خاطر راتوں کی نیندیں اُڑائی تھیں، طرح طرح کے خطرے مول لیے تھے، حاسدین کے زُکا وٹیں کھڑی کرنے کے باوجود بھی جان لڑا کر دنیا کا مال کماتے رہے تھے، خوب خوب دولت بڑھاتے رہے تھے، جس مکان کو مضبوط تعمیر کیا تھا پھر اُس کو طرح طرح کے فرنیچر سے آراستہ کیا تھا، وہ سبھی کچھ چھوڑ کر رخصت ہونا پڑ رہا ہوگا۔ آہ! قیمتی لباس گھونٹی پر تنگا رہ جائے گا، کار ہوئی تو گیراج میں کھڑی رہ جائے گی، کھیل گودکے آلات عیش و طرب کے اسباب اور ہر طرح کا مال و سامان دھرا کا دھرا رہ جائے گا۔ اُس وقت **مُرَدِّیٰ** **بے بسی** انتہا کو پہنچے گی جب اُس کو روشنیوں سے جگمگاتی عارضی خوشیوں سے مُسکراتی دنیائے ناپائیدار کے فانی گھر سے نکال کر اندھیری قبر میں منتقل کرنے کیلئے اُس کے نازا اٹھانے والے اُس کو کندھوں پر لا کر سُوئے قبرستان چل پڑیں گے۔



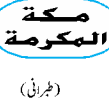
فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَسَ نَعْمَ پَر اِک بَارُ دُرُودِ پَاک پڑھا اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

عالمِ انقلاب ہے دُنیا چند لمحوں کا خواب ہے دُنیا
فخر کیوں دل لگائیں اِس سے نہیں اچھی، خراب ہے دُنیا

قبر کی دل ہلا دینے والی نیکی کی دعوت

حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جنازے کے ساتھ قبرستان تشریف لے گئے، وہاں ایک قبر کے پاس بیٹھ کر غور و فکر میں ڈوب گئے، کسی نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں تنہا کیسے تشریف فرما ہیں؟

فرمایا: ابھی ابھی ایک قبر نے مجھے پکار کر بلایا اور بولی: اے عمر بن عبد العزیز (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اندر آنے والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں؟ میں نے اُس قبر سے کہا: مجھے ضرور بتا۔ وہ کہنے لگی: جب کوئی میرے اندر آتا ہے تو میں اُس کا کفن پھاڑ کر جُسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی اور اسکا گوشت کھا جاتی ہوں۔ کیا آپ مجھ سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ میں اس کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا: یہ بھی بتا۔ تو کہنے لگی: ”ہتھیلیوں کو کلائیوں سے، گھٹنوں کو پنڈلیوں سے اور پنڈلیوں کو قدموں سے جدا کر دیتی ہوں۔“ اتنا کہنے کے بعد حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہچکیاں لے کر رونے لگے، جب کچھ افاقہ ہوا تو کچھ اس طرح عبرت کے ”مدنی پھول“ لٹانے لگے: اے اسلامی بھائیو! اِس دنیا میں ہمیں بہت تھوڑا عرصہ رہنا ہے، جو اِس دنیا میں صاحبِ اقتدار ہے وہ (آخرت میں) انتہائی ذلیل و خوار ہوگا، جو اِس جہاں میں مالدار ہے وہ (آخرت میں) فقیر ہوگا۔ اِس کا جوان بوڑھا ہو جائے گا اور جو زندہ ہے وہ مرجائے گا۔ دنیا کا تمہاری طرف آنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے، کیونکہ تم جانتے ہو کہ یہ بہت جلد رخصت ہو جاتی ہے۔ کہاں گئے تلاوتِ قرآن کرنے والے؟ کہاں گئے بیٹ اللہ کا حج کرنے والے؟ کہاں گئے ماہِ رمضان کے روزے رکھنے والے؟ خاک نے ان کے جسموں کا کیا حال کر دیا؟ قبر کے کیڑوں نے ان کے گوشت کا کیا انجام کیا؟ ان کی ہڈیوں اور جوڑوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہوا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جو (بے عمل) دنیا میں آرام دہ نرم نرم بستر پر ہوتے



(طبرانی)

افسوس صد ہزار افسوس، اے نادان! جو آج مرتے وقت کبھی اپنے باپ کی، کبھی اپنے بیٹے کی تو کبھی سگے بھائی کی آنکھیں بند کر رہا ہے، ان میں سے کسی کو نہلا رہا ہے، کسی کو کفن پہنا رہا ہے، کسی کے جنازے کو کندھے پر اٹھا رہا ہے تو کسی کو قبر کے تنگ و تاریک گڑھے میں دفن رہا ہے۔ (یاد رکھ! کل یہ سبھی کچھ تیرے ساتھ بھی ہونے والا ہے) کاش! مجھے علم ہوتا کہ کون سا گال (قبر میں) پہلے سڑے گا پھر حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور روتے روتے بے ہوش ہو گئے اور ایک ہفتے کے بعد اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

(الرَّوْضُ الْفَائِقُ ص ۱۰۷)

ترجمہ کنز الایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کیلئے کرتے ہیں جو دین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد، اور عاقبت پر ہیزگاروں ہی کی ہے۔

تِلْكَ الدَّارُ الْأَخِرَةُ نَجْعُهَا لِلَّذِينَ لَا
يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فُسَادًا
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٨٣﴾

(إحياء العلوم ج ٥ ص ٢٣٠)

یاد رکھ ہر آن آخر موت ہے بن تو مت انجان آخر موت ہے
مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی عاقل و نادان آخر موت ہے



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۵۹۵

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْمِ كَيْسٍ مِثْرًا فَوَافَقَ رَأْسَهُ جَهَنَّمَ بِرُؤُوسِهِ كَمَا نَبْذَرُهَا تَحْقِيقًا وَهِيَ بِجَهَنَّمَ هَوَّيَا. (ابن سنی)

کیا خوشی ہو دل کو پندے زیست سے غمزدہ ہے جان آخر موت ہے
ملک فانی میں فنا ہر شے کو ہے سن لگا کر کان آخر موت ہے
باربا عظمیٰ تجھے سمجھا چکے

ماں یا مت ماں آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

عِزَّتِ وَالْذِّلَّةِ! حضرت سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کسی قوم میں معرّ زین
یعنی عزّت والے لوگ ایسی بُرائی کو نہ روکیں جسے روکنے پر وہ قدرت رکھتے ہوں تو
اُکڑ دیئے جاتے ہیں! (تَنْبِيْهُ الْمُغْتَرِبِينَ ص ۲۳۶)

اُکڑے ہوئے کانوں والا بہرا! حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جو کوئی سُنے کہ
فُلَانُ شَخْصٌ فَعَلَ بِد (یعنی گناہ) کا مُرتکب ہوا اور پھر (بِأُجُوْدِ قَدَرَتِ) وہ اُس
گناہ کرنے والے کو نہ روکے تو قیامت کے روز وہ کٹے ہوئے کانوں والا بہرا ہوگا۔ (ایضاً)

گناہ سے نہ روکنا گناہ ہے! ٹھٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ دونوں روایتوں پر بار بار غور کیجئے! گناہ
کرنے والے کو باجُوْدِ قَدَرَتِ گناہ سے باز نہ رکھنے والے کیلئے ذلت اور
قیامت میں ”کان کٹے ہوئے بہرے“ کی صورت میں اٹھائے جانے کی وعید ہے، یہ مسئلہ ذہن نشین فرما لیجئے کہ جب
کوئی گناہ کر رہا ہو اور دیکھنے والے کا ظن غالب ہو کہ میں منع کروں گا تو باز آ جائے گا تو اب منع کرنا واجب ہو جائے گا
اگر منع نہیں کرے گا تو گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔ آدمی کو تقریباً روزانہ ہی ایسے مواقع پیش آتے ہیں کہ بعض لوگ
لا علمی کی وجہ سے یا سببِ غفلت ”گناہ بے لذت“ کر رہے ہوتے ہیں اب اگر غور کیا جائے تو بارہا ایسا ذہن بنتا ہے کہ

مكة المكرمة

مدينة المنورة

595

جنة البقيع

مكة المكرمة



فَإِنْ فَصَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِسْنِي مَجْهُدٌ مَرْتَبِيعٌ أَوْ مَرْتَبِيعٌ شَامٌ وَرُودِيَاكَ بِرُوحِي أَسْأَلُ قِيَامَتِي كَيْفَ مَرِي خِفَافَتِي لَطْفِي - (مجمع الزوائد)

فُلاں کو سمجھاؤں گا تو مان جائے گا۔ مگر آدمی سستی یا شرم و مروت کی وجہ سے منع کرنے سے باز رہتا اور یوں گنہگار و عذابِ نار کا حقدار ہو جاتا ہے۔ میرا اپنا تجربہ ہے کہ **ناجا نر انگوٹھی** پہننے والوں، گلے میں دھات (METAL) کی زنجیر (CHAIN) لٹکانے والوں وغیرہ کو جب سمجھایا ہے تو اکثر ہاتھوں ہاتھ اُتار دیتے ہیں، بعضوں کو تو جوش میں آ کر سونے کی زنجیر تک توڑ ڈالتے دیکھا ہے! ٹھیک ہے ہر ایک ایسا نہیں کرتا اور ہر ایک کا دوسروں پر اتنا اثر بھی نہیں ہوتا مگر جو با اثر شخصیت ہو اُس کیلئے اس طرح کے گناہوں سے منع کرنا مشکل نہیں ہوتا اور گناہ کرنے والے کے مان جانے کے ظنِ غالب ہونے کی صورت میں تو منع کرنا واجب ہو جائے گا۔

شہزادہ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنت، حضورِ مفتی اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَمِ اس **سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے!** شہزادہ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنت، حضورِ مفتی اعظم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَمِ اس طرح کے معاملات میں بہت زیادہ متحرک (مُتَحَرِّک - رِک - ACTIVE) تھے چنانچہ ”مفتی اعظم کی استقامت و کرامت“ صَفْحَہ 146 پر رئیس القلم حضرت علامہ ارشدُ القادری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کے حوالے سے نقل ہے: ان (یعنی سرکارِ مفتی اعظم ہند) کے لیے سب سے زیادہ تکلیف وہ وہ منظر ہوتا تھا جب وہ کسی مسلمان کو اسلامی شریعت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاتے تھے۔۔۔ **أَمْرٌ بِاَلْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ**

(یعنی نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے) کا فرض ادا کرتے وقت وہ چھوٹے بڑے، امیر و غریب اور حاکم و محکوم کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتے تھے۔ ان کے دربار کا عام معمول تھا کہ کوئی بڑے سے بڑا رئیس ہو یا اونچے سے اونچے مَنَصَّب کا افسر، اُن کی خدمت میں حاضر ہوتے وقت اگر اُس کی اُنکلی میں **سونے کی انگوٹھی** ہوتی تو وہ فوراً اُتر وادیتے اور نہایت شفقت اور مَحَبَّت کے ساتھ انہیں تلقین فرماتے کہ از روئے شریعتِ محمدی (عَلِی صَاحِبِہَا الصَّلَوةُ وَالسَّلَام) مردوں کے لیے (کئی صورتوں میں) سونے کا استعمال حرام ہے۔ پھر دل کا کثُور (یعنی دل کا مُلک) فتح کر لینے والے لہجے میں ارشاد فرماتے: کوئی گناہ لمحے دو لمحے یا گھنٹے دو گھنٹے کا ہوتا ہے لیکن **سونے کی انگوٹھی** کا گناہ ایسا گناہ ہے کہ جب تک پہنے



فَإِنَّ فَصْلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جہاں کی۔ (عبدالرزاق)

رہو مسلسل گناہ ہی گناہ ہے۔ (انگوٹھی کے بارے میں تفصیلی احکام اسی باب کے صفحہ نمبر 409 تا 412 پر ملاحظہ فرمائیے)

مفتی اعظم سے ہم کو پیار ہے

إِنْ شَاءَ اللَّهُ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى مُحَمَّدٍ

بے نمازیوں، گالیاں بکنے والوں، غیبتوں اور پُغلیوں کے عادیوں، فلمیں ڈرامے دیکھنے والوں اور طرح طرح کے گناہوں کی گندگیوں میں لت پت رہنے والوں کی صحبتوں میں رہنے والوں اور باوجودِ قدرت انہیں گناہوں سے نہ روکنے والوں کو ڈر جانا چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اُس ذاتِ پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے! میری اُمت میں سے بعض لوگ اپنی قبروں سے بندر اور خنیزیر کی شکل میں اُٹھیں گے، یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے گناہگاروں کے ساتھ تعلقات رکھے اور قدرت رکھنے کے باوجود انہیں گناہوں سے منع نہ کیا۔

(تفسیرُ دَرِّ مَنْفُور ج ۳ ص ۱۲۷)

اسی طرح چہرہ مٹھ ہونے یعنی بگڑ جانے سے متعلق ایک اور روایت پڑھئے اور گڑھئے چُنانچہ حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس اُمت میں سے بعض لوگ قیامت کو بندر اور خنیزیر کی شکل میں اُٹھیں گے کیونکہ وہ نافرمانوں سے میل جول رکھتے ہیں اور ان کو (گناہوں سے) روکتے نہیں حالانکہ وہ انہیں روکنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد حضرت علامہ عبد الوہاب شُعرانی حَدِّیْسُ سِدِّہ الرَّیَّانِی فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں جب نافرمانوں سے مُحَاطَت (یعنی میل جول) کرنے والوں کا یہ حال ہو جو کہ خود غافل نہ ہوں اور گناہوں میں مُلَوُّ ش بھی نہ ہوں تو خود ان لوگوں کا کیا حال



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۵۹۸

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَإِنَّ فَصْلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جَوَافِدُ رُوحِ رُوحِ شَرِيفِ پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی غفاعت کروں گا۔ (کنز العمال)

ہوگا جن کے اعضاء گناہ سے نہیں رکتے! ہم اللہ تعالیٰ سے اُس کی مہربانی طلب کرتے ہیں۔ (تَنْبِيْهُ الْمُنْعَتَرِيْنَ ص ۲۳۷)

آج چہرے کے کیل مہاسے
تو پریشان کریں مگر.....
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان دونوں روایتوں کو پڑھ کر کیا آپ کو کوئی تشویش نہیں ہوئی؟ سوچئے تو سہی! آج اگر کسی کے چہرے پر کیل مہاسے نکل آئیں یا کوئی داغ دھبہ پڑ جائے تو وہ ڈاکٹروں کے پاس خوب دھکے کھائے

یعنی آدمی اپنے چہرے کے رنگ روپ میں معمولی سی اور وہ بھی عارضی خامی بھی برداشت نہ کر پائے تو غور کیجئے کہ گناہ کرنے والے کو دیکھ کر یہ ظن غالب آ جانے کے باوجود کہ سمجھاؤں گا تو مان جائے گا پھر بھی اُسے اُس گناہ سے نہ روکنے کے سبب اگر کل قیامت میں مَعَاذَ اللَّهِ شکل بگڑ کر بندر اور سُور جیسی ہوگئی تو کیا بنے گا! یہ تو گناہ سے نہ روکنے والے ہم صحبت کا حال ہے اور جو بذاتِ خود گناہ کرتا ہے اُس کا اپنا تو نہ جانے کیا انجام ہوگا!

میری تاریکیاں ہیں روشن ہو گئیں!
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جنت الفردوس پانے اور دوسروں کو بھی اس راہ پر لگانے، عذابِ جہنم سے اپنے آپ کو بچانے اور دوسروں کو بھی

اس کا خوف دلانے کیلئے نیکی کی دعوت کے مدنی کام میں ہر دم لگے رہئے۔ روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے خود بھی مدنی انعامات کا رسالہ پڑ کیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی رغبت دلایئے، خود بھی ہر ماہ کم از کم تین دن مدنی قافلے میں سفر کیجئے اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیجئے۔ آپ کی ترغیب و تحریص کیلئے ایک مدنی بہار آپ کے گوش گزار کرتا ہوں: حافظ آباد (پنجاب، پاکستان) کے مقیم اسلامی بھائی کے بیان کا لُب لباب ہے: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے قبل میں گناہوں کے عمیق (یعنی گہرے) گڑھے میں دھنستا چلا جا رہا تھا۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا اور خُش ناولیں پڑھنا میرے معمولاتِ زندگی میں شامل تھا۔ میرے سر پر آوارگی کا ایسا بھوت سوار تھا کہ رات بھر گھر سے باہر بُرے دوستوں کی صحبت میں زندگی کے ناوِ لُحَات برباد کرتا رہتا، میں نے اپنی ان حرکتوں سے گھر والوں کی ناک

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

598

جنة
الْبَقِيْع

مكة
المكرمة



مكة
المكرمة
(ابوعلی)

مدينة
المنورة

۵۹۹

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بَجْهِرُودٍ يَأْكُ كَثْرَتِ كُرْبَةٍ يَتْبَاهِي لِنَظَرِ طَهَارَتِهِ.

میں دم کر رکھا تھا۔ **دعوتِ اسلامی** کے مدنی ماحول سے منسلک (مُن - لک) میرے بڑے بھائی جان ہر چند میری اصلاح کی سعی (یعنی کوشش) فرماتے مگر ان کی نصیحت آموز باتوں پر عمل کرنا درگزر میں سرے سے ان کی باتیں سننے کو ہی تیار نہ ہوتا۔ بھائی جان مُسْتَقِل مزاجی کے ساتھ کوشش کرتے رہے۔ آخر کار ان کی گڑھن رنگ لے ہی آئی۔ ایک روز بے ساختہ میری توجہ ان کے **میٹھے بول** کی جانب مبذول (یعنی مَوَجَّہ) ہونے لگی، خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں ڈوبی ہوئی ان کی باتیں سن کر جذباتِ تَأَثُّر سے میں رونے لگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیا اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ میرے دل میں گھر کر گیا۔ میں نے ہاتھوں ہاتھ اپنے بھائی کے سامنے تمام گناہوں سے سچی توبہ کی اور اسلامی زندگی گزارنے کا عہد کر لیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے بھائی جان کی ہمراہی میں **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہونے لگی، اور اس کی **برکت سے میری زندگی کی تاریک راہیں روشن سے روشن تر ہوتی چلی گئیں**۔ بھائی جان نے سنتوں کی تربیت کے لیے مدنی قافلے میں سفر کرنے کا ذہن دیا تو ان کی اس خواہش کو عملی جامہ پہناتے ہوئے تادمِ تحریر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ یکُمشت **چھبیس ماہ کے مدنی قافلے** کا مسافر ہوں۔ یہ سب ایک مُبَلِّغِ دعوتِ اسلامی یعنی میرے پیارے پیارے بھائی جان کی مُسْتَقِل مزاجی سے کی جانے والی **انفرادی کوشش** کا نتیجہ ہے کہ مجھ جیسا دین سے عملاً کوسوں دُور رہنے والا گنہگار شخص اب اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش میں مصروفِ عمل ہے۔

تمہیں لطف آجائے گا زندگی کا قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول

نبی کی مَحَبَّت میں رونے کا انداز چلے آؤ سِکھلائے گا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش ص ۶۰۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے بالآخر بڑے بھائی کی گڑھن بھری مسلسل **انفرادی کوشش** رنگ

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

599

جنة
الْبَقِيع

مكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۶۰۰

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

(طبرانی)

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر رُود و پڑھو کہ تمہارا رُود و پڑھنا تک پہنچتا ہے۔

لائی اور چھوٹا بھائی گناہوں کی دلدل سے نکل کر 26 ماہ کے مدنی قافلے کا مسافر بن گیا۔ ہر اسلامی بھائی کو چاہئے کہ وہ گھر میں اور باہر ہر جگہ دوسروں کو نیک بنانے کیلئے خوب خوب انفرادی کوشش کرتا اور ثواب کماتا رہے، اس مدنی کام سے ہرگز نہ اکتائے۔ انفرادی کوشش تو گویا سونے کی کان ہے جتنا کھودیں گے اتنا سونا نکلتا رہے گا یعنی جتنی انفرادی کوشش زیادہ ہوگی اتنا ہی ثواب بھی زیادہ ملے گا تو بس ”ثواب کا سونا“ اکٹھا کرتے جائیے، فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے ذریعے کسی ایک شخص کو ہدایت عطا فرمائے تو یہ تمہارے لئے اس سے اچھا ہے کہ تمہارے پاس سُرُخ اُونٹ ہوں۔ (مسلم ص ۱۳۱۱ حدیث ۲۴۰۶) اگر آپ کے ذریعے کوئی ہدایت پا گیا اور مدنی ماحول میں آ گیا تو اس کا ثواب مزید برآں یعنی اس کے علاوہ۔ کوئی مدنی قافلے کا مسافر بن گیا اس کا ثواب جدا اور اگر کوئی مدنی انعامات کا عامل بن گیا پھر تو آپ کے وارے ہی نیارے ہو گئے! بس جتنوں کی اصلاح کا سبب آپ بنیں گے اتنا ہی آپ کیلئے ثواب میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ بس نیکی کی دعوت دیتے چلے جائیے فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے: إِنَّ الدَّالَّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَّاعِلِهِ یعنی بے شک نیکی کی راہ دکھانے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔

(ترمذی ج ۴ ص ۳۰۵ حدیث ۲۶۷۹)

جتنی ہے وہ جس نے سنت کے

خود کو سانچے میں ڈھال رکھا ہے (وسائلِ بخشش ص ۳۵۷)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

یارِ مصطفیٰ جَلَّ جلالہٗ بِطَفِیلِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہمیں خود نیکیاں کرتے ہوئے، دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے والا اور گناہوں سے بچتے ہوئے دوسروں کو گناہوں سے بچانے والا بنا، یا اللہ ہمیں جنتِ الفردوس میں بے حساب داخلہ عطا فرما اور وہاں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا پڑوس نصیب

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

600

جنة
الْبقيعمكة
المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۶۰۱

نیکی کی دعوت ترک کرنے کے نقصانات

فَرَمَانِ فَضْلِ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ رُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

مُعَافِ فَضْلٍ وَکَرَمٍ سے ہو ہر خطا یا رب ہو مُغْفِرَتِ پئے سلطانِ اُمّیا یا رب

بِلا حساب ہو جنت میں داخلہ یا رب پڑوس خُلد میں سرور کا ہو عطا یا رب

نبی کا صدقہ سدا کیلئے تُو راضی ہو کبھی بھی ہونا نہ ناراض یا خدا یا رب (وسائلِ بخشش ص ۹۸)

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہ تعالیٰ عَلَی مُحَمَّد

آوازِ بیٹہ جائے تو تین علاج

﴿1﴾ نمک کا چھوٹا سا ٹکڑا آگ میں خوب گرم کر کے کسی چیز سے پکڑ کر فوراً ٹھنڈے

پانی کے گلاس میں بٹھا دیجئے، پھر وہ نمک کی ڈلی پانی سے نکال کر اس پانی کو پی جائیے۔ دو تین بار

یہ علاج کرنے سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو جائے گا ﴿2﴾ ایک چمچ جو شریف کے دانے

چبائیے اور پو سے پھر آخر میں نگل جائیے ﴿3﴾ خشخاش کے چھلکے اور اجوائن ہم وزن لیجئے اور پانی

میں اُبال کر برداشت کے قابل ہو جانے کے بعد اس پانی سے غرارے کیجئے۔

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

601

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۶۰۲

درس کے 22 مدنی پھول

فَرَمَانِ مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر زور و شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کچھ ترین شخص ہے۔ (غریب و تریب)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”مجھے دعوتِ اسلامی سے پیار ہے“ کے بائیس حُرُوف کی

نسبت سے دَرَسِ فِیضَانِ سُنَّت کے 22 مَدَنی پھول

۱۔ **فرمانِ مصطفیٰ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”جو شخص میری اُمت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنتی ہے۔“
(حِلِّیۃُ الْاَوَّلِیَّاء ج ۱۰ ص ۴۵ رقم ۱۴۴۶۶)

۲۔ **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو تَر و تازہ رکھے جو میری حدیث کو سُنئے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔“
(سُنَنِ تِرْمِذِی ج ۴ ص ۲۹۸ حدیث ۲۶۶۵)

۳۔ **حضرت سیدنا دریس** عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نامِ مبارک کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ کُتُبِ اللہِ کی کثرت دَرَس و تَدْرِیس کے باعث آپ عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام ادریس ہوا۔

(تفسیر کبیر ج ۷ ص ۵۵۰، تفسیر الحسنات ج ۴ ص ۴۸)

۴۔ **خُصْر غوثِ پاک** رَحْمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: **دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا** یعنی میں نے عِلْم کا دَرَس لیا یہاں تک کہ مقام قُطْبِیَّت پر فائز ہو گیا۔
(قصیدۂ غوثیہ)

۵۔ **فیضانِ سُنَّت** سے دَرَس دینا بھی دعوتِ اسلامی کا ایک مَدَنی کام ہے۔ گھر، مسجد، دُکان، اسکول، کالج، چوک وغیرہ میں وقت مقرر کر کے روزانہ دَرَس کے ذریعے خوب خوب سُنّتوں کے **مَدَنی پھول** لٹائیے اور ڈھیروں ثواب کمائیے۔

۶۔ **فیضانِ سُنَّت** سے روزانہ کم از کم **دو دَرَس** دینے یا سُننے کی سعادت حاصل کیجئے۔ (ان دو میں ایک ”گھر دَرَس“ ضرور ہو)
۷۔ پارہ 28 **سُورَةُ التَّحْرِیْمِ** کی چھٹی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْفُسُكُمْ وَاٰهْلِیْكُمْ
تَرَجَمَ كُنْزُ الْاِیْمَانِ: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور شجر ہیں۔

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچانے کا ایک ذریعہ **فیضانِ سُنَّت** کا دَرَس بھی

مكة المكرمة

مدينة المنورة

602

جنة البقیع

مكة المكرمة



مكة المكرمة

مدينة المنورة

۶۰۳

درس کے 22 مدنی پمبول

فَوَإِنْ فَضَّلَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: اِسْخُصَّ كِي نَاك خَاك آلودہ وحش کے پاس میرا ڈکڑہا اور وہ مجھ پر ڈرو پاک نہ پڑھے۔ (عام)

ہے۔ (دُرس کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ سنتوں بھرے بیان یا مدنی مذاکرے کی ایک کیسٹ یا V.C.D بھی گھر والوں کو سنائیے)

۱۰. ذمّے دار گھڑی کا وقت مقرر کر کے روزانہ **چوک دُرس** کا اہتمام کریں۔ مثلاً رات 9 بجے **مدینہ چوک**

(ساڑھے نو بجے) **بغدادی چوک** میں وغیرہ۔ چھٹی والے دن ایک سے زیادہ مقامات پر چوک دُرس کا اہتمام کیجئے۔ (مگر حقوقِ عامہ تلف نہ ہوں مثلاً آپ کی وجہ سے مسلمانوں کا راستہ نہ رُکے ورنہ گنہگار ہوں گے)

۱۱. **دُرس** کیلئے وہ نماز مُنتَخَب کیجئے جس میں زیادہ سے زیادہ اسلامی بھائی شریک ہو سکیں۔

۱۲. **دُرس** والی نماز اُسی مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ **باجماعت** ادا فرمائیے۔

۱۳. **محراب** سے ہٹ کر (صحن وغیرہ میں) کوئی ایسی جگہ دُرس کیلئے مخصوص کر لیجئے جہاں دیگر نمازیوں اور تلاوت کرنے والوں کو دُشواری نہ ہو۔

۱۴. ذیلی مُشاوَرَت کے نگران کو چاہیئے کہ اپنی مسجد میں دو **خیر خواہ** مقرر کرے جو دُرس (بیان) کے موقع پر جانے والوں کو نرمی سے روکیں اور سب کو قریب قریب بٹھائیں۔

۱۵. **پردے میں پردہ** کیے دُوزانو بیٹھ کر **دُرس** دیجئے۔ اگر سننے والے زیادہ ہوں تو کھڑے ہو کر یا مائیک پر دینے میں بھی حرج نہیں جبکہ کسی ایک بھی نمازی یا تلاوت کرنے والے وغیرہ کو تشویش نہ ہو۔

۱۶. آواز نہ تو زیادہ بلند ہو اور نہ ہی بالکل آہستہ، حتیٰ الامکان اتنی آواز سے دُرس دیجئے کہ صرف حاضرین سُن سکیں۔ اس بات کی ہمیشہ احتیاط فرمائیے کہ دُرس و بیان کی آواز سے کسی سوئے ہوئے یا کسی نمازی یا مشغول تلاوت وغیرہ کو تکلیف نہ ہو۔

۱۷. **دُرس** ہمیشہ ٹھہر ٹھہر کر اور دھیمے انداز میں دیجئے۔

۱۸. جو کچھ **دُرس** دینا ہے پہلے اس کا کم از کم ایک بار مُطالعہ کر لیجئے تاکہ غلطیاں نہ ہوں۔

۱۹. **فیضانِ سنت** کے مُعَرَّب الفاظِ اعراب کے مطابق ہی ادا کیجئے اس طرح اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **تَلْفُظ** کی دُرس

مكة المكرمة

مدينة المنورة

603

جنة البقیع

مكة المكرمة



فَرَمَانُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جِس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ (کنز العمال)

ادائیگی کی عادت بنے گی۔

۱۸

حمد و صلوة، دُرود و سلام کے دونوں صیغے، آیتِ دُرود اور اختتامی آیات وغیرہ کسی سنی عالم یا قاری کو ضرور سنا دیجئے۔ اسی طرح غزبی دعائیں وغیرہ جب تک علمائے اہلسنت کو نہ سنالیں اکیلے میں بھی نہ پڑھا کریں۔

۱۹

فیضانِ سنت کے علاوہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والے مَدَنی رسائل سے بھی دَرَس دے سکتے ہیں۔

۲۰

دَرَس مع اختتامی دُعاسات منٹ کے اندر اندر مکمل کر لیجئے۔

۲۱

ہر مبلغ کو چاہیے کہ وہ دَرَس کا طریقہ، بعد کی ترغیب اور اختتامی دعا زبانی یاد کر لے۔

۲۲

دَرَس کے طریقہ میں اسلامی بہنیں حسبِ ضرورت ترمیم کر لیں۔

فیضانِ سنت سے دَرَس دینے کا طریقہ

تین بار اس طرح اعلان فرمائیے: ”قریب قریب تشریف لائیے۔“ پردے میں پردہ کئے دوزانو بیٹھ کر اس طرح ابتداء کیجئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اس کے بعد اس طرح دُرود و سلام پڑھائیے:

وَعَلٰی اِلَکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اِلَکَ وَاَصْحٰبِکَ یَا تَوَدَّ اللّٰہِ
الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اگر مسجد میں ہیں تو اس طرح اِعْتِکَاف کی نیت کروائیے:

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ (ترجمہ: میں نے سنتِ اِعْتِکَاف کی نیت کی)

دینہ

۱۔ امیر اہلسنت ڈاٹ اینٹ بَرکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسائل کے علاوہ کسی اور کتاب سے دَرَس کی اجازت نہیں۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۶۰۵

درس دینے کا طریقہ

(۱۱۱۱ھ)

فَوَاقِمْ فَضْلَهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: بِجَهْدٍ رُؤُودِ شَرِيفٍ يَدُوهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ تَمَّ بِرِزْمَتٍ بِيحْوَكََا۔

پھر اس طرح کہئے: **بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!** قریب قریب آکر دُرس کی تعظیم کی نیت سے ہو سکے تو دو زانو بیٹھ جائیے اگر تھک جائیں تو جس طرح آپ کو آسانی ہو اسی طرح بیٹھ کر نگاہیں نیچی کیے تو جُہ کے ساتھ رضائے الہی کیلئے عِلْم دین حاصل کرنے کی نیت سے فیضانِ سنت کا **دُرس سنئے** کہ لا پرواہی کے ساتھ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے، زمین پر اُنکلی سے کھیتے ہوئے، لباس بدن یا بالوں وغیرہ کو سہلاتے ہوئے سنئے سے اسکی برکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔ (بیان کے آغاز میں بھی اسی انداز میں رغبت دلائیے اور اچھی اچھی نیتیں بھی کروائیے) یہ کہنے کے بعد **فیضانِ سنت** سے دیکھ کر ایک دُرود شریف کی فضیلت بیان کیجئے۔ پھر کہئے:

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جو کچھ لکھا ہوا ہے وہی پڑھ کر سنائیے۔ آیات و عربی عبارات کا صرف ترجمہ پڑھئے۔ کسی بھی آیت یا حدیث کا اپنی رائے سے ہرگز خلاصہ مت کیجئے۔

دُرس کے آخر میں اس طرح ترغیب دلائیے

(ہر مبلغ کو چاہیے کہ زبانی یاد کر لے اور دُرس و بیان کے آخر میں بلا کی بیشی اسی طرح ترغیب دلا کر لے)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے **مدنی قافلوں** میں بہ نیتِ ثواب سنتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالینے، اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور **ایمان کی حفاظت** کیلئے گڑھنے کا ذہن بنے گا۔

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

605

جنة
الْبَقِيْعمكة
المكرمة

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

۶۰۶

درس دینے کا طریقہ

فَوَافِقُ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ : مجھ پر کثرت سے دُرو پاک پڑھوئے شک تمہارا مجھ پر دُرو پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی انعامات پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے مَدَنی قافلوں میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہو
آخر میں خُشوع و خُضوع (یعنی جسم و دل کی عاجزی) اور قبولیت کے یقین کے ساتھ دُعا میں ہاتھ اُٹھانے کے آداب بجالاتے ہوئے بلا کمی بیشی اس طرح دعا مانگئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

یا ربِّ مُصْطَفَی عَزَّوَجَلَّ! بِطُفْلِی مُصْطَفَی صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ہماری، ہمارے ماں باپ کی اور ساری اُمت کی مغفرت فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اوڑس کی غلطیاں اور تمام گناہ معاف فرما، نیک عمل کا جذبہ دے، ہمیں پرہیزگار اور ماں باپ کا فرماں بردار بنا۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنا اور اپنے مَدَنی حبیب صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا مُخْلِص عاشق بنا۔ ہمیں گناہوں کی بیماریوں سے شفا عطا فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں مَدَنی انعامات پر عمل کرنے، مَدَنی قافلوں میں سفر کرنے اور انفرادی کوشش کے ذریعے دوسروں کو بھی مَدَنی کاموں کی ترغیب دلوانے کا جذبہ عطا فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مسلمانوں کو بیماریوں، قرضداریوں، بے روزگاریوں، بے اولادیوں، بے جامقہ مے بازیوں اور طرح طرح کی پریشانیوں سے نجات عطا فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسلام کا بول بالا کر اور دشمنانِ اسلام کا منہ کالا کر۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں استقامت عطا فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں زَیْرِ کُنْبَرِ خُصْرَا جُلُوہِ مَحْبُوب صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ میں شہادت، جَنَّتُ الْبَقِیْع میں مَدْفُن اور جَنَّتُ الْفُرُوس میں اپنے مَدَنی حبیب صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا پڑوس نصیب فرما۔ یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مدینے کی خوشبودار ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کا واسطہ ہماری جائز دُعا میں قبول فرما۔

دینہ

۱: یہاں اسلامی بہن کہے: ”گھر کے مردوں کو مَدَنی قافلوں میں سفر کروانا ہے۔“

مكة
المكرمةمدينة
المنورة

606

جنة
الْبَقِیْعمكة
المكرمة



مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

۶۰۷

درس دینے کا طریقہ

فَرَمَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

کہتے رہتے ہیں دعا کے واسطے بندے ترے
کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعر کے بعد یہ آیت مبارک پڑھئے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿۵۶﴾ (پ ۱۲۲ الاحزاب: ۵۶)
سب دُرُود شریف پڑھ لیں پھر پڑھئے:

سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿۵۷﴾ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿۵۸﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۵۹﴾ (پ ۲۳ الصّٰفّٰت)

دُرس کی کمائی پانے کے لیے ثواب کی نیت کے ساتھ (کھڑے کھڑے نہیں بلکہ) بیٹھ کر خندہ پیشانی کے ساتھ لوگوں سے ملاقات کیجئے، چند نئے اسلامی بھائیوں کو اپنے قریب بٹھا لیجئے اور **انفرادی کوشش** کے ذریعے خوب مسکراتے ہوئے انہیں **مدنی انعامات** اور **مدنی قافلوں** کی برکتیں سمجھائیے۔ (بیٹھ کر ملنے میں حکمت یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ اسلامی بھائی ہو سکتا ہے آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں ورنہ کھڑے کھڑے ملنے والے عموماً چل پڑتے ہیں یوں انفرادی کوشش کی سعادت سے محروم ہو سکتی ہے)

تمہیں اے مبلغ یہ میری دعا ہے

کیے جاؤ طے تم ترقی کا زینہ

دعائے عطار: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اور پابندی کے ساتھ **فیضانِ سنت** سے روزانہ کم از کم **دو دُرس** ایک گھر

میں اور دوسرا مسجد، چوک یا اسکول وغیرہ میں دینے اور سننے والے کی مغفرت فرما اور ہمیں حُسنِ اخلاق کا پیکر بنا۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجھے دُرس فیضانِ سنت کی توفیق

ملے دن میں دو مرتبہ یا الہی

مكة
المكرمة

مدينة
المنورة

607

جنة
الْبقيع

مكة
المكرمة

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعه / سال اشاعت
1	قرآن پاک	کلام الہی عزوجل	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
2	ترجمہ کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
3	تفسیر عبدالرزاق	امام ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام صنعانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
4	تفسیر طبری	علامہ ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
5	احکام القرآن	ابوبکر احمد بن علی رازی ہصاص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
6	تفسیر بغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
7	تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
8	تفسیر قرطبی	امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
9	تفسیر خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	اکوڑہ خٹک
10	تفسیر بیضاوی	علامہ عبد اللہ ابو عمر بن محمد بیضاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
11	تفسیر درمنثور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
12	تفسیرات احمدیہ	علامہ احمد بن ابوسعید جوہی المعروف ملا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پشاور
13	تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۵ھ
14	حاشیہ الصاوی علی الجلالین	احمد بن محمد صاوی مالکی غلونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۱ھ

15	روح المعانی	علامہ شہاب الدین سید محمود آلوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۰ھ
16	تفسیر خزائن العرفان	سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۳۲ھ
17	تفسیر نعیمی	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ اسلامیہ مرکز الاولیاء لاہور
18	تفسیر نور العرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پیر بھائی اینڈ کمپنی
19	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
20	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ
21	سنن ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
22	سنن نسائی	امام احمد بن شعبہ نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
23	سنن ابوداؤد	امام سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
24	سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
25	سنن کبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
26	سنن دارمی	امام عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العربی بیروت ۱۴۰۷ھ
27	موطا امام مالک	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
28	نوادیر الاصول	علامہ محمد بن علی بن حسن حکیم ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ الامام البخاری القاہرہ ۱۴۲۹ھ
29	مسند البزار	امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالحق بزار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ ۱۴۲۲ھ
30	مسند عبد بن حمید	علامہ عبد بن حمید بن نصر ابومحمد الکسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ السنۃ القاہرہ ۱۴۰۸ھ

31	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
32	مستدرک	امام محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
33	المسند	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
34	مسند ابی یعلیٰ	امام احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
35	الفردوس بمأثور الخطاب	علامہ شیرویه بن شہر دار و یلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۶ھ
36	معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
37	معجم الاوسط	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
38	معجم صغیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ
39	مسند الشامیین	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مؤسسۃ الرسالہ بیروت ۱۴۰۵ھ
40	مکارم الاخلاق	امام سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
41	الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبداللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
42	شرح السنۃ	امام ابو محمد الحسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
43	مصنف عبدالرزاق	امام ابو بکر عبدالرزاق بن ہام صنعانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
44	مصنف ابن ابی شیبہ	امام عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ کوفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
45	کتاب ذکر الموت	امام عبداللہ بن محمد ابو بکر بن ابی الدنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
46	کتاب التوبۃ	امام عبداللہ بن محمد ابو بکر بن ابی الدنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ

47	كتاب الصمت	امام عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی الدنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
48	كتاب المنامات	امام عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی الدنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
49	كتاب المختصرین	امام عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی الدنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
50	كتاب ذم الدنيا	امام عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی الدنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۴۲۶ھ
51	الزهد	امام عبداللہ بن مبارک مروزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
52	الزهد	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الغد الجدید مصر ۱۴۲۶ھ
53	الزهد	ابوداود سليمان بن الأشعث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالمشاکة کلوان بمصر ۱۴۱۲ھ
54	الزهد الكبير	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت ۱۴۱۲ھ
55	الاحسان بترتيب صحيح ابن حبان	حافظ محمد بن حبان بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۲ھ
56	جمع الجوامع	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
57	جامع صغير	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
58	مجمع الزوائد	امام حافظ نور الدین بیہقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
59	کنز العمال	علامہ علاؤ الدین علی متقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
60	حلیۃ الاولیاء	علامہ ابونعم احمد بن عبداللہ اصفہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
61	البدور السافرة فی امور الآخرة	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مؤسسۃ الکتب الثقافیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
62	شرح معانی الآثار	امام احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ

63	کشف الخفاء	شیخ اسماعیل بن محمد عجیلونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
64	عمدة القاری	علامہ ابو محمد محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۸ھ
65	شرح صحیح مسلم	علامہ ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۱ھ
66	إرشاد الساری	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
67	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
68	التیسیر	علامہ محمد عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالحديث مصر
69	فیض القدير	علامہ محمد عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
70	اشعة السمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کوئٹہ
71	مرآة المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیاء لاہور
72	نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۱ھ
73	مبسوط	علامہ محمد بن احمد بن ابی سہل سرخسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
74	ہدایہ	علامہ علی بن ابی بکر مرغینانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
75	تبیین الحقائق	علامہ عثمان بن علی زلیعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
76	شرح الوقایہ	علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
77	جوہرہ نیرہ	علامہ ابوبکر بن علی حداد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
78	غذیۃ المتمدنی	علامہ محمد ابراہیم بن حلبي رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	سہیل اکیڈمی مرکز الاولیاء لاہور
79	المیزان الکبری	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرنانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مصطفیٰ البابی مصر

80	الفتاویٰ الحدیثیہ	علامہ احمد بن محمد بن علی بن حجریتمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۹ھ
81	تنویر الابصار	علامہ محمد بن عبداللہ بن احمد تمرناشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
82	مراقی الفلاح	علامہ حسن بن عمار بن علی شرنبلالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
83	در مختار	علامہ علاء الدین محمد بن علی حصکفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
84	فتاویٰ عالمگیری	شیخ نظام و جماعت من علماء الہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
85	حاشیہ الطحاوی علی المراقی	علامہ احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
86	حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار	علامہ احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	کونئہ
87	رد المحتار	علامہ ابن عابدین محمد امین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
88	جد الممتار	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
89	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن	رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
90	المملفوظ	مفتی مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ
91	فتاویٰ امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ رضویہ باب المدینہ ۱۴۱۹ھ
92	بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ ۱۴۲۹ھ
93	وقار الفتاویٰ	مفتی وقار الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	بزم وقار الدین باب المدینہ ۲۰۰۱ء
94	تاریخ بغداد	حافظ احمد بن علی خطیب بغدادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
95	تاریخ دمشق	علامہ ابوالقاسم علی بن حسن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
96	الطبقات الکبریٰ	علامہ محمد بن سعد المعروف بابن سعد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ

97	الطبقات الکبری	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
98	المنتظم فی تاریخ الملوک والامم	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
99	الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب	علامہ یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالمہرحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
100	تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	باب المدینہ کراچی
101	شہائل محمدیہ	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار احیاء التراث العربی بیروت
102	دلائل النبوة	علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصغہانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
103	مدارج النبوت	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	نوریہ رضویہ مرکز الاولیاء لاہور ۱۹۹۷ء
104	المواہب اللدنیہ	علامہ شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۶ھ
105	شرح الترغیب علی المواہب	علامہ محمد بن عبدالباقی الزرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
106	بہجۃ الاسرار	علامہ نور الدین علی بن یوسف شطرنجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
107	الخیرات الحسان	علامہ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ
108	القول البدیع	امام حافظ محمد بن عبد الرحمن سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مؤسسۃ الریان بیروت ۱۴۲۲ھ
109	رسالہ قشیریہ	امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ
110	قوت القلوب	شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
111	تنبیہ المخترین	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۵ھ
112	احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار صادر بیروت ۱۴۲۱ھ
113	منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار الکتب العلمیہ بیروت

114	کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
115	اتحاف السادہ	علامہ سید محمد بن محمد حسینی زبیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
116	حدیقہ ندیہ	علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پشاور
117	سبع سنابل	علامہ میر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ قادریہ مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۰۲ھ
118	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین محمد عطار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	انتشارات گنجینہ تہران
119	اخبار الاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	فاروق ایڈمی
120	التذکرہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالسلام مصر ۱۴۲۹ھ
121	کشف الغمہ عن جمیع الامہ	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
122	کتاب العظمت	امام عبداللہ بن محمد ابوالشیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۴ھ
123	روض الریاحین	علامہ عبداللہ بن اسعد بن علی یافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
124	الروض الفائق	علامہ شعیب بن سعد عبدالکافی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
125	بحر الدموع	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ دار الفجر دمشق ۱۴۲۴ھ
126	عیون الحکایات	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
127	ذم الہوی	علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبہ الکتاب والسہ پشاور
128	قرۃ العیون	فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۱۶ھ
129	الزواجر عن اقتراف الکبائر	علامہ ابوالعباس احمد بن محمد بن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۹ھ
130	شرح الصدور	امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز اہلسنت برکات رضاہند ۱۴۲۳ھ

131	نفحات الانس	علامہ عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	شعبہ برادرزمرکز الاولیاء لاہور ۱۴۲۳ھ
132	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث محمد بن احمد سمرقندی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	پشاور ۱۴۲۰ھ
133	مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
134	مستطرف	علامہ شہاب الدین محمد بن ابوالاحمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
135	حیۃ الخواص الکبریٰ	علامہ کمال الدین محمد بن موسیٰ دیمیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۵ھ
136	کتاب التواہین	شیخ ابو محمد عبداللہ بن احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۷ھ
137	غنیۃ الطالبین	شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
138	انفاس العارفين	علامہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	فضل نور اکیڈمی گجرات
139	کشف المحجوب	حضرت علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز الاولیاء لاہور
140	بر الوالدین	علامہ ابوبکر محمد بن ولید طرطوشی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مؤسسہ الکتب الشافیہ بیروت ۱۴۲۳ھ
141	امالی ابن بشران	علامہ ابوالقاسم عبدالملک بن بشران رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دارالوطن ۱۴۱۸ھ
142	جذب القلوب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	نوری بک ڈپولاہور
143	التعریفات	علامہ سید شریف علی بن محمد جرجانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	دار المنار سوڈان
144	مثنوی	مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مرکز الاولیاء لاہور ۱۴۷۴ھ
145	فضائل دعا	علامہ مولانا تقی علی خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
146	حیات اعلیٰ حضرت	علامہ مولانا ظفر الدین بہاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی تَبْلِيْغِ قُرْآن و سُنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مجھے مجھے مدّ فی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر شمعراتِ مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کیلئے اٹھی اٹھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مدّ فی التّجاہد ہے۔ عاشقانِ رسول کے مدّ فی قافلوں میں یہ نیتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدّ فی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدّ فی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَلَوْجَلّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سُنّت بنے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے گڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَلَوْجَلّ اپنی اصلاح کے لیے ”مدّ فی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مدّ فی قافلوں“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَلَوْجَلّ

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: شہید شہید کھارادر۔ فون: 021-32203311
- لاہور: دارالامان مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
- سرور آباد (فیصل آباد): اٹمن پور بازار۔ فون: 041-2632625
- کشمیر: چوک شہیدان میر پور۔ فون: 058274-37212
- حیدرآباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
- ملتان: نزد قلعہ والی مسجد، اندرون پور بزرگیت۔ فون: 061-4511192
- اوکاڑہ: کالجی روڈ، انٹنیشنل فوڈ سٹریٹ، نیشنل کونسل ہال۔ فون: 044-2550767
- راولپنڈی: فضل و اعجاز کیمپ چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
- پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1، انور سٹریٹ، بھدر۔
- خان پور: ڈرائی چوک، شہر کارو۔ فون: 068-5571686
- نواب شاہ: چکرا بازار نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
- سکسٹر: فیضانِ مدینہ، راج روڈ۔ فون: 071-5619195
- گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شوخی پور، موہڑ، گوجرانوالہ۔ فون: 055-4225653
- گجرات: (سرگودھا) نیپا مارکیٹ، ہلالہ جات مسجد، مدّ عامل شاہ۔ فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ، محلّہ سودا گران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

فون: 021-34921389-93 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)